مکتوباتِ سعیدیہ

از حضرت شیخ محمد سعید ابن امام ربّانی مجدّد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

حکیم عبدالمجید احمد سیفی مجدّدی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ حکیم سیفی ○ بیڈن روڈ ○ لاہور

بار اول، تعداد ایک ہزار

باعانت محکمہ اوقاف مغربی پاکستان

نعم البدل 40/- روپے

فہرست مکتوبات

مکتوب نمبر	نام و مضمون	صفحہ
۱	تجدید حضرت مجدد الف ثانیؒ در احوالِ خویش	۱
۲	〃 〃 〃 در احوال خویش متعلق بہ فنا و عدم	۱
۳	سعید شمس الدین صاحب در مفہوم عرفتُ ربّی بجمع الاضداد	۲
۴	میر منصور صاحب در دعاء زید و طلب خیریت	۳
۵	مرزا حسام الدین احمد صاحب در نارسائی مطلوب	۳
۶	شیخ عبد الصمد اٹکی صاحب در توجیہ الفاظ گستاخانہ مرید	۴
۷	مولانا محمد فرخ صاحب جامع این مکاتیب	۱۶
۸	مولانا محمد ہاشم کشمی در تفسیر آیۂ انا اتحن	۱۷
۹	حاجی بوسعد صاحب در تاویل کریمہ بل ہم فی لبس	۱۹
۱۰	شیخ محمد اشرف صاحب برادر زادہ خود	۱۹
۱۱	شیخ بدیع الدین نواسہ خود در تاویل کریمہ ان الذین یخشون ربہم	۱۹
۱۲	خواجہ ضیاء الدین صاحب در تاویل کریمہ مشلہم	۲۰
۱۳	شیخ عبد اللطیف صاحب در آنکہ کبریائی او تعالے	۲۰
۱۴	میر محمد نعمان صاحب در زوال عین و اثر	۲۱
۱۵	شیخ فضل اللہ ہمشیر زادہ خود بخلاف شیخ ابن عربی	۲۲
۱۶	شیخ محمد عابد نبیرۂ خود در تفسیر آیۂ الم تر الی ربک	۲۲
۱۷	شیخ عبد الاحد پسر خود در اسرار	۲۳
۱۸	خواجہ محمد ہاشم کشمی در آنکہ مطلوب در کمال رفعت است	۲۴
۱۹	شیخ محمد خلیل اللہ پسر خود در تاویل کریمہ ولا تقف	۲۵
۲۰	〃 〃 〃 در تاویل کریمہ ولکم فیہا	۲۵
۲۱	شیخ عبد الاحد پسر خود در مراتب یاس	۲۶
۲۲	مولانا محمد فرخ صاحب در تاویل کریمہ لا یذوقون	۲۷
۲۳	شیخ بدیع الدین نبیرۂ خود در رفع شبہ	۲۸
۲۴	مولانا محمد ہاشم کشمی در قبض	۲۹
۲۵	بہ یکے از خلفا حضرت مجدد الف ثانیؒ در جواب مکتوبات	۳۰
۲۶	سید ابو الخیر شاہ آبادی در حل رباعی شیخ ابو سعید	۳۰
۲۷	حضرت خواجہ عبید اللہ معروف بخواجہ خود در آنکہ ہر چہ در فہم	۳۱
۲۸	شیخ عبید اللہ برادر زادہ خود در ذکر بعضے بشارات	۳۲
۲۹	شیخ حمید بنگالی در بیان حدیث	۳۲
۳۰	مکتوب خواجہ عبید اللہ المعروف بخواجہ خورد بنام حضرت شیخ محمد سعید قدس سرہ در حل چند مسائل دقیقہ	۳۳
۳۰	حضرت خواجہ عبید اللہ معروف بخواجہ خورد در جواب	۳۹
	مکتوب حضرت خواجہ عبید اللہ معروف بخواجہ خورد بخدمت حضرت شیاں	۶۰
۳۱	بنام حضرت خواجہ عبید اللہ معروف بخواجہ خورد در فنا و بقا	۶۲
۳۲	بنام حضرت مولانا محمد ہاشم کشمی در حقیقت فقر و	

رفع تناقض احادیث فقر ۷۴

۳۳ شیخ محمد عبید اللہ ابن عروۃ الوثقیٰ رح ۷۷

۳۴ بعض ارباب طریقت در بعض اصطلاحات طریقت ۷۷

۳۵ مولانا محمد صدیق کشمی در کلمہ الخیر و فیا ۸۵

۳۶ شیخ عبد الاحد پسر خود۔ در شرح بیت حافظ ۸۶

۳۷ اورنگزیب عالمگیر سلطان الہند در ترغیب ترویج احکام شرعیہ ۹۱

۳۸ شیخ ابراہیم مدرس مدینہ منورہ در معرفت الٰہی ۹۲

۳۹ اورنگزیب عالمگیر سلطان الہند در سفارش شیخ شہاب الدین برہانپوری ۹۳

۴۰ اورنگزیب عالمگیر سلطان الہند در ترغیب برتاشید ارکان شریعت غرا ۹۴

۴۱ شیخ محمد فرخ پسر خود در نسبت میانہ و نسبت عالم خلق ۹۵

۴۲ شیخ عبد الاحد پسر خود در آنکہ مقربترین اشیاء ۹۶

۴۳ شیخ سعد الدین محمد صالح پسر خود در شرح کلمہ ہر چہ مقصود ۹۷

۴۴ نصیر خاں در آنکہ دنیا مزرعہ آخرت است ۹۸

۴۵ اورنگزیب عالمگیر سلطان الہند در خوف خاتمہ و در تعظیم و توقیر علماء ۹۹

۴۶ اورنگزیب عالمگیر سلطان الہند۔ در نسبت محبت فضائل طریقہ نقشبندیہ ۱۰۲

۴۷ خواجہ محمد صدیق کشمی در حقیقت امکان دعا برائے عقیدہ اہل سنت ۱۰۶

۴۸ میر محمد نعمان در آنکہ چون بہ ہیچون ہیچ مناسبت نیست ۱۰۶

۴۹ سید ابو الخیر شاہ آبادی در تحریص فناء اتم ۱۰۷

۵۰ خواجہ ابو الخیر ابن حضرت مولانا خواجہ کلنگی در آنکہ بنا طریقہ نقشبندیہ ۱۰۷

۵۱ شیخ محمد عبد اللہ پسر خود در علو و عظمت واجب تعالیٰ ۱۰۸

۵۲ شیخ محمد لطف اللہ پسر خود در تعبیر شعر حافظ ۱۰۹

۵۳ شیخ محمد لطف اللہ پسر خورد در تاویل کریمہ وسیئولونک ۱۱۰

۵۴ شیخ محمد تقی پسر خود در سیر کریمہ الا بذکر اللہ ۱۱۱

۵۵ شیخ محمد عبد اللہ پسر خود در توجیہ کلمہ عارف اہمت نیست ۱۱۱

۵۶ شیخ محمد یعقوب پسر خود در تفسیر و یحبونہ ۱۱۱

۵۷ مولانا شیخ محمد فرخ پسر خود در بشارت حصول منصب خلت ۱۱۲

۵۸ جان جاناں بیگم بنت عبد الرحیم خان خاناں ۱۱۲

۵۹ خواجہ محمد فاروق در شرح احوال ایشاں و تجویز تعلیم قادریہ ۱۱۵

۶۰ خواجہ محمد فاروق در تحریف صرف و قاف بہ طاء ۱۱۷

۶۱ نصیر خاں در اظہار دعا و بشارت با استقامت ۱۱۸

۶۲ میر محمد باقر در آنکہ دنیا دار ابتلاء نیست ۱۱۸

۶۳ مخدوم زادہ سعد الدین محمد صالح در نصائح ضروریہ ۱۱۹

۶۴ میر محمد فضل اللہ در آنکہ جمیع سعادات ۱۲۰

۶۵ اورنگزیب عالمگیر سلطان الہند در فضائل ذکر اللہ تعالیٰ ۱۲۱

۶۶ تخلیف زنان اورنگزیب سلطان الہند در فضائل صحابہ و اہل نبوت ۱۲۲

۶۷ نصیر خاں در تحقیق صفت کلام ۱۲۶

۶۸ علماء الحرمین شریفین در حل بعض کلام مجدد رح ۱۲۷

۶۹۔ نصیر خاں در حل مسئلہ وحدت الوجود ۱۲۹

۷۰۔ میر محمد باقر در تحسین احوال او آنکہ توجہ بطالبان داخل غفلت نیست ۱۳۱

۷۱۔ میرزا شہاب الدین در ترغیب بامورات شرعیہ ۱۳۲

۷۲۔ شیخ شرف الدین سلطانپوری در شرح احوال و دیداران او ۱۳۳

۷۳۔ میرزا شہاب الدین قتلی در ترغیب صحبت اہل جمعیت و بعض نصائح ضروریہ ۱۳۳

۷۴۔ در آنکہ دردِ نایافت نتیجہ یافت است ۱۳۴

۷۵۔ فتح محمد خاں در آنکہ دنیا و دنیہ لیاقت آں ندارد ۱۳۵

۷۶۔ میر محمد باقر در بیان تنزیہ و تشبیہ ۱۳۶

۷۷۔ عصمت پناہ بی بی خانمی بنت تربیت خاں مرحوم ۱۳۷

۷۸۔ نصیر خاں در وجوب شکر نعمت و انقسام شکر ۱۳۷

۷۹۔ یکے از ارباب طریقت کہ پریشانیٔ احوال ظاہر مرقوم نمودہ بود ۱۳۸

۸۰۔ خاں سعادت نشان در نصائح ضروریہ ۱۴۰

۸۱۔ یکے از اصحاب طریقت در فضیلت محبت اہل اللہ ۱۴۱

۸۲۔ اورنگزیب عالمگیر سلطان ہند در احادیث شریفہ فضائل بر اعمال صالحہ از ہر نوع ۱۴۲

۸۳۔ سعادت نشان خاں در بیان آنکہ وجود مفتاح ۱۴۴

۸۴۔ اورنگزیب سلطان ہند در اظہار داعیہ زیارت حرمین شریفین ۱۴۵

۸۵۔ شیخ احمد تیری خطیب مدینہ منورہ در بیان طریقہ مایہ عمل ۱۴۶

۸۶۔ مخدوم زادہ شیخ عبد الاحد پسر خود در ترغیب حصول صلاح و محبت ۱۴۹

۸۷۔ امام اسماعیل والی یمن در بیان مناقب اہل بیت نبوت ۱۵۰

۸۸۔ خواجہ محمد صلاح کابلی در نصائح ۱۵۱

۸۹۔ شیخ عبد المجید در فضائل سورۂ یاسین یا سورۂ تبارک الملک ۱۵۲

۹۰۔ خواجہ محمد صلاح کابلی در موعظہ حسنہ و ضروریات طریقت ۱۵۲

۹۱۔ خواجہ محمد صلاح کابلی در آنکہ این نشاۂ بے مزگی و بے حلاوتی ۱۵۳

۹۲۔ خان خانان در حل حدیث کنت نبیا و آدم بین الماء ۱۵۳

۹۳۔ مرتضیٰ خاں در علاج و ازالہ فکر ما دون اللہ تعالیٰ ۱۵۵

۹۴۔ سعادت نشان خاں در ترغیب عدل و احسان و رعایا پروری ۱۵۷

۹۵۔ خاں سعادت نشان خاں در آنکہ ادائے شکر ۱۵۸

۹۶۔ مرزا ابو القاسم در آنکہ ظاہر را تابع شریعت غرا نمود ۱۵۹

۹۷۔ شیخ محمد خالہ زادہ خود در حل کلمہ مشہور امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رح ۱۵۹

۹۸۔ ابو الحسن محمد ہادی نواسۂ خود ۲۱۶

۹۹۔ خواجہ محمد معصوم برادر خود در اظہار اشتیاق و حزن فراق ۲۱۶

۱۰۰۔ خواجہ محمد معصوم برادر خود مذکور را شارہ بسفر آخرت ۲۱۶

نوٹ: مطالعہ کنندگان عرض میکنند کہ دریں مطبوعہ اگر سہو یا خطائے ملاحظہ کنند از آں مطلع فرمایند تا در طبع ثانی درست کردہ شود۔ والسلام

حکیم محمد ذو القرنین ناشر یکم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

عرض ناشر

استاذ محترم مرحوم حکیم عبدالمجید احمد صاحب سیفی رحمۃ اللہ علیہ نے بسلسلہ اشاعت مطبوعات اکابر نقشبندیہ مکتوبات سعیدیہ کی کتابت بلاک کی طباعت کیلئے کرائی تھی اور ارادہ جرمنی جاکر طبع کرانے کا تھا لیکن قضائے مبرم نے مہلت نہ دی۔ داعی اجل کو لبیک کہا اور یہ کام پس ماندگان کے لئے چھوڑ گئے مگر اس فقیر کے پس ماندگان کے پاس کبھی سرمایہ بجز توکل کچھ نہ تھا۔ تاجران متمول نے اس کی طباعت کو اپنی تجارت کے لئے نفع بخش نہ سمجھا اس لئے کچھ عرصہ تک مسودات کتابت شدہ جوں کے توں پڑے رہے۔ خوش قسمتی سے محکمہ اوقاف مغربی پاکستان نے صوفیائے کرام اور اہل اللہ کے آثار باقیہ کے تحفظ کی خاطر پبلشروں کو قرض حسنہ دینے کی اسکیم بنائی اور چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب اوقاف مغربی پاکستان جناب شیخ محمد اکرام صاحب نے کتابت کے حسن و جمال اور صاحب کلام کے علو مرتبہ و کمال کو دیکھ کر اس کی طباعت و اشاعت کے لئے محکمہ سے قرض حسنہ دینا منظور فرمایا۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء امید ہے کہ محکمہ اوقاف کی جانب سے یہ سلسلہ قائم رہے گا اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کا قیمتی علمی سرمایہ ناقدردان زمانہ کی دستبرد سے صرف محفوظ ہی نہیں رہے گا بلکہ دیدہ زیب شکل و صورت میں جلوہ گر ہو کر اہل نظر کی چشمہائے بصیرت کے لئے کحل الجواہر کا کام دیتا رہے گا۔ حقائق و معارف اور طریقت و حقیقت کے یہ جواہر پارے اب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اہل نظر کی نگاہوں کو نور بخشنے کیلئے آمادہ پیش فیضیاب ہوں اور حضرت مصنف و ناشر و معاون حضرات کو دعا دیں۔ والسلام

حکیم ذوالقرنین برادر نسبتی
حکیم عبدالمجید احمد صاحب سیفی مرحوم
۹/۱۸ بیڈن روڈ۔ لاہور

Marfat.com

مُقدّمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

حضرات اولیائے کرام کے کلام کا مطالعہ رُوح کی تسکین اور امراضِ باطنی سے شفا پانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ مطالعہ بے اختیار پڑھنے والوں کے دلوں کو یادِ الٰہی کی طرف لے جاتا ہے جس سے اطمینان کی دولت ہاتھ آتی ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ فرمان خداوندی ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ○

اسی مقصد کے لئے حضرات اکابر رحمہم اللہ کے مکاتیب و رسائل مرتب کئے جاتے ہیں۔ خانوادۂ مجددی رضی اللہ عنہم کے رسائل و مکاتیب سنت نبوی کے اتباع اور بدعات مروجہ سے اجتناب کی توفیق دلانے میں بفضلِ خداوندی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ اہلِ عقیدت اور طلب صادق رکھنے والے حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مشاہدہ ہے کہ ان رسائل و مکاتیب کے مطالعہ نے عامیوں کو اولیا اور اولیاء کو اکمل اولیاء بنا دیا ہے البتہ کسی شیخ کامل و مکمل سے تحصیل نسبت شرط ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ تعالےٰ کے مکاتیب شریفہ بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم اور مفید کڑی ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ کے فرزند دوم ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ماہ شعبان[1] ۱۰۰۵ھ ہجری میں ہوئی جب کہ حضرت امام ربانی کی عمر مبارک ۳۴ سال تھی۔

ایام طفولیت سے ہی آپ طلبِ صادق کا ذوق رکھتے ہیں خود حضرت امام ربانی[2] رح فرماتے ہیں کہ :-

فرزند محمد سعید چہار و پنج	فرزند محمد سعید ابھی چار پانچ سال کے
سالہ بود کہ دے رارنجوری پیش	بچے ہی تھے کہ بیمار پڑے۔ بیماری
آمد۔ درغلبات آن ضعف از وے	کے غلبۂ ضعف کی حالت میں
پُرسیدہ شُد کہ "چہ می خواہی"؟	ان سے دریافت کیا گیا "کیا چاہتے ہو"

---

[1] زبدۃ المقامات ص۳۰۹ [2] زبدۃ المقامات ص۳۰۹ و مکتوبات معصومیہ مکتوب ۳۲ ج ۳

بے اختیار گفت حضرت خواجہ رامی خواہم ۔ من ایں حرف او را بحضرت خواجہ قدس سرہٗ عرض کردم ۔ فرمودند :۔ محمد سعید شما رندی و حریفی نمود و غائبانہ ازمانسبت دربود

انہوں نے بے اختیار کہا " میں حضرت خواجہؒ کو چاہتا ہوں " میں نے ان کی اس بات کا ذکر اپنے حضرت خواجہ سے کیا تو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمہارا محمد سعید بڑا چالاک و ہوشیار نکلا ۔ غائبانہ ہم سے نسبت چھین لے گیا۔

ہوش سنبھالا تو علومِ ظاہری کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور سترہ سال کی عمر میں اپنے والدِ بزرگوارؒ کی طرح فارغ التحصیل ہوئے ۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ تعالےٰ نے مکتوب نمبر ۲ ج ۳ میں تفصیل آپ کے مناقب ذکر فرمائے ہیں ملاحظہ ہوں :۔

تحریر[1] فرماتے ہیں کہ بچپن ہی سے قبول و کرامت کے آثار اور ولایت و شرافت خاندانی کے اطوار آپ کی پیشانی سے نمودار تھے ۔ اس کے بعد طلبِ حضرت خواجہؒ کا مذکورہ بالا واقعہ نقل فرمایا ہے ۔ پھر فرماتے ہیں کہ ظاہری و باطنی کمالات اپنے والدِ بزرگوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں حاصل کئے سترہ سال کی عمر میں ظاہری علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کو درجہ کمال تک پہنچا لیا اور والد بزرگوار کی مانند کمال دینداری، تقویٰ متابعت سنتِ نبوی اور عزیمت پر عمل پیرا ہونے کے فضائل سے مالا مال ہو گئے ۔ نرم گفتاری، تواضع کامل، پوری توجہ سے وارد ین و صادرین کی دیکھ بھال، جود و کرم اور بے نفسی آپ کا شیوۂ خاص ہے ۔

قرآن مجید کی تجوید، عالی سند کے ساتھ فرمائی ۔ فنِ حدیث میں بھی جید سند اور مرتبۂ عالی رکھتے ہیں اور فقہ میں بلند دسترس کے مالک ہیں حضرت امام ربانی قدس سرہٗ کو جب کسی مسئلہ فقہیہ کی تحقیق درکار ہوتی تو اکثر و بیشتر آپ کو ہی اس خدمت پر مامور فرماتے

---

[1] ترجمہ مکتوب حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نمبر ۲ ج ۳

Marfat.com

اور آپ سے اس کا بیان شافی طلب فرمایا کرتے تھے۔ اور جب وہ مشکل مسائل کا حل فرماتے اور ان کی پیچیدگیوں سے عہدہ برآ ہوتے تو حضرت امام ربانی بے حد مسرور ہوتے اور ان کے حق میں دُعا فرمایا کرتے تھے۔

آپ حضرت امام ربانی کی حیات طیبہ میں ہی کمال و تکمیل کے مراتب پر پہنچ گئے تھے خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے اور طالبین کی ترتیب کا کام والدِ بزرگوار کے زیر سایہ ہی شروع فرمایا۔ عقل معاد کے کمال کے ساتھ عقل معاش بھی کامل و مکمل رکھتے تھے چنانچہ حضرت امام ربانیؒ اکثر معاملات میں آپ سے صلاح و مشورہ لیا کرتے تھے باطنی امور میں بھی آپ حضرت کے رازدار تھے۔ جو راز کی باتیں حضرت امام ربانی فرمایا کرتے تھے بہت کم کوئی دوسرا شخص ان میں شریک ہوتا تھا۔

آپ کو حضرت امام ربانی کی جانب سے دقیق اسرارِ طریقت اور مخصوص معاملاتِ حقیقت کی بشارتیں حاصل تھیں۔ لوگ امراض ظاہری میں ان کی توجہ سے شفا حاصل کرتے اور امراض باطنی میں ان کے تصرفِ باطنی سے جمعیت و اطمینان قلبی سے بہرہ ور ہوتے تھے۔

مختصر یہ کہ آپ، قطب المحققین وارث المرسلینؐ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کے قول "ما فضلیانیم" کا کامل مصداق تھے۔

یہ ایک نقل اور مشہور واقعہ ان کی بزرگیٔ شان کے سلسلہ میں کافی ہے کہ ایک بار آپ معاملہ میں دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مع صحابہؓ کرام ایک مقام پر جمع ہیں اور یہ بھی (خواجہ محمد سعیدؒ) حضرت مجدد صاحبؒ کے چند اہل ارادت کے ساتھ حاضر ہیں۔ اسی اثنا میں صحابہؓ کرام ایک کاغذ منگاتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرضی لکھیں چنانچہ اس مضمون کا ایک خط لکھا گیا کہ "یہ لوگ (خواجہ محمد سعید مع رفقا) اور ہم عنایات خداوندی میں ہم درجہ ہیں حالانکہ ہم نے (فروغ دین اور جہاد فی سبیل اللہ میں) بے انتہا سخت محنتیں اُٹھائیں اور جاں فشانیاں کیں جو ان لوگوں نے نہیں کیں تو پھر برابری کی کیا وجہ ہے؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت تحریر فرمادی :۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ — یہ فضلِ خداوندی ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل وکرم والا ہے۔

حقائق ومعارف کا بیان، اسرار ودقائق کی شرح اور ذات وصفات کی باریکیاں جس عالی زبان اور شافی بیان کے ساتھ اپنے مکتوبات شریفہ میں تحریر فرمائی ہیں ان کمالات کی شرح اور کرامات کی تفصیل سے زبان کو روک لینا اور آپ کے ملفوظات ومکتوبات پر محمول کر دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ انہیں دیکھ کر خود اہل دل ان کا پتہ چلائیں اور ظاہری الفاظ سے باطنی معانی کی طرف قدم بڑھائیں کسی نے کیا خوب کہا ہے ع قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا یعنی

ع مری بہار کو دیکھو مرے گلستان میں

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ نے ان چند مختصر مگر تفصیلات سے پُر اور ہادی الفاظ میں جو حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ کا تعارف کرایا ہے اس کے بعد ضرورت باقی نہیں رہتی کہ آپ کے مقامات ارجمند اور مقالات بلند کا تعارف کرانے کے لئے مزید تذکرہ نویسوں کے کلام کی طرف رجوع کیا جائے۔

ایک اور خط میں جو جلد سوم کا مکتوب اول ہے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ اپنے اس جلیل القدر برادر معظم سے والہانہ محبت اور احترام وعقیدت کا اظہار فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں :۔

ملاطفہ گرامی کہ از کمال کرم ومہربانی مصحوب ملا طاہر نامزد این مسکین بے تمکین نمودہ بودند ورود آں سعادت گردید۔ از راہ لطف ومخلص پروری مقدمات شوق آمیز وفقرہائے عشق انگیز اندراج یافتہ بود مطالعہ آں آتش مشتاقان را مضاعف ساخت

گرامی نامہ جو بجانب کرم ومہربانی ملا طاہر کے بدست اس مسکین بے تمکین نام مرسل ہوا تھا اس کے ورود کی سعادت نصیب ہوئی ازراہ کرم ومخلص پروری اشتیاق آمیز باتیں اور شوق عشق کو مہمیز کرنے والے فقرے جو اسی نامۂ گرامی میں مندرج تھے۔ ان کے

Marfat.com

وشعلہ شوق ابنیان را سر بلند گردانید۔

ع

آب آتش را مدد شد ہمچو نفط

عاشق مسکین را نہ تاب عتاب و نہ
طاقت عنایت نہ برداشت قہر و نہ بار ائے ہجر
ع کہ وصل از ہجر باشد جاں ستان تر.... اظہار انتظار
آمدن این مسکین فرمودہ اند ع از دولت
یک اشارہ ازما بسر دویدن
سعادت فقیر است کہ در خدمت برسد
و از برکات صحبت کثیر البہجت مستفید
و مستسعد گردد

مطالعہ نے آتشِ اشتیاق کو دوچند کر دیا و شعلہ شوق و طلب کو سربلند بنا دیا ع اس آگ پہ پانی نے بھی ہے تیل ہی چھڑکا۔
بیچارے عاشق کو نہ عتاب کی تاب عنایت کی برداشت نہ قہر کا تحمل نہ مہر کا یارائے جدائی سے بھی وصلِ یار بڑھ کر جانستان ہے آپ اس مسکین کی حاضری کے انتظار کا اظہار فرما رہے ہیں
ع ہو دوست کا اشارہ تو میں سر کے بل چلوں۔
فقیر کی خوش نصیبی ہوگی کہ حاضر خدمت ہو کر مسرت بخش صحبت کی برکات سے بہرہ ور اور سعادت یاب ہو۔

مکتوبات سعیدیہ

آپ کے مکتوبات کا یہ مجموعہ ایک سو مکتوبات پر حاوی ہے جن میں سے اکثر فارسی زبان میں اور بعض خالص عربی میں ہیں۔ عالی مضامین کو سوا اور سلیس زبان میں ایسے کیف اور انداز بیان سے ادا فرمایا ہے کہ ناظرین سخن فہم پر کیفیت وجد طاری کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

پہلے دو مکتوب اپنے والدِ بزرگوار و پیر حقیقت شعار حضرت امام ربانی رضؓ کی خدمت میں تحریر فرمائے ہیں جن میں اپنے ابتدائے عہد سیر و سلوک کے حالات ارجمند اور عروجات بلند مندرج ہیں۔

مکتوب اول میں فرماتے ہیں:۔

درمقام شاہ آباد مشغول بود روح را از بدن
تمام جدا دید۔ ظاہر گردید کہ ایں از مقام حیرت
است پیشوائے ایں مقام حضرت شیخ عراقی قدس
سرہ اند۔ دید کہ ظہور شیخ شد و آن نسبت غلبہ کرد۔
چندانکہ غلبہ می کرد بدن متالم می شد

مقام شاہ آباد میں شغل مراقبہ میں تھا کہ روح کو بدن بالکل الگ دیکھا اور معلوم ہوا یہ مقام حیرت سے متعلق ہے اور اس مقام کے پیشوا شیخ عراقی قدس سرہ ہیں پھر دیکھا کہ شیخ عراقی نمودار ہوئے اور اس نسبت کا غلبہ ہوا جس قدر زیادہ غلبہ ہوتا تھا بدن

و درین میان ظہور حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ شد و تسکین او نمود۔ روزِ دیگر حضرت ایشان ظاہر شدند و بیشتر تسکین شد۔

کو تکلیف ہوتی تھی اسی اثنا میں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ جلوہ فگن ہوئے اور کچھ تسکین کی صورت نکلی دوسرے روز آنحضرت جلوہ آرا ہوئے اور تسکین اور زیادہ حاصل ہوئی۔

دیگر مکتوب الیہم

جن حضرات گرامی درجات کے نام آپ نے مکتوبات تحریر فرمائے ان میں سے چند بزرگوں کے نام نامی یہ ہیں۔

(۱) سید شمس الدینؒ (۲) مرزا حسام الدین احمدؒ (۳) شیخ عبدالصمد اٹکیؒ (۴) مولانا محمد فرخ جامع مکاتیب (۵) مولانا محمد ہاشم کشمیؒ (۶) شیخ بدیع الدین نواسۂ خود۔ (۶) میر محمد نعمانؒ ( ) شیخ محمد خلیل اللہؒ پسر خود۔ شیخ عبدالاحدؒ پسر خود۔ خواجہ عبداللہ معروف بخواجہ خورد فرزند حضرت خواجہ باقی باللہؒ۔ شیخ حمید بنگالیؒ۔ مولانا محمد صدیق کشمیؒ۔ شیخ محمد ابراہیم مدرس مدرسہ مدینہ منورہ۔ اورنگزیب عالمگیر پادشاہ ہندوستان وغیرہم۔

اپنے فرزند شیخ محمد خلیل اللہؒ کے نام تفسیر آیت شریفہ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ الْعِلْمُ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ سالک کو چاہیئے کہ عروج و وصول کے وقت بتکلف مقام فوق کی طرف پہونچنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس کام میں تکلف نہیں چلتا جو شرف بھی حاصل ہو گیا ہے اس پر راضی اور شاکر رہنا چاہیئے۔

نیز یہ آیت، کہ ذاتِ باری تعالےٰ میں غور و خوض کرنے سے زجر و منع کرتی ہے کیونکہ وہاں کسی کے علم کی رسائی نہیں۔

زبان

مکتوبات کی عام زبان فارسی ہے نہایت سلیس اور بے حد شستہ طرز نگارش عام فہم، ہر قسم کے اغلاق و پیچیدگیوں سے پاک صاف۔ آیات و احادیث سے مزین۔ بعض جگہ عربی زبان میں کلام شروع فرما دیا ہے۔ عربی بھی نہایت بلند پایہ اور فصیح و بلیغ ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی صاحب زبان بول رہا ہے۔ آخیر میں چند مکاتیب تو خالص عربی زبان میں ہیں۔

Marfat.com

مکتوب ۹۷ جو شیخ محمد برادر خالہ زاد کے نام ہے اس میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مشہور قول سُبْحَانَکَ عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ وَمَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ پر سیر حاصل کلام کیا ہے اور معترضین کے اعتراضات کے کافی وشافی جوابات دیئے ہیں۔ یہ مکتوب ایک مستقل رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے بارے میں کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں رہا جس پر محققانہ بحث نہ کی گئی ہو۔ حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا فرما دیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

جامع مکاتیب

مکاتیب سعیدیہ کے جامع حضرت مولانا محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ سال جمع مذکور نہیں۔

وفات

حالات خواجگان نقشبندیہ میں مذکور ہے کہ :-

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ہندوستان اس خاندان سے نہایت خصوصیت رکھتا ہے۔ اس نے حضرت خواجہ کو بالتجاد الحاح استفاضہ کرنے کے لئے دہلی بلایا۔ بادشاہ کے اخلاص کے پیش نظر آپ تشریف لے گئے اور کافی عرصہ قیام فرمایا دہلی میں ہی آپ علیل ہو گئے۔ شاہی اطبا نے علاج کیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ حضرت کو منکشف ہو چکا تھا کہ اب وقت آخر قریب ہے۔ بادشاہ سے رخصت ہو کر سرہند شریف کے قصد سے روانہ ہوئے لیکن اثنائے سفر میں ہی جب موضع سنبھالکہ میں پہنچے تو ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۰۷۱ھ میں رفیق اعلیٰ سے واصل ہو گئے۔ جنازہ سرہند شریف لایا گیا اور حضرت امام ربانی کے پہلو میں مدفون ہوئے ؛ رحمہ اللہ ورحمۃ واسعۃ

ناچیز محبوب الٰہی عفی عنہ
بکم ربیع الاول ۱۲۸۵ھ

Marfat.com

عریضۂ اوّل۔ بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیر بزرگوار و والد ماجدِ خود۔ در احوالِ خویش۔ (ایں عریضہ و عریضۂ ما بعد در حداثت سن پیش از ظہورِ کمالاتِ علیہ نوشتہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت سلامت! دل را ہیچ متوجہ بجائے نمے یابد، بلکہ دل را نمے یابد۔ اکثر حیران می باشد اگر قرآن مے شنود چوں سائر مردم نشستہ مے ماند۔ در مقام شاہ آباد مشغول بود روح را از بدن تمام جدا دید، ظاہر گردید کہ ایں از مقام حیرت است۔ پیشواءِ ایں مقام حضرت شیخ عراقی قُدِّسَ سِرُّہٗ بود، دید کہ ظہور شیخ شد و آں نسبت غلبہ کرد، چندانکہ غلبہ مے کرد بدن متألم مے شد و دریں میان ظہور حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ شد و تسکین رو نمود۔ روز دیگر حضرتِ ایشاں ظاہر شدند و بیشتر تسکین شد۔ وَالسَّلَامُ

عریضہ دوم نیز بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیر بزرگوار و والدِ ماجدِ خود۔ در احوالِ خویش متعلق بہ فنا و عدم۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر العبید محمد سعید عفی عنہ بموقف عرض حضرت اشرف مے رساند کہ از اندوہِ مفارقتِ صوری چہ عرض نماید، گاہ وحشت مستولی مے شود کہ مترصّد ہلاکت و مرض شدید مے گردد۔ و از خرابیٔ احوال چہ معروض دارد، با وجود تعلقاتِ شتّے کہ دامن گیر شدہ تمنّاءِ آں دارد کہ دیوانہ وار از جمیع علائق گسستہ و ہمہ را سوختہ عُزلتے اختیار نماید کہ جُز لبِ گور ایں کس را نہ بیند۔ در حلقۂ پیشیں نشستہ بودم و حافظ قرآن مے خواند و اخوی محمد معصوم ہم حاضر بود، ظاہر شد کہ چُنانکہ ظرفے را خالی ساختہ باشند باز پُر سازند بندہ

را پرساختہ گرفتند بنوعے کہ کیفیتِ آں را نمی داند کہ چگونہ بعرض رساند۔ و دریافت کہ تخلیۂ اوّل تخلیہ از توہّم وجود است، کہ خود را کہ عدم مطلق و شر محض بودہ وجود و خیر محض مے انگاشت، آں توہّم زائل شد۔ عدم بصرافتِ خود عدم بود باز پرساختن ایں این است کہ بجاءِ عدم کہ حقیقت ایں شخص بود، ثبوت را داشتند۔ اما در نظر خوب حقیقت بودن ثبوت نمے ایستد، بلکہ عدم مطلق و شرِ محض حقیقت خود در نظر است و ثبوت متجدد ہم منظور گویا شئ خالی را پُر کردہ، و گراں بارئ آں واضح است۔ فرداءِ آں روز دیدم کہ آئینہ بدست دارم دراں مے نماید کہ رُوءِ من داغہاءِ مختفی دارد کہ در نظر مردم نمے در آید، دیدم کہ آئینہ در کمال صفائیست دانستم کہ زنگ گرفتہ صورت داغدار ظاہر شد۔ ازاں دل تنگ شدم۔ آئینہ دیگر گرفتم دیدم کہ داغہاءِ زشت بیشتر ظاہر شد، بسیار پریشاں شدم۔ آئینہ دیگر گرفتم در کمال راستی و صفا اوّل بار مصفّے ظاہر شد ثانی الحال تمام داغدار دیدم، دراں وقت تعبیر نمودم کہ مرآت شئے مغایر شئے ست پس چوں اوّل معاملہ درمیان عدم و وجود مختلط بود آئینہ نیز مشابہ آں بود، و وقتے کہ معاملہ بعدم صرف کشید آئینہ خالی از عدم پیدا شد۔ و بروز دیگر آں عقدہ حل شد کہ نوشتہ بود خوب در نظر حقیقت بودن ثبوت بدل عدم نمے ایستد۔ ظاہر شد کہ نہایت اطلاق اَنَا تا بقاءِ عدم است کہ تلبیس با باطل است، چوں عدم باصل خود پیوند د اَنَا منقطع مے شود۔ ایں جا حقیقت بے اطلاق اَنَا بہ ثبوت مبدل میگردد و اینجا انقطاع علم حضور واضح مے شود، چہ وجود ہمیشہ خود حاضر است۔ بصدقۂ آنحضرت امیدوار است کہ بہ تفصیل ایں حقائق بہرہ ور گردد۔ والسلام

مکتوب ۳ سوم۔ بنام سید شمس الدین۔ در مفہوم عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ۔ چہ ہر ضد با ضد دیگر جہت جامعہ دارد کہ مشہود عارف ہماں جہت است، و جہت فارقہ اعتبارے بیش نیست چرا کہ یک حقیقت است کہ در مراتب تعینات ساری ست، و آں حضرت وجود است کہ نزد اکثر صوفیۂ متاخرین عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ عین ذاتِ واجب است تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ۔ و نزد حضرت قطب العرفاء حضرتِ ایشانِ ما قُدِّسَ سِرُّہٗ اول ظلے ست از ظلال ایں مرتبہ مقدسہ و پیشین مظہرے از مظاہر ذات منزّہ و مرآت اتم و فیض اعمّ، و نخستین انتزاعے

ازاں مطلق علی الاطلاق۔ والسلام

مکتوب چہارم بنام میر منصور۔ در دُعاءِ زہد وطلبِ خیریت مکتوب الیہ۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ حضرت واہب العطایا بکمندِ جذباتِ خویش ما را ازمارہائی بخشیدہ بحقیقت محبت خویش رہنمائی فرماید، تا اختلاف تعلقات وتحول اطوار حجابِ جناب مقدس محبوب مطلق نگردد، وعُسر ویُسر وفقر وغنا وضیق ورخا وعنایت وعناء جز آئینہ دار جمال وجلال او نباشند۔ شاید کہ لمعہ از لمعاتِ آں مطلع انوار بر قلالِ بشریّت تافتہ وآفتابِ ہویّت از پس غمام ظلال طالع شدہ ونام ونشان این جمادِ بے حس را بر باد دادہ، بوجودے کہ عدم در قفاء او نباشد وحیاتے کہ ممات دنبال او نبود ونورے کہ ظلمت را وراء آں جائگاہ نیست مکرم سازد، وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ط وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ۔ اما بعد مسجون فراق مرہون اشتیاق مشہود خاطر عاطرے گرداند کہ احوال دُور افتادہ مقرون بعافیت است، ہمواره نگران اخبار سلامت واستقامت ایشان است۔ مدتے ست کہ برقم احوال شریفہ یاد آوری نفرمودہ اند چشم انتظار در راہ است، وطغیانِ شوق از حیطۂ قلم بیرون است۔ وچوں ایں نشأۂ نشاءِ فراق است دولت بقاء را از حضرت کریم بدار البقاء مسئلت مے نماید۔ توفیق اعمال موجبۂ ترقیات نصیب وقت بود۔ والسلام

مکتوب پنجم۔ بنام میرزا حسام الدین احمد۔ در نارسائی مطلوب۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ عرض نیاز ازیں مسکینِ آوارہ بآں عالیجناب مقبول باد ایں گرفتار ظاہر وباطن امیدوار و دریوزہ گرِ رحم وعنایت است تا ازیں تعلقات شتّے کہ سدِّ راہِ مطلب آشتی ست، خلاصی یافتہ بکلّیہ جویانِ مقصدِ اعلےٰ گردد ہر چند چیزے بدست نیاید، کہ متلوّث دنائسِ علائق وتقیدات را باجمالِ حضرت بسیط علی الاطلاق کدام راہ مناسب است نصیب مہموم ہجراں از معرفت جز جہل نیست، واز قرب جز بُعد واز وصل جز فصل واز ذات جز گفتار واز نام جز نشان نہ ؎

درافگندہ دف ایں آواز از دوست کز و بر دست دف کوباں بود پوست

بارے بایں ہمہ دُوری ومہجوری وخرابی در روسیاہی اگر گرفتار باشد گرفتار او باشد، واگر مشتاق

Marfat.com

باشد شوق او داشتہ باشد ؎

اگر ندہی بکف دامانِ یارم　　گرفتارئ کس دیگر ندارم

کنایہ خسیس را چہ یارا کہ دم از محبتِ سلطانِ عالی شان زند، جز آنکہ نالۂ حرمان و ماتمِ خسرانِ خود داشتہ باشد۔ زیادہ بریں چہ اظہار تاسف و تلہف نماید و مشوش خاطر عاطر گردد۔ والسلام

مکتوب ششم ۶ بنام شیخ عبدالصمد اٹکی۔ در توجیہ الفاظ گستاخانہ مرید متعلق پیر خود و در وصل عربان و فناء ارادہ و در آنکہ خوارق از لوازم ولایت و مراتب ولایت نیست و در فضیلت طریقۂ نقشبندیہ و در ذکر بعضے خوارقِ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی، خصوصاً علی سرہ الاسنی و نورہ الابھی، صاحب البرزخیۃ الکبری و المقامات العلی، الذی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی، ثم علی من فاز منہ بالحظ الاوفی و نال السعادۃ القصوی و بلغ الغایۃ التی یغبطہ فیہ الصدیقون و الشہداء، حتی صار ایۃ من الایات الکبری الدالۃ علی کمال نبیہ الاعلی، حیث یکاد یشتبہ مکان طبیعتہ بحال من یوحی۔ اما بعد ذرۂ احقر مشہود ضمیر انور مے گرداند، پیامے کہ بزبان محمد اشرف بایں فقیر فرمودہ بودند رسیدہ۔ کاغذے کہ متضمن مکتوب حضرت قبلہ گاہی والدی قطب الاقطابی قدس سرہ کہ در جواب سوال آں مشفق نوشتہ بودند، باشبہاتے کہ آں ملاذ تعلیق نمودہ بود نیز بنظر در آمدہ۔ مقرر ایں طائفۂ علیاست کہ صرف الوقت فی الاہم اولی ہرگز خاطر بر آں نمے آمد کہ قدرے از زماں را صرف حل عبارتِ شخصے نماید کہ ازاں فائدہ بایں کس عاید نباشد، ہر چند خواجہ الحاح میکرد تعویق بیشتر مے باشد۔ تا آنکہ برادر شیخ محمد رشید کثرت شوق ایشاں را در بسط سخن دریں باب ظاہر ساخت، و یاران دیگر ازاں دیار آمدند نیز اظہار کردند، بضرورت ادخالاً للسرور فی قلب المؤمن و رفعاً لسوء الظن بالاکابر شروعے دریں کار نمود۔ و چند انکہ تفحص کاغذ مرسول ایشاں میکرد تا باندازۂ آں بنویسد نیافت، آنچہ مجملاً بیاد ماندہ بر آں بناءِ سخن کرد۔ مخدوما! محصول سوالے کہ نمودہ بودند ایں است، مریدے بہ پیر خود گفت اگر در وقت خاص من کہ با حق سبحانہ باشد تو در میان آئی سرازتن جدا کنم، پیر ایں سخن بہ پسندید و در کنار گرفت۔ و مآل جواب حضرت قبلہ گاہی علیہ التحیۃ و الرضوان

Marfat.com

بدو مقدمہ عائد است ۔ اوّل آنکہ مے تواند مرید بجائے رسد کہ محتاج توسط پیر نباشد چناں کہ در وصل عُریاں ۔ دوم آنکہ ایں قسم عبارت کہ ازاں مرید بظہور آمدہ است از راہِ سکر است، اہلِ استقامت ازاں احتراز نمایند و براہ ادب پویند ۔ ہر دو مقدمہ حق است و محل ایں تشکوک و شبہات نیست ۔ و عبارتے کہ وراءِ آں مذکور است در کمال وضوح جائے ریب و مظان عیب نہ، جُز آنکہ کثرت نقل و تطویل عبارت کہ دریں عہد داخل تحقیق و تدقیق شدہ است ندارد ۔ حضرت امیر کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ فرمودہ اند ۔ لَنْ یَّلِجَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ مَنْ لَّمْ یُوْلَدْ مَرَّتَیْنِ مراد ازیں دو ولادت چنانچہ مقرر است ولادت صوری و ولادت معنوی ست ۔ و چُنانکہ مولود صوری در حال رضاع محتاج حضانتہ اُم است کہ واسطۂ ظہورِ فیض حضرتِ فیاض است بر مزاج طفل در حال فطام محتاج آں نیست، ہمچناں مولود معنوی در ابتداءِ سلوک کہ حکم رضیع دارد در وصول انوار تربیت از حضرت ربوبیت جَلَّ وَعَلَا مفتقر مرآت باطن پیر است و بدوام انابت و افتقار بسدّۂ ارشاد او گرفتار ۔ و ایں عجز از راہِ منقصت اوست و عدم مناسبت بجناب مقدس حضرت الوہیت عَظُمَتْ قُدْرَتُہٗ وَعَمَّتْ رَأْفَتُہٗ ۔ و چوں آناً فآناً بحُسنِ تربیتِ شیخ مقتدا از عجز طفولیت مے برآید از راہِ کمال محبت بہ شیخ خود کہ فنا فی الشیخ لازم آن ست و بقاء بکمالاتِ وثمرۂ آن، حکم مرآتیّت کہ باطن شیخ داشت خود پیدا میکند و استعداد اخذ حقائق از اصل بے توسّط بہم مے رساند ۔ دریں وقت پیر از عتبہ برآمدہ حکم مُعِدّ پیدا میکند و متکفل تربیت جزعیت بے غایت حضرت صمدیت چیز دیگر نیست ؎

اَسْقَیْتَنِیْ کَأْسًا وَّسَکَّرْتَنِیْ ۔۔۔ فَمِنْکَ سُکْرِیْ لَا مِنَ الْکَأْسِ

حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی در کتاب فتوح الغیب ایں معنے را مشروح ساختہ اند چنانچہ فرمودہ، قَدْ یَکُوْنُ لِلْمُرِیْدِ سِرٌّ لَا یَطَّلِعُ عَلَیْہِ شَیْخُہٗ، وَلِلشَّیْخِ سِرٌّ لَا یَطَّلِعُ عَلَیْہِ مُرِیْدُہُ الَّذِیْ قَدْ دَنَا سَیْرُہٗ اِلٰی عَتَبَۃِ بَابِ حَالَۃِ شَیْخِہٖ ۔ فَاِذَا بَلَغَ الْمُرِیْدُ حَالَۃَ شَیْخِہٖ اُفْرِدَ عَنِ الشَّیْخِ وَقُطِعَ عَنْہُ فَیَتَوَلَّاہُ الْحَقُّ فَیَقْطَعُہٗ عَنِ الْخَلْقِ جُمْلَۃً، فَیَکُوْنُ الشَّیْخُ کَالظِّئْرِ وَالدَّایَۃِ ۔ لَا رِضَاعَ بَعْدَ الْحَوْلَیْنِ لَا خُلُقَ بَعْدَ زَوَالِ الْھَوٰی ۔ وَلَا رَاحَۃَ الشَّیْخِ یَحْتَاجُ اِلَیْہِ مَا دَامَ تَتَمَّہٗ ھَوًی وَّاِرَادَۃٌ لِکَسْرِھِمَا وَاَمَّا بَعْدَ

Marfat.com

زَوَالِهِمَا فَلَا، لِاَنَّهٗ لَا كُدُوْرَةَ وَلَا نُقْصَانَ۔ فَاِذَا وَصَلْتَ اِلَى الْحَقِّ عَلٰى مَا بَيَّنَّاهُ فَكُنْ اِمَّعَةً اَبَدًا مِّمَّنْ سِوَاهُ، فَلَا تَرٰى لِغَيْرِهٖ وُجُوْدًا اَلْبَتَّةَ لَا فِي الضَّرَرِ وَلَا فِي النَّفْعِ وَلَا فِي الْعَطَآءِ وَلَا فِي الْمَنْعِ وَلَا فِي الْخَوْفِ وَلَا فِي الرَّجَآءِ بَلْ هُوَ عَزَّ وَجَلَّ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ، فَكُنْ اَبَدًا نَاظِرًا اِلٰى فِعْلِهٖ مُتَرَقِّبًا لِاَمْرِهٖ مُشْتَغِلًا بِطَاعَتِهٖ مُبَايِنًا مِّنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ دُنْيَا وَاُخْرٰى۔ وابوعبداللہ تردغندی قُدِّسَ سِرُّہٗ کہ از اکابر اولیاءست واز مشائخ طبقات، فرمودہ است طُوْبٰى لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَسِيْلَةٌ اِلَيْهِ غَيْرُهٗ چنانکہ در نفحات محکی ست۔ و مولانا عبدالغفور لاری علیہ الرحمۃ در شرح ایں سخن فرمودہ است کہ ایں معنے در آخر کار وجود گیرد، و بالجملہ بمضمون ایں مقدمہ عقل و نقل و فراست صحیحہ حاکم است۔ و در نفحات مذکور است در ذکر سید الطائفہ جنید قُدِّسَ سِرُّہٗ ہمہ نسبت بوے درست کنند چوں خرّاز و رُوَیم و نوری و شبلی وغیرہم۔ و در ذکر نوری گفتہ تیز وقت تر از جنید بود، و در ذکر خرّاز گفتہ شیخ الاسلام گفت کہ وے خویشتن را بشاگردیِ جنید فرامے نمودے، امّا یار خدا جنید بود، جنید گفتہ لَوْطَا لَبَنَا اللّٰهُ بِحَقِيْقَةِ مَا عَلَيْهِ الْخَرَّازُ لَهَلَكْنَا۔ و حکایت شفاعتِ غوث اعظم شیخ حماد را کہ پیر ایشاں است در محضر جمیع اولیاء بعد التماس شیخ مذکور در قبر خود و قبول شدنِ آں در تکملہ وغیر آں دیدہ باشند۔ حضرت خواجہ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ مرید مولانا یعقوب چرخی ست عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ، و حضرت مولوی جامی در منقبت خواجہ بایں عبارت فرمودہ است، امانت دار او یعقوب چرخی ست عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ۔ و آنچہ خواجہ بہاء الدین نقشبند قُدِّسَ سِرُّہٗ در باب ایشاں فرمودہ است معروف است۔ پیر انصار رَوَّحَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ فرمود کہ من مرید خرقانیم اما اگر خرقانی دریں وقت مے بود، با وجود پیریش مُریدی من مے کرد۔ و قصۂ ترقیِ مُریداں از پیراں دریں قوم حکم خبر متواتر دارد، اگر در ہمہ وقت محتاج مرآت باطن پیر باشد و پیر دائماً واسطۂ وصول برکات بر مُرید بود ایں ہمہ آثار غلط افتد، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ كَمَا فِي الْمِشْكٰوةِ۔ و در فتوحات مکیہ در بیان حال قطبے از اقطاب اثنے عشر محمدیین گفتہ کہ اخذِ فیوض از حضرتِ حق سُبْحَانَهٗ بے واسطہ مے نماید۔ معلوم شریف است کہ مدار کار ولایت بر دوکن است فَنَا فِي اللّٰهِ وَبَقَا بِاللّٰهِ، و تا حضرت احد بوصف قہاری بر دل سالک متجلّی نشود و نام

Marfat.com

ونشان ازغیروغیریت برباطن نگذارد و نَارُاللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ آفاق و انفس راسوختہ برباد ندہد، بُوئے ازعطرِ بقا بمشامِ جانِ او رسیدن محال است ونام معرفت گزاف۔ ہرگاہ محبتِ ذاتیہ بمثابۂ استیلاء یابد کہ حضورِ صفات رامجال نگذارد وگوید ؎

ذاتِ من نیست جُز محبتِ ذات ذات برمن زدہ است راہِ صفات

نسیان جمال پیر چہ امحال باشد۔ حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند زمان غیبت از مادون حق سُبْحَانَہٗ بحقیقت زمانِ وصول وشہود وجود است اِلٰی قَوْلِہٖ دریں مقام اگر ترقی واقع شود شعورش از ذوقِ تجلیاتِ اسماء نیز منقطع شود، اشارۂ آں بزرگ بایں فرمودہ آں است کہ سالک می تواند کہ متصف شود باوصافِ حق سُبْحَانَہٗ، فَھُوَ بَعْدُ غَیْرُ وَاصِلٍ مقصود شہود ذات است بے مزاحمت شعور بوجود کثرتے، مرتبۂ اتصاف باوصاف مرتبہ تجلیات صفات است۔ مقرر اہلِ ظاہر و باطن است کہ مؤثر حقیقی در جمیع اشیاء اوست تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ، وہادی ومضلّ از صفاتِ کاملہ اوسُبْحَانَہٗ بے مشارکت احدے، وآنچہ بدیگرے نسبت دارد حکم مجاز دارد۔ چنانکہ عین القضاۃ مے فرماید اے عزیز! کارے کہ بغیر منسوب بینی بجز از خدا آں مجازی میداں نہ حقیقی، فاعل حقیقی خدارا داں۔ راہ نمودنِ مصطفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مجازی میداں، یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ حقیقت میداں۔ گیرم کہ خلق را اضلال ابلیس میکند، ابلیس را بایں صفت کہ آفرید؟ اِنْ ھِیَ اِلَّا فِتْنَتُکَ ؎

ہمہ جورِ من از بلغاریاں است کہ تا دامم ہمے باید کشیدن
گنہ بلغاریاں را نیز ہم نیست بگویم گر تو بتوانی شنیدن
خدایا ایں بلا وفتنہ از تست ولیکن کس نمے آرد چخیدن
ہمے آرند ترکاں راز بلغار بہرِ پردۂ مردم دریدن
لب ودندانِ آں خوبانِ چوں ماہ بدیں خوبی نبایست آفریدن
کہ از دستِ لب ودندانِ آنہا بدنداں لب ہمے باید گزیدن

پس اگر بر اہلِ حقیقت کار واشود وجمیع اشیاء منتسب بفاعل حقیقی گردد ومجاز از نظر مرتفع شود کہ اَلْمَجَازُ یُنْتَفٰی، چرا محل اشتباہ بود۔ معلوم شریف بودہ باشد کہ ظہور معنٰے رفع توسط شیخ بچند مقام مناسبت دارد۔ اولاً در اوانِ سلوک ہرچند واسطہ از مبدأ فیاض برباطنِ مُسترشد توجہ وعنایت مُرشد است،

Marfat.com

اما چوں سالک بہمگی جہت متوجہ جنابِ قدس است و دیدۂ بصیرت او بوحدت حقیقت مکتحل شدہ قبلۂ توجہ او جز احدیت صمدیت نہ، در سکر حال واسطہ را از میان مرتفع مے سازد و منظور نظر جز واحد ندارد، چنانکہ اسباب صوریہ را برابر مسبب مستہلک دارد با آنکہ فی نفس الامر کائن است۔ در عشق چنیں بوالعجبیہا باشد ؎

نَسِيتُ الْيَوْمَ مِنْ عِشْقِي صَلٰوتِي ... فَلَا أَدْرِي غَدَائِي مِنْ عَشَائِي

فَذِكْرُكَ سَيِّدِي أَكْلِي وَشُرْبِي ... وَوَجْهُكَ إِنْ نَظَرْتُ شِفَاءُ دَائِي

قَالَ شَيْخُ شُيُوخِ الْعَالَمِ فِي الْعَوَارِفِ، فَالصُّوفِيُّ فِي الِابْتِدَاءِ يُفْنِي الْخَلْقَ وَيَرَى الْأَشْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَيْثُ طَالَعَ نَاصِيَةَ التَّوْحِيدِ وَخَرَقَ الْحِجَابَ الَّذِي مَنَعَ الْخَلْقَ عَنْ صِرْفِ التَّوْحِيدِ، فَلَا يُثْبِتُ الْخَلْقَ مَنْعًا وَلَا عَطَاءً وَيَحْجُبُهُ الْحَقُّ عَنْهُ الخ۔ وثانیاً آنکہ از توسط بمبادیٔ کمال رسیدہ است، و فی نفس الامر باطن پیرگاہ واسطۂ وصول فیوض است و گاہ بے قابلیت اقتباس از اصل نیز پیدا کردہ است، دریں حالت گاہ گاہ بایں ترانہ ترنم مینماید۔ وثالثاً در کمال مطلق بجہت تمام مناسبت بحضرت فیاض واز کشاکش احتیاج واسطہ خلاص یافتہ واز مضیق توسط انابت برآمدہ، عَلٰى مَا عَرَفْتَ مِنْ عِبَارَةِ الْفُتُوحَاتِ وَغَيْرِهَا۔ برادرم شیخ محمد نقل کرد کہ ایشاں مے فرمایند کہ سرور عالم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نیز محتاج توسط جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ بودہ، تعجب رو نمود، مگر قصۂ جامعیت حقیقت جامعہ آں محبوب رب العزۃ جَلَّ وَعَلَا گوش زد ایشاں نشدہ است۔ وآنکہ حقیقت محمدیہ جامع جمیع اسماء ذاتیہ واضافیہ وحاوی مراتب وجوب وامکان وہر چہ در عرصۂ ظہور در آمدہ واز دائرۂ اطلاق بحضیض تقید رسیدہ ہمہ حکم جزو دارد ازاں کل۔ ومبادی تعینات انبیاء وملائکہ اسمے ست از اسماء واجبی جَلَّ سُلْطَانُهُ واعتبارے ست در مرتبۂ واحدیت کہ مندرج است در اجمال حضرت وحدت پس آں حقیقتِ اتم در ظہور ناسوتی از ہر چہ اقتباس نماید فی الحقیقت از خود مے نماید، وجملہ را واسطہ حسب معنیٰ ذاتِ پر انوارِ او ؎

إِنِّي وَإِنْ كُنْتُ ابْنَ آدَمَ صُورَةً ... فَقَلْبِي فِي الْمَعْنٰى شَاهِدٌ بِأُبُوَّتِي

با آنکہ قیاس حقیقت بر صورت قیاس مع الفارق است، خاصہ صورت انسانی کہ حکیم مطلق از رُوئے مصلحت خویش پائین ترین مراتب ساخت و دریں نشاۂ سفلی در بعض احکام صوریہ باعلام ملک

مربوط گردانید۔ ازیں لازم نمے آید کہ در سرِّ محبت درمیانِ محب ومحبوب دیگرے را مدخلے باشد، لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَّا یَسَعُنِیْ فِیْہِ نَبِیٌّ وَّلَا مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ شنیدہ باشند، وقصۂ کوتہی عروجِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ السَّلَامُ از سرورِ عالمیان عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ در شبِ معراج وکریمۂ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی خواندہ باشند۔ ہرگاہ بعض اولیأ امت را آں حالت باشد کہ اقتباسِ انوار ازاں جا نمایند کہ ملک نماید، از نبیِّ امّت چہ نویسد، چنانکہ قدوۃ المحققین در فصوص در فص شیث عَلَیْہِ السَّلَامُ در بیان حال خاتم الولایت مے فرماید فَاِنَّہٗ اٰخِذٌ مِّنَ الْمَعْدِنِ الَّذِیْ یَاْخُذُ مِنْہُ الْمَلَکُ الَّذِیْ یُوْحٰی بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ ونیز برادر شیخ محمد نقل کرد کہ ایشاں انکار وصل عریاں مے نمایند، سبب انکار ظاہر نشد۔ اما بر مذہب حضرت شیخ محی الدین ابن العربی قُدِّسَ سِرُّہٗ چناں است کہ در بارۂ محمدی المشرب فرمودہ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَیْنُکَ عَیْنَ الْاَعْیَانِ الثَّابِتَۃِ کُلِّھَا اشارت بحال او کردہ است، زیرا کہ چوں اتحاد وبقأ بعین الاعیان پیدا کرد پیراہنِ شیون کہ منتہیٰ مراتب آں مرتبہ جامعہ است کہ بآں تحقیق پیدا کردہ است چاک شد۔ پس پردہ درمیانِ او وذات معرّے از نسب واعتبارات نخواہد ماند وبوصلِ عریاں مستسعد خواہد شد۔ ہر چند بریں مذہب ازاں مرتبۂ بے کیفی نصیبے وحصولے نخواہد یافت کہ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ اشارت است بداں، اما بر مذہبِ دیگراں واضح است محتاجِ بیان نیست۔ زیرا کہ ماورلء ایں شیون جا نگاہ داشتہ اند چنانکہ شیخ ابوالحسن بُستی دریں رُباعی مغلق اشارتے بآں نمودہ است ؎

دیدیم نہاں کیستی واصل دو جہاں — واز علت وعار برگذشتیم آساں
آں نور سیہ ز لا نقطہ برتر داں — زاں نیز گذشتیم نہ ایں ماند ونہ آں

حضرت مولوی رومی مے فرماید ؎

پردہ بردار و برہنہ گو کہ من — مے بخسپم با صنم بہ پیرہن
من شوم عُریاں ز تن او از خیال — تا خرامم در نہایات الوصال

ونیز برادر شیخ محمد نقل کردہ است کہ ایشاں بر آنکہ حضرت شیخی ووالدی نوشتہ اند کہ آں مُرید از راہِ دیوانگی گفتہ است اعتراض دارند، ما تا کہ از دیوانگی خبط دماغ فہمیدہ، نمے دانند کہ ایں دیوانگی از راہِ دیگر است کہ ہنر ایں طائفہ است، جُنُوْنِیْ مِنْ حَبِیْبٍ ذِیْ فُنُوْنٍ عارفے میفرماید ؎

Marfat.com

مُحِبُّ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا سَقِيْمٌ ۔۔۔ تَطَاوَلَ سَقْمُهُ فَدَوَاهُ دَاهُ

سَقَاهُ مِنْ مَّحَبَّتِهٖ بِكَأْسٍ ۔۔۔ فَأَرْوَاهُ الْمُهَيْمِنُ إِذْ سَقَاهُ

فَهَامَ بِحُبِّهٖ وَسَمَا إِلَيْهِ ۔۔۔ فَلَيْسَ يُرِيْدُ مَحْبُوْبًا سِوَاهُ

كَذَاكَ مَنِ ادَّعٰى شَوْقًا إِلَيْهِ ۔۔۔ يَهِيْمُ بِحُبِّهٖ حَتّٰى يَرَاهُ

دیگرے گفتہ ؎

لِكُلٍّ مِّنَ الْعُشَّاقِ فَنٌّ مِّنَ الْهَوٰى ۔۔۔ وَفِيَّ جُنُوْنٌ وَّالْجُنُوْنُ فُنُوْنُ

ولِغَيْرِهٖ ؎

قَالُوْا جُنِنْتُ بِمَنْ تَهْوٰى فَقُلْتُ لَهُمْ ۔۔۔ مَا لَذَّةُ الْعَيْشِ إِلَّا لِلْمَجَانِيْنِ

ومحصل ایں دیوانگی سکر حال است کہ از سمات ایں طائفہ علیہ است ۔ واختلاف مشائخ در ترجیح سکر و صحو معروف است ۔ وچوں حضرت شیخی ووالدی قُدِّسَ سِرُّہٗ موافق محققان ترجیح صحو را دہند، فرمودہ کہ اصحاب صحو چنیں نگویند و در جمیع احوال وافعال وحرکات وسکنات تابع حکم الٰہی باشند کہ شریعت مطہرہ وطریقت منورہ بآں ناطق است ۔ قَالَ الشَّيْخُ الْأَجَلُّ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ ، وَإِنْ كُنْتَ مِنَ الْوَاصِلِيْنَ إِلَيْهِ تَعَالٰى مِمَّنْ أَدْرَكَتْهُمُ الْعِنَايَةُ وَشَمَلَتْهُمُ الرِّعَايَةُ وَجَذَبَتْهُمُ الْمَحَبَّةُ وَنَالَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَالْكَرَمُ فَلِحُسْنِ الْأَدَبِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا أَنْتَ فِيْهِ ۔ وگرنہ ایں قسم عبارات از آداب طریقت دور مے بود چرا شیخ مجد الدین قُدِّسَ سِرُّہٗ بہ عتاب شیخ خود حضرت شیخ نجم الدین الکبریٰ استاد خود گرفتار مے شد ۔ چنانکہ در نفحات مذکور است کہ روزے مجد الدین با جمعے از درویشاں نشستہ بود سکرے بروے غالب شد، گفت ما بیضۂ بط بودیم بر کنارۂ دریا شیخ ما شیخ نجم الدین مرغے بود بال تربیت بر سر ما فرود آورد ما از بیضہ بیروں آمدیم ، ما چوں بچہ بودیم در دریا رفتیم و شیخ ما بر کنارہ بماند ۔ شیخ نجم الدین بنور کرامت آں را دانست ، بر زبان ایشاں گذشت در دریا میرد إِلٰى آخر القصة ۔ دیگر مجملے از مسودۂ ایشاں بیاد ماندہ ، کہ چوں البطۂ صورت پیر ہموارہ راہبر سالک است و ترقی بے امداد آں متصور نہ ، ارتفاع توسط پیر چہ گنجایش دارد ، معلوم شریف بودہ باشد کہ محتاج رابطہ مبتدی ست منتہی ازاں فارغ است ، چرا کہ رابطہ فرع ارادہ است وچوں ارادہ برخاست رابطہ برخاست ، چنانکہ از عبارت شیخ عبد القادر جیلانی

Marfat.com

معلوم شد۔ و در جائے دیگر ازاں کتاب فرمودہ است لَاتَکْشِفِ الْبُرْقَعَ وَالْقِنَاعَ عَنْ وَّجْہِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنَ الْخَلْقِ وَتُوَلِّیَہُمْ قَلْبَکَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَیَزُوْلَ ھَوَاکَ ثُمَّ تَزُوْلُ اِرَادَتُکَ وَمُنَاکَ فَتَفْنٰی عَنِ الْاَکْوَانِ دُنْیَا وَاُخْرٰی فَتَصِیْرُ کَاِنَاءٍ مُنْثَلِمٍ لَایَبْقٰی فِیْکَ اِرَادَۃٌ غَیْرُ اِرَادَۃِ رَبِّکَ تَعَالٰی، فَتَمْتَلِیَٔ بِرَبِّکَ، فَلَا یَکُوْنُ لِغَیْرِ رَبِّکَ فِیْ قَلْبِکَ مَکَانٌ وَّلَا مَدْخَلٌ، وَجُعِلَتْ بَوَّابَ قَلْبِکَ، وَاُعْطِیْتَ سَیْفَ التَّوْحِیْدِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْجَبَرُوْتِ، فَکُلُّ مَنْ رَاَیْتَہٗ دَنٰی مِنْ سَاحَۃِ صَدْرِکَ اِلٰی بَابِ قَلْبِکَ، اَنْذَرْتَ رَاْسَہٗ مِنْ کَاَھْلِہٖ۔ باید دانست فنائے ارادہ شرط ایں راہ است، تا ارادہ درمیان است از حقیقتِ معرفت محروم است ہر ارادہ کہ باشد۔ ایں باتفاق جمیع مشائخ ثابت است۔ بدیہی ست کہ تا ارادہ برجاست تعمل راکہ طریقت عبارت ازاں است جائگاہ است واز حقیقت حرمان است، وچوں بحقیقت رسید دستگیری محض فضل وموہبت است۔ خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ است کہ مافضلیاتیم۔ در عوارف مذکور است قَالَ بَعْضُہُمُ التَّصَوُّفُ اَوَّلُہٗ عِلْمٌ وَّاَوْسَطُہٗ عَمَلٌ وَّاٰخِرُہٗ مَوْھَبَۃٌ۔ مقرر است کہ مرتبۂ مشیخت وراء مرتبۂ ارادت است وترقی ارادت بمشیخت ممکن بل واقع۔ پس ہر کہ منتسب بہ پیرے بود ہمیشہ در بند ارادت باشد وبمشیخت نرسد ومحتاج رابطہ صورتِ پیر بود، جز پیر اول در ہمہ آفریدہا پیر دیگر نباشد وآں مشخص باطل است۔ واگر تفصیلِ ایں مطالب راخواہند باب مشیخت عوارف راکہ از امہات کتبِ ایں علم است مطالعہ فرمایند، خصوصاً آنجاکہ فرمودہ است وَالسِّرُّ فِیْ وُصُوْلِ السَّالِکِ اِلٰی مَرْتَبَۃِ الْمَشْیَخَۃِ اَنَّ السَّالِکَ مَاْمُوْرٌ بِسِیَاسَۃِ النَّفْسِ، لَایَزَالُ یُسَالِکُ النَّفْسَ بِصِدْقِ الْمُعَامَلَۃِ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ نَفْسُہٗ، وَبِطُمَانِیْنَتِھَا یَنْتَزِعُ عَنْھَا الْبُرُوْدَۃَ وَالْیُبُوْسَۃَ وَلَاتَنْتَزِعُ حَرَارَۃَ رُوْحٍ۔ اِلٰی اَنْ قَالَ۔ فَیَقُوْمُ نُفُوْسُ الْمُرِیْدِیْنَ الطَّالِبِیْنَ وَالصَّادِقِیْنَ عِنْدَہٗ مَقَامَ نَفْسِہٖ بِوُجُوْدِ الْجِنْسِیَّۃِ وَبِوُجُوْدِ التَّاْلِیْفِ۔ وَبِمَاھِیَّاَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ حَیْثُ التَّاْلِیْفِ بَیْنَ الصَّاحِبِ وَالْمَصْحُوْبِ یَصِیْرُ الْمُرِیْدُ جُزْءَ الشَّیْخِ وَتَصِیْرُ ھٰذِہِ الْوِلَادَۃُ اِنْفَاقِیَّۃً وِلَادَۃً مَعْنَوِیَّۃً۔ مخدوما! از فحواء عبارات ایشاں کہ در ضمن آں مسودات اندراج یافتہ بود ظاہر مے شد کہ اختصار عبارت والدی قبلہ گاہی در حل ایں سوال از راہِ عجز است چنانکہ بعض یاراں کہ از مجلس شریف آمدند نیز موافق ظاہر ساختند، عجیب نمودہ چیزے

Marfat.com

کہ اطفال طریقت آں را مشکل نہ انگارند و صرف ہمت را در حال آں عار پندارند، براکابر چرا ایں چنیں ظنے مے نمایند۔ مگر تحقیقات حضرت والدی و نازکیہا کہ در کشفِ حقائقِ الٰہی نمودہ اند اکابر علماء و مشائخ شیفتۂ آں شدہ اند، بنظرِ شریف نیامدہ است۔ وآں دقائق کہ در بیان حضراتِ خمس و توحیدِ وجود و شہود و مکاشفہ و ایقان و ایمانِ غیب و عیان و بیان اطوار سنیہ و ظہور انوار مختلفہ و تجلیاتِ متکیفہ و غیر متکیفہ و جمع بین التشبیہ والتنزیہ و محض تنزیہ و خفایاء اطلاق و مجالی تعینات و تجلّی برقی و دائمی و سکر و صحو و علوم و رؤیۃ و معیت و اقربیت و محبّت و خُلّت و تحقیق صنوفِ ولایات از صغریٰ و کبریٰ و علیا و مقامِ نبوت و رسالت و صدیقیت و قربت و حقیقتِ کعبہ و حقیقتِ قرآنی و حقیقتِ صلوٰۃ و مافوق ذالک و غرائبِ علم و عین الیقین و حق الیقین کہ در قفاءِ آں پاءِ فکر و کشف و عقل مے لغزد جز عنایتِ صرف و فضلِ محض ہادی و رہبرِ آنہا نیست، بنظرِ آں مشفق نہ درآمدہ۔ وآں مقالاتِ مقررہ کہ بنانِ بیان از تصویرِ آں عاجز است مثلِ حروفِ تہجی بر مبتدیاں آسان کردہ بر معرضِ تحریر آوردہ، ظاہراً گوش زدِ عزیزاں نہ گشتہ۔ امید کہ مجلسیاں را موعظہ فرمایند تا دُردکشانِ تلخوشِ بادۂ محبّت را جز بحُسنِ ظنّ یاد نکنند، و فیضِ واہب العطایا را منحوتِ خیال و محبوسِ وہم خود نسازند تا ہر جا کہ مجالِ فکرِ شاں نباشد بانکارِ پیش نیایند ؎

فریادِ حافظ ایں ہمہ آخر بہرزہ نیست ہم قصّۂ عجیب و حدیثِ غریب ہست

لااقل ایں قدر تامّل نمایند کہ غیبت ہر مسلمے محرّم و اشدّ من الزنا است، چہ جائے علماء کہ ادنیٰ توہینِ ایشاں موجبِ کفر است، چُنانکہ معروف است چہ جائے اہلِ وراثت ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلۂ را
از دلِ سالکِ رہ جاذبہ صحبتِ شاں می برد وسوسہ خلوت و فکرِ چلۂ را
قاصرے گر کند ایں طائفہ را طعن قصور حاش للہ کہ برآرم بزباں ایں گلۂ را
ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلۂ را

دیگر برادر شیخ محمد اظہار نمود کہ آنجناب می فرماید در باب حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ کہ اگر ایں ہمہ کمالات میداشتند چرا جفا کنندگانِ ایشاں بجزا نہ رسیدہ اند، مخدوما! ایں قسم سخناں از امثالِ شما عزیزاں غریب است۔ مگر حدیثِ نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ مَا اُوْذِیَ

Marfat.com

نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ وقصّۂ جنگِ اُحد وشہید شدن دندان مبارک وفرمودن اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ وتفاصیل جفاء قریش وسالہا بسیار بر آب وتاب خود ماندن اینہا بسمعِ شریف نرسیدہ است، ومقتول شدن حضرت زکریا ویحییٰ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ بصفت معروفہ وسلامت ماندن قاتلاں نہ شنیدہ باشند۔ مظلومی حضرت عثمان وشہید شدن ایشاں بصنوف جفاء وغلبۂ مصریاں وباز بہ نکبتے گرفتار ناشدن آنہا معلوم شریف نہ شدہ، وائمۂ اثنی عشر اہل بیت کہ اقطاب عالم بودہ اند وآفتاب ہدایت چہ جفاہا از خوارج وخلق نہ کشیدہ اند وچہ اقسام مذلّت اہلِ بیتِ آں سرور را عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کہ نہ رسیدہ۔ وچہ اندوہ وجفاء بر ائمہ مکرمین ابو حنیفہ واحمد حنبل رَحِمَھُمُ اللّٰہُ کہ نگذشتہ اند۔ وہفتاد مجتہد را در مسئلۂ خلق قرآن معتزلہ کہ بقتل نرسانیدند، و حسین منصور وعین القضاۃ وابن عطاء را چساں ہلاک کردند، وشیخ نجم الدین کبریٰ را بالکہائے از مسلماناں شہید کردند، ہرگز نشنیدید کہ در دنیا بآں جماعت آفتے رسید۔ حقیقت مکر واستدراج کہ بامخالفاں مے کنند مگر لائح نگشتہ، مانا فرقۂ اولیاء را جلّا تصور نمودہ اند کہ ہر کہ قصد ضرر ایشاں نماید اورا خراب سازند۔ نشنیدہ اند کہ عارف را ہمت نیست، ہرگاہ در جمیع حرکات وسکنات محکوم حکمِ الٰہی باشند معاملۂ ایشاں از تحکمین برآمدہ۔ وچوں ایں طائفۂ علیّہ بمحبّتِ ذاتیہ مشرف گشتہ اند افعال متکثرہ کہ از محال مختلفہ بظہور مے آید موافق یا مخالف مظہر یک فعل میدانند ودریچہ ظہور فعل محبوب، چنانکہ بفعل محبوب ماندند بمظاہر ومرایاء آں محظوظ، پس فی الحقیقت از مصادرِ آں زیر بارِ منت اند کہ اسبابِ صوریہ ظہور فعل محبوب اند، در بارۂ ایشاں قصد مضارّت چہ صورت دارد۔ پوشیدہ نیست کہ ایں قسم تصرفات از جملہ خارقِ عادات است کہ سترِ آں بر اَوْلِیَآءَ اللّٰہ واجب است مگر باذنِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا وبنیت صحیحہ، پس اداء واجب را داخل عیب شمردن از انصاف بعید است۔ باآنکہ ظہور خوارق از اولیاء شرط ولایت نیست، عزیزے باشد کہ بمنتہاء کمال رسیدہ وصاحبِ خارق نباشد، پس اعتراض چہ گنجایش دارد وانکار چہ مجال؟ قَالَ الْعَارِفُ الْجَامِیُّ عَنْ بَعْضِ کُبَرَاءِ الْمُحَقِّقِیْنَ، اَمَّا الْخَاصَّۃُ فَالْکَرَامَۃُ عِنْدَھُمُ الْعِنَایَۃُ الْاِلٰھِیَّۃُ الَّتِیْ وَھَبَتْھَا التَّوْفِیْقَ وَالْقُوَّۃَ حَتّٰی اَخْرَجُوْا عَنْ عَوَائِدِ اَنْفُسِھِمْ، فَتِلْکَ الْکَرَامَۃُ عِنْدَنَا۔ وَاَمَّا ھٰذِہِ الَّتِیْ تُسَمّٰی فِی الْقَوْمِ کَرَامَۃً فَالرِّجَالُ اتَّقَوْا مِنْ مُّلَاحَظَتِھَا لِمُشَارَکَۃِ

Marfat.com

الْمُسْتَدْرَجِ الْمَمْكُوْرِ بِهٖ فِيْهَا وَلِكَوْنِهَا مُعَارِضَةً، وَخَافُوْا اَنْ تَكُوْنَ حَظَّ عَمَلِهِمْ لِاَنَّ الْحُظُوْظَ مَحَلُّهَا الدَّارُ الْاٰخِرَةُ. فَاِذَا عُجِّلَ مِنْهَا بِالشَّيْءِ عَرَفْنَا اَنْ يَّكُوْنَ حَظَّ عَمَلِنَا۔ وَقَالَ اَيْضًا اَجَلُّ الْكَرَامَاتِ وَاَعْظَمُهَا التَّلَذُّذُ بِالطَّاعَاتِ فِي الْخَلَوَاتِ وَالْجَلَوَاتِ اِلخ۔ قَالَ شَيْخُ شُيُوْخِ الطَّرِيْقَةِ فِي الْعَوَارِفِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ يَفْتَحُ عَلٰى بَعْضِ الصَّادِقِيْنَ مِنْ ذَالِكَ اَيِّ الْكَرَامَةِ بَابًا، وَالْحِكْمَةُ فِيْهِ اَنْ يَّزْدَادَ يَقِيْنًا فَيَقْوٰى عَزْمُهٗ عَلَى الزُّهْدِ۔ وَقَدْ يَكُوْنُ بَعْضُ عِبَادِهٖ يُكَاشَفُ بِهٖ بِصِرْفِ الْيَقِيْنِ وَيُرْفَعُ عَنْ قَلْبِهِ الْحِجَابُ، وَمَنْ كُوْشِفَ بِصِرْفِ الْيَقِيْنِ اُغْنِيَ بِذَالِكَ عَنْ رُؤْيَةِ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ، فَكَانَ هٰذَا الثَّانِيْ اَتَمَّ اِسْتِعْدَادًا وَّاَهْلِيَّةً مِّنَ الْاَوَّلِ۔ اِنْتَهٰى۔ اگر تفاوتِ مراتبِ اولیاء در قرب بکثرت کرامات بودے اصحاب کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وائمۂ عظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ بیشتر محل کرامات بودے، وحال آنکہ کرامت ازیں بزرگواراں بطریقِ نُدرت منقول است۔ عجب تر آنکہ منقبت و دلیلِ کمال بخاطر شریف رہبر منقصت شدہ است، چہ تحمل جفا و ایذاء از وسعت دعاء وکمال صبر و رضا خبر میدہد، بسمعِ شریف رسیدہ باشد کہ در اوائل چوں طریق جلال بر حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّهٗ غالب بود بعضے از حکامِ شہر گستاخی نمودند، ہفتہ نگذشتہ بود کہ خانماں ایشاں برباد شد و بہ غنیمے گرفتار شدند کہ قبیلۂ آنہا بقتل رسید و آں را ہمہ اہلِ شہر مشاہدہ نمودند و اعتراف کردند وغیر آں چنداں امورِ غریبہ و خوارقِ عجیبہ بظہور آمدہ کہ اگر تفصیل نماید دفترے باید۔ چندیں ازاں تعداد مے نماید۔ ملّا محمد سوداگر بود دریں شہر با صفہاں بہ نیتِ تجارت رفتہ بود، روزے بہ سببے از قافلہ جُدا افتاد وقتِ شام رسیدہ آمد، قافلہ از نظر غائب شد، جز مُردن چارہ نداشت۔ بر لب آبے وضو ساخت، مایوس از حیات بنشست، دراں ولا حضرتِ ایشاں بر اسپِ تیز سوار دید کہ رسیدہ آمدہ اند و ردیف خود ساختہ بجانبِ قافلہ تاختند، چوں قافلہ نزدیک رسید از اسپ فرود آوردہ و رفتند۔ و سید جمال کہ از سادات سوانہ است میگوید کہ در سفرے در بیشہ افتادم دیدم کہ شیرے بر من قادر شد، ترسیدم و سر اسیمہ گشتم، دیدم کہ حضرتِ ایشاں حاضر شدند و شیر را از من دفع کردند۔ دیگر بندہ محمد سعید چوں کہ خدا شد روزے چند بر و گذشتہ بود کہ حضرت قبلہ گاہی فرمودند کہ در خانہ تو پسرے آید بغایت صاحبِ جمال اما تا بمکتب نشاندن نہ زید ہمچناں

Marfat.com

شد۔ فرزند مقبول متولد شد و دو سالہ در گذشت ۔ و قبل ارتحال آنحضرت در خانۂ فقیر پسرے متولد شد و والدۂ او در ملازمتِ ایشاں او را بُرد، اضطراب نمود کہ بشارت در بابِ او فرمایند، فرمودند کہ بمکتب نشستن او بنظرِ من در آمد، بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ آں فرزند ہست ۔ قبل ارتحال فرمودند کہ مرا بین چہل و پنجاہ روز باید گذشت، حساب میکردیم ہمچناں شد۔ دیگر ہیچ واقعہ نباشد بر ما آمدنی کہ ما را حضرتِ ایشاں ازاں آگاہ نکردہ باشند و عاقبت کار او معلوم نساختہ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ ۔ ہمچنیں بر مخلصاں آثار کرامت لائح است اما ازاینکہ معلوم شریف نباشد انکار چرا نمایند۔ و قطع نظر از ہمہ ایں دقائق اسرار و غوامض حقائق کہ در رسائل ایشاں مشروح است مگر خرق عادت نیست ؟ ایں تصرفات کہ در بواطن سالکانِ مستعدے فرمودند و آثار جذبات آں لامع میگشت مگر خارق نہ انصاف درکار است ۔ وَالسَّلَامُ، مخدُوما! بعد از فراغ از پیشیں مسودہ رقیمہ جات ایشاں یافتہ شد باز عبورے افتاد۔ در ضمن مطالعہ ظاہر شد کہ نوشتہ اند چوں حضرت حق سُبْحَانَہٗ از صورتِ معیّنہ مقدس است و نورے ست نامتناہی پس تصوّر نور ممکن نباشد، امّا چُوں آدم صورتِ ذات است بخلاف علم کہ مظہرِ صفات است پس دیدنِ آدم دیدنِ ذات باشد، خصوصاً انسان کامل کہ مرشد عبارت ازاں است ۔ معلوم شریف بودہ باشد کہ ذاتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا از تصور ما کوتہ نظراں مبرّا است ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چین کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

اثباتِ تصورِ آں پسندیدہ نیست ۔ و آنکہ انسان را مظہرِ ذات نوشتہ اند نیز مخالفِ قوم است، چہ مقرر است، اَلْعَالَمُ اَعْرَاضٌ مُّجْتَمِعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَّاحِدٍ ۔ ذات بوصف صرافتِ اطلاق از مظہر پاک است و تعیّناتِ خمس ہمہ متعلق بہ شیون و صفات، وَالْفَرْقُ مِنْ حَیْثُ الْاِجْمَالِ وَالتَّفْصِیْلِ وَمَرْتَبَۃِ الْوُجُوْبِ وَالْاِمْکَانِ کَمَا تَقَرَّرَ فِی الْفُصُوْصِ وَشُرُوْحِہٖ ۔ کمال را در حضورِ ذات و در مرآتِ انسان منحصر دانستن بسے مستبعد، چہ آں داخلِ تجلّیِ صوری ست و آرامیدن است بمظاہرِ امکانیہ کہ در غایت نقص است ؎

صورت پرست غافل معنیٰ چہ داند آخر کو با جمالِ جاناں پنہاں چہ کار دارد

و ایں مشاہدہ داخلِ سیرِ آفاقی ست کہ آں را سیرِ مستطیل گفتہ اند، و فوقِ آں سیرِ مستدیر است۔

Marfat.com

حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند کہ سیرِ مستطیل بُعد در بُعد است وآں جُستن مطلوب است در بیرون از خود، وسیرِ مستدیر قُرب در قُرب است، وآں گشتن است گردِ دلِ خویش۔ حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ است اَھْلُ اللّٰہ بعد فنا وبقا ہر چہ مے بینند در خود مے بینند وحیرتِ ایشاں در خود است، وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ پس ظاہر شد کہ آنچہ در مراتب سیرِ مشاہدہ نمایند چوں داخلِ سیرِ مستطیل است بابتدا تعلق دارد، وبانتہا آں تعلق دارد کہ در خود باشد ہر چند نِھَایَۃُ النِّھَایَۃ غیرِ آں بود، کَمَا لَا یَخْفٰی۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہفتم ۔ بنام مولانا محمد فرخ جامع ایں مکاتیب۔ در تاویل کریمۂ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ وبعض آیاتِ دیگر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ ھُوَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ اِذَا اسْتَوَی الْغَفْلَۃُ عَلٰی ظَاھِرِکَ فَلْیَکُنْ بَاطِنُکَ دَائِمًا مَّعَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ حَاضِرًا۔ وَذٰلِکَ اِنَّمَا یُتَصَوَّرُ اِذَا اُفْنِیَ الذَّاکِرُ فِی الْمَذْکُوْرِ بِحَیْثُ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عَیْنٌ وَّلَا اَثَرٌ، وَبَقِیَ بِبَقَآئِہٖ وَحَیَّ بِحَیٰوتِہٖ وَعَلِمَ بِعِلْمِہٖ، فَحِیْنَئِذٍ یَّکُوْنُ عِلْمُہٗ بِالْمَذْکُوْرِ حُضُوْرِیًّا دَائِمًا غَیْرَ مُسْتَتِرٍ، اِذِ الْحُضُوْرِیُّ فِی الْاِسْتِتَارِ اللَّازِمِ لِلْحُصُوْلِ الْاِرْتِسَامِیِّ۔ وَمَا لَمْ تَتَحَقَّقْ ھٰذِہِ الْحَالَۃُ لَمْ تَحْصُلْ حَقِیْقَۃُ الذِّکْرِ، لِاَنَّ الشَّخْصَ مَا دَامَ فِیْ قَفَسِ نَفْسِہٖ مُسْتَحْضِرًا لَّھَا مَشْغُوْفًا بِحُبِّھَا وَھَالِکًا فِیْ عِشْقِھَا لَیْسَ ذِکْرُہٗ بِشَیْءٍ اِلَّا عَآئِدًا اِلَیْھَا، فَھُوَ ذَاکِرٌ وَّعَآئِدٌ لَّھَا مُشْرِکٌ فِی الْمَعْنٰی، وَاِنْ کَانَ مُوَحِّدًا فِی الصُّوْرَۃِ۔ فَمَنْ سَبَقَتْ لَہُ الْحُسْنٰی وَاَدْرَکَتْہُ السَّعَادَۃُ الْاَزَلِیَّۃُ وَعَلِمَ بِالذَّوْقِ اَنَّ کُلَّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ، وَاَرْشَدَہٗ مُطَالَعَۃُ ذُلِّہٖ وَافْتِقَارِہِ الذَّاتِیِّ اِلٰی اَنْ لَّا یَجْعَلَ مَدَّ احِیَّۃَ الْمُسْتَھْلِکِ فِیْ ذَاتِہٖ وَصِفَاتِہٖ تَبَرَّاَ مِنْہُ، قَائِلًا اِنِّیْ لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ، وَیَتَوَجَّہُ بِشَرَاشِرِہٖ اِلَی الْوُجُوْدِ الْمُطْلَقِ بَلْ اِلٰی مَا ھُوَ الْوُجُوْدُ ظِلٌّ مِّنْ ظِلَالِہٖ وَاعْتِبَارٌ مِّنْ اِعْتِبَارِہٖ قَائِلًا اٰیَۃَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَقَبْلَ ھٰذَا کَانَ لِلنَّفْسِ الْمُعَادِیَۃِ، ثُمَّ بِمُقْتَضٰی وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً، وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ

Marfat.com

كَمَا تَجَلّٰى مِنَ الرَّذَائِلِ الرَّدِيَّةِ يَتَحَلّٰى بِأَنْوَارِ الْقِدَمِ السَّرْمَدِيَّةِ، وَيَمْتَلِئُ أَوْعِيَةُ صَدْرِهٖ بِالْمَعَارِفِ الْإِلٰهِيَّةِ وَيُعْرَفُ بِهٖ، فَهُوَ الْعَارِفُ وَالْمَعْرُوْفُ وَإِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ، كَأَنَّ الْمَكْنُوْنَ فِيْ قَوْلِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَقُلْ عَسٰى أَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِأَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا فَإِنَّ الرُّشْدَ الْأَرْشَدَ أَنْ لَّيْسَ فِي الْوُجُوْدِ إِلَّا هُوَ، وَأَنْ لَّيْسَ إِلَّا ظُهُوْرُ الْكَمَالَاتِ فِيْ مَرَايَا الْعَدَمِ۔ وَتَصَوُّرُهَا فِيْ مُقَابِلَاتِهَا مَعَ كَوْنِهَا عَلٰى صِرَافَةِ الْإِطْلَاقِ وَكَوْنِ مَرَايَاهَا عَلٰى دَنَاءَةِ الْعَدَمِ مَعَ كَمَالِ صُنْعِ الْقَادِرِ الْفَعَّالِ عَلَى الْإِرَادَةِ وَالتَّكْوِيْنِ فِيْ مَرْتَبَتِهِ الْحِسِّيِّ الَّذِيْ لَا يُصَادِفُهٗ زَوَالُ آلَةِ الْخَيَالِ۔ سَنُرِيْهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِيْ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ الثَّابِتُ الْمَوْجُوْدُ الْأَصْلِيُّ، أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔ وَكُلُّ شَيْءٍ مَّحْفُوْفٌ بِسَطَوَاتِ أَنْوَارِهٖ، مُضْمَحِلٌّ فِيْ لَمَعَاتِ سُطُوْعِ سُلْطَانِهٖ، لِأَنَّهٗ غَيْرُ مُسْتَبِدٍّ بِالْوُجُوْدِ وَلَا مُسْتَقِلٌّ بِتَوَابِعِهٖ، وَهُوَ أَمْرٌ جَلِيٌّ عَلٰى مَنْ تَبَصَّرَ وَنَفَذَ بَصِيْرَتُهٗ إِلٰى حَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ۔ فَالْأَوَّلُ إِشَارَةٌ إِلٰى حَالِ السَّالِكِيْنَ الْمُرِيْدِيْنَ الْمُخْلَصِيْنَ مِنْ مَّضَائِقِ الْآفَاقِ وَالْأَنْفُسِ فِيْ فَضَاءِ الْحَضْرَةِ الْوُجُوْدِيَّةِ۔ وَالثَّانِيْ كَمَالُ الْمُرَادِيْنَ الَّذِيْنَ اسْتَنَارُوْا بِالنُّوْرِ الْإِلٰهِيِّ أَوَّلًا وَّمَرُّوْا بِالْآفَاقِ وَالْأَنْفُسِ كِرَامًا فِيْ سَابِقِ الْأَمْرِ، وَلَمْ يَلْحَظُوْا بِمُؤَخَّرِ الْبَصَرِ إِلَيْهِمَا وَلَمْ يَحْتَاجُوْا إِلٰى أَنْ يَّصْبِرُوْا بِهِمَا وَيَشْتَغِلُوْا بِهِمَا إِثْبَاتًا وَّنَفْيًا وَّيُشَاهِدُوْا الْآيَاتِ وَالْأَحَادِيْثَ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہشتم۔ بنام مولانا محمد ہاشم کشمی در تفسیر آیۂ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُوْنَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُوْنَ فِيْ تَقْدِيْمِ الْإِحْيَاءِ عَلَى الْإِمَاتَةِ إِشَارَةٌ سَبْقِ الْوُجْدِ عَلَى الْفَقْدِ، إِذْ مِنَ الْبَيِّنِ أَنَّ التَّخَلُّصَ مِنْ قُيُوْدِ الْكَثْرَةِ الْوَهْمِيَّةِ إِلٰى فَضَاءِ حَضْرَةِ الْإِطْلَاقِ لَا يَتَيَسَّرُ إِلَّا بَعْدَ لَمَعَانِ أَشِعَّةِ نُوْرِ وَجَمَالِهٖ وَتَلَأْلُؤِ كَوْكَبٍ مِّنْ نُجُوْمِ كَمَالِهٖ عَلٰى بَاطِنِ السَّالِكِ لِيَنْتَفِيَ ظُلُمَاتُ الْعَدَمِ وَيَنْمَحِيَ آثَارُهَا الْمُسْتَوْلِيَةُ عَلٰى ذَاتِهٖ بِاعْتِبَارِ كَوْنِهَا كَالْهُيُوْلٰى وَالْمَادَّةِ وَيَتَحَقَّقُ فَنَاءُهَا بِاسْتِهْلَاكِ مَا هُوَ أَعْظَمُ فِيْ تَشَخُّصِهٖ وَتَقَيُّدِهٖ۔

Marfat.com

إِذِ الْعُكُوسُ الْاِسْمَائِيَّةُ عَلٰى صَرَافَتِهَا وَاسْتِغْنَائِهَا عَنِ الْيَقِيْنِ وَاِنَّمَا ذَالِكَ يَتَوَهَّمُ اِنْعِكَاسُهَا فِى نَقَائِضِهَا۔ فَالْاِحْيَاءُ وَالْاِمَاتَةُ وَاِنْ كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِى الثُّبُوْتِ، فَالْاَوَّلُ لَهٗ تَقَدُّمٌ بِالذَّاتِ، وَاِلَيْهِ يُشِيْرُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا۔ وَهٰذَا التَّقَدُّمُ اِنَّمَا هُوَ لِتَجَلِّى الذَّاتِ مَاْخُوْذًا مَعَ بَعْضِ الشُّيُوْنِ۔ وَكَاَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰى وَنَحْنُ الْوَارِثُوْنَ يُشِيْرُ اِلٰى مَا يَتَفَرَّعُ عَلَى الْفَنَاءِ الْكَامِلِ مِنْ تَجَلِّى الذَّاتِ بِلَا مُلَاحَظَةِ شَىْءٍ مِّنَ الْاِعْتِبَارَاتِ، وَاَنَّ التَّجَلِّىَ الْاَوَّلَ لِتَخْلِيَةِ الْاَشْرَارِ لِوُرُوْدِ الْخَيْرِ الْبَحْتِ وَالْوُجُوْدِ الْمُطْلَقِ، وَالثَّانِىَ لِتَحْصِيْلِ مَا هُوَ الْمَطْلُوْبُ۔ وَفِى اِيْرَادِ الْاَوَّلَيْنِ بِالْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ الدَّالَّةِ عَلَى الْحُدُوْثِ وَالثَّالِثِ بِالْاِسْمِيَّةِ الْمُخْبَرَةِ عَنِ الْاِسْتِمْرَارِ اِشْعَارٌ بِاَنَّ الْاِحْيَاءَ الْمَذْكُوْرَ وَالْاِمَاتَةَ لَمَّا كَانَا مُتَفَرِّعَيْنِ عَلٰى تَوَهُّمِهٖ غَيْرَ مَا فِى الْوَاقِعِ مُتَقَرِّرًا مُحَدَّثَيْنِ لِاِزَالَةِ مَرَضٍ عَرَضَ وَتَخْيِيْلٍ طَرَءَ، لَيْسَ مِنْ شَاْنِهِمَا اَنْ يُّعَبَّرَا بِمَا هُوَ مُشْعِرٌ بِالدَّوَامِ بِخِلَافِ وِرَاثَةِ الذَّاتِ فَاِنَّهٗ اَمْرٌ مُّسْتَمِرٌّ دَائِمِىٌّ وَلَهُ الْوُجُوْدُ الْاَبَدِىُّ السَّرْمَدِىُّ، بَلْ هُوَ الْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ، بَلِ الْوُجُوْدُ مِنْ ظِلَالِ ظِلَالِهٖ وَسُرَادِقَاتِ جَمَالِهٖ وَوَرَاءَ اَسْتَارِ كِبْرِيَآئِهٖ، تَعَالٰى شَاْنُهٗ مِنْ اَنْ يُّشَارِكَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى كَمَالِهٖ مَا هُوَ مُسْتَهْلِكٌ وَّ مَفْنِىٌّ فِى شَاْنِهٖ وَذَاتِهٖ اَيْضًا۔ فَالْفِعْلُ الْمُضَارِعُ مَعَ دَلَالَتِهٖ عَلَى الْحُدُوْثِ كَمَا دَلَّ عَلٰى تَكَرُّرِهٖ وَتَجَدُّدِهٖ اَنَا فَاَنَا كَقَوْلِهِمْ زَيْدٌ يُّعْطِىْ وَيَمْنَعُ، اَفَادَ اِفَاضَةَ الْاِحْيَاءِ وَالْاِمَاتَةِ دَائِمًا، اِذْ كُلُّ فَنَاءٍ يَرِدُ فَلِاِهْلَاكِ مَا اسْتَوْلٰى سُلْطَانُهٗ عَلَيْهِ وَلِبَقَاءِ مَا يُنَاسِبُ تَفْرِيْعُهٗ عَلَيْهِ۔ ثُمَّ يَسْتَعِدُّ لِقَبُوْلِ الْكَمَالِ وَيَتَرَقّٰى مِنْ مَّعَارِجِ الظِّلَالِ اِلٰى مَدَارِجِ الْاُصُوْلِ وَفِيْهِ مِنْ وُرُوْدِ الْاَصْلِ اٰثَارٌ يُّضِيْئُهٗ۔ ثُمَّ ذَالِكَ الْاَصْلُ ظِلٌّ مِّنْ ظِلَالِهٖ وَيُعَامَلُ مَعَهٗ مُعَامَلَةَ الْاَوَّلِ وَهَلُمَّ جَرًّا۔ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ الْحُسْنٰى وَفَازَ بِالنَّصْرِ الْاِلٰهِىِّ بِمُجَرَّدِ الْعِنَايَةِ الْقُصْوٰى، وَقَطَعَ مَرَاتِبَ الظِّلَالِ وَاُصُوْلَهَا بِالْاِجْمَالِ، وَوَقَعَ مُعَامَلَتُهٗ مَعَ الذَّاتِ، اِنْقَطَعَ سَيْرُهٗ ذَالِكَ وَحَىَّ بِحَيٰوةٍ لَّا مَوْتَ بَعْدَهٗ وَاَفْلَحَ فَلَاحًا لَّا زَوَالَ دُوْنَهٗ۔ ثُمَّ بَعْدَ هٰذَا مَا يَدِقُّ صِفَاتُهٗ۔ وَمَا كَتَمْتُهٗ اَحْظٰى لَدَيْهِ وَاَجْمَلُ۔ ثُمَّ نِسْبَةُ السَّيْرِ السَّابِقِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ كَنِسْبَةِ الْمُتَنَاهِىْ اِلٰى غَيْرِ الْمُتَنَاهِىْ بِاِعْتِبَارِ

Marfat.com

وُسْعَةِ الذَّاتِ الْمَجْهُوْلِ كَيْفُهَا۔ وَالسَّلَام

مکتوب نہم۔ بنام حاجی ابوسعید۔ در تاویل کریمۂ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ بَلْ هُمْ، اَیِ الْمَحْجُوْبُوْنَ عَنْ دَرْكِ اَسْرَارِہٖ بِاَوْلِیَائِہٖ فِیْ لَبْسٍ وَّسِتْرٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ، كَائِنٍ فِیْ حَقِّ اَوْلِیَائِہٖ بَعْدَ اِمَاتَتِہِمْ عَنْ رَذَائِلِهِمُ الطَّبْعِیَّةُ الشَّهْوَانِیَّةِ الْهَالِكَةِ الْفَانِیَةِ، بِاِحْیَائِہِمْ بِالْحَیٰوةِ الْبَاقِیَةِ الدَّائِمَةِ۔ وَالسَّلَام

مکتوب دہم۔ بنام شیخ محمد اشرف برادرزادہ خود۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؎

فضل دیدی ہر آنچہ دیدی ہیچ است　　آں جملہ کہ گفتی و شنیدی ہیچ است

سر تا سر آفاق دویدی ہیچ است　　آں نیز کہ در کنج خزیدی ہیچ است

یعنی فضل چوں جاذبۂ حُبِّ الٰہی جَلَّ وَعَلَا حالِ ترا از رؤیت اغیار بکشید و بجہت غلبۂ محبّت محبُوبِ حقیقی ہر ذرہ از ذراتِ عالم بعنوان ذاتِ تعالیٰ در نظر بصیرت درآمد، بعد ازاں مرآتِ مطالعۂ جمال کیف گشت۔ و بعد ازاں از ہمہ روتافتہ جناب اقدس او را مبرّا داشتہ متعلق علم بے کیف ساختی یا کہ شنیدی، رمزے ست بآں۔ چوں لمعۂ تنزیہ حقیقی بر باطنت بتافت ظاہر شد کہ ہر چہ مشہود و معلوم بود ہمہ ہیچ است و منحوت و مجعول خیال است، و محقق گشت کہ آنچہ در آفاق یعنی بیرون از خود در کنج نفس مرئی ست، جنابِ اقدس کبریا ازاں بلند تر است و معبّر بعبارات و مشار باشارات نیست، فَطَاحَتِ الْعِبَارَاتُ وَفَنِیَتِ الْاِشَارَاتُ۔ وَالسَّلَام

مکتوب یازدہم۔ بنام شیخ بدیع الدین نواسۂ خود۔ در تاویل کریمۂ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ، تَاْوِیْلُهٗ غَائِبِیْنَ عَنِ الْغَوَاشِی الْبَشَرِیَّةِ وَالتَّعَیُّنَاتِ الْوَهْمِیَّةِ مُنْسَلِخِیْنَ عَنْ اَنْفُسِهِمْ بِالْكُلِّیَّةِ، لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اَیْ سَتْرٌ عَنْهَا عَنْ نَّظَرِ الْبَصِیْرَةِ، اِذِ الثَّلَاثِیُّ مُطْلَقًا لِّمَا هُوَ مُتْقَنٌ بِالصُّنْعِ الْاِلٰهِیِّ جَلَّ وَعَلَا مَحَالٌ ؎

نمے بینی کہ شاہے چوں پیمبر　　نیافت او فقر کل تو رنج کم بر

Marfat.com

وَاِنَّمَا هُوَ اِخْتِفَاءٌ لِمَا هُوَ ظُلْمَانِيٌّ فِيْ سَطَوَاتِ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ - وَلٰكِنْ كَانَ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَّعْرِفَ حَقِيْقَتَهٗ ، وَاِنَّمَا هُوَ فِيْ مُقَابَلَةِ الْوُجُوْدِ الْحَقِيْقِيِّ عَدَمٌ مَّحْضٌ ، وَلِذَا يُنَالُ بِهِ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰى وَاَجْرٌ كَرِيْمٌ بِعَطَآئِهٖ بَقَآءً بِرَبِّهِ الَّذِيْ هُوَ الْاِسْمُ وَمِنْهُ اِلٰى مَا شَآءَ اللّٰهُ - وَالسَّلَامُ

مکتوب ۱۲ دوازدہم - بنام خواجہ ضیاء الدین - در تاویل کریمۂ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى - قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا - جمعے از محققین گفتہ اند کہ این مثل از برائے بیان حال شخصے ست کہ احوالِ ارادت بر و وارد شدہ و آتش شوق برافروختہ شدہ و او دعوائے احوالِ محبت وارد شدہ نماید یکبارگی آن آتش ارادت فرو نشیند چنانچہ بود بلکہ زیادہ در ظلمات فرو رود - بخاطر فاتر مے رسد مے تواند کہ بیان حال مجذوبے کردہ باشد کہ آتشِ جذبِ الٰہی بر دلش موقدہ شدہ باشد و طرق ترقی و عروج در مدارج کمال بروے لائح گشتہ ، و آن آتش در سائرِ لطائف مثل روح و سر و خفی و اخفیٰ نیز روشنی پیدا کردہ ، و اینہا میلِ صعود با صل خود کردہ باشند ، و چوں آن جذب را بسلوک مقترن نگردانند آتشِ جذب فرو نشستہ آن جمیع لطائف در تاریکی مباعدت و مہاجرت فرو رفتہ - دریں بیان وجہ جمعیت ضمیر در تَرَكَهُمْ لائح است و مناسبت باہل نفاق حجتے ست واضح - وَالسَّلَامُ

مکتوب ۱۳ سیزدہم - بنام شیخ عبد اللطیف - در آنکہ کبریائی او تعالیٰ از سخت خیال و اوہامِ ما متعالی ست -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى - حضرتِ حق سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى کثرتِ موہومہ را در پرتوِ شہودِ وحدتِ حقیقت گردانیدہ ہر خس و خاشاک را شاہراہ مطالعۂ جمال مطلق سازد ، تا از پرتو لمعۂ ازلمعاتِ جلال آن در باصرۂ بصیرت نامے و نشانے واثرے و عینے از غیر و غیریت نماند ، و اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ - گویاں پویان مطلبے گردد کہ دامنِ عزت و کبریاءِ او از سخت خیال و اوہام متعالی ست و افہام ما گرد سُرادقاتِ کمال آن حیراں - باشد کہ از بطن بطون پے برندۂ زلال اصل الاصول خود بر خود ظہور نماید

Marfat.com

وما را بے ما شربے ازاں ارزانی دارد، وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ۔ مکرّرا! مُدّتے ست کہ برقم احوالِ خیر مآل دُور افتادگاں را یاد آوری نفرمودہ اند و مزاج پُرسی سوگوارانِ زوایاءِ ہجراں نکردہ اند، موانع بخیر باد۔ وایں آوارہ از گرفتن قلم ترساں است چہ آنچہ مطلوب است بنانِ بیان در حلِ عقدہ ہاءِ نقابِ آں عاجز است، و آنچہ بداں تعلقے نہ حرفے ازاں راندن داخل غرامت۔ وَالسَّلَام۔

مکتوب ۱۴ چہاردہم۔ بنام میر محمد نعمان۔ در زوال عین و اثر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ گاہ بخاطر فاتر مے رسد کہ آنکہ بعض صوفیۂ کرام بزوال عین قائل اند نہ اثر، وجہش آں است کہ چوں عالم بتمامہ مظہر اسماءِ الٰہی ست جَلَّ وَعَلَا و ازیں جہت فرمودہ اَلْعَالَمُ اَعْرَاضٌ مُّجْتَمِعَةٌ فِيْ عَيْنٍ وَّاحِدٍ، پس چوں سالک مستعد در راہِ حق سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قدم نہد و دریچۂ رشد بروے کشاید و حل ایں دقیقہ شود کہ حقیقتش جز عدم نیست، و آنچہ او را عین تصور مے نمود جُز پندار نہ، کمالاتِ الٰہی ست کہ در وے جلوہ گر گشتہ و آں را از خود میدانست، الحال از اصل خواہد یافت۔ پس دریں وقت از عین او نام و نشانے نخواہد بود و آثار را بصاحبِ آں خواہد سپرد، و نفی کردن آنہاں را معنے نخواہد بود کہ نفی کمالاتِ الٰہی غلط است۔ انتسابے کہ بخودی موہوم داشت برطرف ساخت، و در فضاءِ وجود جُز کمالات و شیوناتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا امرے دیگر نخواہد دید۔ وچوں شیون عین ذی الشان اند و تمیّز و تعدد جز در وہم نہ، غیر ذات واحدِ صرف معرّے از نسب و اعتبارات نخواہد یافت، وَلَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُهٗ دَيَّارٌ گویاں در لجۂ توحید مستہلک و مستغرق خواہد گشت و بشہود وحدت در کثرت بمعنے اضمحلالِ تعیناتِ متلونہ در بساطتِ اطلاقِ وحدتِ حقیقت و مرآتیتِ ہر ذرہ از ذرات مرجمال بے کیف را مستعد خواہد شد۔ بخلاف طریقے کہ حضرتِ ایشانِ ما رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بآں ممتاز اند کہ در آنجا زوال عین و اثر است، زیرا کہ بطور ایشاں ہر چند عالم مظہر اسماءِ الٰہی ست جَلَّ وَعَلَا اما چوں مظہر عین ظاہر نیست بلکہ شبہے ست کہ در مرتبۂ حس ایجاد فرمودہ اِتقان دادہ اند و در مرتبہ خارج حقیقی ازاں نامے و نشانے نیست، پس عارف را بعد کشفِ ایں حقیقت و ورودِ سلطانِ وجودِ مطلق و شیونِ حقیقتِ آں ازیں ضعیف و آثار ضعیفۂ آں نامے و نشانے و عینے و اثرے نخواہد گذاشت، نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ہمہ را خواہد سوخت كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ شَيْءٌ وَالْاٰنَ كَمَا كَانَ۔ و دریں وقت عینیتِ عالم حق را و اتحادِ

آں با وجلّ شانہٗ معنے نخواہد داشت، و بہ حقیقت فناء و بندگی کہ برآمدن است از جمیع اعیان و آثار خود و محو ساختن در جنبِ وجودِ مطلق متحقق خواہد شد بخلاف سابق کہ مجرد فناءِ انتساب است بخود نہ فناء آں، شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا ع ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔ واللہ اعلم

مکتوب ۱۴ پانزدہم۔ بنام شیخ فضل اللہ ہمشیرہ زادۂ خود۔ در آنکہ حضرتِ ذات از تعقل تمیز و تعدد مبرا است بخلاف مذہب شیخ ابن عربی۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔

سوال۔ حضرتِ ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ در مکتوبے از جلد ثانی مرقوم فرمودہ، مراتبِ عروج تا زمانے کہ بایک دیگر متمیز اند و از اصل باصلِ دیگر رفتہ مے شود آں ہمہ کمالات داخلِ دائرۂ ولایت است، و چوں آں تمیز برطرف شود و ایں ہمہ تفصیل کم گردد و معاملہ باجمال و بساطت صرف افتد شروع در مراتب نبوت بود۔ انتہی۔ در ولایت صغرےٰ کہ بظلالِ صفات تعلق دارد و دراں مرتبہ ظلّے از ظلّے تمیز دارد تفصیل ثابت است، اما در ولایت کبرےٰ کہ باصول صفات متعلق است، و گفتہ اند اَلْعِلْمُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَالْقُدْرَةُ عَيْنُ الْاِرَادَةِ چہ گنجائش تفصیل دارد، زیرا کہ تکثر جزد رتعبیر نیست۔ و ہمچناں شیون ذاتیہ کہ عین ذات اند و کذالک در ولایتِ علیا کہ باسم الباطن تعلق دارد تفصیل بمراحل دور است۔ و اگر وسعتِ بیچونی میگردد در حضرتِ ذات بمقتضاءِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ نیز اثبات نمودہ شدہ است، وجہِ فرق چیست؟

جواب۔ عدم تمیز صفات بر مذہب شیخ ابن العربی کہ اثبات زیادتی آنہا نمے کند موجّہ است، بخلافِ طریقِ حضرتِ ایشاں قُدِّسَ سِرُّہٗ۔ ماند معاملۂ شیونِ ذاتیہ با آنکہ عین ذات اند اما چوں اصول صفات اند تعقل تمیز و تفصیل نسبت بہ اطلاق صرف ممکن است، بخلاف حضرت ذات جَلَّ وَعَلَا کہ از تعقل تمیز و تعدد مبرّا است۔ فافہم۔ واللہ اعلم

مکتوب ۱۶ شانزدہم۔ بنام شیخ محمد عابد نبیرۂ خود۔ در تفسیر آیۂ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اَلَمْ تَرَ يَا مُحَمَّدُ وَمَا ظَهَرَ الْاُلُوْهِيَّةُ وَالْاِسْمُ الْجَامِعُ لِمَرَاتِبِ الْوُجُوْبِ وَالْاِمْكَانِ اِلٰى رَبِّكَ وَهُوَ اللّٰهُ الْحَاوِيْ الشُّيُوْنَ الذَّاتِيَّةَ

Marfat.com

وَالْاِضَافِيَّةَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ مَدَّ ظِلَالَ شُيُوْنِهٖ عَلٰى حَقَائِقِ الْكَوْنِيَّةِ الَّتِيْ هِيَ الْعَدَمَاتُ مُتَقَابِلَةً لَّهَا، وَصَوَّرَهَا فِيْ صُوْرَةِ الْوُجُوْدِ، فَتَعَجَّبْ مِنْ كَمَالِ اقْتِدَارِهٖ فِيْ اِرَادَةِ مَا هُوَ عَدَمٌ مَحْتٌ وُجُوْدًا مَّحْضًا وَّاَعْطَاهُ اَحْكَامًا وَّاٰثَارًا صَادِقَةً، سُبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ۔ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ اَيِ الظِّلَّ سَاكِنًا غَيْرَ مَحْدُوْدٍ، فَيَنْفِيْ قَوْلَ مَنْ قَالَ بِاِقْتِضَآءِ الشُّيُوْنِ الظُّهُوْرَ كَذَالِكَ۔ ثُمَّ بَعْدَ مَدِّ الظِّلِّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ الذَّاتَ الْمُتَعَالِيَةَ عَلَيْهِ اَيْ عَلَى الرَّبِّ اَوِ الظِّلِّ دَلِيْلًا لِكَوْنِهِ الظَّاهِرَ، لَاظَاهِرَ دُوْنَهٗ وَمَا سِوَاهُ مُكْشَفٌ يُدْهِي الْعَدَمَ ؎

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب　　گر دلیلے باید از وے رُو متاب

فَسُبْحَانَ مَنْ هُوَ اَخْفٰى لِكَثْرَةِ الظُّهُوْرِ، وَاسْتَتَرَ فِيْ سُرَادِقَاتِ النُّوْرِ۔ وَلَعَلَّ اخْتِيَارَ لَفْظِ الشَّمْسِ لِتَصْوِيْرِ كِبْرِيَآئِهٖ وَاحْتِجَابِهٖ فَيَجِبُ الْعِزُّ۔ وَكَوْنُهٗ دَلِيْلًا عَلَيْهِ بِاِحْتِجَابِ الشَّمْسِ لِضَوْئِهَا وَشُعَاعِهَا، وَكَوْنُهَا دَلِيْلًا سَبِيْلًا اِلَيْهَا وَاِلٰى كَشْفِ الْاَشْيَآءِ۔ ثُمَّ بَعْدَ الْمَدِّ وَجَعْلِ الشَّمْسِ عَلَيْهِ دَلِيْلًا وَاِيْضَاحِ السَّبِيْلِ بِاَنَّهٗ لَاسَبِيْلَ اِلَيْهِ اِلَّا هُوَ، قَبَضْنَاهُ اَيِ الظِّلَّ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا بِتَعْرِيْجِهٖ وَتَسْلِيْكِهٖ فِيْ مَعَارِجِ الْاُصُوْلِ اَصْلًا فَاَصْلًا۔ وَهُوَ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۱۷ ہفدہم۔ بنام شیخ عبدالاحد پسرِ خود در اسرارِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ کلام طیّب کہ در مفتح کلام مجید واقع است متضمن چندیں اسرار است، ازاں جملہ تعلیم تسلیک است مر طالبانِ مستعدّ را و تنبیہ است مر عارفین فائزین منتہی را۔ گویا حرفِ باء کہ مشعر بدءِ سلوک است کہ وجود سالک باشد منبی ست ازاں کہ تا سالک بالکلیہ از خود نہ برآید و فانی در متعلق طلب خود نگردد، و ہمچو حرف، کہ فی ذاتہ معنی ندارد و کارش جز اظہار معنی امر دیگر نیست، نشود، واز وجود و توابع آں کہ اَلْعَرَضُ قِيْلَ فِيْهِ وُجُوْدُهٗ فِيْ نَفْسِهٖ وُجُوْدُهٗ فِي الْجَوْهَرِ نہ برآید خود را سالک نساختہ باشد۔ وچوں سالک مظہر اسم است از اسمآءِ واجبی جَلَّ سُلْطَانُهٗ ناچار فناءِ وجودِ ظلی سالک دراں اسم خواہد بود۔ چوں اسم دلیل بیش نیست

Marfat.com

مرسمّاء خودرا وجودے ندارد در جنب آں، مآل کارش بمسمّٰے خواہد بود، ومعاملۂ سالک کہ باسم شدہ بود باسم رانسبت مسمّٰے پیدا خواہد شد۔ دریں زماں در وسعت جمع الجمع کہ الوہیت عبارت ازاں است مستغرق خواہد شد، وتجلی ذات کہ مصطلح قوم است مشرف خواہد شد، وبموجب مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ در ہر مقامے بوجودے مناسب متحقق وباقی خواہند ساخت۔ وچوں ایں مرتبہ نیز شانے ست جامع از شیونِ الٰہی وتعینے ست اتم مر حضرتِ اطلاق را نصیبش جُز نشان نخواہد بود، ہر چند بعنوان ذات تصور کنند وبجہتِ اعتبار تکثر واحدیت در عین حقیقت الحقائق کہ اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ رمزے ست بآں صرف اطلاق تصور نماید، مانا کہ تکرار اسم مبارک اشعار است بدانکہ از دائرۂ اعتبار بیروں نیامدہ، وخصوص در ایراد لفظ رحیم تصریح است بآں، چہ اسماءِ مبارک اولیں شہرت بآں یافتہ کہ از اسماءِ ذات اند۔ نَعَمْ چناں اند نہ مطلق بلکہ نسبت باسماءِ دیگر قرب خاص بحضرت ذات دارند۔ میتواند کریمۂ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اشارت بدانکہ عارف ہر چند در وقت حصول بحقیقت ایں اسماء حُسنٰے توہم نماید کہ مطلوب بے پردہ بآغوش آید، چناں نیست بلکہ او از دائرۂ اسماء کہ عبارت از دلائلِ حضرتِ ذات است بیرون قدمگاہ ندارد، اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْئًا۔ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقَآئِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۱۸ ہجدہم۔ بنام خواجہ محمد ہاشم کشمی در آنکہ مطلوب در کمال رفعت است و طالب در غایت پستی۔

بعد حمد وصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات بجنابِ حقائق ومعارف دستگاہ اخوی ارشدی میرساند کہ ایں سرگردانِ کار آوارۂ روزگار از احوال تشتتۂ خود چہ شرح نماید کہ باعث ملال اہل جمعیت گردد۔ مطلب در کمال رفعت واُبّہت وطالب در غایت پستی ودناءت، ہیہات ہیہات۔ تا وجوہ مناسبت درمیان متوجہ ومتوجہ الیہ نباشد راہِ وصول مسدود است، اِذْ لَا یُدْرِکُ الشَّیْءَ اِلَّا بِمَا یُعَانِدُہٗ وَیُضَادُّہٗ۔ کاش ایں نسبت را ہم قدمگاہے بودے، زیرا کہ از ذاتِ تقدس وتعالیٰ چنانکہ نسبت مناسبت از ماسوا مسلوب است نسبت مضادّت نیز مرفوع است، بلکہ اصول صفات نیز دریں امر مشارک اند اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ عالم را کہ ظلِ کمالاتِ الٰہی گفتہ اند

Marfat.com

بآں معنی ست کہ اسماءِ منعکسہ در مرایاءِ اعدام کہ حقائقِ عالم است ظلال است مر کمالاتِ مرتبۂ وجوب را، نہ آنکہ عدم ظل حضرتِ وجود است پس آنکہ مقرر است کہ ظل را باصل خود شاہراہ است در معنیٔ آں است کہ او را باوراء است وغیر را غیر از سوختن وگداختن بنائرۂ حرماں نصیبے نیست، بایں ہمہ دردِ حرمان والم یاس وہجراں ہمواره دریوزہ جویاں است کہ بقیۂ عمر ازیں در در احت دیگر را در جائیگاہ نباشد۔ طلب معارف مجددہ مے نماید، ایں عاصی فرو ماندہ بضلالت و سرگردانی را بایں امر جلیل القدر کدام مناسبت، وچہ یارائے آنکہ قلم در آں باب بدست گیرد وحرفے از زبان درمیان آرد، امّا چوں شوریدگی در سر جوش میزند تسلیۃً گاہ گاہ سطرے چند مرقوم مے گردد باز نادم وپشیمان مے شود۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۱۹ نوزدہم۔ بنام شیخ محمد خلیل اللہ پسر خود در تاویل کریمۂ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اشارہ بدانکہ سالک در وقت عروج ووصول بمقام خود را بتکلف بمقام فوق نکشد کہ ایں کار بتکلف راست نیاید۔ بدانچہ مشرف شدہ است شاداں باشد وشاکر گردد، وبحقیقتِ مراقبہ کہ انتظارِ صرف است بے آنکہ تعمل را در آں مدخلے باشد متحلی شود، شاید عنایت بے غایت بندہ نوازی فرماید وبدرجۂ فوق رساند۔ ونیز زجر است از تعمل وتفکر کردن در حقیقت کنہ ذات کہ موطنِ علم نیست ومتعلق ہیچ فہم نہ، اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۲۰ بستم۔ بنام شیخ محمد خلیل اللہ پسرِ خود در تاویل کریمۂ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ ایں آیۂ کریمہ نزد فقیر از جملہ متشابہات است، مگر حل اغلاق آں در آں دار باشد، ہرگاہ رفع تغایر از جملۂ ممتنعات باشد وبقاء فیہ کہ مراد معلوم اللہ از جملۂ واجبات وممکن در غایت ذل وافتقار وواجب تعالیٰ در کمال واقتدار، نہ ایں را ازاں تعلی وترقی ونہ آں را ازاں تنزل وانحطاط۔ کشائش ازیں مضیق نہ دریں نشأ ممکن است ونہ دراں مقام متصور۔ مگر لطیفۂ

Marfat.com

موہبتے بعد طے مراتب ظلال اورا اتحادے ونسبتے مجہول الکیفیت دریں مکان مشہود میگردد، وبجہت غایتِ دِقت درکمال بکشف وظہور نمے آید وکیفیتش جز مجہول نہ ہ دراں نزہتگاہ سطوع و وضوح پیدا کنند وآں کیفیتِ مجہولہ معلوم گردد۔ ازیں رہ ہرکس ازکمال فراخور خود را استعداد شرفے یابد مستبعد نیست حضرت قطب الاقطاب قُدِّسَ سِرُّہٗ درآخر کار قریبِ مرضِ موت فرمودند کہ ہرچہ مجہول الکیفیت مے گفتم جملہ معلوم گشت، آں ہمہ از جہت نارسیدن بود بحقیقت۔ ہرگاہ درمرض موت کہ مقدمہ است مرمعاملات آخرت را چنیں باشد، در بہشت کہ موطن قرب است امید مزید در مزید است۔ ونیز فرمودند کہ کمالے کہ ممکن است در نوع بشر از ہمہ مشرب بے ارزانی داشتند واز جمیع کمالات و شیون بہرہ درگردانیدند۔ وچوں بریں معنی اشکال وارد مے شد کہ چوں ہرکس مظہر اسمے ست باید کہ نصیبش ازاں اسم بود از اسماءِ دیگر بہرہ چگونہ باشد، آں را بدیں وجہ ہویدا مے کردند کہ ہر شئ مثلاً ماہیتے دارد کہ متضمن مابہ الاشتراک است ومابہ الامتیاز، شک نیست کہ شخصے ازاں شئ حظے دارد، وازاں مابہ الامتیاز حظ دارد، وازاں مابہ الاشتراک بقدر مابہ الامتیاز کہ فصل است واز فصول دیگر کہ مقدمات اویند ازاں رُو کہ صدق جنس بر فصول مختلفہ صدق عرضی ست وبرہمہ صادق است، پس ازیں جہت آں شخص نیز از ہمہ بہرہ ور میگردد واز جمیع فصول حظ وافرے یابد۔ فَتَدَبَّرْ فَاِنَّہٗ دَقِیْقٌ وَعَلٰی مَنْ یَسَّرَہٗ حَقِیْقٌ۔ والسلام

مکتوب ۲۱ بست ویکم۔ بنام شیخ عبدالاحد پسر خود۔ درمراتب یاس و درتفاوت اذواقِ متوسطان ومنتہیاں۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ یاس از رسیدن بحقیقتِ ذات از دو راہ است یاس است از راہِ عقل وتقلید، چہ عقل بعد از نظر وفکر حاکم است بامتناع یا تعسر بوصول کنہِ ذات۔ اہل ایں یاس ہرچند بحقیقت کار وار سیدہ اند امّا چوں از محبت بے نصیب اند، بجہت آنکہ محبت عقل عقیل را دراول کار پسِ پا انداختہ است واہل آں محکوم احکام ایں ہرگز نیند، آں جماعت از دولت قرب مہجور ومطرود اند۔ ویاس است کہ بعد قطع منازل ظلال بجاذبۂ محبت وبعد رفع حجبِ ظلماتی ونورانی قرب بعنایتِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا دست میدہد، ایں اعلیٰ مقاماتِ قرب است۔ وازیں جاست کہ گفتہ اند کَمَالُ الْمَعْرِفَۃِ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَہْلٌ۔ متوسطان باذواقِ تجلیات متلذذ اند وبگمان

Marfat.com

وصول محظوظ ہمے گویند

امروز چوں جمالِ تو بے پردہ ظاہر است — در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست

تا حق بدو چشم سر نہ بینم ہر دم — از پاۓ طلب من نہ نشینم ہر دم

عارفاں بدید عجز و قصور معترف و متوسطاں بدید رب غفور مسرور، اینہاں بخمار شوق مشکور و آناں بزوایاۓ ہجراں مسرور۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ نصیب اینہاست کہ در عین بے مزگی متلذذ اند بلذتے کہ لذاتِ اینہاں در جنبِ آں حکمِ عدم دارد نسبت بوجود آناں، در کمال نادانی بدانشِ خود خورسند کہ دانشِ اینہاں در برابرِ آں حکم قطرہ دارد بدریاۓ محیط۔ شوقِ آں در رفع اثنینیت با محبوب است کہ دست بدامنِ یاس دارد و از سرِ چشمۂ وصل است، و شوق اینہاں در رفع حجب کہ رُو بامید دارند و مشعر فصل۔ متمناۓ اینہاں ہم آغوش معشوق است در ہمہ آں، و آرزوۓ آناں در تنزیہ جنابِ قدس محبوب از اتصالِ ماکتّاساں۔ اینہاں بہ تقلبِ احوالِ خود خورسند و آناں بمقلّبِ احوال مانوس، اینہاں بنازشِ قرب مستغنی و شاداں و آناں بلوازم بندگی و عبودیت پردازاں۔ امّا متوسطاں از راہِ محبّت معیتے بذات مقدس دارند کہ فرقۂ اُولیٰ باگاہی شان بحقیقت کار از جملہ بے ہوشانند، کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نشانِ حالِ ایشاں۔ عجب کاروبار است، چوں کارِ عالم بچوں وابستہ اند و از بیچون دُور، محبتے کہ بچون مناسب است، کہ محبّت اہل ظلال است، آں را ظاہر بنیانِ ایں جہاں محبّت مے انگارند، و از محبّتِ عارفاں کہ حُبِّ شاں از عالم بیچوں است در انکار، ازیں جہت از کمالاتِ مقربان محروم اند و راہِ افادہ از حضرتِ عُلیۂ ایشاں بر آنہاں مسدود۔ وَالسَّلَام

مکتوب ۲۲ بست و دوم۔ بنام مولانا محمد فرخ۔ در تاویل آیۂ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ بخاطر فاترسید کہ حکم آں دار از احکامِ ایں نشأۂ جُداست۔ دریں تماشاگاہ ہیچ ترقی از حضیضِ مباعدت باوج قربِ ممکن نیست تا فناۓ بر ہستیٔ سالک وارد نشود و بموت متلبس نگردد، بخلافِ آں نزہتگاہِ عالیجاہ کہ ہیچ کمالے منافیِ کمالِ دیگر نیست و مُعِدّ بامُعَدّ جمع، موت را دراں دارالبقاء چہ گنجائش و فنا را چہ یارا۔ تحقیق آں است کہ چوں دریں موطن ظہورِ ظلال است معاملاتِ آں را شک نیست کہ ظل را بعد طلوعِ اصل آں کہ ترقی عبارت ازاں

Marfat.com

است، جز فناء وانعدام چارہ نیست۔ وچوں آں اصل نسبت بمافوق خود حکم ظل دارد، بعد سطوع اصل آں اصل اول مستور مے شود، وَهٰكَذَا اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ وآخرت چوں مقام ظہور حقائق اصل است واصل را باصل دیگر ہیچ تدافع نیست، فناء کمال اوّل چہ درکار واضمحلال اوّل بر ورود ثانی چہ گنجایش۔ کریمۂ وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ نیز مؤید ایں کار است کہ مشعر بقاء اوّل است وکریمہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا مناسب حال معاملات دنیوی است۔ امّا جمعے کہ عنایت الٰہی جَلَّ وَعَلَا شامل حال شاں شدہ است ودنیاء آنہا را حکم آخرت ساختہ وبخطاب وَاٰتَيْنَاهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا بنواختہ، امیدوار مخلصی از مضائق تعلقات ایں دار غرور اند وبہ خلعت سعادت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ممتاز۔ حضرت قطب الاولیاء قُدِّسَ سِرُّهٗ در باب دو شخص از اصحاب خود بشارت فرمودند وایں لفظ مذکور ساختند کہ دنیاء شما را حکم آخرت کردم۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۲۳ بست وسوم۔ بنام شیخ بدیع الدین نبیرہ خود۔ در رفع شبہ بر کلام حضرت مجدد الف ثانی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ در مظہر محبت ومحبوبیت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

سوال۔ حضرت ایشاں قُدِّسَ سِرُّهٗ در خاتمۂ مکتوبے کہ در بیان سرگرفتاری حضرت یعقوب عَلَيْهِ السَّلَامُ بہ حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَامُ نوشتہ مرقوم فرمودہ اند کہ ہماں مقدار نسبت محبت کہ حضرت موسٰے عَلَيْهِ السَّلَامُ راست بحضرت حق سُبْحَانَهٗ ہماں قدر محبت حق سُبْحَانَهٗ راست بحضرت پیغمبر ما صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ با آنکہ اوّل منسوب است بمخلوق وثانی بخالق وفرق قوۃ وضعفاً در نظر نمے درآید الخ ایں مقدمہ منافی بداہت عقل است، زیرا کہ مخلوق وآنچہ بدو منسوب است بہ ضعف ونقصان منسوب است وآنچہ بہ خالق جَلَّ وَعَلَا مضاف است در کمال قوت، حل آں چیست؟

جواب۔ آنکہ حضرت ذات کہ خود را دوست دارد خود محب باشد وخود محبوب، مظہر اول موسٰی است ومظہر ثانی پیغمبر ما عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ پس محبت حضرت موسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ ومحبوبیت

Marfat.com

حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فی الحقیقت محبیت ومحبوبیت است کہ خود بخود است واز جملہ شیون الٰہی جَلَّ وَعَلَا کہ تساوی دراں موطن ممنوع نیست بدیہی ست، ہر قدر کہ محبت حضرت موسٰے عَلَیْہِ السَّلَامُ غالب بود ثبوت کمال محبوبیت حضرت حق است کہ عین مطلوب است موسٰے عَلَیْہِ السَّلَامُ درمیان نام بیش نیست ع ایشاں نیندایں ہمہ الحاں زمطرب است۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقَآئِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّہَا۔ وَالسَّلَام

مکتوب ۲۴ بست وچہارم۔ بنام مولانا محمد ہاشم کشمی۔ در قبض۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ درمراتب کمال واکمال ترقیات بے اندازہ فرمودہ بمنتہاء مقاصد رسانادہ۔ صحیفہ گرامی کہ بمصحوب ملا قاضی مرسول داشتہ بودند رسید، حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ بعافیت اند واز یادِ دُور افتادہ فارغ نہ۔ از تراکم قبض شکایتے یافتہ بود یا بیان بعض وجوہ وجیہ، یک بیک بوضوح پیوست، الحق بہر کدام فہم راہ میدہد۔ امّا چوں اظہار نمودہ بودند کہ ایں فرومانده نیز تأمّلے درآں باب نماید والتجا بروحِ مطہر حضرت قطبُ الاقطاب نماید، ہر چند در خود قابلیت ایں وجہ نداشت امّا حسبِ خواہشِ آں مشفق در روضۂ منورہ توجہے واقع شد۔ ظاہر شد کہ ایں از قبیل اختبار یعنی آزمائش است بدوستانِ خود۔ اگرچہ بسط وظہورِ اذواق ومواجید از آثار عنایت محبوب حقیقی ست، امّا چوں مقارنِ مرادِ خواہشِ ایں شخص است برابرئ قبض کہ صرف مرادِ مولاء علی الاطلاق است ومحض بندگی وعبودیت است نمے تواند شد کہ مظانِ خواہشِ نفس بغایت دُور است۔ اذواق ومواجید ہر چند بوجہ تنزیہی باشد اما از گرد تشبیہ خالص نیست کہ ادراک ظاہر اگرچہ بلطائف باشد مشعر آن است، بخلاف قبض کہ بے مزگی ومباعدت است ظاہر را از نسبت باطن وبہ تنزیہ اقرب است۔ عزیزے مے فرماید، اِذَا بَکَی الْقَلْبُ مِنَ الْفَقْدِ ضَحِکَ الرُّوْحُ مِنَ الْوَجْدِ۔ حرمانِ ظاہر نشانِ حرمانِ باطن نیست، مہموم نباشند۔ چوں دار دارِ عمل است پہلوان وار صرفِ اوقات در اداءِ وظائفِ طاعات نماید کہ دنیا مزرعہ بیش نیست، اگر موضع بقاء بودے تسلیۂ مشتاقاں را بوصول باجل نمے فرمود آنجا کہ گفت مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ۔ بلکہ مقرر است کہ اذواقِ ایں نشاءِ منقّص درجاتِ آخرت است، ہر چند دریں مقام کمتر بظہور آید بآخرت مفید تر خواہد شد۔ ایں سخن را از حضرتِ ایشاں شنیدم۔

Marfat.com

امّا تفصیل دارد کہ گنجائش ایں ورق نیست ۔ میر حسین باضطراب وداع طلب کرد بنابراں باختصار اکتفا نمود۔ والسّلام

مکتوب ۲۵ بست وپنجم ۔ بہ یکے از خلفاء حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ درجواب مکتوباتے کہ متضمن اذواق ومواجید بود۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَکُمْ وَیَسَّرَ اَمْرَکُمْ ۔ صحیفۂ مکرمت بعد دیر وتعطش بسیار ورود یافت، چوں مشعر بر سلامتی آں مکرم بود حصول وجوہ جمعیت وباعث صنوف خوش حالی شد، ومژدۂ حلاوتِ باطنی وطراوتِ نسبت کہ ثمرۂ استقامت محبت است باہل اللہ ذوق برذوق افزود۔ اِشعارے بدولت ترقی از مضائق مراقبہ بفضاءِ مشاہدہ ومکاشفہ رفتہ بود، اَللّٰہ تَعَالٰی روزی گردانیدہ گرفتارِ غیب الغیب، کہ دامن غیر آں از آلائشِ مشاہدۂ ماکوتاہ نظراں متعالی ست، نصیب کناد، وبایقان صرف وایمان بالغیب کہ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ درشانِ انبیاء نازل شدہ ویُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ رمزے ست بآں، متحلی گرداناد، و عمدۂ اوقات رادریں تکلیف آباد کہ موطن صرف طاعات واداءِ وظائف بندگی ست، بجمعیت یاد خویش معمور کناد، اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ وچوں حضرت قطب الاقطاب درباب شما لطف خواص داشتند وشمارا محبت درست بآں حضرت پیدا شدہ، بموجب اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید است کہ از معارفِ خاصۂ آں عالی حضرت شربے بشما عطا فرماید۔ چوں وقت تنگ بود وقاصد مستعجل باجمال اکتفا نمود۔ والسّلام

مکتوب ۲۶ بست وششم ۔ بنام سید ابوالخیر شاہ آبادی ۔ درحل رُباعی شیخ ابوسعید ابوالخیر در قضاءِ وقدر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ رُباعی ؎

زلفش بکشی شب دراز آید ازو — چوں بگذاری چنگل باز آید ازو
دریک گرہ از پیچ وخمش بکشائی — عالم عالم مشک طراز آید ازو

منقول است کہ ایں رُباعی در قضاءِ وقدر فرمودہ اند، ہمانا کہ ازیں جہت آثارِ اغلاق بر صفحۂ آں لائح است آنچہ در خاطر فاتر درحل آں رسیدہ آں است کہ زلف عبارت از روپوش عالم تقیدات است بروحدتِ

صرافت اطلاق یعنی چوں پردۂ تعین قیود کہ ناشی از متجلّی شدن ذات برخود واحکام آثار اعیان است برظاہر ہستی بکشی ومطلق را مستور سازی، شب دراز آید ازاں چراکہ بعد رو پوش شدن آفتابِ احدیت در استار آثارِ واحدیت از طلوعِ کواکبِ اعیان چارہ نباشد۔ وچوں بگذاری ومطلق را مطلق داری وقیود مندمج درصرفِ اطلاق یابی وذاتِ حق جَلَّ وَعَلَا کہ جمیل مطلق است متجلی گشت، چنگل باز آید از وجہت صیدِ قلوبِ والہانِ حضرت محبوبِ علی الاطلاق۔ سرِّ ایں بیت ؎

داب من نیست جز تجلی ذات ذات برمن زدہ است راہِ صفات

ہویدا گردد، ورجوع جمیع از انفس وآفاق واعیان آثار وافعال را بجز ذات احدیت نیابد وبشرب اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ شاداب گردد، وسر قضا وقدر ہویدا گردد کہ افعال ومباشر آں جز ہستی حضرت متوحد بالوجود نیست۔ ہماں است کہ حسب اطلاق بسیطِ حقیقی ست وبحسبِ تجلی ثانی مقتضا خود بخود رو پوش شدہ وخلق را از خود باز داشتہ است، کدام فاعل وکو فعل وکہ بقربت سراید وبہ سرِّ ہویت ترنم نماید ؎

اے روئے درکشیدہ بہ بازار آمدہ خلقے بدیں طلسم گرفتار آمدہ

وریک گرہ از پیچ وخمش بکشائی یعنی اگر یک عقد قید کہ بر روئے اطلاق منعقد گشتہ بکشائی، عالم عالم مشک طراز آید از و یعنی چوں الوانِ مختلفہ کہ مقتضاءِ ظہور اعیان است مضمحل گشت مشک طراز کنایہ از سیاہی ست کہ عبارت از بیرنگی نور ذات است بمنصۂ ظہور آید ع

بتاریکی دروں آبِ حیات است

از عطر آں جمال بیک نفسے مشتاقاں محظوظ ومدہوش گشتند۔ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ۔ وَالسَّلَام

مکتوب ۲۷ بست وہفتم۔ بنام حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بخواجہ خورد۔ در آنکہ ہرچہ در فہم ما آید ذاتِ کبریاء ازاں برتر است۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ مخلص کمینہ بعرض حضرت مخدومی ومخدوم زادگی مے رساند کہ بہ ورودِ صحیفۂ مکرمت مشرف گشت وآنچہ بقلم حقائق ترجمان نگارش رفتہ بود بوضوح انجامید۔ از شرح صدر است وافراطِ عطش کہ باوجود حصول دقائق کار طلب ہمیشہ دامنگیر است ونگرانی نقدِ وقت۔

Marfat.com

اَللّٰہ تعالیٰ بلطفیل آں مکرم، ایں بے حاصل ضائع کردہ عمر را بحقیقت بندگی وافتقار برساند، کہ ناشی از شناختن کسا دخود است وبزرگی مولاء علی الاطلاق ۔ وآنچہ بعنوان مطلوب در پردۂ شہود متجلی گشت و بابے پردہ بوجہ مجہول الکیفیتی تعلق فہم وحضور ناقص ما گشتہ، دامنِ عزّ وکبریاءِ محبوب ازاں بزرگ تر است وآں جز منحوت وہم ومجعول خیال نہ، وآنچہ بطریق ظلیت وعکسیت ازاں عالی حضرت منتزع کردہ غیر پندارے نہ ۔ چہ چیز قابل آں باشد کہ خود را بظلیت آں جنابِ قدس وانماید وحکم مرآتیت آں پیدا کند ۔ دریں محنت کدہ جز اداءِ وظائف عبودیت وبندگی باحرمان ودماغ ہجر نصیبے نیست ۔ ماناکہ در عبارت خواجۂ احرار وغیرہ من المشائخ منع از حصولِ احوال واقع شدہ است کہ آں نتائج اعمال است وبآخرت تعلق دارد وغیر عبویت را دریں گنجائش نیست، اشارہ بآں است ۔ ایں غریقِ گردابِ نفسِ امارہ دریوزہ مے نماید کہ لطفے در بابِ ایں بیچارہ بکار برند تا موطنِ عنایت صرف الٰہی جَلَّ وَعَلَا گردد ۔ وبدیہی ست کہ چنانچہ باطن از احاطۂ مطلوب بے نصیب است ظاہر از اداءِ حق بندگی عاجز، چہ بندگی کہ گرفتار خودی راجع بہ نفس آنہا باشد اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ، و مخلص ازیں گرفتاری دور دور ؎

سیہ روئی زممکن در دو عالم نہ شد ہرگز جدا واللہ اعلم وَالسَّلَام

مکتوب ۲۸ بست وہشتم ۔ بنام شیخ عُبَیْدُ اللّٰہ برادر زادۂ خود ۔ در ذکر بعضے بشارات علیۂ حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ حضرت ایشاں ما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قطب بودند وہر قطبے را دو امام مے باید ۔ دو شخص در ملازمت حاضر بودند فرمودند کہ شما ہر دو امامید، بیکے فرمودند کہ ایں از روءِ تواضع بسا ربدیگرے گذاشت وخود صاحب یمین شد ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ہَدَانَا لِہٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَہْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ہَدَانَا اللّٰہ ۔ وَالسَّلَام

مکتوب ۲۹ بست ونہم ۔ بنام شیخ حمید بنگالی ۔ در بیان حدیث اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ، وَالْفَقْرُ فَخْرِیْ و وجہ افضلیتِ بشر بر ملک ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ صحیفۂ مکرمت کہ مصحوب ماجا مرسل بود مسرور ساخت اَللّٰہ تعالیٰ آں مکرم را ہموارہ بر مسند ہدایت فیض بخش طلاب دارد ۔ امید کہ ایں مہجور گرفتار را بدعاءِ توجہ

Marfat.com

معاون باشند تا ازیں تعلقات شتّے گسستہ بحقیقتِ اطلاق پیوندد، ہر چند ازاں مرتبۂ مقدس چیزے بدست نیاید کہ ممکن را با واجب تعالیٰ راہ نیست و محدث را با قدیم وجہ مناسبت مفقود۔ ؎

سیہ روئی ز ممکن در دو عالم　　جُدا ہرگز نشد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

مانا کہ در حدیث نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ، اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ ایمائے ست بایں، چہ عدم کہ ذاتِ ممکن است و حرمان وصف لازم و مہجوری و مطرودی حظِ وافرش ہمیشہ برجاست، پس سیہ رُوئی چساں منفک شود و سُرخ روئی از کجا آید ؎

بآبِ زمزم و کوثر سفید نتواں کرد　　گلیمِ بختِ کسے را کہ بافتند سیاہ

اما چوں حُسن و جمال نصیب واجب آمد و نشأۂ محبوبی کمال غنج و دلال لباسش گردید، ناچار مستوری بزنتافت مظہری خواست تا خود را جلوہ دہد۔ آئینہ دارِ جمال جمال نباشد زیرا کہ مرآت شئ مقابل شئ باید کہ وجود را جز عدم نیست و غنی را غیر از فقر نہ۔ افتقار امکان در عرصہ گاہِ قبول افتادہ و انکسارش پذیرائے درگاہ گشتہ وَھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ ط وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ؎

غلامِ خویشتم خواند لالہ رخسارے　　سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے

بہ ندائے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ مشرف گشت و بہ سعادت اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ ممتاز گردید، ہر چند کہ ایں افتقار غالب تر معنی مرآتیت کامل تر۔ لہٰذا البشر از ملک افضل گشت، و سرورِ مملکت سید البشر آمد، و مقامِ عبدیت سرآمد مقامات گردید و معراج مومن شد۔ حَقَّقَ اللّٰہُ اِیَّانَا وَاِیَّاکُمْ بِحَقِیْقَۃِ الْفَقْرِ بِحَیْثُ لَا یَبْقٰی مِنَّا عَیْنٌ وَّلَا اَثَرٌ، بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْبَشَرِ، الْمُنَزَّۃِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب حضرت خواجہ عبد اللہ المعروف بخواجہ خورد۔ بنام حضرت شیخ محمد سعید قُدِّسَ سِرُّہُ الْحَمِیْد۔ در حل چند مسائلِ دقیقہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ ایں کمترینِ مریداں را آرزوئے صحبتِ آں حضرت پیوستہ در قلبِ حزیں مے باشد، و میداند کہ علوم حقیقت را در خدمتِ ایشاں، کہ دریں جز و زمان امتیاز تمام از اقران دریں باب دارند،

تواں تحقیق نمود۔ ومدار کار جز براں نے نہد کہ آنچہ بکشف وعیاں بر اصحاب ایں دولت ظاہر گشتہ است حق است۔ طریق تقلید طریقے ست کہ سلوک آں جز بعضے رانہ، وآں ہم در بعض امور روانیست۔ وطریق استدلال طریقے ست پر اشتباہ، چہ برہان قطعی بہم رسانیدن سخت دشوار است چنانچہ بر متتبع مخفی نیست۔ وچوں بر اقتضاء حکم ازلی رسیدن بہ سعادت خدمت مشکل مے نمود چندیں امور عاجز مے گشت، صورتے کہ بخاطر مقرر آمد ومتعین نمود، ایں بود کہ بزبان قلم کلمۂ چند بعرض اشرف رساند ومسئلۂ چند در تحریر آرد۔ امیدواری آں کہ از مقام افادہ ومحل افاضہ آنچہ بباطن مبارک مقدس سانحہ شدہ باشد یا از حضرت قبلہ گاہی شنودہ باشند در ہر باب لیکن مستند بود، بکشف یا بہ برہان اعلام فرمایند وبدیں خاطر قلم جاری گشت وتحریر اسولہ بزبان تازی روشن ترے نمود۔ اَلْمَسْئَلَةُ الْاُوْلَى الْمُشْتَمِلَةُ عَلٰى مَسَائِلَ كَثِيْرَةٍ مُتَقَارِبَةٍ، مَا ثَبَتَ عِنْدَ اَهْلِ الْكَشْفِ وَالذَّوْقِ فِىْ حَقِيْقَةِ الْجِسْمِ هَلْ هِىَ بَسِيْطَةٌ اَوْ مُرَكَّبَةٌ، وَعَلَى الْاَوَّلِ اِمَّا مِقْدَارٌ جَوْهَرِىٌّ اَوْ اَمْرٌ اٰخَرُ، وَعَلَى الثَّانِىْ اِمَّا مُرَكَّبَةٌ مِّنَ الْجَوَاهِرِ الْمُفْرَدَةِ الَّتِىْ لَا تَنْقَسِمُ اَصْلًا، اَوْ مِنَ الْهُيُوْلٰى وَالصُّوْرَةِ، اَوْ مِنَ الْاَجْسَامِ الصِّغَارِ الَّتِىْ لَا تَنْقَسِمُ فِعْلًا اَوْ مِنْ اُمُوْرٍ اُخَرَ۔ ثُمَّ الْاَجْسَامُ الْفَلَكِيَّةُ عُنْصُرِيَّةٌ اَوْ لَا وَكَذَا الْكُرْسِىُّ وَالْعَرْشُ جِسْمَانِ اَوْ مَعْقُوْلَانِ، وَعَلَى الْاَوَّلِ عُنْصُرِيَّاتٌ اَوْ لَا، وَعَلَى التَّقْدِيْرَيْنِ فَهَلْ يَصِحُّ عَلَيْهِمَا الْخَرْقُ وَالْاِلْتِيَامُ اَوْ لَا، ثُمَّ الْقَوَابِسُ اَرْبَعَةٌ اَوْ ثَلَاثَةٌ، وَالْهَوَاءُ مُنْتَهٍ اِلَى الْفَلَكِ اَوْ لَا، وَالْاَفْلَاكُ كُرِيَّةٌ مُتَحَرِّكَةٌ دَائِمَةٌ اَوْ لَا وَكَذَا الْعَرْشُ وَالْكُرْسِىُّ، وَمَا حَقِيْقَةُ الْاَجْسَامِ الْمِثَالِيَّةِ هَلْ هِىَ بَسَائِطُ اَوْ مُرَكَّبَاتٌ، وَهَلْ فِى الْعَالَمِ الْمِثَالِىِّ حَيٰوةٌ وَّعِلْمٌ وَّاِرَادَةٌ وَّقُدْرَةٌ وَاَمْثَالُهَا مِنْ صِفَاتِ النُّفُوْسِ اَوْ لَا، وَهَلْ فِىْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ تَكْلِيْفٌ وَّتَعَبٌ وَّاِيْمَانٌ وَّكُفْرٌ وَّاِسْلَامٌ وَّطَاعَةٌ وَّمَعْصِيَةٌ اَوْ لَا، وَهَلْ فِيْهِ جِهَةٌ وَّمَكَانٌ وَّزَمَانٌ وَهَلِ الزَّمَانُ مَوْجُوْدٌ اَوْ لَا، وَعَلَى الْاَوَّلِ حَادِثٌ اَوْ قَدِيْمٌ وَعَلَى التَّقْدِيْرَيْنِ مَا حَقِيْقَتُهُ، وَعَلَى الثَّانِىْ كَيْفَ يَصِحُّ التَّرْتِيْبُ، وَمَا الزَّمَانُ الْاِلٰهِىُّ، وَهَلِ الْاَفْلَاكُ تِسْعَةٌ اَوْ زَائِدَةٌ عَلَيْهَا كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ، وَهَلِ الصُّوَرُ الْخَيَالِيَّةُ مِنْ عَالَمِ الْمِثَالِ اَمْ لَا وَكَذَا الصُّوَرُ الْجُرْمِيَّةُ۔ وَالْمَطْلُوْبُ فِىْ جَمِيْعِ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ مَا حَكَمَ بِهِ الْكَشْفُ وَالشُّهُوْدُ وَالْبُرْهَانُ دُوْنَ غَيْرِهٖ۔

Marfat.com

اَلْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ الْمُحْتَوِيَةُ اَيْضًا عَلٰى مَسَائِلَ كَثِيْرَةٍ اَيْضًا مُّتَنَاسِبَةٍ - هَلْ يَثْبُتُ
عِنْدَ الْكَشْفِ تَجَرُّدُ النُّفُوْسِ الْاِنْسَانِيَّةِ اَوْلَا، وَهِيَ قَدِيْمَةٌ اَوْحَادِثَةٌ اَوْبَعْضُهَا
قَدِيْمَةٌ وَبَعْضُهَا حَادِثَةٌ، وَمَعَ قَطْعِ النَّظْرِ مِنَ الْقِدَمِ وَالْحُدُوْثِ هَلْ لَهَا وُجُوْدٌ
قَبْلَ التَّعَلُّقِ بِالْاَجْسَادِ اَوْلَا، اَوْلِبَعْضِهَا وُجُوْدٌ وَّلِبَعْضِهَا لَا، وَهَلْ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ
وُجُوْدُ النُّفُوْسِ الْفَلَكِيَّةِ وَالْعُقُوْلِ، وَهَلْ يُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ النُّفُوْسِ وَالْعُقُوْلِ
مُجَرَّدَاتٌ اُخَرُ غَيْرُ مُدَبِّرَةٍ وَّلَا مُؤَثِّرَةٍ اَوْلَا، وَهَلْ يَثْبُتُ الْاِمْتِيَازُ بَيْنَ الْعُقُوْلِ
وَالنُّفُوْسِ ذَاتًا وَّكَذَا بَيْنَ النُّفُوْسِ الْفَلَكِيَّةِ وَالْاِنْسَانِيَّةِ اَوْلَا، وَهَلْ يُمْكِنُ لِلنَّفْسِ
الْاِنْسَانِيِّ غَلَبَةٌ وَّقُوَّةٌ عَلَى النُّفُوْسِ الْفَلَكِيَّةِ بِحَيْثُ يُدَبِّرُ بَدَنَ الْفَلَكِ عَلٰى اَيِّ وَجْهٍ
شَآءَ اَوْلَا، وَهَلْ يَنْتَهِي الْعُقُوْلُ عَلٰى تَقْدِيْرِ وُجُوْدِهَا عَلٰى عَدَدٍ مُّعَيَّنٍ اَوْلَا، وَهَلْ
ثَبَتَ عِنْدَهُمْ اَنَّ الْوُجُوْدَ زَائِدٌ عَلَى الْوَاجِبِ اَوْعَيْنُهُ، وَعَلَى الْاَوَّلِ كَيْفَ التَّخَلُّصُ
عَنِ الْبَرَاهِيْنِ الْعَقْلِيَّةِ الَّتِيْ تَدُلُّ عَلٰى عَيْنِيَّتِهِ وَلَا يُحْتَاجُ لِكَثْرَةِ شُهْرَتِهَا اِلَى
الذِّكْرِ هٰهُنَا وَهُوَ قَطْعِيَّةٌ عَلٰى مَا زَعَمَ الْمُخَالِفُوْنَ - وَالتَّعَيُّنُ الْوُجُوْدِيُّ الَّذِيْ ذَهَبَ
اِلَيْهِ شَيْخُنَا وَاِمَامُنَا وَقِبْلَتُنَا قُدِّسَ سِرُّهُ الْمُرَادُ مِنْهُ اِمَّا الْوُجُوْدُ الْعَامُّ اَوِ الْوُجُوْدُ
الْخَاصُّ اَوْمُطْلَقُ الْوُجُوْدِ، وَعَلَى الْاَوَّلِ لَابُدَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ زَائِدًا فَحِيْنَئِذٍ لَا يَتَحَقَّقُ
الْخِلَافُ - فَاِنَّ ابْنَ الْعَرَبِيِّ وَاَتْبَاعَهُ اَيْضًا ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ الصَّادِرَ الْاَوَّلَ هُوَ الْوُجُوْدُ الْعَامُّ
بَلْ نِسْبَتُهُ الْعُمُوْمُ وَالْاِنْبِسَاطُ - وَعَلَى الثَّانِيْ وَالثَّالِثِ لَا يَحْصُلُ التَّعَيُّنُ الَّذِيْ
لَمْ يَكُنْ فِيْ مَرْتَبَتِهِ السَّابِقَةِ فَاِنَّهُ لَمْ يَزِدْ عَلَى الذَّاتِ شَيْءٌ - اَمَّا عَلٰى كَوْنِ الْوُجُوْدِ
مُطْلَقَ الْوُجُوْدِ فَظَاهِرٌ فَاِنَّهُ غَيْرُ مُتَعَيِّنٍ، وَاَمَّا عَلٰى كَوْنِهِ وُجُوْدًا خَاصًّا فَاِنَّهُ وُجُوْدٌ
مَعَ النِّسْبَةِ اِلَى الذَّاتِ الْمَحْضِ - وَالنِّسْبَةُ الْغَيْرُ الْحَقِيْقِيَّةِ اَوِ الْاِعْتِبَارِيَّةُ لَا يُوْجِبُ
التَّعَيُّنَ الزَّائِدَ، فَاِنْ كَانَ هٰذَا التَّعَيُّنُ الْوُجُوْدِيُّ غَيْرَ زَائِدٍ عَلَى الذَّاتِ فَيَكَادُ اَنْ
يَّرْتَفِعَ الْخِلَافُ مِنَ الْبَيْنِ - فَمَعْنٰى كَوْنِهِ مُتَعَيِّنًا بِالْوُجُوْدِ اَنَّهُ مِنْ حَيْثُ هُوَ وُجُوْدٌ،
لٰكِنْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الْوُجُوْدُ وُجُوْدًا خَاصًّا فَاِنَّ النِّسْبَةَ عَلٰى اَنَّهُ هُوَ لَا يُوْجِبُ الْخُصُوْصِيَّةَ
اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمُرَادُ بِالتَّعَيُّنِ اَنَّهُ صَارَ وُجُوْدًا اَوْصَارَ مَوْجُوْدًا اَوِ الْوُجُوْدُ زَائِدٌ - وَلَا

Marfat.com

يَخْفٰى اَنَّهٗ يُوْجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الذَّاتُ مِنْ حَيْثُ هُوَ غَيْرَ وُجُوْدٍ - فَيَرِدُ عَلَيْهِ الْبَرَاهِيْنُ
الَّتِىْ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوَاجِبَ هُوَ الْوُجُوْدُ كَانَ خَاصًّا اَوْ عَامًّا ، وَيَرِدُ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا التَّعَيُّنُ
زَائِدًا ، وَقَدْ سَبَقَ اَنَّ التَّعَيُّنَ الْوُجُوْدِىَّ لَا يُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ زَائِدًا - ثُمَّ عَلٰى تَقْدِيْرِ اَنْ
يَّكُوْنَ زَائِدًا مَوْجُوْدًا فِى الْعِلْمِ اَوْ فِى الْخَارِجِ اَوْ مَعْدُوْمًا فَاِنَّ نَفْسَ الْاَمْرِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْعِلْمِ
وَالْخَارِجِ ، وَعَلَى الْاَوَّلِ يَلْزَمُ اَنْ يَّكُوْنَ صِفَةً وَّلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يَقْتَضِىْ وُجُوْدَ الْغَيْرِ ،
وَعَلَى الثَّانِىْ يَلْزَمُ التَّكَثُّرُ فِىْ مَرْتَبَةِ الْوُجُوْبِ وَيَمْنَعُهُ الْبُرْهَانُ الْعَقْلِىُّ - فَاِنَّ الْمُرَادَ
بِالْوُجُوْدِ هُوَ الْمَبْدَءُ وَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ اَوَّلُ الْاَوَائِلِ مَبْدَءً وَّاِلَّا لَمْ يُوْجَدْ شَىْءٌ -
فَالْحُكْمُ بِاَنَّ الْوُجُوْدَ زَائِدٌ يَسْتَلْزِمُ عَيْنِيَّتَهٗ لِاَنَّهٗ عَلٰى تَقْدِيْرِ زِيَادَتِهٖ يَكُوْنُ لَهٗ
مَبْدَءً ، وَاِلَّا لَكَانَ وَاجِبًا بِالذَّاتِ وَتَعَدُّدُ الْوَاجِبِ بِالذَّاتِ مُحَالٌ - وَلَوْ كَانَ الْمَبْدَءُ ذَاتًا
مَعَ الْوُجُوْدِ لَكَانَ الْمَبْدَءُ اِثْنَيْنِ ، وَكُلُّ اِثْنَيْنِ مُمْكِنٌ - وَهٰذَا مِنَ الْبَرَاهِيْنِ الْقَطْعِيَّةِ
الْمَشْهُوْرَةِ الَّتِىْ مَعَ عَدَمِ احْتِيَاجِهَا اِلَى الذِّكْرِ قَدْ جَرَى الْقَلَمُ بِذِكْرِهٖ - وَمِمَّا يُنَاسِبُ
هٰذَا الْمَقَامَ اَنَّ التَّعَيُّنَ الْاَوَّلَ عِبَارَةٌ عَنْ تَعَيُّنٍ ذَاتِىٍّ لَا بُدَّ مِنْهُ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ فِىْ كَوْنِهٖ
مَوْجُوْدًا ، فَاِنَّ الشَّىْءَ مَا لَمْ يَتَعَيَّنْ لَمْ يَتَمَيَّزْ ، وَلَا اَقَلَّ مِنَ الْعَدَمِ وَمَا لَمْ يَتَمَيَّزْ لَمْ يُوْجَدْ
وَمَعْنَى اللَّاتَعَيُّنِ عَدَمُ مُزَاحَمَةِ هٰذَا التَّعَيُّنِ لِتَعَيُّنَاتٍ اُخَرَ بَلْ عَدَمُ انْحِصَارِهٖ
فِيْهِ وَعَدَمُ تَقَيُّدِهٖ - فَالتَّعَيُّنُ الْاَوَّلُ لِلْحَقِيْقَةِ الْاِلٰهِيَّةِ هُوَ الْحَقِيْقَةُ الْجَامِعَةُ
لِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ اِجْمَالًا فِعْلِيَّةً كَانَتْ اَوِ انْفِعَالِيَّةً - وَاِنَّمَا قُلْنَا اِجْمَالًا لِاَنَّهٗ عِنْدَ
تَفْصِيْلِ الصِّفَاتِ يَتَحَصَّلُ التَّعَيُّنَاتُ الْغَيْرُ الْمُتَنَاهِيَةِ - وَاِنَّمَا قُلْنَا بِالتَّعْمِيْمِ
لِاَنَّ الْمُقَيَّدَ بِالصِّفَاتِ الْفِعْلِيَّةِ رَبٌّ وَّهُوَ مُتَمَيِّزٌ عَنِ الْعَبْدِ وَبِالْعَكْسِ ، وَحَقِيْقَةُ
الْوَاجِبِ بَعْدَ التَّنَزُّلِ عَنْ تَعَيُّنِهِ الْاَوَّلِ الذَّاتِىِّ تَعَيَّنَتْ بِالرُّبُوْبِيَّةِ فَلَيْسَتِ
الرُّبُوْبِيَّةُ تَعَيُّنَهُ الْاَوَّلَ الذَّاتِىَّ ، وَتَعَيُّنُهُ الْاَوَّلُ الذَّاتِىُّ لَا يَبْعُدُ نِسْبَتُهٗ بِالْوُجُوْدِ
لٰكِنَّهٗ غَيْرُ زَائِدٍ كَمَا تَقَرَّرَ - وَمَا وَقَعَ فِىْ بَعْضِ عِبَارَاتِهِمْ اَنَّ التَّعَيُّنَ الْاَوَّلَ هُوَ
التَّعَيُّنُ الْعِلْمِىُّ الْاِجْمَالِىُّ لَا يُخَالِفُ مَا ذَكَرْنَا ، لِاَنَّهٗ لَيْسَ الْمُرَادُ بِهٖ اَنَّ حَقِيْقَةَ
الْوَاجِبِ هِىَ الْعِلْمُ فَقَطْ ، ثُمَّ تَنَزَّلَ وَصَارَ صِفَاتٍ اُخَرَ ، فَاِنَّهٗ فِىْ تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ

Marfat.com

كَمَا هُوَ عَيْنُ الْعِلْمِ كَذَالِكَ هُوَ عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهِمَا، اَوْ اَنَّهُ فِي نَفْسِهٖ
وَرَاءَ حَقِيْقَةِ الْعِلْمِ ثُمَّ تَنَزَّلَ وَصَارَ حَقِيْقَةَ الْعِلْمِ، بَلْ اِنَّهُمْ عَبَّرُوْا عَنْ تِلْكَ
الْحَقِيْقَةِ الْجَامِعَةِ اِجْمَالًا لِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ بِحَقِيْقَةِ الْعِلْمِ، لِاَنَّ الصِّفَاتِ لَمَّا كَانَتْ فِيْ
تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ ثُبُوْتًا وَّاِنْ كَانَ اِنْدِرَاجِيًّا وَّاِنْدِمَاجِيًّا وَّثُبُوْتُ التَّعَدُّدِ لَيْسَ اِلَّا
فِي الْعِلْمِ، وَالْعِلْمُ اَيْضًا عَيْنُ الْعَالِمِ وَعَيْنُ الْمَعْلُوْمِ عَلٰى وَجْهِ الْاِحَاطَةِ، فَاِنَّ حَقِيْقَةَ
الْعِلْمِ مِنْ حَيْثُ هِيَ عَيْنُ كُلِّ مَعْلُوْمٍ جَازَ التَّعْبِيْرُ عَنْهَا بِحَقِيْقَةِ الْعِلْمِ۔ وَاَمَّا الصِّفَاتُ
الْاُخَرُ فَاِنَّ الْقُدْرَةَ مَثَلًا مِّنْ حَيْثُ هِيَ لَيْسَ عَيْنَ الْقُدْرَةِ وَلَا عَيْنَ الْمَقْدُوْرِ، فَالْعِلْمُ
الَّذِيْ هُوَ التَّعَيُّنُ الْاَوَّلُ غَيْرُ الْعِلْمِ الَّذِيْ وَقَعَ التَّنَزُّلُ بِهٖ ثَانِيًا فِيْ مَرْتَبَةِ التَّفْصِيْلِ۔
وَفِيْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ تَعَيُّنَاتٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا التَّعَيُّنُ الْعِلْمِيُّ مِنْ حَيْثُ يَتَمَيَّزُ مِنَ التَّعَيُّنِ
الْاِرَادِيِّ وَغَيْرِهَا۔ فَالْمَقْصُوْدُ مِنْ هٰذَا التَّطْوِيْلِ اَنْ تَمُنُّوْا عَلٰى اَحْقَرِ الْمُرِيْدِيْنَ بِالتَّنْبِيْهِ
عَلَى الصَّوَابِ وَالْخَطَأِ فِيْ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ۔ اَلْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ الْمُتَضَمِّنَةُ اَيْضًا لِمَسَائِلَ
كَثِيْرَةٍ مُّعَانِقَةٍ۔ مَا مَعْنَى اللَّطَائِفِ السَّبْعَةِ وَهَلِ التَّغَايُرُ بَيْنَهَا حَقِيْقِيٌّ اَوْ اِعْتِبَارِيٌّ
وَهَلْ لِكُلٍّ مِّنْهَا ذِكْرٌ عَلٰى حِدَةٍ اَوْلَا۔ وَالتَّفْصِيْلُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ يُرْجٰى مِنْ عِنَايَتِكُمْ۔
وَهَلْ يَعْرِضُ عَلَى الْكُلِّ الْفَنَاءُ وَالْبَقَاءُ اَوْلَا، وَمَا حَقِيْقَةُ فَنَاءِ كُلٍّ مِّنْهَا وَهَلِ الْفَنَاءُ
وَالْبَقَاءُ يُوْجِبُ اتِّصَافَ السَّالِكِ بِالصِّفَاتِ الْوُجُوْبِيَّةِ اَوْلَا، وَهَلِ الْوُصُوْلُ اِلَى الْحَقِيْقَةِ
التَّوْحِيْدِ الذَّاتِيِّ الَّتِيْ هِيَ مَعْرِفَةُ اَنَّ الْحَقِيْقَةَ الْوَاحِدَةَ تَمَثَّلَتْ وَظَهَرَتْ بِكُلِّ مَعْنًى
وَّصُوْرَةٍ عِلْمًا وَّعَيْنًا عَلٰى حَسْبِ اخْتِلَافِ الشُّيُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ الْمُسْتَكِنَّةِ فِيْهَا يُوْجِبُ
قُوَّةَ التَّمَثُّلِ بِكُلِّ صُوْرَةٍ بَلِ الظُّهُوْرَ بِكُلِّ مَعْنًى، فَظَنَّ اَحْقَرُ الْمُرِيْدِيْنَ اَنَّهٗ يُوْجِبُ،
فَاِنَّ السَّالِكَ اِذَا وَصَلَ اِلٰى هَيُوْلَى الْكُلِّ وَاَصْلِ الْجَمِيْعِ صَارَ هَيُوْلٰى وَاَصْلًا لِجَمِيْعِ الْكَائِنَاتِ
لَا بِمَعْنٰى اَنَّهٗ كَانَ عَبْدًا فَصَارَ رَبًّا بَلْ هُوَ عَبْدٌ الْاٰنَ كَمَا كَانَ لٰكِنَّهٗ تَخَلَّصَ عَنْ سِجْنِ
الْوَهْمِ الْبَاطِلِ الْحَاكِمِ بِاَنَّ الْعَبْدَ وَالرَّبَّ حَقِيْقَتَانِ مُخْتَلِفَتَانِ وَلَيْسَ هُنَا اِلَّا حَقِيْقَةٌ
وَّاحِدَةٌ هِيَ رَبٌّ بِاِعْتِبَارِ الصِّفَاتِ الْفِعْلِيَّةِ وَعَبْدٌ بِاِعْتِبَارِ الصِّفَاتِ الْاِنْفِعَالِيَّةِ بَلْ
بِمَعْنٰى اَمْرٍ لَا يَخْفٰى عَلٰى مُلَازِمِيْكُمْ، فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَّظْهَرَ بِصِفَاتِهِ الْاَصْلِيَّةِ لَا سِيَّمَا

Marfat.com

صِفَةِ الْخَلْقِ وَالتَّمَثُّلِ۔ وَلَمَّا كَانَ حَقِيقَةُ الْخَلْقِ هِيَ التَّمَثُّلَ فَإِذَا وَصَلَ أَعْرَفُ الْعَارِفِ إِلَى حَقِيقَةِ الْفَنَاءِ وَانْكَشَفَ عَلَيْهِ سِرُّ الْوَحْدَةِ حَصَلَ لَهُ قُوَّةُ الْخَلْقِ فَيَخْلُقُ مَا يَشَاءُ، وَلَيْسَ هٰذَا الْخَلْقُ إِلَّا بِأَنَّهُ يَظْهَرُ بِأَيِّ صُورَةٍ شَاءَ۔ فَمِنْ أَمَارَاتِ الْوَاصِلِ إِلَى حَقِيقَةِ التَّوْحِيدِ الذَّاتِيِّ التَّمَثُّلُ وَالظُّهُورُ بِأَيِّ صُورَةٍ وَمَعْنًى شَاءَ۔ فَالْعَارِفُ بِحَقِيقَةِ الْأَمْرِ وِجْدَانًا أَنَّهُ يُمْكِنُ لَهُ أَنْ يَصِيرَ أَرْضًا أَوْ مَاءً أَوْ هَوَاءً أَوْ نَارًا وَيَصِيرُ عَلَى صُورَةِ إِنْسَانٍ آخَرَ أَوْ حَيَوَانًا مِنَ الْحَيَوَانَاتِ الْعُجْمِ أَوْ نَبَاتًا مِنَ النَّبَاتَاتِ أَوْ جَمَادًا مِنَ الْجَمَادَاتِ وَيُمْكِنُ لَهُ أَنْ يَتَصَوَّرَ فِي آنٍ وَاحِدٍ بِصُوَرٍ كَثِيرَةٍ، بَلْ يُمْكِنُ لَهُ أَنْ يَصِيرَ مَلَكًا أَوْ فَلَكًا أَوْ كَوْكَبًا أَوْ مَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي الْقَائِمَةِ بِالْغَيْرِ۔ وَهٰذَا الْمَقَامُ بِكَمَالِهِ مَخْصُوصٌ بِالْقُطْبِ الْمُحَمَّدِيِّ الَّذِي تَحَقَّقَ بِقُطْبِيَّةِ مَقَامِ التَّوْحِيدِ الْأَعْلَى۔ وَلَمَّا كَانَ لِقُوَّةِ التَّمَثُّلِ اخْتِصَاصٌ بِمَقَامِ التَّوْحِيدِ ذَكَرَهُ أَحْقَرُ الْمُرِيدِينَ عَلَى ضَرْبٍ مِنَ التَّفْصِيلِ۔ وَإِلَّا فَالْعَارِفُ مُتَّصِفٌ بِجَمِيعِ الصِّفَاتِ الْوُجُوبِيَّةِ سِوَى الْوُجُوبِ وَالْقِدَمِ۔ وَالْغَرَضُ مِنْ هٰذَا الْبَيَانِ اسْتِكْشَافُ حَقِيقَةِ الْأَمْرِ وَاسْتِعْلَامُ أَنَّ هٰذَا الظَّنَّ يُطَابِقُ حَقِيقَةَ الْأَمْرِ أَوْ لَا، وَهَلْ مَنْ وَصَلَ إِلَى مَقَامِ قُطْبِيَّةِ الْإِرْشَادِ يَلْزَمُ صُحْبَةُ رِجَالِ الْغَيْبِ بِأَصْنَافِهِمْ وَصُحْبَةُ قُطْبِهِمُ الْمَعْرُوفِ بِالْمَدَارِ وَالْخَضِرِ الْمُمِدِّ لَهُ وَالْوُقُوفُ عَلَى أَحْوَالِهِمْ تَفْصِيلًا أَوْ لَا، وَهَلْ يَلْزَمُهُ الدُّخُولُ فِي طَبَقَاتِ الْأَفْلَاكِ انْقِيَادًا أَوْ لَا، وَهَلْ يَلْزَمُهُ الْاِطِّلَاعُ عَلَى الرُّوحَانِيَّاتِ السِّفْلِيَّةِ وَالْعُلْوِيَّةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْمَلَكِ وَتَسْخِيرِهِمْ أَوْ لَا۔ خَاتِمَةٌ۔ گستاخی بسیار نمود و تصدیع از حد گذرانید لیکن از غایت شوق بایں کلمات قلم در پیوست، تا صورتِ امکان داشته باشند ایں محروم را بجوابِ ہر مسئلہ مشرف سازند۔ دریں فصول پیوستہ نگران مے باشد اگر چیزے بشنود کہ مستند بکشف بود یا برہان داشتہ باشد کہ دیگر گنجائش سخن نماند، بخصوص کہ از حضرت قبلہ گاہی مسموع باشد چنانچہ در اوّلِ عریضہ نیز بعرض اقدس رسانده۔ و آنچہ در باب تعین وجودی نوشتہ شدہ است آں را اصلاحے فرمایند و تفصیل و تحقیق آں پردازند، بلکہ اگر وقت مساعدت نماید در عینیت و زیادتی صفات وجوبیہ نیز آنچہ بمقتضاءِ وقت دست دہد مرقوم سازند، بلکہ در مسئلۂ وحدت وجود کہ بغایت دقیق است نیز

ہرچہ از نفی و اثبات یا توقف برحسبِ وقت بخاطرِ شریف برسد تحریر نمایند۔ و اعلام نمایند کہ در صدور کثرت از وحدت دیگر طریق چیست۔ در ازل الآزال کہ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ شَیْءٌ ازاں خبر میدہد از عالم نام و نشانے نبود و صورِ علمیۂ عالم بود بلاریب آں صُور از کجا آمدہ بود، و مبدءِ صور چیست و محلِ انتزاع او کدام، علم بمجہول مطلق کہ بہ ہیچ وجہ او را ثبوت نبود، نہ اصلی نہ اندراجی چوں تعلق گیرد۔ اہلِ حکمتِ رسمیہ گویند کہ اجسام را ہیولیٰ باید کہ حاملِ امکان بود در مجردات چوں احتیاج بہ ہیولے نبود ذوقِ سلیم و اشراقِ باطن حاکم است، بلکہ ہر ممکن را ہیولیٰ باید کہ حاملِ امکانِ او بود و آں ہیولے حقیقت احدیت اِمکانیہ است کہ قوسے ست از دائرۂ وحدت، و ایں قوس ہماں دائرہ است کہ از اں مرتبہ بایں مرتبہ رسیدہ است و وے نیز من حیث الذات دائرہ است پس ثابت شد کہ یک حقیقت است کہ از جہتِ واجب است و از جہتِ دیگر حاملِ امکان است و ظہور آں حقیقت ازیں جہت موجب تعدد وہمی ست و صورت دیگر از برائے ظہورِ کثرت متعقل نمی شود۔ و حکماء گفتہ اند کہ معدوم موجود نشود و موجود معدوم نگردد و دریں دو مقدمہ دعواء بداہت کنند و الحق کہ ایں دو مقدمہ بے ہیچ التباس و اشتباہے روشن میگردد۔

فصل آنچہ در بالا نوشتہ کہ در جوابِ مسائل آنچہ بکشف و برہان ثابت شود بنویسند بر اں تقدیر است کہ اخبار صحیحہ دراں ثابت نہ باشد، و اگر بخبرے صحیح کہ اعتمادِ رائے شاں باشد چیزے ثابت شود آں را تحریر نمایند کہ آں نیز حکم برہان دارد۔ ولیکن چوں میدانست کہ در اکثرے از مسائلِ سابقہ چیزے یافتہ نمے شود از اخبار و نصوص کہ قاطع باشد قلم بر اں وجہ جاری گشت۔ ہنوز مسائل بسیار است کہ تحقیق آنہا مرہون بالتفاتِ اصحابِ علم و معرفت است بوقت دیگر بعرض مے رساند۔ بالفعل بہمیں قدر اختصار نمود کہ با وجود آنکہ از آنچہ باید رسید و استکشاف نمودانند کے بر منصۂ ظہور آمدہ بہ تطویل انجامیدہ است و باعثِ ملال گشتہ، ازیں بدُعاءِ خیر اختتام مے نماید۔ حق سُبْحَانَہٗ بکمال عنایتے کہ بر بندگانِ خود دارد ظلالِ عالیہ حضراتِ صاحبزادگان بر مفارقِ مخلصان و مریداں ممدود دارد بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۰ سیم۔ بنام حضرت خواجہ عَبدُ اللّٰہ معروف بخواجۂ خورد۔ در جوابِ اسولۂ کہ خواجۂ خورد حل آں خواستہ بود۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِلَوَامِعِ الْمُشَاهَدَاتِ وَزَیَّنَ صُدُوْرَهُمْ بِلَوَائِحِ الْمُکَاشَفَاتِ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِمْ مَدَارِجَ قُرْبِهٖ فَخَصَّ مَنْ شَاءَ بِصَرْفِ الْاِیْقَانِ، وَاجْتَبٰی اَخْلَصَ عِبَادِهٖ بِکَرَامَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ بِالْعِنَایَةِ وَالْاِحْسَانِ، فَخَلَصُوْا عَنْ مَضَائِقِ الْقُیُوْدِ مَا هُجِرَ اِلٰی حَضْرَةِ الْاِطْلَاقِ، وَمَرُّوْا کِرَامًا عَمَّا یُخَیَّلُ اِلَیْهِمْ فِیْ مَرَایَا الْاَنْفُسِ وَالْاٰفَاقِ، قَائِلِیْنَ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ط وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ - وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ شَفِیْعًا لِّلْمُذْنِبِیْنَ الْبِرْاَتِ الْاَتَمِّ الَّذِیْ ظَهَرَ فِیْهَا الذَّاتُ بِجَمِیْعِ الشُّیُوْنِ وَالصِّفَاتِ بِجَمْعًا لِّلْحَقَائِقِ الْکَوْنِیَّةِ وَالْاِلٰهِیَّةِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِیْنَ هُمْ خُلَّصُ عِبَادِ اللّٰہِ وَخُصَّصُ اَوْلِیَائِهٖ وَسَادَةُ خَلْقِهٖ وَزُبْدَةُ اَصْفِیَائِهٖ - اَمَّا بَعْدُ ذرۂ خاکسار بے اعتبار محمد سعید بصد عجز وانکسار معروض صاحبزادہ برجادہ اَدَامَ اللّٰہُ سُبْحَانَهٗ بَرَکَاتِهٖ عَلٰی رُؤُسِ الطَّالِبِیْنَ وَالْمُرِیْدِیْنَ، مے گرداند مدتے ست کہ عنایت نامۂ نامی ازاں حضرت بایں احقر رسیدہ بود، چوں مشتمل بر اسولۂ غامضہ ودقائقِ معضلہ بود از مطالعۂ آں خطہا فرامیگرفت ہر چند مے خواست کہ باندازۂ فہم قاصر خود در جواب سطرے چند تحریر نماید، اما چوں نظر بر قلت بضاعت وبے مباسبتی بآں مطالبِ عُلیا میکرد دست ارادہ ازاں تمنا کوتاہ مے ساخت - و چوں بے حاصلانِ عمر ضائع کردہ را بہ از شیون حرمان وماتم ہجران خود داشتن چیزے نیست ہموارہ وقت را بگریۂ جانکاہ ایں شیون مصروف میداشت وخوش نمے آمد کہ یک لحظہ ازیں الم فارغ باشد وازیں حزن غافل - کنّاس خسیس راکہ بخبث ذاتی ودناءتِ جبلّی متسم است وفقر ونیستی در وسیاہی دائمی باکمال عجز ونامرادی لازمۂ وقت اوست، در حضرتِ جلال غنیِ علی الاطلاق کہ بکمال تقدس واقتدار موصوف است جز آنکہ خود را پروانہ وار در حریم محترم کبریائی او بسوزد وخاکستر خود را بباد دہد ونام ونشان کہ جز ننگ وعار نیست بگذارد دیگر چہ کار کند کہ نام معرفت دراں حضرتِ معلّی جز لاف وحرف وصل ازاں سلطانِ اعلےٰ جز گزاف نیست، امّا چوں مکرر مبالغہ ازاں عالیحضرت رفت وایں مسکین آوارہ را از خاک مذلت برداشتہ قابل ایں جرءت ساخت، ناچار اطَاعَةً لِّلّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ

Marfat.com

وَاُولِی الْاَمْرِ فقرۂ چند نامربوط در حیّز تحریر آوردہ متاعِ کاسدِ خود را در بازارِ صرّافانِ دقائق بیں عرض کرد تا بر عیوبِ کنونہ اطلاع یابد۔ اکثر اسولہ کہ در ضمنِ مسئلۂ اوّل مندرج است از مسائل علم طبعی ست کہ اختلافِ متکلمین وحکماء دراں معروف است وادلۂ جانبین مشہور واکثر معلول وناتمام کہ تفصیلِ آں جُز تطویل نیست۔ چوں اغراض شرعیہ بہ تنقیح آں مربوط نیست اکثر عرفاء وعلماء صرف ہمت را در تہذیب آں جز اشتغال بما لا یعنی نہ شمردہ اند بلکہ فقہاء کبار مبالغہ در منع آں فرمودہ اند کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْمُتَتَبِّع۔ بدیہی ست کہ شرفِ علم بشرافتِ معلوم است وشرافتِ معلوم بحسب ذات است یا باندازۂ کمالاتے کہ منتسب بذات است۔ شک نیست کہ ممکن ازیں ہر دو خالی ست زیرا کہ ذات او عدم است منشاءِ ہر نقص وشرارت وکمالاتے کہ بداں انتساب دارد جز مستفاد ومستعارنہ فقر دائمی نصیب وقت اوست وفاقۂ ابدی نقد حالش۔ ازیں بیش نیست برائے تفکر در کمالاتِ واجبی وجُزایں مر صفاتِ الٰہی را نہ۔ با آلات واماندن ووسائط در آویختن از انصاف دُور است، حکیم علی الاطلاق فرمودہ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ونفرمود یَتَفَکَّرُوْنَ فِی السَّمٰوٰتِ، زیرا کہ در ممکن دو وجہ است

۱۔ وجہ ذاتی او کہ فقر ونیستی لازمۂ اوست وتوجہ باں احکام وآثار موہومۂ آں توجہ بہ لاشئے محض است وعدم صرف۔ خُداوندِ بصیرت صادقہ ہرگز بمتخیلات کہ بازیچۂ اطفال است گول نخواہد شد وگوشۂ چشم را بعاریت بداں نخواہد داد۔

۲۔ وجہے ست کہ بواجب دارد وانتسابے ست بحضرت وجود کہ لاشئے محض است وعدم صرف، باں وجہ بر پاست وبداں انتساب شئے ست، تفکر در احکامِ آں وجہ نمودن وتعمق در دقائقِ آں کردن کارِ راسخاں است۔ ہر چند در عرصۂ وجود ونمود جز حضرت موجود وشیون منزّہۂ او نیست ومتعلق ہر علم ومشارِ ہمہ اشارت ومتعقل در ہر لباس وکیفیت جُز کمالاتِ حقیقیہ وشیوناتِ ذاتیہ نیست ہر کہ بہر وجہ از وجہ در آویزد وبہر وجہ رو آرد با وتَعَالٰی رو آوردہ است، زیرا کہ آنچہ عدمِ محض ولاشئے صرف است شایانِ ہیچ کدام ازاں نیست، امّا تفاوت اقدامِ خیال را جائیگاہ ہست ومراتب ہمم را درجات مختلف، اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ۔

تنبیہ۔ آنچہ بکشوف اہلِ ذوق است آں است کہ وجود وَمَا یَتْبَعُہٗ مِنَ الْخَوَاصِّ خاصۂ

Marfat.com

حضرت واجب است ممکن را موجود گفتن جز بر سبیل تشبیہ و تنظیر نیست، کمال اقتداری در علی الاطلاق است کہ نیست را ہست کردہ است ولاشئ را محکوم احکام صادقہ ساختہ۔ پس در نظر دُور بینان عالم فی ذاتہ جز عدم صرف نخواہد بود و ایں کارخانۂ ابدی بیش نہ پس جوہریت و عرضیت و ترکیب و بساطت وغیرہا من الاحکام را حقیقۃً چہ گنجائے کہ وجود متأصّل را خواہاں است و امثال تعبیرات در تقرر، عالم جز وجود ظلی نیست کہ ہیچ عاقل را دراں از ہیں شقوق محتمل نیست و بر سبیل تنزل و عرضیت آں قائل شدن اولے ست کہ عکوس اسماءِ الٰہیہ را کہ در مرایاء عدم منعکس است بہ ازاں عبارتے نیست۔ تمام عالم را کہ تصفح نمودہ مے آید بوئے از جوہریت و قیام بذاتہ در آں نمے ماند و بہرہ از ذات نہ۔ از کجا دانش بود کہ فی ذاتہ لاشئ است، و آنچہ نمودے دراں یافتہ عکوس اسماءِ الٰہی است، فَاَیْنَ التَّرْکِیْبُ وَالْبَسَاطَۃُ وَاَیْنَ الْھَیُوْلٰی وَالصُّوْرَۃُ وَاَیْنَ الْمِقْدَارُ الْجَوْھَرِیُّ وَالْعَرَضِیُّ۔ دیگر چوں مدار ادیانِ حقہ بر خرق والتیام سمٰوات است چہ احتیاج کہ ایں حقیر دراں باب قلم کشاید۔ و آنکہ تشکیک فلاسفہ در استحالۂ آں نمودہ اند بر تقدیر جریان آں در غیر محدّد بغایت معلول و ناتمام است کہ مدار آں بر امتناع حرکت مستقیمہ است در محدّد کہ غیر مسلّم است و دلیل آں بس فاسد۔ بایں چنیں مخیلاتِ باطلہ ابطال طور نبوت کہ مرکز دائرۂ حق الیقین است نمے تواں کرد۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ خُرَافَاتِ الْفَلَاسِفَۃِ خَذَلَھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔ و آنچہ استفسار رفتہ در عالمِ مثال از قسمِ حیات و سائرِ صفاتِ نفسانیہ ہست یا نہ و تکلیف و لوازم آں کائن است آنچہ از حضرت قطب الاقطاب قَدَّسَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِسِرِّہٖ استفادہ یافتہ آں است کہ ہمہ آنہا ثابت است۔ و در اوائل شمۂ از عالم مثال بایں احقر نمودہ بودند و از مرآتیت آں ہویدا کردہ، عالمے ست بآنچناں وسعت کہ ایں عالم پیش او ہیچ نیست، و در خلقتِ اجناسِ مختلفہ مناسب ایں عالم شہرہاءِ طویل و عریض و منبسط بنظر می در آمدند و مساکن مثل آں و تقلب سکان و تعیش مشابۂ ایں جہاں۔ دیگر آنچہ از ظواہر نصوص مستفاد است جسمیتِ عرش و کرسی ست، بے معارض صحیح عدول ازاں معنی ندارد خاصۃً کہ موافقِ کشفِ اہلِ معرفت باشد۔ لیکن در تفرقہ میانِ عرش و کرسی و اتحاد ہر دو اختلاف معروف است و ظاہراً تغایر است وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ۔ و آنچہ مقرر اہلِ سُنّت است شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَھُمْ آں است کہ لَا یَجْرِیْ عَلَیْہِ تَعَالٰی زَمَانٌ، وَھُوَ الْمُؤَیَّدُ بِالْکَشْفِ

Marfat.com

الصَّرِیْحِ وَالدَّلَائِلِ الْحَقَّۃِ۔ وآنچہ بعض از صوفیہ زمانِ لطیف اثبات دراں حضرت نمودہ اند و تشبث بہ بعض شواہد کردہ در رسالہ زمانیہ و مکانیہ بنظر شریف در آمدہ باشد۔ وچوں باجماع اہل ملّت حدوث عالم ثابت شدہ وَھُوَ الْحَقُّ الثَّابِتُ الَّذِیْ لَا یَحُوْمُ حَوْلَہٗ شُبْھَۃٌ تردید در حدوث و قدم زمان معنی ندارد و سخنِ مخالفانِ دین لَعَنَھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ شبہہ آور دریں قسم مطالبِ حقّہ نمے شود۔ و صور جنانی و جسمی ہمہ در عالمِ شہادت موجود است، شہادتے کہ تقرر آں نسبت بہ تقرر ایں عالم اقویٰ است۔ دریں باب شبہہ نمودن از قوانین شریعتِ غراء دُور است۔ وآنچہ در باب تجردِ نفوس استفسار رفتہ است چوں بہ یقین چیزے نہ پیوستہ جرءت نمیتواں کرد، ومتبادر از عبارات حضرت قطب الاقطاب قُدِّسَ سِرُّہٗ ہمیں تجرد است۔ وفقیر دریں باب از عالی حضرت استفسار نمودہ بود بہ تجرد اشعار فرمودند و گفتند نہ بطریقے کہ حکمأ بیان نمودہ اند، باز گنجائش تفصیل نہ شد، وچوں بر مخیل خود اعتماد ندارد و بنا براں اختصار بر ہمیں قدر افتاد۔ ونیز استفسار نمودہ بودند ھَلْ ھِیَ قَدِیْمَۃٌ اَوْ حَادِثَۃٌ، قُلْتُ حَادِثَۃٌ بِحُدُوْثٍ یَسْبِقُھَا عَدَمٌ بِلَا شُبْھَۃٍ وَّلَا مِرْیَۃٍ، وَاِنْکَارُہٗ کَادَ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا، اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَنِ الشَّکِّ فِیْ اَوَّلِیَّاتِ الدِّیْنِ وَمُعَارَضَۃِ الْوَھْمِ بِصَرْفِ الْیَقِیْنِ۔ ظاہر است کہ استفسار آں حضرت برائے دفع شبہۂ مخالفان خواہد بود، والّا مقتبسانِ انوارِ ہدایت شما بمراحل ازیں ظلمات دُور اند و در حفظ عنایت محفوظ و مسرور۔ وچوں مؤثر حقیقی ذات احدجلّ سُلْطَانُہٗ نیست وعقول ونفوس بامدبّرات خود جز محکوم ومجبور نہ، وتلبّس آنہا بابدان از اجرام جُز بہ حکم الٰہی جَلَّ شَانُہٗ نہ، وجبری عادت بے تعلل بغرض وغایت وبے قضیۂ ایجاب نیست، امکان دارد کہ مجردات عَلٰی تَقْدِیْرِ ثُبُوْتِھَا وراءِ عقول ونفوس دیگر ہم باشند ومدبر ببدن انسان مدبر جرم فلک شوند، عَلٰی تَقْدِیْرِ شَرَفِ کَوْنِ اَجْرَامِ الْفَلَکِیَّۃِ ذَوَاتَ عُقُوْلٍ وَّنُفُوْسٍ عَلٰی مَا زَعَمَتِ الْفَلَاسِفَۃُ مَعَ بَیَانِ تَمَامِ دَلَائِلِھَا وَعَلٰی تَقْدِیْرِ ثُبُوْتِہٖ اَیْضًا، اِذِ الصَّانِعُ تَعَالٰی قَادِرٌ عَلٰی اِعْطَاءِ الْحَیَاتِ لِلْجَمَادَاتِ کَطُوْرِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اگرچہ در نظر اولی الابصار ہیچ ذرہ از ذرات کائنات از ظلال کمالات خالی نیست وبمقتضاءِ اَلْکُلُّ فِی الْکُلِّ ہمہ متضمن حیات وما یُبْقِیْھَا است، وَالتَّفَاوُتُ فِیْھَا مِنْ حَیْثُ التَّفَاوُتِ فِی الظُّھُوْرِ مِنْ حَیْثُ اخْتِلَافِ اَحْکَامِ الْمِرْاٰتِ، بقدرِ آئینہ حُسنِ تو می نماید رُو، وَاِطْلَاقُ

اِسْمِ الْجَمَادِ بِاِعْتِبَارِ الظَّاهِرِ وَقِلَّةِ ظُهُوْرِ اٰثَارِ الْحَيٰوةِ فِيْهِ كَمَا نَطَقَتْ بِذَالِكَ نُصُوْصُ الْكِتَابِ الْمَجِيْدِ وَظَوَاهِرُ الْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ۔ قَوْلُهٗ سَلَّمَهُ اللّٰهُ وَهَلْ ثَبَتَ اَنَّ عِنْدَهُمُ الْوُجُوْدَ زَائِدٌ عَلَى الْوَاجِبِ تَعَالٰى اَوْ عَيْنُهٗ وَعَلَى الْاَوَّلِ فَكَيْفَ التَّخَلُّصُ عَنِ الْبَرَاهِيْنِ الْقَطْعِيَّةِ الَّتِيْ تَدُلُّ عَلٰى عَيْنِيَّتِهٖ الخ، قُلْتُ وَبِاللّٰهِ الْعِصْمَةُ وَالتَّوْفِيْقُ، اِنَّ التَّحْقِيْقَ الَّذِيْ عَلَيْهِ اِمَامُنَا وَقِبْلَتُنَا اَنَّ ذَاتَ الْوَاجِبِ يَتَفَرَّعُ عَلَيْهِ مَا يَتَفَرَّعُ عَلٰى صِفَةِ الْوُجُوْدِ، فَهُوَ مَوْجُوْدٌ بِذَاتِهٖ لَا بِوُجُوْدٍ زَائِدٍ اَكَانَ اَوْ عَيْنًا فَلَا مَجَالَ لِصِفَةِ الْوُجُوْدِ فِيْ تِلْكَ الْحَضْرَةِ الْمُقَدَّسَةِ الْمُعَرَّاةِ عَنْ جَمِيْعِ النِّسَبِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ الْمُطْلَقَةِ عَنْ قَيْدِ التَّعْرِيَةِ وَالْاِطْلَاقَاتِ وَلَا مَعْنٰى لِلتَّرْدِيْدِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ حَقِيْقَتُهُ الْمُتَعَالِيَةُ الْوُجُوْدَ وَهِيَ مَجْهُوْلَةٌ فَظَاهِرٌ عَلٰى مَا تَقَرَّرَ عِنْدَهُمْ وَهٰذَا يَقْتَضِي الْعِلْمَ بِكُنْهِهٖ۔ لِاَنَّا نَقُوْلُ الْوُجُوْدُ اِمَّا كُنْهُ حَقِيْقَتِهٖ تَعَالٰى اَوْ لَا، فَاِنْ كَانَ الْاَوَّلَ فَهُوَ الْمُدَّعٰى۔ وَاِنْ كَانَ الثَّانِيْ فَصِدْقُ الْوُجُوْدِ اِمَّا صِدْقٌ ذَاتِيٌّ اَوْ عَرَضِيٌّ، وَعَلَى الْاَوَّلِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ جُزْئِيَّ حَقِيْقَتِهٖ وَلَا سَبِيْلَ اِلَى الْاَوَّلِ لِاسْتِحَالَةِ التَّرْكِيْبِ فِيْ ذَاتِ الْبَسِيْطِ وَلَا اِلَى الثَّانِيْ لِمَا اَنَّهٗ عَيْنُ مُدَّعَى الْخَصْمِ، فَتَعَيَّنَ اَنَّهٗ صِدْقٌ عَرَضِيٌّ كَالضَّاحِكِ عَلَى الْاِنْسَانِ وَهُوَ اَيْضًا بَاطِلٌ لِمَا اَنَّهٗ يَسْتَلْزِمُ كَوْنَ حَقِيْقَتِهٖ غَيْرَ الْوُجُوْدِ اِذْ هُوَ يَقْتَضِي تَصَوُّرَ الْمَاهِيَّةِ خَالِيَةً عَنِ الْوُجُوْدِ وَهُوَ خِلَافُ مُقَرَّرِهِمْ۔ وَاَيْضًا يَحْتَاجُ فِي الْعُرُوْضِ اِلَى الْعِلَّةِ وَهِيَ اِمَّا الذَّاتُ اَوْ غَيْرُهَا۔ فَثَبَتَ اَنَّ حَقِيْقَةَ الْوَاجِبِ تَعَالٰى وَرَاءَ الْوُجُوْدِ كَمَا اَنَّ حَقِيْقَةَ الْوَاجِبِ وَرَاءَ الْحَيٰوةِ وَالْعِلْمِ، فَكَمَا اَنَّ اِتِّصَافَهٗ تَعَالٰى اِنَّمَا يُعْتَبَرُ فِيْ مَرَاتِبِ التَّنَزُّلَاتِ كَذٰلِكَ الْوُجُوْدُ اِنَّمَا يُعْتَبَرُ الْاِتِّصَافُ بِهٖ فِيْ مَرْتَبَةِ التَّعَيُّنِ، وَهُوَ مِنْ حَيْثُ هُوَ مُعَرًّى عَنْ جَمِيْعِ الْاِعْتِبَارَاتِ الَّتِيْ مِنْ جُمْلَتِهَا صِفَةُ الْوُجُوْدِ وَمِنْ حَيْثُ اِطْلَاقِهٖ لَيْسَ بِمَوْجُوْدٍ وَلَا لَا مَوْجُوْدٍ لَا بِمَعْنٰى اَنَّهٗ مَسْلُوْبٌ عَنِ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ حَتّٰى يَلْزَمَ اِرْتِفَاعُ النَّقِيْضَيْنِ فَاِنَّ السَّلْبَ اَيْضًا مِنَ الْاِعْتِبَارَاتِ۔ يُعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا ذَكَرَ بَعْضُ الْاَفَاضِلِ فِيْ شَرْحِ الْمَوَاقِفِ بَعْدَ مَا حَقَّقَ مَرَامَهٗ وَتَعَقَّلَ مَا ذَكَرَهٗ مُشِيْرًا اِلَى اَنَّ تَعَقُّلَ الْمَاهِيَّةِ مُعَرًّاةً عَنِ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ، اَيْ لَا يُلَاحِظُهَا مَعَهُمَا لَا عَلٰى وَجْهِ الْعَيْنِيَّةِ

Marfat.com

وَلَا عَلٰى وَجْهِ الْجُزْئِيَّةِ وَالْعُرُوْضِ - ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَوَابَ الْمَذْكُوْرَ يَخْتَصُّ بِالْمُمْكِنَاتِ وَلَا يُقَالُ فِى الْوَاجِبِ اَنَّ مَاهِيَّتَهٗ مِنْ حَيْثُ هِىَ هِىَ لَا مَوْجُوْدَةٌ وَّلَا مَعْدُوْمَةٌ - كَذَا نُقِلَ عَنْ بَعْضِ الْاَفَاضِلِ وَضُعْفُهٗ لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُتَاَمِّلِ - اِنْتَهٰى - وَاَمَّا اِفَادَةُ بَعْضِ الْمُحَقِّقِيْنَ فِىْ حَوَاشِى التَّجْرِيْدِ حَيْثُ قَالَ اِنْ قُلْتَ الْجِسْمُ فِى الْخَارِجِ اَبْيَضُ فَكَيْفَ يَكُوْنُ فِى الْخَارِجِ لَا اَبْيَضَ وَلَا لَا اَبْيَضَ - قُلْتُ هُوَ فِى الْخَارِجِ اَبْيَضُ بَعْدَ تَحَقُّقِ الْبَيَاضِ فِيْهِ وَلٰكِنَّهٗ فِىْ مَرْتَبَةِ وُجُوْدِهِ السَّابِقِ عَلَى الْبَيَاضِ لَا اَبْيَضُ وَلَا لَا اَبْيَضُ ، وَلَيْسَ ذَالِكَ اِرْتِفَاعَ النَّقِيْضَيْنِ الْمُسْتَحِيْلَ لِاَنَّ الْمُسْتَحِيْلَ اِرْتِفَاعُهُمَا بِحَسْبِ نَفْسِ الْاَمْرِ مُطْلَقًا لَا بِحَسْبِ مَرْتَبَةٍ مِّنَ الْمَرَاتِبِ فَاِنَّ الْاُمُوْرَ الَّتِىْ لَيْسَ بَيْنَهَا عَلَاقَةُ التَّقَدُّمِ وَالتَّاَخُّرِ وَالْمَعِيَّةِ لَيْسَ لِبَعْضِهَا فِىْ مَرْتَبَةِ الْاُخْرٰى وُجُوْدٌ وَّلَا عَدَمٌ - وَفِقْهُ الْمَقَامِ اَنَّ حَقِيْقَةَ الْاِطْلَاقِ عَنِ الْعَارِضِ اِنَّمَا يَثْبُتُ فِىْ مَرْتَبَةٍ سَابِقَةٍ عَلٰى مَرْتَبَةِ اِتِّصَافِهَا بِالْاَوْصَافِ الْخَارِجِيَّةِ - فَعِنْدَ كُمَّلِ اَهْلِ الذَّوْقِ كَمَا اَنَّ مَرْتَبَةَ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى سَابِقَةٌ عَلٰى مَرْتَبَةِ اِتِّصَافِهَا بِالْعَوَارِضِ الْخَارِجِيَّةِ كَذٰلِكَ سَابِقَةٌ عَلٰى مَرْتَبَةِ اِتِّصَافِهَا بِالْوُجُوْدِ - وَاِلَيْهِ اَشَارَ الشَّيْخُ الْمُحَقِّقُ عَلَاؤُ الدَّوْلَةِ السَّمْنَانِىُّ حَيْثُ قَالَ فَوْقَ عَالَمِ الْوُجُوْدِ عَالَمُ الْمَلِكِ الْوَدُوْدِ - فَالْوَاجِبُ تَعَالٰى عَلٰى هٰذَا بِذَاتِهٖ مُسْتَغْنٍ عَنْ صِفَةِ الْوُجُوْدِ وَلَا يَحْتَاجُ اِلَى الْاِتِّصَافِ بِهَا ، بَلْ كُلُّ مَا يَتَفَرَّعُ عَلٰى تِلْكَ الصِّفَةِ فَهُوَ مُتَفَرِّعٌ عَلٰى ذَاتِهٖ وَكَذَا كُلُّ مَا يَتَفَرَّعُ عَلٰى سَائِرِ الصِّفَاتِ فَذَاتُهٗ كَافِيَةٌ فِيْهِ فَهُوَ مَبْدَءٌ لِّلْوُجُوْدِ وَمَا يَتْبَعُهٗ وَاِنَّمَا صَارَ جَمِيْلًا وَكَذَا سَائِرُ الصِّفَاتِ لِاِنْتِسَابِهَا اِلٰى حَضْرَتِهِ الْمُقَدَّسَةِ ، وَهُوَ الْجَمِيْلُ بِذَاتِهٖ وَمَا سِوَاهُ اِنَّمَا حَسُنَ بِهٖ - ثُمَّ اِنَّ اَوَّلَ حُكْمٍ اِنْتُزِعَ وَاَوَّلَ تَعَيُّنٍ اُعْتُبِرَ هُوَ الْوُجُوْدُ لِكَوْنِهٖ اَصْلًا لِلصِّفَاتِ لَوْلَاهُ لَمَا يُعَقَّلُ شَىْءٌ ثُمَّ الْحَيٰوةُ ثُمَّ الْعِلْمُ - فَالْوَاجِبُ مَعَ غِنَائِهٖ وَاسْتِكْمَالِهٖ بِذَاتِهٖ فِى الْمَرَاتِبِ الْمُتَنَزِّلَةِ مُتَّصِفٌ بِتِلْكَ الصِّفَاتِ وَهِىَ زَائِدَةٌ عَلَيْهِ وَلَا يَلْزَمُ اِسْتِكْمَالُهٗ بِالْغَيْرِ وَلَا احْتِيَاجُهٗ اِلَيْهِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ كَمَالِهٖ بِذَاتِهٖ - وَصُوْرَةُ الْاِحْتِيَاجِ فِىْ عَارِضٍ مَحْمُوْلٍ اِلٰى مَا هُوَ صِفَةٌ لَّهٗ مُحْتَاجَةٌ اِلَيْهِ لَا يَقْدَحُ فِىْ كَمَالِهٖ - قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ

فِی حَوَاشِی شَرْحِ التَّجْرِیْدِ لَا یَسْتَلْزِمُ اِسْتِغْنَاءُهَا فِی کَوْنِهَا وُجُوْدًا اِسْتِغْنَاءَهَا عَنْ
اَمْرٍ یَّعْرِضُهَا۔ فَاِنْ قُلْتَ مَا قَرَّرْتَ فِی بَیَانِ مَذْهَبِ شَیْخِنَا وَاِمَامِنَا هُوَ بِعَیْنِهٖ
تَحْقِیْقُ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ الْحُکَمَآءُ، فَاِنَّ مُرَادَهُمْ لَیْسَ اَنَّ الْوُجُوْدَ شَیْءٌ هُوَ مَبْدَءٌ لِلْاٰثَارِ
الْخَارِجِیَّةِ وَهُوَ اتَّحَدَ مَعَ ذَالِكَ بِالْبَارِیْ تَعَالٰی وَاخْتَلَفَ مَعَ مَاهِیَّاتِ الْمُمْکِنَاتِ،
فَاِنَّهٗ سَفْسَطَةٌ لِاَنَّ الْمُغَایِرَیْنِ لَا یَتَّحِدَانِ۔ یَظْهَرُ ذَالِكَ بِمَا قَالُوْا فِی تَحْقِیْقِ اَنَّ تَعَرُّضَ
الْحَرَارَةِ قَآئِمٌ بِذَاتِهَا فَیَظْهَرُ عَنْهَا الْاٰثَارُ الْمَطْلُوْبَةُ مِنْهَا فَیَکُوْنُ حَرَارَةً وَّحَارًّا، اِذْ
لَا یُعْنٰی بِالْحَرَارَةِ اِلَّا الذَّاتُ الَّتِیْ تَصْدُرُ عَنْهَا تِلْكَ الْاٰثَارُ، بِخِلَافِ الْحَرَارَةِ الْقَآئِمَةِ
بِغَیْرِهَا فَاِنَّ وُجُوْدَهَا اِنَّمَا هُوَ لِغَیْرِهَا فَیَکُوْنُ نَاعِتًا لَهٗ فَیَصِیْرُ الْغَیْرُ حَارًّا۔ وَکَذَا
لَوْ فَرَضْنَا الضَّوْءَ قَآئِمًا بِذَاتِهٖ کَانَ الضَّوْئِیَّةُ لِنَفْسِهٖ لَا لِغَیْرِهٖ فَیَکُوْنُ ضَوْءً وَّمُضِیْئًا
لَا لِضَوْءٍ یَّعْرِضُهٗ، بِخِلَافِ الضَّوْءِ الْقَآئِمِ لِغَیْرِهٖ فَاِنَّهٗ مَوْجُوْدٌ لِّغَیْرِهٖ وَیَکُوْنُ الْغَیْرُ
مُضِیْئًا بِهٖ۔ قُلْتُ لَا مُنَاقَشَةَ لَنَا مَعَهُمْ فِیْ اَنَّ الْمُمْکِنَاتِ کَوْنُهَا فِی الْاَعْیَانِ وَتَرَتُّبُ
الْاٰثَارِ الْخَارِجِیَّةِ عَلَیْهَا اِنَّمَا هُوَ بِجِهَةِ اتِّصَافِهَا بِالْوُجُوْدِ بِخِلَافِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰی
فَاِنَّ ذَالِكَ لِذَاتِهٖ لَا لِاَجْلِ الْاِتِّصَافِ الْمَذْکُوْرِ لِاسْتِلْزَامِهِ الْمُحَالَ۔ فَلْیَکُنْ تَنَازُعُهُمْ
فِیْ اَنَّ مَبْدَئِیَّةَ اٰثَارِ الْخَارِجِیَّةِ مُنْحَصِرَةٌ فِی الْوُجُوْدِ، فَفِی الْوَاجِبِ مِنْ حَیْثُ کَوْنِهٖ عَیْنَ
ذَاتِهٖ وَفِی الْمُمْکِنِ مِنْ حَیْثُ الْعُرُوْضِ فَالْاِتِّصَافُ فَذَاتُ الْوَاجِبِ عِنْدَهُمْ وُجُوْدٌ بَحْتٌ،
وَاَنَّ لِلْمُطْلَقِ اَفْرَادًا مُّخْتَلِفَةً مِنْهَا ذَاتُ الْبَارِیْ تَعَالٰی وَذَالِكَ الْفَرْدُ مَوْجُوْدٌ قَآئِمٌ بِذَاتِهٖ
مَعْرُوْضٌ لَا عَارِضٌ وَسَائِرُ اَفْرَادِهٖ عَوَارِضُ لِمَاهِیَّاتِ الْمُمْکِنَاتِ۔ وَالدَّلَآئِلُ عَلٰی ذٰلِكَ
مَا قَالَهُ ابْنُ سِیْنَا فِی الشِّفَآءِ کُلُّ مَالَهٗ مَاهِیَّةٌ اِنِّیَّةٌ فَهُوَ مَعْلُوْلٌ وَسَائِرُ الْاَشْیَآءِ
غَیْرُ الْوَاجِبِ فَلَهَا مَاهِیَّاتٌ تِلْكَ هِیَ الَّتِیْ بِاَنْفُسِهَا مُمْکِنُ الْوُجُوْدِ وَاِنَّمَا یَعْرِضُ لَهَا
وُجُوْدٌ مِنْ خَارِجٍ۔ فَالْاَوَّلُ مَاهِیَّةٌ لَهٗ غَیْرُ الْاِنِّیَّةِ وَذَوَاتُ الْمَاهِیَّاتِ یُفِیْضُ مِنْهُ
عَلَیْهَا الْوُجُوْدُ، فَهُوَ مُجَرَّدُ الْوُجُوْدِ بِشَرْطِ سَلْبِ الْعَدَمِ وَسَائِرِ الْاَوْصَافِ مِنْهُ، ثُمَّ
سَائِرُ الْاَشْیَآءِ الَّتِیْ لَهَا مَاهِیَّاتٌ فَاِنَّهَا مُمْکِنَةٌ تُوْجَدُ بِهٖ۔ وَلَیْسَ مَعْنٰی قَوْلِیْ اَنَّهٗ
مُجَرَّدُ الْوُجُوْدِ بِشَرْطِ سَلْبِ سَائِرِ الزَّوَائِدِ عَنْهُ اَنَّهُ الْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ الْمُشْتَرَكُ فِیْهِ،

Marfat.com

إِنْ كَانَ وُجُودًا هٰذِهٖ صِفَتُهٗ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ الْوُجُوْدَ بِشَرْطِ السَّلْبِ بَلِ الْوُجُوْدَ لَا بِشَرْطِ الْإِيْجَابِ، أَعْنِيْ فِي الْأَوَّلِ أَنَّهُ الْوُجُوْدُ مَعَ شَرْطِ لَا زِيَادَةٍ وَهٰذَا هُوَ الْوُجُوْدُ لَا بِشَرْطِ الزِّيَادَةِ۔ وَقَالَ الطُّوْسِيُّ فِيْ شَرْحِ الْإِشَارَاتِ كُلُّ مَا لَا مَدْخَلَ لِلْوُجُوْدِ فِيْ مَفْهُوْمِ ذَاتِهٖ بِأَنْ يَّكُوْنَ جُزْءَ مَاهِيَّةٍ أَوْ تَمَامَ مَاهِيَّةٍ فَالْوُجُوْدُ غَيْرُ مُقَوِّمٍ لَهٗ بَلْ هُوَ عَارِضٌ لَّهٗ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ مَعْلُوْلًا لِذَاتِهٖ عَلٰى مَا بَانَ فِيْ قَوْلِنَا الْوُجُوْدُ لَا يَكُوْنُ بِسَلْبِ الْمَاهِيَّةِ فَإِذَنْ وُجُوْدُهٗ مِنْ غَيْرِهٖ۔ وَالْمَقْصَدُ أَنَّ الْوُجُوْدَ الَّذِيْ هُوَ دَاخِلٌ فِيْ مَفْهُوْمِ ذَاتِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ تَعَالٰى لَيْسَ الْوُجُوْدَ الْمُشْتَرَكَ الَّذِيْ لَا يُوْجَدُ إِلَّا فِي الْعَقْلِ بَلِ الْوُجُوْدَ الْخَاصَّ الَّذِيْ هُوَ مَبْدَءٌ لِجَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ إِذْ لَيْسَ لَهٗ جُزْءٌ فَهُوَ نَفْسُ ذَاتِهٖ وَهُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِمْ هِيَ إِنِّيَّةٌ۔ قَالَ الْمُحَقِّقُ الدَّوَانِيُّ يَلُوْحُ مِنْ تَصْرِيْحَاتِهِمْ وَتَلْوِيْحَاتِهِمْ أَنَّ حَقِيْقَةَ الْوَاجِبِ عِنْدَهُمْ هُوَ الْوُجُوْدُ الْبَحْتُ الْقَائِمُ بِذَاتِهِ الْمُعَرّٰى فِيْ ذَاتِهٖ عَنْ جَمِيْعِ الشُّيُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ الْغَرِيْبَةِ وَهُوَ إِذًا مَوْجُوْدٌ بِذَاتِهٖ فَتَشَخَّصُ بِذَاتِهٖ، أَعْنِيْ بِذَالِكَ مِصْدَاقَ الْحَمْلِ فِيْ جَمِيْعِ صِفَاتِهٖ هُوِيَّتُهُ الْبَسِيْطَ۔ إِنْتَهٰى۔ وَبِهٰذَا يَظْهَرُ ضَعْفُ مَا ذَكَرَ بَعْضُ الْأَفَاضِلِ فِيْ حَوَاشِيْ شَرْحِ الْمَوَاقِفِ مِنْ أَنَّ مُرَادَ الْفَلَاسِفَةِ بِالْعَيْنِيَّةِ هُوَ الْمُتَرَتِّبُ عَلٰى ذَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ مَا يَتَرَتَّبُ عَلَى الْوُجُوْدِ لَا كَوْنُهٗ فَرْدًا مِّنْ مُّطْلَقِ الْوُجُوْدِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ عَلٰى سَبِيْلِ التَّشْبِيْهِ لَيْسَ بِمَرْضِيٍّ فَإِنَّهٗ صُلْحٌ لَا عَنْ تَرَاضِي الْخَصْمَيْنِ۔ وَلَا يَخْفٰى عَلٰى ذِيْ نُكْتَةٍ أَنَّ الْوَاجِبَ تَعَالٰى كَمَا هُوَ مَوْجُوْدٌ بِذَاتِهٖ كَذَالِكَ هُوَ عَالِمٌ بِذَاتِهٖ حَيٌّ بِذَاتِهٖ قَادِرٌ مُّرِيْدٌ بِذَاتِهٖ۔ فَلَيْسَ الْقَوْلُ بِكَوْنِهٖ فَرْدًا خَاصًّا مِّنْ مُّطْلَقِ الْوُجُوْدِ مَعَ اسْتِتْبَاعِهِ الْمَفَاسِدَ عَلٰى مَا سَيَجِيْءُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوْلٰى مِنْ كَوْنِهٖ فَرْدًا خَاصًّا مِّنْ مُّطْلَقِ الْحَيٰوةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ۔ فَكَمَا يُقَالُ إِنَّهٗ وُجُوْدٌ بَحْتٌ تَعَالٰى يُقَالُ إِنَّهٗ حَيٰوةٌ بَحْتٌ إِرَادَةٌ بَحْتٌ۔ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ لِمَا عَرَفْتَ مِنْ تَحْقِيْقِ مَذْهَبِهِمْ أَنَّهٗ وُجُوْدٌ مَّعَ سَلْبِ سَائِرِ الصِّفَاتِ عَنْهُ فَالْفَرْقُ بَيْنَ الْوُجُوْدِ وَسَائِرِ الصِّفَاتِ مَعَ كَوْنِ مِصْدَاقِ الْحَمْلِ فِيْ جَمِيْعِهَا هُوِيَّتُهُ الْبَسِيْطُ تَحَكُّمٌ۔ أَلَا تَرٰى أَنَّ الْعِلْمَ الْحُضُوْرِيَّ عَيْنُ الْعَالِمِ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ أَنَّ حَقِيْقَةَ

Marfat.com

زَيْدٍ عِلْمٌ حُضُوْرِيٌّ وَاَنَّ الْعِلْمَ مَقُوْلٌ بِالتَّشْكِيْكِ فَرْدٌ مِّنْهُ زَيْدٌ مَثَلًا قَائِمٌ بِذَاتِهٖ مَعْرُوْضٌ لَّا عَارِضٌ، وَفَرْدٌ مِّنْهُ عَارِضٌ وَهُوَ الْحُصُوْلِيُّ الْقَائِمُ بِهٖ۔ وَلَا يَلْزَمُ مِنَ الْاِتِّحَادِ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ اَنْ يَّكُوْنَ حَقِيْقَتَهٗ هُوَ۔ وَكَمْ مِّنْ فَرْقٍ بَيْنَ الْاِتِّحَادَاتِ۔ فَاتِّحَادُ الشَّيْءِ بِالذَّاتِ وَاتِّحَادٌ بَيْنٌ بِالْعَرَضِيِّ الَّذِيْ هُوَ لَازِمٌ بَيِّنٌ وَعَرَضِيٌّ هُوَ لَازِمٌ غَيْرُ بَيِّنٍ۔ فَاتِّحَادُ الْاِنْسَانِ بِالْحَيَوَانِ النَّاطِقِ الَّذِيْ بِهٖ هُوَ هُوَ وَاتِّحَادُ الضَّاحِكِ بِالْقُوَّةِ ثُمَّ بِالضَّاحِكِ بِالْفِعْلِ۔ وَغَايَةُ مَا يُفْسِدُ اسْتِدْلَالَكُمْ اَنَّ الْوُجُوْدَ الَّذِيْ بِهٖ يُوْجَدُ الْوَاجِبُ لَا يُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ زَائِدًا عَلَيْهِ وَلَا يَلْزَمُ فِيْهِ اَنْ يَّكُوْنَ حَقِيْقَةَ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدَ الْبَحْتَ۔ قَالَ بَعْضُ الْفُضَلَاءِ فِيْ حَوَاشِي الْمَوَاقِفِ حِكَايَةً عَنْ بَعْضِ الْمُحَقِّقِيْنَ اَنَّ مُطْلَقَ الْوُجُوْدِ بَدِيْهِيُّ التَّصَوُّرِ كَمَا اعْتَرَفُوْا بِهٖ وَاَوْرَدُوْا لِلتَّوْجِيْهِ وُجُوْهًا فَلَا يَخْفٰى مَفْهُوْمُهٗ عَلٰى عَاقِلٍ۔ وَ كُلُّ مَنْ يُّلَاحِظُ هٰذَا الْمَفْهُوْمَ يَعْلَمُ بَدَاهَةً اَنَّهٗ لَا يَصْدُقُ عَلٰى شَيْءٍ قَائِمٍ بِنَفْسِهٖ بِاَنْ يُّحْمَلَ عَلَيْهِ مُوَاطَاةً اِذْ هُوَ التَّحَقُّقُ وَالْكَوْنُ۔ وَهٰذَا يَقْتَضِيْ اَنْ يَّكُوْنَ قَائِمٌ بِشَيْءٍ وَلَا يُعْقَلُ قِيَامُهٗ بِنَفْسِهٖ، فَكَيْفَ يُقَالُ اِنَّ ذَاتَ الصَّانِعِ فَرْدٌ مِّنْ هٰذَا الْمَفْهُوْمِ۔ وَاَمَّا اِدِّعَاءُ كَوْنِ الْاَدِلَّةِ عَيْنِيَّةَ الْوُجُوْدِ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ قَطْعِيَّةً فَمَحَلُّ نَظَرٍ، لِاَنَّ عَدَمَ احْتِيَاجِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى اِلٰى اَمْرٍ زَائِدٍ لَّا يَقْتَضِيْ عَيْنِيَّتَهٗ وَلَا كَوْنَهٗ فَرْدًا مِّنْ مُّطْلَقِهٖ لِمَا مَرَّ۔ مَعَ اَنَّهَا غَيْرُ قَائِمَةٍ فِيْ نَفْسِهَا، اِذِ الْعُمْدَةُ فِيْهِ اَنَّهٗ لَوْ قَامَ الْاِحْتِيَاجُ فَكَانَ مُمْكِنًا مَّعْلُوْلًا لِلْوَاجِبِ فَيُقَدَّمُ عَلَى الْوُجُوْدِ بِالْوُجُوْدِ فَيَلْزَمُ الْاِتِّصَافُ بِهٖ قَبْلَهٗ وَالْمَوْجُوْدِيَّةُ مُرَادٌ اِمَّا بِالدَّوْرِ اَوْ بِالتَّسَلْسُلِ وَغَيْرِ ذَالِكَ۔ قُلْنَا بَعْدَ تَسْلِيْمِ الْاِسْتِلْزَامِ الزِّيَادَةُ قَائِمَةٌ اِذْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَى الْوُجُوْدِ مَا لَهٗ نِسْبَةٌ اِلَى الْوُجُوْدِ كَالْحُدُوْثِ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُ حِكْمَةِ الْاِشْرَاقِ، فَمُنِعَ الْكُبْرٰى اِذْ عِلَّتُ الْاِحْتِيَاجِ الْحُدُوْثُ كَمَا قَالُوْا وَيُدْفَعُ بِالْحَوَالَةِ اِلَى الْبَدَاهَةِ وَقَالُوْا مَخْصُوْصٌ بِصِفَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى عَلٰى مَا لَحُقِّقَ لَا يُقَالُ كَيْفَ يَجُوْزُ التَّخْصِيْصُ بِالْعَقْلِيَّاتِ لِمَا تَبَيَّنَ مِنْ اَنَّ نَقِيْضَ الْمُتَسَاوِيَيْنِ مُتَسَاوِيَانِ اِلَّا فِي الصُّوَرِ الشَّامِلَةِ وَكُلِّ جِسْمٍ مُتَمَكِّنٍ اِلَّا لِمُحِيْطٍ وَهُوَ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّحْصٰى عَلٰى مَا قُرِّرَ۔ وَاَمَّا قَوْلُهٗ فَكَانَ مُمْكِنًا، قُلْنَا اِنْ اَرَادَ اِمْكَانَ الْمَجْهُوْلِ كَالْوُجُوْدِ هٰهُنَا فَلَا نُسَلِّمُ، لِتَصْرِيْحِهِمْ

Marfat.com

بِاسْتِحَالَةِ الْاِعْتِبَارِيَّاتِ وَاِنْ اُرِيْدَ اِمْكَانُ ثُبُوْتِهٖ لِلْمَوْصُوْفِ، مَعْنَاهُ لِمَ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ الْوُجُوْدُ الْمُحْتَاجُ فِيْ نَفْسِهٖ اِلَى الْوَاجِبِ الثُّبُوْتِ لَهٗ - وَلِذَا لَمْ يَحْتَجِ الْوَاجِبُ فِي الْوُجُوْدِ وَمَا يَتْبَعُهٗ اِلٰى عِلَّةٍ - كَذَا اَفَادَهٗ بَعْضُ الْاَفَاضِلِ - وَتَلْخِيْصُهٗ اَنْ يَّجُوْزَ اَنْ يَّكُوْنَ الشَّيْءُ وَاجِبًا لِذَاتِهٖ وَيَكُوْنَ وَاجِبَ الثُّبُوْتِ لِغَيْرِهٖ فَلَا يَحْتَاجُ اِلٰى عِلَّةٍ مُمَرِّجَةٍ لِاَحَدِ الْجَانِبَيْنِ الْمُتَسَاوِيَيْنِ، فَعَلَيْكُمْ اِقَامَةُ الْبُرْهَانِ عَلٰى اسْتِحَالَتِهٖ حَتّٰى نَشْتَغِلَ بِجَوَابِهٖ - كَيْفَ وَوُجُوْدُ الْاَيْنِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ فِيْ ذَاتِهٖ وَثُبُوْتُ التَّاَثُّرِ لَهٗ يَحْتَاجُ اِلٰى مُؤَثِّرٍ، وَجَمِيْعُ مُقْتَضِيَاتِ الذَّاتِ كَذَالِكَ كَالزَّوْجِيَّةِ لِلْاَرْبَعَةِ - وَاِنْ سَلَّمْنَاهُ فَلَا نُسَلِّمُ تَقَدُّمَ الْعِلَّةِ بِالْوُجُوْدِ عَلَى الْمَعْلُوْلِ مُسْنَدًا بِالْعِلَّةِ الْغَائِيَّةِ وَاَجْزَآءِ الْمَاهِيَّةِ - وَدَعْوَى الْبَدَاهَةِ فِيْ مَحَلِّ النِّزَاعِ غَيْرُ مَسْمُوْعٍ وَاِنْ سُلِّمَ ذَالِكَ فِي الْمُقَيَّدِ لِوُجُوْدِ ذَاتِهٖ وَاِنَّمَا ذَالِكَ اِذَا اَفَادَ غَيْرَهٗ وَهُوَ بَيِّنٌ بَلْ لَا يَطْلُبُ ذَالِكَ وُجُوْدَهٗ فِيْ نَفْسِهٖ فَضْلًا عَنِ التَّقَدُّمِ - وَكُلُّ ذَالِكَ اِنَّمَا هُوَ فِي الْاِفَادَةِ عَلَى الْغَيْرِ فَلَا يَبْطُلُ الْاِسْتِدْلَالُ عَنِ الْاَثَرِ عَلٰى مُؤَثِّرٍ - وَنَقُوْلُ بِطَرِيْقِ النَّقْضِ لَوْ صَحَّ دَلِيْلُكُمْ لَزِمَ وُجُوْدُ الْوُجُوْدِ وَهُوَ مُحَالٌ، وَمَا يَسْتَلْزِمُ الْمُحَالَ كَانَ مُحَالًا - اَمَّا الْكُبْرٰى فَظَاهِرٌ وَاَمَّا الصُّغْرٰى فَلِمَا تَقَرَّرَ مِنْ كَوْنِهٖ مِنَ الْمَعْقُوْلَاتِ الثَّانِيَةِ - وَنَدْفَعُ بِاَنَّهٗ فِيْ مُطْلَقِ الْوُجُوْدِ لَا بِالْوُجُوْدِ الْخَاصِّ - وَاُعْتُرِضَ عَلَيْهِ بِاَنَّهٗ اِذَا كَانَ فَرْدٌ خَاصٌّ مِّنْهُ مَوْجُوْدًا صَدَقَ اَنْ يُّقَالَ يُحَاذِيْهِ اَمْرٌ فِي الْخَارِجِ وَالشَّرْطُ الْمَذْكُوْرُ غَيْرُ مُسَلَّمٍ، عَلٰى اَنَّهٗ لَا مَعْنٰى لِكَوْنِ الْمُطْلَقِ مَعْقُوْلًا ثَانِيًا اِذِ الْكُلِّيُّ الطَّبِيْعِيُّ الْمَنْطَقِيُّ لَا وُجُوْدَ لَهٗ فَلَا وَجْهَ لِتَخْصِيْصِ الْوُجُوْدِ فَلْيُتَاَمَّلْ - وَاَيْضًا نَقُوْلُ بِطَرِيْقِ النَّقْضِ لَوْ كَانَ صَحَّ لَكَانَ الْوَاجِبُ وُجُوْدًا لَا مَوْجُوْدًا، اِذْ مِنَ الْبَيِّنِ اسْتِحَالَةُ اتِّصَافِ الشَّيْءِ بِنَفْسِهٖ حَقِيْقَةً لِمَا فِيْهِ مِنْ تَحْصِيْلِ الْحَاصِلِ - وَيُمْكِنُ دَفْعُهٗ بِاَنَّ مَعْنَى الْوُجُوْدِ لِلْمَوْجُوْدِ مَا يُقَالُ بِالْفَارِسِيَّةِ هَسْت اَعَمُّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ الْوُجُوْدُ عَيْنَهٗ اَوْ زَآئِدًا عَلَيْهِ وَلَيْسَ مَعْنَى الْوُجُوْدِ مَا اتَّصَفَ بِهٖ، وَهٰذَا الْاِطْلَاقُ اِمَّا حَقِيْقَةٌ اَوْ مَجَازٌ مُسْتَعْمَلٌ - وَحَقَّقَ اَبُوْنَصْرٍ وَاَبُوْعَلِيٍّ بِاَنَّهٗ بِطَرِيْقِ الْمَجَازِ - وَلَا يُفْرَدُ بِطَرِيْقِ الْمُعَارَضَةِ مَا اَوْرَدَهُ الْمُتَكَلِّمُوْنَ فِيْ زِيَادَةِ الْوُجُوْدِ فَلْيُتَذَكَّرْ مَعَ مَا اُوْرِدَ عَلَيْهِ يُكْتَفٰى بِهٖ عَنْهُ - وَسَيَاْتِيْ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا

Marfat.com

اَلْبَحْثُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ قَوْلُهٗ وَالتَّعَيُّنُ الْوُجُوْدِیُّ الَّذِیْ ذَهَبَ شَيْخُنَا وَاِمَامُنَا قُدِّسَ سِرُّهُ الْمُرَادُ مِنْهُ اِمَّا الْوُجُوْدُ الْعَامُّ اَوِ الْوُجُوْدُ الْخَاصُّ اَوْ مُطْلَقُ الْوُجُوْدِ، وَعَنِ الْاَوَّلِ لَابُدَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ زَائِدًا، فَحِيْنَئِذٍ لَّا يَتَحَقَّقُ الْخِلَافُ فَاِنَّ ابْنَ الْعَرَبِیِّ وَاَتْبَاعَهٗ اَيْضًا ذَهَبُوْا اِلٰی اَنَّ الصَّادِرَ الْاَوَّلَ هُوَ الْوُجُوْدُ الْعَامُّ، بَلْ نِسْبَةُ الْعُمُوْمِ وَالْاِنْبِسَاطُ۔ قُلْتُ لَا يَلْزَمُ مِنْ قَوْلِهِمْ اَنَّ الصَّادِرَ الْاَوَّلَ هُوَ الْوُجُوْدُ الْعَامُّ، كَوْنُ التَّعَيُّنِ الْاَوَّلِ اَيْضًا كَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ مَعَ اتِّفَاقِهِمْ عَلٰی عَدَمِ زِيَادَةِ التَّعَيُّنِ الْاَوَّلِ وَتَقَدُّمِ فَرْضِ زِيَادَةِ هٰذَا۔ وَاَيْضًا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَرْجِعُ الْخِلَافِ اِلٰی نَفْیِ التَّعَيُّنِ الَّذِیْ ادَّعَاهُ اَصْحَابُ ابْنِ الْعَرَبِیِّ، فَاِنَّ الذَّاتَ الْمُتَعَالِيَةَ مُنَزَّهَةٌ عَنِ التَّعَيُّنِ وَالتَّنَزُّلِ بِالْمَعْنَی الَّذِیْ ادَّعَوْهُ، بَلْ غَايَةُ الْاَمْرِ وُجُوْدُ هٰذَا اللَّفْظِ بِطَرِيْقِ التَّشْبِيْهِ وَالتَّنْظِيْرِ عَلَی الصَّادِرِ الْاَوَّلِ، وَاِنْ كَانَ الْحَقِيْقُ اَنَّ ذَالِكَ غَيْرُ هٰذَا الْوُجُوْدِ الْعَامِّ الَّذِیْ ذَهَبُوْا اِلَيْهِ لَاكَوْنُهٗ صَادِرًا اَوَّلَ۔ يَظْهَرُ ذَالِكَ بِالتَّعَمُّقِ فِیْ كَلَامِ شَيْخِیْ وَاِمَامِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔ عَلٰی اَنَّ نِسْبَةَ الْعُمُوْمِ مِنَ الْاِعْتِبَارَاتِ الْمُسْتَحِيْلِ وُجُوْدُهَا عِنْدَ اَهْلِ الْعَقْلِ فَلَا سَبِيْلَ اِلَّا اِلَی الْحَوَالَةِ عَلَی الذَّوْقِ، فَمَا مَعْنَی الْخَوْضِ فِی الْعَقْلِيَّاتِ الصِّرْفَةِ اِلٰی هٰذِهِ الدَّرَجَةِ۔ وَاَيْضًا الْوُجُوْدُ مِنَ الْمَعْقُوْلَاتِ الثَّانِيَةِ فَكَيْفَ يَصِحُّ صُدُوْرُهٗ بِطَوْرِهٖ بِطَرِيْقِ الْعَقْلِ۔ وَاَيْضًا الْوُجُوْدُ الْعَامُّ اِمَّا وُجُوْدٌ لَا بِشَرْطِ شَیْءٍ فَذٰلِكَ مَطْلُوْبٌ فَكَيْفَ يُقَابِلُهٗ، وَاَيْضًا هُوَ عَيْنُ ذَاتِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ عَلٰی مَذْهَبِ الصُّوْفِيَّةِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ صَادِرًا اَوَّلَ۔ اَوْ بِشَرْطِ لَا شَیْءٍ وَّهُوَ مَبْدَاُ الْكُلِّ عَلٰی طَرِيْقِ الْحُكَمَاءِ الْغَايَةُ عِنْدَهُمْ بِالْبَرَاهِيْنِ الْقَطْعِيَّةِ فَلَا مَعْنٰی لِكَوْنِهٖ صَادِرًا اَوْ بِشَرْطِ شَیْءٍ، وَمِنَ الْبَيِّنِ اَنَّهُ الْفَائِضُ عَلٰی مَاهِيَّاتِ الْمُمْكِنَاتِ بِخُصُوْصِيَّاتِهَا فَمَا مَعْنٰی كَوْنِهٖ صَادِرًا اَوَّلَ، فَلَا مَخْلَصَ عَنْ ذَالِكَ اِلَّا بِالْحَوَالَةِ عَلٰی كَشْفِ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ، اِنَّهُمْ يَجِدُوْنَ مَعْنٰی صَادِرٍ اَوَّلَ يُسَمّٰی بِالْوُجُوْدِ الْعَامِّ فَلَابُدَّ مِنْ مُّشَارَكَتِهٖ طَوْرَ الْعَقْلِ الْعَقِيْلِ۔ وَتَسْلِيْمُ اَذْوَاقِهِمْ وَتَفْوِيْضُ اَمْرِهِمْ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ قَوْلُهٗ اَمَّا عَلٰی كَوْنِ الْوُجُوْدِ مُطْلَقًا فَظَاهِرٌ فَاِنَّهٗ غَيْرُ مُتَعَيِّنٍ۔ قُلْتُ اِنَّ عَدَمَ تَعَيُّنِهٖ اِنَّمَا هُوَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰی حَقِيْقَتِهٖ وَاَمَّا بِالنِّسْبَةِ اِلٰی ذَاتِ الْبَحْتِ فَالْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ تَعَيُّنٌ مِّنْ تَعَيُّنَاتِهٖ۔ اَلَا تَرٰی اَنَّ الْوَحْدَةَ

يُقَالُ لَهُ الْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ عِنْدَ الصُّوْفِيَّةِ قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ لِاِطْلَاقِهٖ فِيْ ذَاتِهٖ لِعَدَمِ التَّعَيُّنَاتِ فِيْ تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ مَعَ اَنَّهٗ تَعَيُّنٌ مِّنَ الْوُجُوْدِ الْبَحْتِ وَالذَّاتِ الصِّرْفِ عَلٰى مَا حُقِّقَ فِيْ مَوْضِعِهٖ - وَكَلَامُ شَيْخِيْ وَاِمَامِيْ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِي التَّحْقِيْقِ اَنَّ ذَالِكَ التَّعَيُّنَ هُوَالَّذِيْ يَدَّعِيْهِ بَعْضُ الصُّوْفِيَّةِ اَنَّهٗ عَيْنُ الذَّاتِ مُشْعِرٌ بِاَنَّ الْمُرَادَ مِنْ هٰذَا الْوُجُوْدِ هُوَالْمُطْلَقُ فَيَحْصُلُ الْخِلَافُ بَيْنَ الْفَرِيْقَيْنِ اَنَّ الصُّوْفِيَّةَ قَائِلُوْنَ بِاَنَّ حَقِيْقَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى وُجُوْدٌ بَحْتٌ وَهُوَ مَرْتَبَةُ اللَّاتَعَيُّنِ ثُمَّ الْمَرَاتِبُ تَعَيُّنَاتُهٗ - وَشَيْخُنَا قَالَ فَاَمَّا مَا نُشَاهِدُهٗ بِذَوْقِنَا وَنَجِدُهٗ بِوِجْدَانِنَا اَنَّ الْوَاجِبَ تَعَالٰى مَوْجُوْدٌ بِذَاتِهٖ وَلَا مَجَالَ لِلْوُجُوْدِ فِيْ تِلْكَ الْحَضْرَةِ الْعُلْيَا لَا مِنْ حَيْثُ كَوْنِهٖ عَيْنًا وَّلَا مِنْ جِهَةِ كَوْنِهٖ زَائِدًا - ثُمَّ الْوُجُوْدُ الَّذِيْ يَدَّعُوْنَهٗ عَيْنُ الْوَاجِبِ تَعَيُّنٌ مِّنْ تَعَيُّنَاتِهٖ وَاعْتِبَارٌ مِّنْ شُيُوْنِهٖ وَاعْتِبَارَاتِهٖ - وَكُلُّ ذَالِكَ مُفَوَّضٌ اِلَى الذَّوْقِ وَالْفَيْضِ الْاِلٰهِيِّ الْوَارِدِ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ بِقَدْرِ سَابِقَةِ عِنَايَتِهٖ - وَلٰكِنْ مَا قَالَ شَيْخُنَا اَسْلَمُ وَاَقْرَبُ اِلَى الْمَعْقُوْلِ ، اِذِ الْقَوْلُ بِوُجُوْدِ الْمُطْلَقِ الَّذِيْ لَمْ يَتَعَيَّنْ بَعِيْدٌ خَارِجٌ عَنْ قَوَانِيْنِ الْمَعْقُوْلِ جِدًّا - بِخِلَافِ الْقَوْلِ بِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ شَيْخِيْ بِاَنَّ ذَاتَهٗ هُوِيَّتُهُ الْبَسِيْطَةُ يَتَرَتَّبُ عَلَيْهَا مَا يَتَرَتَّبُ عَلَى الْوُجُوْدِ غَيْرُ مُحْتَاجَةٍ اِلَى انْضِمَامِهَا وَلَا اِلٰى جَعْلِهَا عَيْنًا ، كَمَا يَقُوْلُ الْحُكَمَاءُ فِيْ سَائِرِ الصِّفَاتِ الْكَامِلَةِ - لٰكِنَّ فِي الْاِضَافَةِ وَ الْوُجُوْدِ الذَّاتِيَيْنِ لَابُدَّ مِنْ اَمْرٍ يَّكُوْنُ وَاسِطَةً فِيْ ظُهُوْرِ الْاٰثَارِ عَلَى الْمَاهِيَّاتِ الْكَوْنِيَّةِ مِنْ حَضْرَةِ الْعِنَايَةِ ، وَاللَّائِقُ اَنْ يَّكُوْنَ هُوَالْوُجُوْدُ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مُنْتَزَعٍ مِّنْ تِلْكَ الْحَضْرَةِ الْمُطْلَقَةِ الْعَامِّ فَيْضُهٗ ، لٰكِنْ بِوَاسِطَةِ الْحُبِّ عَلٰى مَا يَشْعُرُ بِهِ الذَّوْقُ السَّلِيْمُ وَ الْحَدِيْثُ النَّبَوِيُّ ، فَمَرَّةً عُبِّرَ عَنْ ذَالِكَ بِالْوُجُوْدِ وَمَرَّةً بِالْحُبِّ عَلٰى مَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُتَفَحِّصِ فِيْ كَلَامِ اَبِيْ وَاِمَامِيْ - هٰذَا - وَلٰكِنْ تَسْمِيَتُهٗ بِالتَّعَيُّنِ وَالتَّنَزُّلِ اِنَّمَا هِيَ مُشَاكَلَةٌ اِذْ نَحْنُ لَسْنَا بِقَائِلِيْنَ بِعَيْنِيَّةِ حَقِيْقَةِ الْاَعْيَانِ كَمَا قَالُوْا - وَاَمَّا قَوْلُهٗ سَلَّمَهُ رَبُّهٗ وَاَمَّا عَلٰى كَوْنِهٖ وُجُوْدًا خَاصًّا فَاِنَّهٗ وُجُوْدٌ مَعَ النِّسْبَةِ اِلَى الذَّاتِ الْمَحْضِ وَالنِّسْبَةُ الَّتِيْ لَا يَسْتَلْزِمُ الْغَيْرَ الْحَقِيْقِيَّ اَوِ الْاِعْتِبَارِيَّ لَا يُوْجِبُ التَّعَيُّنَ الزَّائِدَ - قُلْنَا فَمَا قَوْلُكُمْ فِيْ اَوَّلِ تَعَيُّنٍ عِنْدَ الصُّوْفِيَّةِ فَاِنَّهٗ غَيْرُ زَائِدٍ عَلَى الذَّاتِ مَعَ اَنَّهٗ تَعَيُّنٌ ، وَلِذَا سَمَّاهُ جَمْعٌ

مَرْتَبَةِ الذَّاتِ۔ عَلٰی اَنَّ عَدَمَ اسْتِلْزَامِ الْغَیْرِ الْاِعْتِبَارِیِّ قِسْمٌ وَالتَّعَیُّنُ لَایَسْتَلْزِمُ الْغَیْرِیَّةَ مُطْلَقًا عِنْدَ اَهْلِ الْمَعْقُوْلِ اَیْضًا۔ فَظَهَرَ مِمَّا ذُکِرَ فِیْ تَحَقُّقِ مَرْتَبَةِ ذَاتِ الشَّیْءِ ثُمَّ اعْتِبَارِهٖ بِالْعَوَارِضِ الْمَحْمُوْلَةِ، وَقَدْ مَرَّ مِنْهُ شَیْءٌ۔ اَلَا تَرٰی اَنَّ الْمَاهِیَّةَ لَابِشَرْطِ شَیْءٍ مُطْلَقَةٌ وَقَدْ تَعَیَّنَ بِشَرْطِ شَیْءٍ مَعَ اَنَّهٗ لَمْ یَزِدْ شَیْءٌ اِلَّا فِی الْاِعْتِبَارِ وَاِلَّا فَهُمَا مُتَّحِدَانِ ذَاتًا وَّ وُجُوْدًا۔ قَوْلُهٗ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الْمُرَادُ بِالتَّعَیُّنِ اَنَّهٗ صَارَ وُجُوْدًا وَّمَوْجُوْدًا وَالْوُجُوْدُ زَائِدٌ وَلَایَخْفٰی اَنَّهٗ یُوْجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ الذَّاتُ غَیْرَ وُجُوْدٍ، فَیَرِدُ عَلَیْهِ الْبَرَاهِیْنُ الدَّالَّةُ عَلٰی عَیْنِیَّةِ الْوُجُوْدِ خَاصًّا کَانَ اَوْ عَامًّا۔ وَلَایَخْفٰی اَنَّ هٰذَا الشِّقَّ مِنَ التَّرْدِیْدِ بَیِّنُ الْبُطْلَانِ، تَعَالَی اللّٰهُ اَنْ یَّتَغَیَّرَ فِیْ ذَاتِهٖ وَفِیْ صِفَاتِهٖ فَلَاحَاجَةَ اِلٰی اِیْرَادِ الْبَرَاهِیْنِ الْقَطْعِیَّةِ عَلٰی مَا زَعَمَ الْفَلَاسِفَةُ خُذْ لَهُمُ اللّٰهُ۔ وَاَیْضًا قَدْ سَبَقَ فِیْ تَحْقِیْقِ مَذْهَبِهِمْ اَنَّ الْوُجُوْدَ الْخَاصَّ عَیْنُ الْوَاجِبِ الْعَامِّ حَتّٰی قَالَ ابْنُ سِیْنَا وَغَیْرُهٗ اَنَّهٗ بِشَرْطِ لَاشَیْءٍ۔ قَوْلُهٗ وَیَرِدُ اَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا التَّعَیُّنُ زَائِدًا وَقَدْ سَبَقَ اَنَّهٗ لَایُمْکِنُ اَنْ یَّکُوْنَ زَائِدًا۔ قُلْنَا الْکَلَامُ فِی الْوُجُوْدِ الْخَاصِّ وَلَمْ یَثْبُتْ مِنْهُ شَیْءٌ۔ وَمَا سَبَقَ فَهُوَ مَعَ کَوْنِهٖ غَیْرَ تَامٍّ فِیْمَا کَانَ عَامًّا اَوْ مُطْلَقًا۔ قَوْلُهٗ ثُمَّ عَلٰی تَقْدِیْرِ زِیَادَتِهٖ مَوْجُوْدٌ فِی الْعِلْمِ اَوْ فِی الْخَارِجِ اَوْ مَعْدُوْمٌ۔ فَاِنَّ نَفْسَ الْاَمْرِ لَایَخْلُوْ عَنِ الْعِلْمِ وَالْخَارِجِ۔ قُلْنَا یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ لِتَقَرُّرٍ عَامٍّ مِّنَ الْوُجُوْدِ الْخَارِجِیِّ عَلٰی مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ الْمُعْتَزِلَةُ۔ وَمَا ذُکِرَ مِنَ الْاَدِلَّةِ فِی الرَّدِّ عَلَیْهِمْ لَمْ یَسْتَقِمْ شَیْءٌ مِّنْهَا عَلٰی مَا لَایَخْفٰی۔ وَقَدْ صَرَّحَ الْمُحَقِّقُ الدَّوَّانِیُّ فِیْ اَعْیَانِ الْمُمْکِنَاتِ بِمِثْلِهٖ وَاسْتَشْهَدَ بِقَوْلِ الْمُعْتَزِلَةِ۔ اَلَا تَرٰی اَنَّهُمْ صَرَّحُوْا بِاَنَّ الْاُمُوْرَ الْخَارِجِیَّةَ اِنْ کَانَ ظَرْفًا لِوُجُوْدِهَا فَهِیَ مِنَ الْمَوْجُوْدَاتِ الْخَارِجِیَّةِ، وَاِنْ کَانَ ظَرْفًا لِنَفْسِهَا، فَهِیَ اُمُوْرٌ خَارِجِیَّةٌ۔ وَقَالَ فِیْ مَطَالِعِ خُصُوْصِ الْکَلِمِ اِعْلَمْ اَنَّ الْوُجُوْدَ مِنْ حَیْثُ هُوَ غَیْرُ الْوُجُوْدِ الذِّهْنِیِّ وَالْخَارِجِیِّ اِذْ کُلٌّ مِّنْهُمَا نَوْعٌ مِّنْ اَنْوَاعِهٖ، فَهُوَ مِنْ حَیْثُ هُوَ هُوَ اَیْ لَابِشَرْطِ شَیْءٍ لَاکُلِّیٌّ وَّلَاجُزْئِیٌّ وَّلَا عَامٌّ وَّلَا خَاصٌّ وَّلَیْسَ بِجَوْهَرٍ اِذْ هُوَ مَوْجُوْدٌ فِی الْخَارِجِ لَا فِیْ مَوْضُوْعٍ۔ قَوْلُهٗ وَعَلَی الْاَوَّلِ یَلْزَمُ اَنْ یَّکُوْنَ صِفَةً وَّلَیْسَ کَذٰلِکَ فَاِنَّهٗ یَقْتَضِیْ وُجُوْدًا اٰخَرَ۔ قُلْنَا مَمْنُوْعٌ، فَاِنَّ ذٰلِکَ فِیْمَا سِوَی الْوُجُوْدِ عَلٰی مَا

Marfat.com

حَقَّقُوْا وَاِلَّا لَمْ يُوْجَدْ مُمْكِنٌ اَصْلًا لِتَسَلْسُلِ الْوُجُوْدَاتِ۔ قَوْلُهٗ عَلَى الثَّانِيْ يَلْزَمُ التَّكَثُّرُ فِيْ مَرْتَبَةِ الْوُجُوْدِ وَيَمْنَعُهُ الْبُرْهَانُ الْعَقْلِيُّ۔ قُلْنَا اِنَّمَا يَثْبُتُ ذَالِكَ لَوْقُلْنَا بِقِيَامِهٖ بِذَاتِهٖ بِقِدَمِهٖ۔ قَوْلُهٗ فَاِنَّ الْمُرَادَ بِالْوُجُوْدِ هُوَالْمَبْدَءُ۔ قُلْنَا الْمَبْدَءُ ذَاتُ الْوَاجِبِ تَعَالٰى فَقَطْ وَالْوُجُوْدُ اِنَّمَا هُوَ اِعْتِبَارٌ مِّنْ اِعْتِبَارَاتٍ فِيْ حَضْرَتِهٖ فَكَيْفَ يَكُوْنُ مَبْدَءً عَلٰى طَرِيْقَتِنَا۔ قَوْلُهٗ وَلَوْكَانَ الْمَبْدَءُ ذَاتًا مَعَ الْوُجُوْدِ لَكَانَ الْمَبْدَءُ اِثْنَيْنِ، وَكُلُّ اثْنَيْنِ مُمْكِنٌ وَهٰذَا مِنَ الْبَرَاهِيْنِ الْقَطْعِيَّةِ۔ قُلْنَا اِنْ كَانَ الْمُرَادُ مِنَ الْمَبْدَءِ الْعِلَّةُ الْفَاعِلِيَّةُ فَلَانُسَلِّمُ اَنَّ الْوُجُوْدَ عَلٰى تَقْدِيْرِ زِيَادَتِهٖ يَكُوْنُ جُزْءً مِّنَ الْفَاعِلِ، وَاِنْ كَانَ الْعِلَّةَ التَّامَّةَ فَلَانُسَلِّمُ اِسْتِحَالَةَ اِمْكَانِهَا مِنْ حَيْثُ تَضَمُّنِهَا اُمُوْرًا مُمْكِنَةً۔ وَاِنَّمَا الْمُحَالُ الْعَقْلِيُّ كَوْنُ الصَّانِعِ تَعَالٰى مُمْكِنًا۔ اَلَاتَرٰى اَنَّ اِمْكَانَ الْمَقْدُوْرِ شَرْطٌ فِيْ تَأْثِيْرِ الْقُدْرَةِ التَّامَّةِ فَيَكُوْنُ جُزْءً مِّنَ الْعِلَّةِ التَّامَّةِ وَكَذَا سَائِرُ الشُّرُوْطِ وَلَا يَلْزَمُ مِنْهُ مَحَالٌ۔ وَقَدْ قَالَ الْحُكَمَاءُ فِيْ اِثْبَاتِ الْاِمْكَانِ الْاِسْتِعْدَادِيِّ لِلْحَادِثِ اَنَّ الْعِلَّةَ التَّامَّةَ لِلْحَادِثِ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذَاتًا قَدِيْمًا وَحْدَهٗ بَلْ لَابُدَّ مِنْ شَرْطٍ وَهُوَ يَتَوَقَّفُ عَلٰى شَرْطٍ اٰخَرَ يَمْتَنِعُ تَوَقُّفُ الْحَادِثِ عَلٰى اُمُوْرٍ غَيْرِ مُتَنَاهِيَةٍ بِعِلَّتِهٖ، فَلَابُدَّ مِنَ التَّعَاقُبِ فَيَكُوْنُ كُلُّ سَابِقٍ مُّعِدًّا لِّلَاحِقِ مِنْ غَيْرِ اِجْتِمَاعٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ عَلٰى اَنَّ الْحُكَمَاءَ هُمُ الْقَائِلُوْنَ بِاَنَّ الْمَبْدَءَ هُوَالْوُجُوْدُ بِشَرْطِ التَّجَرُّدِ فَيَلْزَمُهُمْ هٰذَا الْمَحْذُوْرُ فَمَا هُوَ مَخْلَصُهُمْ فَهُوَ مَخْلَصُنَا۔ قَوْلُهٗ سَلَّمَهُ رَبُّهٗ، مِمَّا يُنَاسِبُ هٰذَا الْمَقَامَ اَنَّ التَّعَيُّنَ الْاَوَّلَ عِبَارَةٌ عَنْ تَعَيُّنٍ ذَاتِيٍّ لَابُدَّ مِنْهُ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ فِيْ كَوْنِهٖ مَوْجُوْدًا۔ فَالشَّيْءُ مَالَمْ يَتَعَيَّنْ لَمْ يَتَمَيَّزْ وَلَا اَقَلَّ مِنَ الْعَدَمِ، وَمَالَمْ يَتَمَيَّزْ لَمْ يُوْجَدْ وَمَعْنَى اللَّاتَعَيُّنِ عَدَمُ مُزَاحَمَةِ هٰذَا التَّعَيُّنِ لِتَعَيُّنَاتٍ اُخْرٰى بَلْ عَدَمُ انْحِصَارِهٖ فِيْهِ وَعَدَمُ تَقَيُّدِهٖ۔ فَالتَّعَيُّنُ الْاَوَّلُ لِلْحَقِيْقَةِ الْاِلٰهِيَّةِ هُوَالْحَقِيْقَةُ الْجَامِعَةُ لِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ اِجْمَالًا فِعْلِيَّةً كَانَتْ اَوِانْفِعَالِيَّةً۔ اِلٰى قَوْلِهٖ وَتَعَيُّنُهُ الْاَوَّلُ الذَّاتِيُّ لَايَبْعُدُ تَسْمِيَتُهٗ بِالْوُجُوْدِ لٰكِنَّهٗ غَيْرُ زَائِدٍ۔ اَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ الْعِصْمَةُ وَالتَّوْفِيْقُ وَبِيَدِهٖ اَزِمَّةُ التَّحْقِيْقِ اَنَّ مَحْصُوْلَ مَاذَكَرْتُمْ اِتِّحَادُ مَرْتَبَةِ اللَّاتَعَيُّنِ وَهُوَالذَّاتُ الْبَحْتُ مَعَ

مَرْتَبَةِ التَّعَيُّنِ الْاُوْلٰى وَالْحَقِيْقَةِ الْجَامِعَةِ - فَلَمَّا كَانَ حَقِيْقَةُ الْوَاجِبِ وُجُوْدًا
فَلَا يَبْعُدُ بِاَنْ يُّعَبَّرَ التَّعَيُّنُ الْاَوَّلُ بِالْوُجُوْدِ - وَلَا يَخْفٰى اَنَّهٗ مُخَالِفٌ لِلْحَقِّ الصَّرِيْحِ مِنْ
تَغَايُرِ مَرْتَبَتَيِ الْاِطْلَاقِ الصِّرْفِ الْمُعَرّٰى عَنْ قَيْدِ الْاِطْلَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْتَبَةِ الْقَابِلِيَّةِ
الْاُوْلٰى الْمُرْعٰى فِيْهَا قَيْدُ الْاِطْلَاقِ عَنْ تَفْصِيْلِ الْكَمَالَاتِ وَبِاِعْتِبَارِ الشُّيُوْنِ فِيْهَا عَلٰى
سَبِيْلِ الْاِجْمَالِ - اَلَا تَرٰى اَنَّ ذَاتَ زَيْدٍ مَثَلًا مُتَّصِفٌ بِصِفَاتٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ
وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا وَمِنَ الْبَيِّنِ اَنَّ مَرْتَبَةَ ذَاتِهٖ مُطْلَقَةٌ عَنِ اعْتِبَارِهَا اِجْمَالًا وَّتَفْصِيْلًا
فَهِيَ مِنْ حَيْثُ هِيَ لَيْسَتْ بِقَابِلَةٍ وَّلَا قَابِلَةٍ - ثُمَّ اِذَا اعْتُبِرَ فِيْهَا اَنَّهَا ذَاتُ صِفَاتٍ
وَّكَمَالَاتٍ مُّجْمَلًا تَمَيَّزَتْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ الْاِجْمَالِيَّةُ الْمُرَاعٰى فِيْهَا الْاِجْمَالُ
بِلَا مَرْتَبَةٍ عَنْ مَّرْتَبَتِهِ السَّابِقَةِ - وَاِنَّهَا دُوْنَ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ الْمَوْجُوْدَةِ فِي الْخَارِجِ
الْمُتَعَيِّنَةِ فِيْ نَفْسِهَا - ثُمَّ اِذَا اعْتُبِرَ فِيْهَا صِفَاتُهَا مُفَصَّلَةً حَدَثَتْ مَرْتَبَتُهُ الْاُخْرٰى
لَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذَالِكَ ضَرُوْرَةً - فَلَمَّا كَانَ هٰذَا شَانَ الْمُمْكِنِ الْمُحْتَاجِ فِيْ وُجُوْدِهٖ اِلٰى
مَاهِيَّةٍ وَّهُوِيَّةٍ فَمَا بَالُ الْمُطْلَقِ الْحَقِيْقِيِّ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى - وَيُوْضِحُ هٰذَا التَّاْوِيْلَ
فِيْ لَفْظِ التَّعَيُّنِ فَكَيْفَ الْمَخْلَصُ فِي التَّنَزُّلِ الْمُقْتَضِيْ اِخْتِلَافَ الْمَرَاتِبِ وَكَيْفَ
يَصِحُّ تَسْمِيَتُهَا بِالتَّعَيُّنِ الْعِلْمِيِّ - وَمَا ذُكِرَ فِيْ تَوْجِيْهِهٖ لَا يَخْفٰى بُعْدُهٗ مَعَ اَنْ يَّمْنَعَ
الصِّفَاتُ فِيْ تِلْكَ الْحَضْرَةِ مُتَّحِدَةً كَالْعِلْمِ، وَخُصُوْصُ اٰثَارِهٖ اِنَّمَا يَظْهَرُ فِيْ مَرْتَبَةِ
الْاُخْرٰى - وَكَيْفَ يَصِحُّ تَسْمِيَتُهٗ بِالْبَرْزَخِيَّةِ الْكُبْرٰى ضَرُوْرَةَ اقْتِضَاءِ الْبَرْزَخِ
الطَّرَفَيْنِ بِالْاِطْلَاقِ وَالتَّقْيِيْدِ وَكَيْفَ يُقَالُ اِنَّهُ الْحَقِيْقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ وَكَيْفَ
النِّسْبَةُ الْعِلْمِيَّةُ مَرْتَبَةُ اللَّاتَعَيُّنِ وَهِيَ شَاْنٌ مِّنَ الشُّيُوْنِ الْاِلٰهِيَّةِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ
عَقْلًا وَّصَادِرًا اَوَّلَ مَعَ اَنَّهٗ مَصْدَرٌ بَلْ وَرَاءَ نِسْبَةِ الْمَصْدَرِيَّةِ عَلٰى مَا لَا يَخْفٰى مَعَ
اَنَّهٗ مُخَالِفٌ لِّتَصْرِيْحَاتِ الْقَوْمِ وَتَلْوِيْحَاتِهِمْ فِيْ بَيَانِ الْمَرَاتِبِ - قَالَ الشَّيْخُ صَدْرُ الدِّيْنِ
الْقُوْنَوِيُّ فِي النُّصُوْصِ اِعْلَمْ اَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ اِطْلَاقِهٖ وَاِحَاطَتِهٖ لَا يُسَمّٰى بِاسْمٍ
وَّلَا رَسْمٍ وَلَا يُضَافُ اِلَيْهِ حُكْمٌ وَّلَا يَتَعَيَّنُ بِوَصْفٍ وَّلَا رَسْمٍ لَيْسَ نِسْبَةُ الْاِقْتِضَاءِ
اِلَيْهِ اَوْلٰى مِنْ نِسْبَةِ الْاِقْتِضَاءِ فَاِنَّ الْاِقْتِضَاءَ الْمُتَعَقَّلَ اِذْ ذَاكَ اَوِ الْمَنْفِيَّ حُكْمٌ

Marfat.com

مُتَعَيِّنٌ اَوْصِفَةٌ مُقَيِّدَةٌ - ثُمَّ لِيُعْلَمْ اَنَّ الْاِقْتِضَآءَ اِنْ كَانَ ذَاتِيًا فَلَهٗ ثَلٰثُ مَرَاتِبَ -
حُكْمٌ مِّنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةِ الْاُوْلٰى هُوَ اَنَّهٗ لَا يَتَوَقَّفُ عَلٰى شَرْطٍ وَّلَا مُوْجِبٍ يَّكُوْنُ
سَبَبًا لِّنَفْسِهٖ - وَحُكْمٌ مِّنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةِ الثَّانِيَةِ هُوَ اَنَّهٗ يَتَوَقَّفُ تَعَيُّنُهٗ عَلٰى شَرْطٍ
وَّاحِدٍ - وَحُكْمٌ مِّنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةِ الثَّالِثَةِ هُوَ اَنَّ ظُهُوْرَ اَحْكَامِهٖ يَتَوَقَّفُ عَلٰى
شُرُوْطٍ وَّاَسْبَابٍ وَّوَسَآئِطَ - وَقَالَ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِيْ نَصٍّ اٰخَرَ اِعْلَمْ اَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ
اِطْلَاقِهِ الذَّاتِيِّ لَا يَصْلُحُ اَنْ يُّحْكَمَ عَلَيْهِ بِحُكْمٍ وَاَنَّهٗ لَا يُعْرَفُ بِوَصْفٍ اَوْ يُضَافُ
اِلَيْهِ اِضَافَةٌ مِّنْ وَّحْدَةٍ اَوْ وُجُوْبٍ اَوْ مَبْدَئِيَّةٍ اَوِ اقْتِضَآءِ اِيْجَادٍ اَوْ تَعَلُّقِ عِلْمٍ مِّنْهُ بِنَفْسِهٖ
اَوْ غَيْرِهٖ، لِاَنَّ كُلَّ ذَالِكَ يَقْتَضِي التَّعَيُّنَ وَالتَّقْيِيْدَ وَلَا رَيْبَ اَنَّ فِيْ تَعَقُّلِ كُلِّ تَعَيُّنٍ
يَقْتَضِيْ شِقَّ اللَّاتَعَيُّنِ عَلَيْهِ وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا يَنَا فِي الْاِطْلَاقَ - بَلْ تَصَوُّرُ اِطْلَاقِ الْحَقِّ يُشْتَرَطُ
فِيْهِ اَنْ يَّتَعَقَّلَ بِمَعْنٰى اَنَّهٗ وَصْفٌ سَلْبِيٌّ لَا بِمَعْنٰى اَنَّهٗ اِطْلَاقٌ ضِدُّهُ التَّقْيِيْدُ بَلْ هُوَ
اِطْلَاقٌ عَنِ الْوَحْدَةِ وَالْكَثْرَةِ الْمَعْلُوْمَتَيْنِ - اِذَا وَضَحَ هٰذَا فَاعْلَمْ اَنَّ نِسْبَةَ الْوَحْدَةِ
اِلَى الْحَقِّ وَالْمَبْدَئِيَّةَ وَالتَّاثِيْرَ وَالْفِعْلَ وَنَحْوَ ذَالِكَ اِنَّمَا يَصِحُّ وَيُضَافُ اِلَى الْحَقِّ بِاِعْتِبَارِ
التَّعَيُّنِ - وَاَوْلَى التَّعَيُّنَاتِ النِّسْبَةُ الْعِلْمِيَّةُ الذَّاتِيَّةُ وَيُتَعَقَّلُ وَحْدَةُ الْحَقِّ مِنْ حَيْثُ
اَنَّ عِلْمَهٗ بِنَفْسِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ الخ - وَقَالَ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِيْ نَصٍّ اٰخَرَ اِعْلَمْ اَنَّ الْحَقَّ لَمَّا
لَمْ يُمْكِنْ اَنْ يُّنْسَبَ اِلَيْهِ مِنْ حَيْثُ اِطْلَاقِهٖ صِفَةٌ وَّلَا اِسْمٌ وَّلَا اَنْ يُّحْكَمَ عَلَيْهِ
بِحُكْمٍ عُلِمَ اَنَّ الصِّفَاتِ وَالْاَسْمَآءَ وَالْاَحْكَامَ لَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ وَلَا يُنْسَبُ اِلَيْهِ اِلَّا مِنْ
حَيْثُ التَّعَيُّنَاتِ - وَلَمَّا اسْتَبَانَ كُلُّ كَثْرَةٍ وُجُوْدِيَّةٍ اَوْ مُتَعَلِّقَتِهٖ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ
مَسْبُوْقَةً بِوَحْدَةٍ وَّلَزِمَ اَنْ يَّكُوْنَ التَّعَيُّنَاتُ الَّتِيْ مِنْ جِهَتِهَا تُضَافُ الْاَسْمَآءُ وَ
الصِّفَاتُ وَالْاَحْكَامُ اِلَى الْحَقِّ مَسْبُوْقَةً بِتَعَيُّنٍ هُوَ مَبْدَءُ جَمِيْعِ التَّعَيُّنَاتِ وَمَحَدُّهَا،
بِمَعْنٰى اَنَّهٗ لَيْسَ وَرَآءَهَا اِلَّا الْاِطْلَاقُ الصِّرْفُ وَاِنَّهٗ اَمْرٌ سَلْبِيٌّ مُسْتَلْزِمٌ سَلْبَ الْاَوْصَافِ
وَالتَّعَيُّنَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ عَنْ كُنْهِ ذَاتِهٖ سُبْحَانَهٗ - قَالَ الْمُحَقِّقُ الدَّوَانِيُّ وجودِ مطلق
را مراتب اثبات مے کنند - مرتبۂ اُولیٰ غیب ہویّت کہ دراں مرتبہ بہ ہیچ وجہ مشارٌ الیہ نگردد و
بہ ہیچ وصف موصوف نہ، بلکہ احکامِ تنزلاتِ اوست مِنْ حَيْثُ الْاِطْلَاقِ وَالتَّاثِيْرِ وَالْفِعْلِ

Marfat.com

وَالْوَحْدَةِ۔ ومرتبۂ ثانیہ مرتبۂ الوہیت است، وَهِيَ حَقِيقَةُ اسْمِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَلَهُ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ الْوُجُوْبُ الذَّاتِيُّ۔ قَالَ الْعَارِفُ الْجَامِيُّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ اول کہ بنور حکم ظہور و بطون و واحدیت در احدیت مندرج بود و ہر دو در سطوتِ وحدت مندمج، نام عینیت وغیریت و ظہور و بطون و وحدت و کثرت منتفی، شاہد خلوتخانۂ غیب خواست کہ خود را بر خود جلوہ دہد۔ اول جلوہ کہ کرد بصفت وحدت بود، پس تعین اول کہ از غیب ہویت ظاہر شد وحدت بود کہ اصل قابلیات است، و او را ظہور و بطون مساوی بودند باعتبار آنکہ قابل ظہور و بطون بود احدیت و واحدیت ازو منتشی شدند۔ وَالتَّعَيُّنُ الثَّانِي لِغَيْبِ الْهُوِيَّةِ وَاللَّاتَعَيُّنِ هِيَ هٰذِهِ الْوَحْدَةُ الَّتِي انْتَشَأَتْ مِنْهَا الْوَاحِدِيَّةُ وَالْاَحَدِيَّةُ فَطَلَبَ بَرْزَخًا جَامِعًا بَيْنَهُمَا وَهِيَ عَيْنُ قَابِلِيَّةِ الذَّاتِ لِبُطُوْنِهَا وَظُهُوْرِهَا اِجْمَالًا ثُمَّ تَفْصِيلًا۔ پس تعین اول عبارت از تعین ذات بود باعتبار قابلیت مذکورہ و ایں تعیّن را مرتبۃ الجمع نامند وَالْوُجُوْدُ الخ۔ وَهٰذِهِ الْمُقَدَّمَةُ وَاِنْ كَانَتْ مِمَّا حَرَّرَهَا اَصْحَابُ هٰذَا الْفَنِّ لٰكِنْ ذَكَرْنَا نُبْذَةً مِّنْهُ اِحْتِيَاطًا۔ وَمَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنْ جَمِيْعِ ذَالِكَ فَالْكَشْفُ الصَّحِيْحُ حَاكِيًا عَنْ ذَالِكَ مُنَادٍ عَلٰى حَقِيْقَةِ مَا ذَكَرْنَا۔ وَشَيْخُنَا وَاِمَامُنَا قَدْ حَقَّقَ ذَالِكَ فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ رَسَائِلِهٖ بِمَا لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ۔ قَوْلُهٗ سَلَّمَهُ رَبُّهٗ مَا مَعْنَى اللَّطَائِفِ السَّبْعِ الخ۔ قُلْنَا كُلُّ ذَالِكَ جَوَاهِرُ لَطِيْفَةٌ مُّتَعَلِّقَةٌ بِالْبَدَنِ الْاِنْسَانِيِّ بَعْضُهَا تَعَلُّقُ بِالتَّدْبِيْرِ وَالْاُخْرٰى لَيْسَتْ كَذٰلِكَ، وَفِي الْكُلِّ اَسْرَارٌ مُّوْدَعَةٌ وَدَقَائِقُ غَامِضَةٌ وَّسَيْرٌ وَّسُلُوْكٌ يَخْتَصُّ بِكُلٍّ مِّنْ ذَالِكَ، وَكَذَا الْفَنَاءُ وَالْبَقَاءُ وَالتَّجَلِّي الْخَاصُّ مُتَعَلِّقٌ بِكُلٍّ وَاحِدٍ۔ وَمَكَاتِيْبُ اِمَامِيْ وَشَيْخِيْ قُدِّسَ سِرُّهٗ مَشْحُوْنَةٌ بِذَالِكَ وَلَا حَاجَةَ اِلَى التَّكْرَارِ۔ وَاَمَّا حَقِيْقَةُ التَّوْحِيْدِ عَلَى الْوَجْهِ الْمَذْكُوْرِ فَاِنَّمَا يَكُوْنُ لِلْعَارِفِ شُهُوْدًا لَا وُجُوْدًا وَلٰكِنْ بِمُوْجَبِ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ يُعَامَلُ مُعَامَلَاتٍ تُنَاسِبُ شُهُوْدَهٗ، وَمِنْ ذَالِكَ مَا حَرَّرْتُمْ۔ وَفِيْ لُزُوْمِ هٰذِهِ الْحَالَةِ لِصَاحِبِ هٰذَا التَّوْحِيْدِ خَدْشَةٌ، بَلِ الْحَقُّ لُزُوْمُهَا كَمَا يُفْصِحُ بِهٖ عِبَارَةُ السَّلَفِ، وَاِلَيْهِ يُشِيْرُ كَلَامُ شَيْخِ شُيُوْخِ الْعَالَمِ فِي الْعَوَارِفِ وَهُوَ الْمَرْمُوْزُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ قَوْلُهٗ اِنْ نَحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

Marfat.com

مِّثْلُكُمْ مُؤَكَّدًا كَمَا تَرٰى - وَالْعَلَامَةُ عَلٰى صِحَّةِ التَّوْحِيْدِ الْحَقِيْقِيِّ هُوَ حُصُوْلُ حَقِيْقَةِ الْاِتِّبَاعِ بِحَبِيْبِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَحُصُوْلُ الْمَرَاتِبِ السَّبْعِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ - وَعُنْوَانُ جَمِيْعِ ذَالِكَ هُوَ التَّحَلِّيْ بِالسُّنَنِ النَّبَوِيَّةِ وَالْاَعْمَالِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى مَصْدَرِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ بِاَدَاءِ وَظَائِفِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَالْاِحْتِرَازِ عَمَّا يُخَالِفُ الشَّرِيْعَةَ الْحَقَّةَ عَمَلًا وَاِعْتِقَادًا وَّلَوْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ، وَذَالِكَ مِمَّا عُلِمَ بِالنَّصِّ - وَلِذَا بَالَغَ مَشَائِخُنَا النَّقْشَبَنْدِيَّةُ قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ فِيْ تَحْصِيْلِ هٰذَا الْاَمْرِ الْجَلِيْلِ وَاهْتَمُّوْا بِهٖ، وَلَمْ يَعْتَبِرُوْا بِمَا يَحْصُلُ مِنْ لَطَائِفِ الْاَحْوَالِ بِفُتُوْرِ شَيْءٍ مِّنْ ذَالِكَ، وَاغْتَنَمُوْا بِالتَّحَلِّيْ بِحُلِيِّ الشَّرَائِعِ مِنْ فُقْدَانِ الْمَوَاجِيْدِ عَلٰى مَا حُكِيَ مِنْ اِمَامِنَا عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَعْرُوْفِ بِخَوَاجَهِ اَحْرَارَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ - وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ -

دیگر فرمودہ اند در مسئلۂ وحدتِ وجود چیزے بنویس کہ بغایت دقیق است۔ مکرّمِ من! چوں ایں مقدمہ ذوقی ست کشف حقیقتِ آں بہ تحریر و تقریر راست نیاید خاصۃً کہ بیک طریق معلوم ایشاں شدہ باشد، و ذوق آں مکرم گشتہ و بوجوہ دلائل عقلی و نقلی متیقن ایشاں شدہ کہ مقام خواجہ حضرت خاتمیّت عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ ہمیں وحدت وجود است بروجہے کہ شیخ ابن العربی و اتباعِ ایشاں رَحِمَهُمُ اللّٰهُ مقرر ساختہ اند۔ و نیز مقرر ایشاں گشتہ کہ ہیچ مقامے و معرفتے بیروں ازاں نیست، و طریقۂ حضرتِ صدیق اکبر و علی مرتضےٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا و جمیع حضرات خواجگاں ہمیں است، و آنکہ جوگیہ و براہمۂ ہند و فلاسفۂ یونان کہ بطالتِ نشاں بدیہی ست دراں شرکت دارند و بہ دقائق آں بزعمِ خود رسیدہ۔ ظاہر نمے شود کہ وجہِ استفسار چیست، و ایں چنیں مقدماتِ گمانیہ و ظنیہ شنیدن چہ لطافت دارد، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ - اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ - وآنچہ استفسار رفتہ بود کہ اہلِ حکمتِ رسمیہ گویند کہ اجسام را ہیولیٰ باید کہ حاملِ امکان او بود در مجردات چوں احتیاج بہ ہیولیٰ نبود، معلوم شریف بودہ باشد کہ حکماء گفتہ اند لَا بُدَّ لِكُلِّ حَادِثٍ مِّنْ مُّدَّةٍ وَّمَادَّةٍ - و مادہ عام تر است از ہیولیٰ پس مادۂ اعراض موضوع است و مادۂ نفس بدن مادۂ صورت ہیولیٰ و بر تقدیر کہ مراد از مادہ ہیولیٰ

Marfat.com

باشد محذور لازم نیاید زیرا کہ موضوع بدن بے ہیولیٰ صورت نہ بندد۔ مکرم من! چوں مدارِ فلاسفہ بر انکار طور نبوت است و اعتماد بر مقدماتے کہ از نسج عنکبوت اہون است بایں چنیں ادلّہ قناعت کردہ اند و بقدم عالم رفتہ و از خداء تعالیٰ روسیاہ شدہ۔ ہیچ طفلے شرائع صحیحۂ قطعیّہ را بریں دلائلِ فاسدہ کاسدہ کہ دارند از دست ندہد۔ دریں مسئلہ متمسک ایشاں آن است کہ امکان صفتِ ثبوتی است و محل خود را خواہاں است و آں محل باید کہ مادۂ معانی مذکورہ باشد، و ایں بوجوہ مردود است۔ اول لَانُسَلِّمُ کہ ممکن در حال عدم موصوف بامکان باشد و انقلابے کہ ازاں گریختہ اند بر تقدیر ثبوت ممکن است فِیْ حَالِ عَدَمِہٖ، و بر تقدیر تسلیم مراد از صفت ثبوتی چیست۔ اگر آن است کہ عدم داخلِ مفہومِ او نیست یعنی عدم مطلق یا مضاف نباشد مسلّم است لیکن ملازمت ممنوع۔ و اگر ایں معنی ست کہ موجود است پس ثبوتی بودن ممنوع است، بلکہ صاحب تجرید وغیرہ بر عدم ثبوتیتِ او اقامتِ برہان نمودہ۔ بر تقدیر تسلیم لَانُسَلِّمُ کہ متعلق محل و معانی مذکور باشد۔ و اگر از امکان امکانِ استعدادی مراد داشتہ باشند کہ صفت ثبوت است، پس محقق است کہ حادث فِیْ حَالِ عَدَمِہٖ بایں موصوف نیست، وَاِلَّا یَلْزَمُ وُجُوْدُ صِفَةٍ بِلَا مَوْصُوْفٍ لِاَنَّ الْمَحَلَّ لَیْسَ بِمَوْجُوْدٍ۔ و مدار امکان استعدادی بر نفی قادر مختار است وَھُوَ ضَلَالٌ۔ و آنچہ آں حضرت مرقوم فرمودہ کہ ذوقِ سلیم حاکم است بآنکہ ہر ممکن را ہیولیٰ باید، تعین کہ از ظاہر مصروف است کہ اثبات بہیولیٰ ثبوت بقدم عالم میکند کہ کفر است، بلکہ مراد آں حضرت امرے خواہد بود کہ محلِ ایں صفت اعتباریہ باشد، وَلَوْ کَانَ ذَالِکَ الْاَمْرُ اَمْرًا عَدَمِیًّا چنانکہ از تحقیق ایشاں لائح است۔ زیرا کہ صورِ علمیہ مندرج در دائرۂ وحدت کہ باعتبار مثال دائرہ است والّا نقطہ بیش نیست، بوئے از وجود خارجی ندارد۔ و موافق تحقیق آں مخدوم بعض اکابر نیز تجویز کردہ اند کہ حاصلِ امکانِ حادث صورِ علمیّہ است کہ فی نفس الامر گونہ تقرر دارد مناسبِ آں تقرر ے کہ معتزلہ معدومات را اثبات نمودہ اند و دریں باب تفصیلِ سخن نمودہ۔

تنبیہ۔ از تحقیق سابق لائح گشت کہ ہیچ حادث را پیش از حدوثِ مادہ موجودہ قبل وجود در کار نیست کہ حامل امکان باشد کہ با وجود عدم ثبوت دلائل او بقدم عالم مے کشد کہ کفر است۔ و بر تقدیر اقتضاءِ امکان مادہ را وجودیاً او عدمیاً ممکن است کہ صورِ علمیہ باشد کَمَا قَالَ کَثِیْرٌ

Marfat.com

مِنَ الصُّوفِيَّةِ، أَوْحَقَائِقَ مَعْدُومَةً عَلٰى مَايُسْتَفَادُ مِنْ عِبَارَةِ الْمُتَكَلِّمِيْنَ، أَوْأَعْدَامًا۔
وحال ہمہ نزدیک است کہ محل موجود را شرط نکردہ اند عَلٰى مَاحَقَّقَهُ الْمُحَقِّقُ الدَّوَّانِيُّ بِمَالَايَزِيْدُ
عَلَيْهِ۔ لَايُقَالُ حَقَائِقُ الْمَعْدُوْمَةِ أَوِالْأَعْدَامِ مَجْهُوْلَةٌ مُّطْلَقَةٌ فَكَيْفَ يَتَعَلَّقُ بِهِ
الْعِلْمُ الْإِلٰهِيُّ ثُمَّ التَّخْلِيْقُ، لِأَنَّا نَقُوْلُ ذَالِكَ مَمْنُوْعٌ۔ أَلَاتَرٰى أَنَّا نَحْكُمُ عَلٰى عَدَمِ الْعِلْمِ
بِأَنَّهُ جَهْلٌ وَّلَابُدَّ مِنْ تَعَلُّقِ الْعِلْمِ وَالتَّمْيِيْزِ فِي الْجُمْلَةِ۔ وَلَايَلْزَمُ قَلْبُ الْحَقِيْقَةِ لِأَنَّ
الْمُرَادَ الْمَعْدُوْمُ فِي الْخَارِجِ لَامُطْلَقًا، وَالْعَدَمُ مَاصَارَ وُجُوْدًا حَتّٰى يَلْزَمُ الْقَلْبُ
الْمَذْكُوْرُ۔ دیگر امید است کہ آں صاحبزادہ بر جادہ رعایتِ حقوقِ شریعتِ غرّاء بظاہر و باطن
فرمایند و از اطلاق ایں قسم سخناں کہ یک حقیقت است کہ از جہتے واجب است و از جہت دیگر
حائل امکان تحاشی نمایند۔ قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ مِنَ الصُّوْفِيَّةِ، إِعْلَمْ أَنَّ إِصْطِلَاحَاتِ
الصُّوْفِيَّةِ غَيْرُ إِصْطِلَاحِ الْحُكَمَاءِ، إِذْ إِصْطِلَاحُهُمْ خِلَافُ الدِّيْنِ لِأَنَّهُمْ يُنْكِرُوْنَ
الْعُبُوْدِيَّةَ وَيَدَّعُوْنَ الْأُلُوْهِيَّةَ وَيَقُوْلُوْنَ الْحَقُّ مَادَّةٌ وَالْخَلْقُ صُوْرَتُه وَكُلُّ
إِنْسَانٍ قَدِيْمٌ بِالنَّظْرِ إِلَى الْمَادَّةِ وَبِالنَّظْرِ إِلَى الصُّوْرَةِ حَادِثٌ، فَالْحَادِثُ وَالْقَدِيْمُ
شَيْءٌ وَّاحِدٌ وَّالْخَلْقُ وَالْعَيْنُ مُتَّحِدٌ فَأَيْنَ الْعُبُوْدِيَّةُ وَأَيْنَ الْأُلُوْهِيَّةُ الخ۔ وَقَالَ فِيْ
مَوْضِعٍ اٰخَرَ جَمِيْعُ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى أَنَّهُ تَعَالٰى قَدِيْمٌ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَايَجُوْزُ اِتِّصَالُهُ
بِشَيْءٍ وَانْفِصَالُهُ عَنْ شَيْءٍ وَّحُلُوْلُهُ فِيْ شَيْءٍ وَصِفَاتُهُ كَذَاتِهِ لَاهُوَ وَلَاغَيْرُهُ، اَلْإِنْسَانُ
مَخْلُوْقٌ وَّرُوْحُهُ كَجَسَدِهِ وَهُوَ فَاعِلٌ مُّخْتَارٌ۔ وَمَنِ اعْتَقَدَ غَيْرَ هٰذَا فَهُوَ زِنْدِيْقٌ
بِالْإِجْمَاعِ۔ كَذَا ذَكَرَهُ كَلَابَادِيْ۔ وَأَمَّا كَلِمَاتُ بَعْضِ الصُّوْفِيَّةِ فِي الْغَلَبَاتِ كَمَا
قَالَ بَعْضُهُمْ مَارَأَيْتُ شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ وَمَا فِي الْوُجُوْدِ إِلَّا اللّٰهُ، فَظَاهِرُهُ وَإِنْ
كَانَ كُفْرًا فَلَهَا تَأْوِيْلٌ، وَهُوَ أَنَّ الْغَيْبَ الْمُشَاهَدَ عَنِ الْخَلْقِ لَايَبْقٰى فِيْ بَصِيْرَتِهِ
لِلْخَلْقِ وُجُوْدٌ وَّشُهُوْدٌ، فَيَكُوْنُ هٰذَا الْقَوْلُ مَعْفُوًّا عَنْهُ عِنْدَ الْغَلَبَةِ۔ وَأَمَّا مَنِ
اعْتَقَدَ بِظَاهِرِ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مَعَ وُجُوْدِ الصَّحْوِ فَهُوَ كَافِرٌ۔ وآنچہ از حکماء نقل فرمودہ اند
وگفتہ اند بے اشتباہ روشن مے گردد کہ معدوم موجود نشود و موجود معدوم نہ، نیز مخالف عقیدۂ
اہل حق است شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهُمْ مگر بدیہۃً وہم آنہا خواہد بود۔ کسے کہ ایمان بقدرتِ کاملۂ

Marfat.com

حضرت قادر متعال داشتہ باشد ہرگز شک نیارد در آنکہ او تعالیٰ قادر است کہ بے مادہ ایجاد کند، و تا دیدہ بحقیقت شریعت مصطفویہ عَلٰی مَصْدَرِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ مکتحل نہ شود ہرگز بتحقیق ایں مسائل نہ رسد۔ حکما چوں اعتماد بر عقل خود داشتہ اند از حسن اتباع انبیاء محروم ماندہ اند، و خدا را آنچناں عاجز تصور نمودہ اند کہ بے شق مادہ خلق نتواند کرد۔ چوں قدماء ایشاں دہریہ اند متاخراں ہر چند تلبیس کردہ اند و باثبات صانع رفتہ لیکن در اکثر تصریحات و تلویحات آنہا انکار صانع ہویدا مے گردد۔ و اثبات قوۃ مؤثرہ و متاثرہ آنہا و اجماع شاں بر قدم عالم و قول بایجاب صانع و نفی اختیار وَاِنَّ الْوَاحِدَ لَا يَصْدُرُ عَنْهُ اِلَّا الْوَاحِدُ ہمہ رموز اند بایں معنی كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُتَتَبِّعِ فِيْ كَلَامِهِمْ۔ ہر چند جمعے تاویلات کردہ اند اما اکثر موافق تقررات آنہا نیست وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ہویدا است کہ ایں سخن ایشاں بے تاویل نیست والّا انکار حوادث کونیہ کہ بے شک محدثات اند و از کتم عدم برآمدہ اند مثل حرکات متعاقبۂ فلکیہ و اجزاء زماں وغیرہا کہ وجود شاں از عدم و عدم شاں بعد وجود از اجلاء بدیہیات است، لازم مے آید، مگر بر قضیۂ تشکیک کہ فرد اعلاء وجود مراد داشتہ اند کہ ذات واجبی باشد جَلَّ وَعَلَا۔ آرے بر اصول صوفیہ و اہل حکمت کہ بوحدت وجود قائل اند محقق است و بتوجیہ وجیہ۔ قول صوفیۂ کرام عائد بر قول علماء عظام است كَمَا حَقَّقَهُ شَيْخِيْ وَاِمَامِيْ قُدْوَةُ الْمُحَقِّقِيْنَ قُدِّسَ سِرُّهٗ بِمَا لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا۔ ایں ہمہ جرأت و بے ادبی و دراز نفسی حسب الامر عالی بود، والّا ایں احقر را چہ یارا کہ در خدمت علیہ ایں ہمہ گستاخی نماید۔ وَالسَّلَام

مکتوب حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بخواجہ خورد ابن حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہما۔ در استفسار علوم غریبہ و معارف دقیقہ بخدمت حضرت ایشاں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ بعد از عرض نیازمندی و شکستگی و بیدلی معروض رائے اشرف اجلی مے گرداند کہ بایں ہمہ خرابی و پستی کہ نصیب حال و ہمت ایں گرفتار شدہ است، امیدواری را از دست نمے دہد و بزرگان ایں طریقۂ علیہ را وسیلہ ساختہ پیوستہ از خداوند میخواہد کہ بعنایت خاص خود گرفتار را از گرفتاری ہر چہ مسمّٰی بماسواست بروجہ کلی خلاصی بخشیدہ گرفتار محبت خود گرداند تا در غلبات

از نسبتِ شریفہ استغراقِ تمام در بحرِ وحدت و انقطاعِ حقیقی از کثرت موہوم میسر گردد، اَشْتَهِیْ عَدَمًا لَا وُجُوْدَ بَعْدَہٗ۔ بعد ازاں اگر خواہد از مقامِ معرفت کہ مقصودِ آفرینش است بہرہ مند گرداند، بحضور ذاتی کہ حق سُبْحَانَہٗ را باخود در جمیع مراتب حاصل است مطلع مے سازد، بآنکہ بیقین و وجدان می یابد کہ ایں حضور و شہود صفتِ اوست تَعَالٰی۔ ایں جا از سالک تمام و نشانے نیست و دراں مقام است اتصاف باوصافِ الٰہی و تخلق باخلاق وجوبی، و ہم دریں مقام است ارشاد و تکمیل تام۔ و ایں مقام را کہ مسمّٰے ست بفناءِ حقیقی و بَقَا بِاللّٰہِ و سَیْرٌ فِی اللّٰہِ و وجود را بعد از فناء نہایتے نیست چہ در مراتب وصول وجوہ محبوبِ حقیقی واقع شدہ است و وجوہ محبوب را غایت نمے باشد و مشہودات بے وجہ از وجوہ مستحیل است و ہم دریں مقام است شہود احدیت در کثرت کہ بعضے کُمّل را کہ وَرثۂ محمدیہ اند بعد از رجوع میسّر است۔ اصحابِ رجوع دو قسم اند بعض اہل ایں شہود اند و بعض نہ، چنانچہ شیخ محمد لاہجی در شرح گلشن راز بآں تصریح کردہ است۔ قسم اوّل را اکمل میگویند۔ و بالجملہ اینجا عروجے ست و رجوعے، در طریقِ عروج بعض را ایں مشرب پیش آید و بعض را نہ۔ و احوط آں است کہ بایں راہ نبرند، چہ مے تواند کہ بعض از مراتبِ ظلال مقید شود۔ اما چوں بایں راہ رفتہ باشد و بمددِ صحبتِ مرشد و صفاءِ استعداد و بکمال تربیت برسد و بہ مطلق حقیقی فانی گردد، بعد از رجوع شاید استعداد مساعد یافتہ بوراثتِ تامہ کہ شہود آں گشت و آں را کوثر نامیدہ اند مشرف گردد، بلکہ غالب ہمیں معنی ست مقصود از ہمہ گستاخی غیر ایں نیست کہ اگر بخاطر برسد اعانت ایں طریقۂ شریفہ، در حقِ ایں گرفتار بلکہ در حقِ جمیع دیگر کہ در ایشاں استعداد ایں معنے یافتہ شود، نمایند۔ اگرچہ توجہ بطریق دیگر باشد ازیں طریق نیز خالی نگذارند معلوم شریف آں حضرت است کہ ایں جا دو جہت است، یکے دوام آگاہی بذات کہ آں را یادداشت گویند و آں را حضراتِ خواجگاں بہ تربیت و پرورشِ آں سعی دارند و مے فرمایند۔ و ایں طریقِ اجمال است۔ دیگر شہود خاص کہ در مجموع مے باشد بصفت یگانگی، و یکے بصفت ہمگی، و ایں طریق معرفت تفصیلی ست بعض از کمل افراد اَوْلِیَاءُ اللّٰہ باشند کہ در ہر شئے دریابندۂ وصفِ خاص گردند و در خود بر آں یابندہ اسمے از اسماءِ ذاتیہ کہ در خارج مظاہر نمے باشد ذاتیات را از یک دیگر متمیّز مے سازند۔ و ایں درجہ از درجاتِ بَقَاءٌ بِاللّٰہ بغایت نادر است ایں معنی را در کلامِ حضرت سلطانِ مملکتِ تحقیق خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ یافتہ شدہ است اما ہنوز بفہم نرسیدہ است، لطف فرمودہ اگر گنجائشِ

وقت باشد در رشحات ملاحظہ نمایند و بشرحِ آں ممنون سازند۔ چنانچہ بعض دیگر مظہر اسماءِ فعلیہ مے شوند، ہم در مقامِ باللہ رابایں دو وجہ تفسیر فرمودہ اند۔ در شرح معنیٔ اول توجہے فرمایند۔ وایں فقیر پیش ازیں در عریضہ مشتمل بر مسائل نوشتہ بود کہ در لطائف سبعہ ہر چیہ تواں نوشت بنویسند۔

اول در تحقیق آں لطائف کلمۂ چند بنویسند، یعنی لطیفۂ عالی چہ چیز است و لطیفۂ نفسی کدام است و ہم چنیں لطیفۂ قلبی و رُوحی و سرّ و خفی و اخفیٰ۔

ثانیاً در مغایرت و عدم آں با یک دیگر لفظے چند کہ ذاتی بود مقصود تحریر فرمایند۔ در مکتوبات و رسائل حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ دریں باب چیزے یافتہ نشد۔ آرے ذکر لطائف ہست، اما اینکہ ہر لطیفہ حقیقتِ او چیست و مغایرت با یک دیگر چگونہ است اعتباری یا حقیقی یافتہ نشدہ، از بیان لطائف حقائق مغایرت و عدم آں نیز معلوم مے شود۔ آرے در بعض رسائل بعض مشائخ کبرویہ مثل شیخ زین الدین خوافی وغیرہ چیزے یافتہ میشود، اما بتفصیل نیست، وافی و کافی نیست و بعضے خوب بفہم ہم نمے رسد و بالفعل ہم آں مقام حاضر نیست تا نوشتہ شود۔ والسلام

مکتوب ۳۱ سی و یکم۔ بنام حضرت خواجہ عبدُ اللہ معروف بخواجۂ خورد ابن حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قُدِّسَ سِرُّھُمَا۔ در فنا و بقا و حضور و شہود و در رؤیت۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ عرض نیاز ایں شکستہ آوارہ بصد عجز و انکسار بحضرتِ علیہ مقبول باد۔ عنایت نامہ عشرت و مسرّت افزاءِ دُور افتادہ ہا گردید۔ الطاف و اشفاق کہ در ضمن آں اندراج یافتہ است سببِ امیدواریہاءِ ایں ناقابل مقصر گشت۔ اللہ تعالیٰ آں صاحبزادۂ مکرم را ہمیشہ بر مخلصان و محبان خود مشفق و مہربان دارد۔ از اذواق و مواجید ایں طائفۂ علیہ مشروح ساختہ اند و بہ نکاتِ لطیفہ و لطائفِ شریفہ مشحون گردانیدہ بمطالعۂ آں حظہا فراگرفت، ہر چند ایں گرفتارِ نفس امارہ را بوجہٍ من الوجوہ لیاقتِ استماعِ ایں غوامضِ دقیقہ و اسرارِ غریبہ نیست چہ جاءِ آنکہ دستِ تحقیق بدامانِ آں کشاید۔ ہیہات۔ در رشحات مذکور است از شیخ ابو سعید قُدِّسَ سِرُّہٗ پرسیدند کہ سخن در طریقت گفتن کرا شاید، فرمود کسے را کہ اگر ظاہر

Marfat.com

اورا بر ہمہ اہل زمین عرضہ کنند بر ظاہر او ہیچ عیب شرعی نباشد، و اگر باطنِ او را بر ہمہ اہلِ آسمان عرضہ کنند در باطن او ہیچ نقصانے نباشد۔ اما چوں عنایتِ عزیزاں کہ دریچہ لطفِ الٰہی ست جَلَّ وَعَلَا ایں مسکین مطرودے را از حضیضِ مذلّت باوجِ رفعتِ قبول برداشتہ است، توجہِ ایشاں را عُروۂ وثقٰے ہمت ساختہ بدو کلمہ نامربوط پرداخت امیدوار عفو است۔ مخدُوما! اطلاق نام و نشان سالک دو احتمال دارد نام و نشان کونی و امکانی و زوالِ آں در سطواتِ انوارِ قدم ظاہر و لامع است، ما نا کہ مراد قطب المحققین خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ از نفی ذات و صفاتِ سالک دریں مقام بایں معنی بود۔ احتمال دیگر عینِ ثابتۂ او کہ سالک مظہر اوست و زوال آں دریں مقام لازم نیست، وحصول ترقی از عین ثابتہ کہ مبدءِ تعین او باشد ممکن است بل واقع، چنانکہ در کلامِ حضرت حجۃ العارفین حضرتِ ایشاں قُدِّسَ سِرُّہٗ مبسوط است و در رشحات درمیان فرق میانِ ملک و انسان نیز مذکور است۔ و متبادر چنان است کہ نام عبارت از ذاتِ عارف است انتفاءِ آں بداں معنیٰ ست کہ عارف را ذات نیست وَاِنَّ الْعَالَمَ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَّاحِدٍ عَلٰی مَا تَقَرَّرَ عِنْدَھُمْ۔ اما نفی نشان کنایہ از آثار است و آں آثارِ حضرتِ وجود است عِنْدَھُمْ عینیت جز بطریق تجوز و نفی انتساب محل گنجائش ندارد کہ انقلابِ علمِ واجبی جَلَّ شَانُہٗ مستحیل است۔ دیگر اتحادِ مقام بقاء و فناء خلاف مقرر است و مُوہِم آنکہ حصول فنا بر انکشاف و حضورِ مذکور موقوف است، بلکہ فناء ہماں استغراق است در شہودِ ذاتِ حق سُبْحَانَہٗ بے آنکہ او را وقوفے بود بشہودِ او جَلَّ ذِکْرُہٗ، بل شہودے کہ وصفِ شاہدی و مشہودی در دیدۂ دل نیاید و ہمگی در بحرِ ہستی گم گردد۔ و نفی نام و نشان کہ مرقوم فرمودہ اند ہم درہمیں مقام راست آید کہ عبارت از فناء ست۔ و نیز از حصول مقام بقاء مجرد تعین بآنکہ ایں حضور و شہود نیز صفت اوست کفایت نیست تا بوجودِ موہوبِ حقانی مشرف نشود از بقاء شربے ارزانی نیست۔ ہر چند ایں تعین ثمرۂ آں وجود موہوب است اما عمدہ را رعایت کردن لازم است۔ دریں وقت صاحب ایں حضور و شہود جزا وسُبْحَانَہٗ نخواہد بود و فانی آوارہ از خلوت خانۂ عدم بخلوت گاہِ وجود رخت نخواہد کشید تا حقیقتِ اَشْتَہِیْ عَدَمًا لَا وُجُوْدَ بَعْدَہٗ صورت پذیرد۔ بدان است اشارۂ حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ آنجا کہ فرمودہ اند اگر حق سُبْحَانَہٗ او را ازیں مقام ترقی

Marfat.com

بخشد و ببقا رساند، او را از نزد خود نورے بخشد کہ بآں نور تواند دید کہ مشاہدۂ او جَلَّ ذِکْرُہٗ جزاو نیست۔ و سیر مقام تکمیل معبّر بسیر عَنِ اللّٰہِ بِاللّٰہِ است سیر فِی اللّٰہ را بآں متحد ساختن، ہر چند از کلام بعض مشائخ متوہم است، مخالف مقرر است۔ و آنچہ حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ کہ سیر عَنِ اللّٰہِ بِاللّٰہِ برائے تکمیل ناقصاں ایں جا صورت بندد منافی آں نیست، بلکہ مؤید آں است چنانچہ سیاق دلالت دارد۔ ہویدا است کہ فرق میان اولیاء و مستہلکین و غیر ایشاں باعتبار ہمیں سیر است، و الّا ہر فناء را بقاء لازم است و تحقق ولایت را ایں دو جناح درکار۔ و نیز استہلاک را بسیر اوّل خصوصیتے نیست بلکہ در سیر ثانی باعتبار تفصیل شیون از توارد بقا و فنا چارہ نبود، چنانچہ حضرت خواجہ قُدِّسَ سِرُّہٗ بآں ایماء کردہ آنجا کہ فرمودہ اگر بحیات ابدی در انقطاع اصل از تعلقات صوریہ کوشی بنہایت ایں طریق نتوانی رسید، چہ ہر نفی را اثبات لازم است و ہر اثبات را نفی الخ۔ آنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ وجوہ محبوب را غایت نمے باشد و شہود ذات بے وجہے از وجوہ مستحیل، ماناکہ عبارت جمعے از عرفاء موہم ایں معنی شدہ باشد۔ قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ۔ ؎

تو وطوبےٰ و ما و قامتِ یار　　فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست

ظاہر است کہ کلام مشائخ بیشتر موافق استعداد مستمعان است و مطابق حال طلاب۔ سالکے کہ سیر او بتفصیل شیون افتادہ باشد، و استعداد او بہ قاب قوسین مناسب، در حق او انحصار سیر ثانی اِذْ فِی الْاِتِّصَافِ بِالْاَوْصَافِ الْاِلٰہِیَّۃِ التَّخَلُّقُ بِاَخْلَاقٍ غَیْرِ الْمُتَنَاہِیَۃِ مَعَ عَدَمِ انْقِطَاعِہٖ مُسَلَّمٌ۔ و ایں حال محبّین غیر محمدیّین راست، بخلاف محمدی المشرب کہ معاملۂ او بہ اَوْ اَدْنٰی قرار یافتہ باشد۔ بعد از سیر صفات و شیون و قطع آں بطریق اجمال از راہِ محبوبی منجذب اصل الاصول، و از عین الاعیان کہ مرکز طبعی اوست برآمدہ محفوف سُرادقات ذات شدہ باشد، اگر از ذات صرف حظّے فراگیرد و سیرش بیرون از وجوہ اعتبارات واقع شود چہ مستحیل۔ و اگر شہود تجلی را دراں حضرت علیا بار نبود انحصار سیر در شیون و اعتبارات لازم نیاید، بلکہ حظّے ست مجہول الکیفیت کہ محاط عبارات و مشمول اشارات نشود کہ تنگناء عبارت جز وجوہ را نتواں ادا کرد، اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ۔ در عالم مجاز آنچہ از شاہد در حیطۂ شہود آید و محاط نظر گردد معبّر الفاظ شود و غالب جز عوارض

Marfat.com

مُکاشفۂ محبُوب نخواہد بود، والّا ذاتِ معشوق ازاں یک سُوست، کہ گرفتارِ ذات است و مُعرض از عوارض و صفات۔ وچوں ذوات را باہم نسبتے ست بیروں از ادراک ازاں رُو از ذوات نصیبے دارد، دراں حال اگر عمرِ نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ یابد ازاں حظ وافر و ازاں نسیم متواتر بعوارض نخواہد خرامید و از قبلۂ توجہِ احدیت بسبیلِ واحدیت نخواہد پیوست، مگر در وقت رُجُوع کہ عبُورے دریں گلشن نماید و از گُلہاءِ ایں موطن حظے گیرد۔ اما چوں عروج موافق نزول است و مقابل نقطۂ علیا نقطۂ سفلے ست ناچار با سفل تنزلات محقق خواہد شد و در مقامِ تسلیم بمرادِ محبُوب قیام نمودہ بمہاجرت قرار خواہد داد، حدیث کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَآئِمَ الْحُزْنِ گویا رمزے ست بآں۔ باز بشوقِ رفیقِ اعلیٰ عازمِ دیارِ محبُوب شدہ رجعت قہقری باصل خواہد کرد تا وصول مدت موت دریں معاملہ خواہد گذرانید۔ چُوں بندائے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مستعد گردد از کشاکشِ ہجراں خلاصی یابد۔ ہر چند دامنِ کبریائے محبُوب علی الاطلاق ازاں بلند تر است کہ کوتاہ دستے بآں حضرت علیا تواند آویخت و بہم آغوشیِ آں منزہ تواند رفت، اما اگر بے چارہ مشتاق گردِ حریمِ محترمِ او نگردد کُجا رود و بچہ رُو آورد ؎

ذاتِ من نیست جُز محبتِ ذات ذات بر من زدہ است راہِ صفات

عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ۔ و بذوق درمے یابد کہ ہر چہ مشہود و منظور گردیدہ، و آنچہ متعلق علم و فہم گشتہ و یا بوجہے مجہول الکیفیتے ازاں حضرتِ علیا فرا گرفتہ، و ہر چہ متعلق طلب و محبت شدہ و آنچہ اتحاد پیدا کردہ و نسبتے بہم رسانیدہ، دامنِ عز حضرتِ کبیر ازاں متعالی ست، و آں جُز متخیل و منحوت او نہ و شایانِ نفی و اعراض، بحقیقتِ کلمۂ لا نفی آں واجب است، لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ گویاں تبری ازاں لازم، کہ محدث را با قدیم راہے نیست، او تعالیٰ وَرَآءُ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَآءُ الْوَرَآءِ ست

اے شدہ ام در جوالِ خویشتن مے پرستی ہم خیالِ خویشتن

ہمچنیں صفاتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا و شیونِ ذاتیۂ تعالیٰ کہ بقدم موصوف اند و ہمچو موصوف خود ببقاءِ ذاتی متصف۔ محدث بے چارہ را بآں نیست و سیر او را بآں تماشا گاہ گذر نہ، با وجود آنکہ اگر جویاں است او را جویاں است و اگر پویاں است ببارگاہِ او پویاں، و اگر معنی دارد ہم با و دارد و اگر وصل دارد با و، از صفات جُز ذات نخواہد و از تعینات جُز حضرتِ اطلاق نہ، در نزہت گاہ غیب ہویّت ہمدوش

Marfat.com

تنزیہ صرف است و در خلوت خانۂ احدیت ہم آغوشِ مطلق محض ۔ و آنکہ جمع اضداد گفتم صواب است زیرا کہ محدث با آثار خود رخت بملک عدم کشیدہ است بوجہے کہ اورا باز گشتے نیست ، ہر چہ ہست خود بخود ہست خود طالب و خود مطلوب خود شاہد و مشہود خود محبّ و خود محبوب است ، ہم اورا واجد است و ہم موجود و ہم ناظر است و ہم منظور ، و ایں آوارہ ترجمانے بیش نیست چوں الفاظ بر روئے معانی و چوں کالبد بر اشباح ۔ و نیز کار خانۂ عارف بشہود وابستہ است و درمیان شہودات و وجدانیات تدافع نیست بموجب اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ باو مناسب یافت احکام و معاملات است ۔ گفتہ نشود کہ چوں معاملہ بذاتِ بحت و غیب ہویّت پیوست ترقی را چہ معنی بود و تفاوتِ اقدامِ اَھْلُ اللّٰہ را چہ گنجائش ۔ زیرا کہ وسعت کہ در مقام تفصیل صفات است ظلے ست ازاں وسعتے کہ دراں ساحت گاہِ مقدس است و رشحہ ایست ازاں بحرِ محیط فَھُوَ الْبَسِیْطُ الْوَاسِعُ ، اگرچہ عقلِ عقیل در ادراکِ آں وسعتِ بیچونی عاجز باشد و از تصور آں ترساں ۔ آنجا دیدۂ دیگر درکار است کہ عقل دریں موطنِ معلّی خرد گل است ، و لہٰذا رؤیتِ بصری بذاتِ اقدس متعلق خواہد شد با وجود آنکہ ہر کدام را باندازۂ قرب خصوصیتے جُدا خواہد بود و ترقی علیحدہ ۔ و حمل ایں رؤیت بر رؤیت تمثلے از تمثلاتِ ذات نہ رؤیتِ عین ذاتِ اوست تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ ، و موجبِ نفی خصوصیتِ رؤیت است بدارِ ثواب و خروج از قوانین شریعتِ غرّاء و اعتزال است از مذہبِ اہلِ حق شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہُمْ ۔ و ہر گاہ رؤیتِ بصری ممکن باشد ، مشاہدۂ بصیرتی چرا مستحیل بود و طلّاب چرا مایوس باشند ، ہر چند سواءِ مشہود مراتب باشند کہ شیفتۂ مشتاق والہ آں بود و جز تمنا ازاں بدستش نیاید ۔ و آنچہ بعض محققین بر استحالۂ تعلقِ علم بذات واجبی استدلال اقامہ کردہ اند کہ علم موجبِ احاطہ است بر تقدیر تمام دلالت بر نفی حصولی دارد نہ حضوری ۔ حضرت قطب العرفاء در فقرات فرمودہ اند چوں دل از مزاحمت تصرف غیر حق سُبْحَانَہٗ آزاد شدہ ، الوہیت دیگرے از پیش بصیرت او برخاست ، دریں مقام بشہودِ تجلیاتِ صفاتِ حق سُبْحَانَہٗ از شہود او صاف خود و غیر خود نجات یافتہ از تجلّی ذات در پسِ پردۂ تجلیاتِ صفاتی بہرہ مند شود ، وَمِزَاجُہٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۔ تواند کہ اشارہ بایں معنی باشد و حقیقتِ احسان میسّر شود ، چنانکہ لفظ کَاَنَّ اشارہ بآں میکند ۔ عبور ازیں مقام ہیچ کس را مسلم نیست بے اتباعِ کمال مرحضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ

اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَتَمُّهَا را در مقاماتِ فنا و نیستی چنانکہ نیل مقاماتِ پیشیں میسّر نیست بے متابعتِ او صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ چہ متابعتِ ہر مقام بحسبِ آں مقام است، کسے را متابعتِ آں عالی مقام میسّر شود کمتر از کمتر است، لیکن کسے را بمحض عنایت شاید کہ آسان گرداند۔ رسیدن بآں دولت کہ بشہود و انکشافِ ذات از تفاصیل اسماء و صفات زائل شدہ غیر ذات مشہود او نباشد بسیار متعذر است مگر کسے کہ از ذات و صفاتِ خود نیست شدہ باشد و بخلعتِ خاص کہ تعبیر ازاں بوجود موہوب حقانی کردہ اند مشرف شدہ باشد اِنْتَہٰی کَلَامُہٗ قُدِّسَ سِرُّہٗ۔ و در رشحات آوردہ فرمودند کہ معنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پیش بعضے کہ اَللّٰہ اسم ذات است مِنْ حَیْثُ ھُوَ آں تواند کہ نیست اِلٰہ کہ عبارت از مرتبۂ الوہیّت یعنی ذات مع الصفات اِلَّا اللّٰہُ یعنی ذات بحت معرّی عن الکل۔ ایں معنی را در خود روا نمے باید داشت، زیرا کہ در زمان خلوت دل از اغیار مشہود صرف جز ذاتِ مقدس ہیچ نیست۔ و ایں نسبت مبتدیاں خواجہ عبد الخالق را قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ میسّر است۔ فَھِمَ مَنْ فَھِمَ۔ ع

بانگ دو کردم اگر در دہِ کس است

در ہمیں معنی مے فرمودند کہ مبتدیاں طریقۂ خواجہ بہاؤ الدین را قُدِّسَ سِرُّہٗ چاشنی از غیب ہویّت حاصل است انتہی۔ مقرر است کہ غیب ہویت عبارت از مرتبۂ لا تعیّن است بلکہ شہودِ برزخیّتِ کُبرٰی ثانیٔ آں است۔ چنانچہ صرائح و لوائح اکابر بر اں ناطق است مقصود ازیں ہمہ گستاخی و اطالتِ کلام انکشافِ حقیقتِ حال است، تا بر جودت و کساد مخزونِ فہم قاصر خود اطلاع یابد، والّا

من ہماں احمدِ پارینہ کہ ہستم ہستم بل ہیچم و کم ز ہیچ ہم بسیارے

مکرّمِ من! محقق است کہ تجلی ذات نصیبِ آں سرور است عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ اَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ، و شک نیست کہ آں بیروں از دائرۂ تفصیلِ اسماء و صفات است و خارج از حیطۂ وجوہ و اعتبارات۔ و کمل تابعانِ او را عَلَیْہِ السَّلَامُ در مقامات او عَلَیْہِ السَّلَامُ حظے ست تا حقیقت وراثت راست آید، و بشارت اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بحصول پیوندد۔ و ایں معرفت من حیث الکشف والعیان والاثبات والبیان محل ریب نمے نماید۔ و اگر در عبارت عزیزے خلافِ آں ظاہر شود، حمل بر استعدادِ مستعان باید نمود، یا تفاوتِ اقدامِ اَھْلُ اللّٰہ

Marfat.com

باختلافِ ازمنہ واوقات۔ حضرت شیخ ابن العربی قُدِّسَ سِرُّہٗ باصحابِ خودے فرمودند کہ ہرچہ بیارید تازہ بیارید نہ قدیمہ۔ درابتداء وتوسط ونہایت عَلٰی تَفَاوُتِ دَرَجَاتِہِمْ، احوال مختلفہ است ومواجید متلونہ، مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ، بلکہ بعدحصولِ اقصٰے درجاتِ کمال۔ چوں ایں دار دارِ تقلب است واحکامِ شریعت ہمیشہ دامنگیر است وحرمان ویاس از دولتِ حصول بمطلب نقد حالش، اگر دروقتِ نزول وتلبس آں احکام، کہ اَلنِّہَایَۃُ ھِیَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ اشارہ بداں است، ازیاس خبر دہد وازداغِ حرماں بنالد وحصول سعادت وصولِ احوال گوید دلیل برامتناع آں نمے شود، قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ الخ۔ فرمودہ اند ہم دریں مقام شہود احدیت درکثرت کہ بعض ازکمل راکہ وَرثۂ محمدیہ اند بعد از رجوع میسّر است۔ مکرما! ایں از حکمِ الٰہی ست کہ اولیاءِ خودرا، کہ باطن ہاءِ ایشاں بحقیقتِ تنزیہ گرفتار است وبتمام وکمال بامحبوبِ خدا دربارگاہِ انس مخصوص است ازبرائے افادۂ طلاب وافاضۂ انوارِ ہدایت برخلاف بازگشتے بازیں خلوت گاہ میدہند وبُوئے از مطلوب درریاحینِ ایں تماشا گاہ بمشامِ جانِ شاں مے رسانند تاوجوہِ مناسبت بہم آید، کہ فتحِ ابوابِ فیض بے آں متصور نیست چنانچہ درحدیث حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلَاثَۃٌ رمزے ست بداں، نہ آنکہ مطلق رامحبوس قید سازند ومقیّد گردانند وآفتاب را درطشتِ آب بینند۔ جمعے کہ باستیلاءِ قہرماں مطلوب بحقیقتِ فناء رسیدہ بتشریفِ مَازَاغَ الْبَصَرُ مکرم شدہ باشند ازآفاتِ تقیّدات محفوظ اند وازاغلالِ علائق آزاد۔ وایں شہودِ وحدت درپردۂ کثرتِ ایشاں رامانعِ شہود صفتِ اطلاق نباشد، چراکہ حقیقتِ گرفتاری آنہا ہماں است، و ایں برائے رعایت حکمتے ست واظہار جزئیت رحمتے۔ پس ازیں تحقیق لائح شد کہ شہودِ احدیت در کثرت متمم کمالِ ایں جماعتِ علیا نباشد وموجبِ فضلِ ذاتیہ نہ، بلکہ فی الحقیقت ایں شہود حجابے است بربدرِ کمالِ ایشاں وکلفے ست برچہرۂ جمالِ ایشاں۔ وازانبیاءِ مرسل عَلَیْہِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ اَتَمُّہَا وَاَکْمَلُہَا وصحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ ازکمل وَرثہ ازاہلِ عرفان بہ ازیں ترانہ ترنم نہ نمودہ اند ومحبوسِ حضیضِ ایں تنگنا نگشتہ۔ وایں جماعت اصحابِ ذوق ووجدان راکہ درغلبات سکر وحال محکوم ایں تجلی شدہ اند ومغلوبِ ایں شہود گشتہ، فضل بریں فرقۂ کبرٰی نبود ومرتبۂ کبرٰی درقربِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا نباشد۔ آنچہ درحصولِ فناء مشروط است آں است کہ ایں

Marfat.com

کثرت مانع حضور وحدت نباشد و مزاحم شہود احدیت نگردد، وظاہر است کہ دریں فرقہ اتم است وآنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ شیخ محمد لاہجی قسم اول را اکمل مے گوید، مکرما! کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ جائے کہ سخن در انبیاء و مکمل ورثہ باشد بکلام ہر کس استشہاد نتواں آورد۔ ونیز مرقوم فرمودہ اند بالجملہ اینجا عروجے است و رجوعے دراں عروج، بعضے را ازیں مشرب پیش مے آید و بعض را نہ، واحوط آں است کہ بایں راہ نبرند چہ مے تواند کہ بعضے از مراتبِ ظلال مقیّد شود۔ مخدوما! ایں مشرب کہ شہودِ احدیت در کثرت باشد حصولِ آں اصحابِ عروج را کہ در صدد قطع منازلِ امکانیہ اند و بسیر لَا إِلٰهَ مشغول، محال است چرا کہ طلوعِ آفتابِ احدیت را اضمحلالِ ظلماتِ امکانیہ لازم است وحصولِ فناء درکار، کہ صاحبِ عروج ازاں بے نصیب است وآنچہ دارد صورت ایں مشرب است نہ حقیقتِ آں مشہودِ او کثرت است بکمالِ وحدت بخلاف فانی کہ مشہودِ او جز وحدت نیست و کثرت جز وہم وخیال نہ، شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا، اگر الحاقِ صورت بمعنی نمودہ اند خداوندِ عروج را صاحب ایں مشرب نامندہ پس آنچہ در فہم قاصر در آمدہ واز طریق تسلیکِ اکابر اطلاع یافتہ، اولویت حصول آں است در اوانِ سلوک کہ بمعاونتِ آں در مفاوزِ غیب الغیب عبور نماید، ولذا آں را فتح الباب مے نامند۔ بدیہی ست کہ ایں محبوسِ اغلال مباعدت را اقتباسِ انوارِ فیوضِ حضرتِ مقدس ومنزہ بے توسط مبارق ظلال در کمالِ عسر است، ورعایت وجوہِ مناسب مقتضاءِ حکمت است کہ ایں دار تدبیر مقتضی آں است لیکن بتوجہ پیرِ مقتدائے از تقیید بمراتبِ ظلال محفوظ خواہد بود۔ آرے در نسبت سابقاں کہ انبیاءِ کرام باشند عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وکمل وَرَثَۂ ایشاں در طریقِ ارشاد رعایت وجوہِ مناسبت درکار نیست، کہ بقلّاب اصطفاء ومحبوبی واجتذاب اجتباء ومرادی از اوّلِ کار قبلۂ توجہِ ایشاں جزء غیب ہویت نیامدہ است وبہ زیغ البصر گرفتار نشدہ اند واز شاہراہِ تنزیہِ مطلق بکوچہ ہاءِ تشبیہ نیفتادہ اند، بخلاف نسبت لاحقاں کہ غالباً از اصطفاء یکسو ماندہ بطریقِ امانت پیوستہ اند واز محبوبی بہ محبّی قناعت نمودہ۔

مرقوم فرمودہ اند کہ بعد از رجوع اگر استعداد مساعد افتد بوراثت تامہ کہ شہود اکمل است وآں را کوثر نامیدہ اند مشرف گردد بلکہ غالباً ہمیں است۔ امید گاہا! چوں حقیقتِ توحید کہ عبارت از اِفْرَادُ الْحَدَثِ عَنِ الْقِدَمِ است میسّر شد وکمالے کہ وصول بحضرتِ احد است بحصول

پیوست، بتشبیہ چراگراید واز قبلۂ طلب کہ ذات منزہ است بظلالِ کونیہ چوں آید۔ چگونہ ازاں وراثت تامہ وشہود اکمل باشد واز شہودِ احدیت بے مزاحمت کثرت شہود وحدت در کثرت چساں اتم بود، بآنکہ استغناءِ ذاتی واحد علی الاطلاق بزرگتر ازان است کہ در ہیچ آئینہ اورا گنجائشے بود، ومورد خطاب اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔ چوں گردد۔

سوال۔ از تقریرِ تولائح گشت کہ بعض کمل را بجہت ابقاءِ مناسبت بایں عالم شہود دست مے دہد۔ وآں منافیٔ کمال ایشاں نیست والحال چنیں مے نماید۔

جواب۔ درصورتے ست کہ باطنِ عارف تنزیہ صرف وواحد مطلق باشد بحسب ظاہر گونہ تعلق بایں کثرتگاہ داشتہ باشد وحظے از مشاہدہ در جلوۂ آں تماشا گاہ گیرد، نہ آنکہ وقتِ رجوع معاملۂ او بہمیں رجوع وحدت در کثرت بود وہماں را وراثتِ تامّہ شہود اکمل داند چنانکہ عبارتِ عالیہ مشعر برآں است۔ شَتَّانَ مَا بَیْنَھُمَا۔ پس ازیں تحقیق لائح شد کہ مقصود فریقین یعنی جمعے کہ بشہود واحدیت بے مزاحمت کثرت مستعد شدہ اند وجماعۂ کہ بشہودِ وحدت در کثرت آرام یافتہ حضرت احد حقیقی ست جَلَّ وَعَلَا کہ بکمال تقدس واطلاق موصوف است، لیکن فرقۂ اُولےٰ را کثرت از نظر ساقط شدہ ومضمحل وہلاک گشتہ مشہود ومنظور ومطلوب ومحبوب جز ذاتِ صمدیت نیست، وفرقۂ ثانیہ را مطلوب ومشہود جز آنحضرت فرد حقیقی نیست۔ وایں کثرت موہومہ تعیّنے ست از تعیّناتِ او وتقیدے ست از تقیدات او، در پردۂ آں نیز منظور جز آں بسیط حقیقی نیست وملحوظ نظر غیر مطلق رانہ۔ اما چوں در مرایائے کونیہ ومجالی امکانیہ جلوہ گر گشتہ است واز صرافت بیرنگی برنگ آمدہ عنانِ توجہ باطن اذکیاء ونظرِ بصیرتِ اصفیاء ازاں تافتہ گرفتار برنگ آمدہ ولاً اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ گویاں وذرہ وار پویاں باقی احد گردیدہ است یقین کہ طریقۂ فرقۂ اُولیٰ احکم واوثق است وشایانِ کبریائی حضرتِ اعلیٰ، واز ادعاءِ عینیت باشیاءِ حسیسہ، کہ در کمالِ اسکال است وغایتِ استحالہ، وعذر خواہِ آں جز عفوِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا واستیلاءِ سکر وغلبۂ حال نیست ہمبراست۔ ولذا شاہراہِ انبیاء عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَالتَّحِیَّاتُ وکمل ورثۂ ایشاں ناموافقِ آں افتادہ، مکشوف اعظم اولیاء وائمۂ ہدیٰ جز آں نیامدہ۔ حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہٗ وشیخ شیوخ کلابادی قُدِّسَ سِرُّہٗ باوجود کثرتِ تواليف

Marfat.com

حقائق رمزے بآں ماجرا نفرمودہ اند بلکہ موافق جمہور رفتہ۔ وحضرات خواجگانِ بزرگوار قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ کہ برگزیدگانِ حق تعالیٰ بودہ اند وطریقہ پسندیدۂ ایشاں افضلِ طرق است، صرفِ ہمّت جُز در تحقیق توحید شہودی وتحصیل یاد داشت واستہلاک در لجۂ غیب ہویّت در ضمنِ اصلاحِ ظاہر بسُنت وعمل بعزیمت مرضیّہ وتجلّی باطن بعقیدۂ حقّہ اہل سنت وجماعت شَکَرَاللّٰہُ سَعْیَھُمْ نفرمودہ اند، ومہمِ اعظم غیرآں را نہ پنداشتہ وشہودِ مذکور را مہم در وجہِ کمال یا اِکمال نہ انگاشتہ، اگرچہ در عباراتِ بعض متاخران ایشاں ایمائے بآں رفتہ باشد۔ کَمَا لَایَخْفٰی عَلَی النَّاظِرِ فِیْ کَلَامِھِمِ الْمُتَّفِقِ فِیْ مَرَامِھِمْ۔ صاحب رشحات از حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ نقل کردہ کہ قول بہ عینیت در کمال شناعت است واگر مقصودِ آفرینش ہمیں شہودے بود، بمعنی عینیت اشیاء حق تعالیٰ را، ایں بزرگاں کہ در وضع احسن طریق وتسلیک وارشاد اہتمام مرعی داشتہ اند چرا خلق اللہ را بر مقصودِ آفرینش دلالت نمی کردند، ومجتہدانِ کرام، کہ آراستہ بحق بودہ اند وبیشک فرقۂ ناجیہ اند، چوں از وراثتِ اتم ومقصودِ آفرینش غافل مے رفتند، وبر تقدیر آگاہی ازاں باوجود اہمّ در ابلاغ غیر اہم چوں مے کوشیدند۔ باینکہ گویم کہ ایں سرِّ توحید است، وحضرت خواجۂ بزرگ فرمودہ کہ راہ بسرِّ توحید آسان است اما بسرِّ معرفت مشکل۔ ویا آنکہ ایں در مراتب شہود است ویافت غیر شہود است کَمَا تَقَرَّرَ۔ چرا یافت مقصودِ آفرینش نباشد کہ در عالم مجاز مشاہدۂ محبوب دریچۂ وصالِ اوست، وائے اگر اکتفاء بمشاہدہ شود وازگوش بآغوش نیاید۔ ؎

رسید آوازۂ ما گوش در گوش　　زبختِ بد نیامد دوش بر دوش

دیگرے گوید ؎

بخدمتِ پیشِ او یم ایستادہ　　ولے بے خدمتی را داد دادہ

ولذا محققاں از شہود ومشاہدہ تحاشی نمودہ اند وعنانِ ہمت را بما وراءِ آں تافتہ۔ عجب تر آنکہ آنحضرت نوشتہ کہ حضرات خواجگان تربیت نسبت یاد داشت کہ طریق اجمال است می نمایند وطریق تفصیل کہ مقصود آفرینش است شہود خاص است در مجموع بصفت یکے۔ مخدوما! ازاں ملاذ ترویج ایں نسبتِ علیّہ کہ اشرفِ نسبت است مامول است واحتراز از آنچہ موہم بہ توہینِ

Marfat.com

آں باشد، ہرگاہ ایشاں چنیں گویند از بیگانگاں چساں گلہ نماید و بچہ حجّت پیش آید۔ بازبایں احقر امرے فرمایند کہ در تربیّتِ طلاب ایں طریقہ را نیز مرعی مے نمودہ باشند، ہرگاہ بزرگانِ ما کہ ایں گداءِ کمترین ریزہ چینِ خوانِ انعامِ ایشاں است رعایتِ امرے نظر مودہ باشند ایں قلیل البضاعۃ را چہ تصرف و اختیار مخالفت است، باآنکہ بوجوہ معقول و مکشوف خلاف آں شدہ باشد و بذوق و وجدان طور دیگر دریافتہ۔ مَعَ ذَالِكَ ہرکرا از طلاب موافقتِ استعداد است وایں وارد بر وطلوع مے فرماید، بُشْرٰی لَكَ گویاں تقویت آں مے نماید کہ از احوال جلیۂ ایں طریق است و مبشّر فتح باب، و چوں از مقاصد اصلیہ نیست بر راہِ ترقی ازاں دلالت مے نماید۔ و آنچہ از رشحات نقل فرمودہ کہ عارف در ہر آن یا بندۂ اسمے باشد از اسماءِ ذاتیہ کہ آں را در خارج مظاہر نمے باشد الخ، و شرحِ آں را استدعاء نمودہ۔ مکرما! ہرگاہ باطنِ عارف مُجلّاءِ اسماءِ ذاتیہ شود چہ استحالت است، وایں معاملات ذوقی و وجدانی ست نہ بیانی، پس اشکال ساقط است۔ و آنچہ اولیاء بنفی آں قائل شدہ اند و عقل بامتناعِ آں حاکم است انقلابِ حقائق است و تبدل امکان است بوجوب بحسب واقع نہ باعتبارِ شہود۔ فَاِنَّهٗ لَا یَبْعُدُ فِیْ سَطَوَاتِ ظُهُوْرِ الْاَسْمَآءِ الذَّاتِیَّةِ عَلٰی بَاطِنِ الْعَارِفِ وَفَنَآئِهٖ فِیْهَا وَالْبَقَآءِ بِهَا اَنْ یَّتَخَیَّلَ التَّحَقُّقَ بِهَا وَظُهُوْرَ اٰثَارِهَا فِیْهِ ذَوْقًا وَّ وِجْدَانًا لَّا عِلْمًا وَّ اَدَبًا۔ وَهُوَ فِیْ غَلَبَةِ الْحَالِ وَقُوَّةِ اسْتِیْلَآءِ اَنْوَارِ الْجَلَالِ وَاضْمِحْلَالِ الْاٰثَارِ الْاِمْكَانِیَّةِ فِیْ تَلَاْلُؤِ الْاَشِعَّاتِ الْوُجُوْبِیَّةِ مَعْذُوْرٌ بِشَرْطِ اَنْ تُدْرِكَهُ الْعِنَایَةُ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰی وَظَآئِفِ الْعُبُوْدِیَّةِ بِاَصْنَافِ الْعِبَادَةِ وَالتَّحَلِّیْ بِالْاِسْتِقَامَةِ عَلٰی مُتَابَعَةِ سَیِّدِ الْكَوْنَیْنِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ عِلْمًا وَاعْتِقَادًا۔ وَبِدُوْنِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ۔ وَهُوَ الْمَحَكُّ الْاَسْنٰی وَالْمِعْیَارُ الْاَوْفٰی فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ الْبَدِیْعَةِ وَالْمَقَامَاتِ الرَّفِیْعَةِ وَهُوَ الْفَارِقُ بَیْنَ الْكَرَامَةِ وَالْاِسْتِدْرَاجِ۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِحُرْمَتِهٖ مِنْ ذَوْقِ هٰذِهِ السَّعَادَةِ الْقُصْوٰی وَالْعِنَایَةِ الْعُلْیَا۔ دیگر در بابِ بیانِ رُوحِ لطائفِ انسانی طلبِ تحقیق و مزید تفصیل فرمودہ اند، امید گاہا! کریمۂ وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ الخ مشعر آں است کہ کشح عنانِ بیان دریں امور محمود است، ولہٰذا علماءِ راسخین و عُرفاءِ محققین جز باجمال سخن نہ گفتہ اند و

Marfat.com

گردِ کشفِ ایں دقیقہ نگشتہ اند، احقر قلیل البضاعۃ راچہ یارائے آں۔ اگر رسائلِ حضرتِ قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ را بتفصیل مطالعہ فرمایند، اجمالے کہ حکمِ تفصیل دارد بدست آید و اکثر عقدہ ہائے اغلاق منحل گردد۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ۔ فصل بالخیر۔ آنحضرت در اکثر مکاتیب برمز و اشارہ بل بصریح و کنایہ ایں احقر را و سائر دوستاں را دلالت بمشرب وحدت وجود بمعنی عینیتِ اشیاء مرحق را سُبْحَانَہٗ مے فرمایند و باہتمام بلیغ کمال را منحصر دراں میدانند، و جمعے را کہ بایں مذاق ندارند با وجود مشرب وحدت وجود بمنقصت منسوب مے سازند، وجہِ آں ظاہر نمے شود۔ و لائح است کہ ایں مقدمات ذوقی ست و حالی نہ جدلی و قالی۔ اگر حق سُبْحَانَہٗ آں مکرم را بحقیقتِ آں حال رسانیدہ است و باستیلاءِ آں مغلوب ساختہ، چوں وجدانِ یکے بر دیگرے حجت نیست مقتضاءِ حُسنِ ارشاد کہ ناشی از کمال رحم و وِداد ست تصرف است در باطن ہائے مستمنداں تا بحقیقتِ آں راہ یابند و از مذاقِ آں باخبر باشند، قیل و قال جُز جدال ثمرہ ندارد، باحتمال آنکہ مخاطبان نیز دریں باب ذوقے داشتہ باشند و از حال بہرہ۔ مقدمات منقولہ و معقولہ چنداں فائدہ ندارد، و تصحیح مراتب و استدلال بر قوانین جدال در غایتِ صعوبت۔ با آنکہ عمدہ دریں باب حضرتِ وجود است وَمَا يَتَّبِعُهٗ در حضرت حق سُبْحَانَہٗ، و ایں کثرت منبسطہ جُز در مرتبۂ اراءت نیست وَكَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً ست، در خارج مطلق ذات مقدسہ حضرت واجب الوجود و صفاتِ حقیقیۂ او۔ امّا چوں مرتبۂ اراءت کہ بعلم خداوندی وابستہ است و بقدرتِ کاملہ برپا از زوال محفوظ است و مناطِ احکام شدہ۔ و ایں تقرر مصادم تقرر واجبی نمے شود و موجبِ تحدید او نہ، لِأَنَّ الْمُخَيَّلَ لَا يُصَادِمُ الْمَوْجُودَ وَالْمَوْهُومَ لَا يُحَدِّدُ الْمُحَقَّقَ۔ فَلَمَّا انْحَصَرَ الْوُجُودُ وَمَا يَتْبَعُهٗ فِي الْوَاجِبِ تَعَالٰى وَالْعَدَمُ فِيمَا سِوَاهُ، ظَهَرَ كَمَالُ كِبْرِيَائِهٖ تَعَالٰى وَعَظْمَتُهٗ وَحَقِيقَةُ كَمَالِ قَهْرِهٖ وَوَحْدَتِهٖ۔ وَحِينَئِذٍ لَاحَ سِرُّ وَحْدَةِ الْوُجُودِ وَكُنْهُ إِفْرَادِ الْقِدَمِ عَنِ الْحُدُوثِ، وَمَا قَالَهُ الْأَكَابِرُ فِي بَيَانِهٖ يَعْنِي نَفْيَ الْحُدُوثِ وَإِقَامَةَ الْقِدَمِ، وَحِينَئِذٍ امْتَازَ الْعُبُودِيَّةُ عَنِ الرُّبُوبِيَّةِ وَالْحَقُّ عَنِ الْخَلْقِ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَہٗ۔ ایں طریقۂ پسندیدہ نصیب ایں فقراء شدہ، ما بہ الاختلاف جُز قول بعینیت نماند کہ موجبِ اتحادِ اجسام کثیفہ است با حق سُبْحَانَہٗ

Marfat.com

وعینیت آنکہ در غایتِ رکاکت است چنانچہ حضرت قطب العرفاء خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ بآں تصریح فرمودہ اند کَمَا فِی الرَّشَحَاتِ۔ وکلام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی وحضرت شیخ روزبہان نقلی وَغَیْرِھِمَا تنبیہ برآں است واضح ایں قول مستلزم اعتزال است از مذہب اہلِ سنت وجماعت درباب صفاتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا وقول ایشاں بر زیادتی بر ذات مقدسہ، باآنکہ صاحبِ تعرف در عقیدۂ مقررۂ صوفیۂ علیہ گفتہ لَاھُوَ وَلَا غَیْرُہٗ موافقِ علماً۔ وآنچہ در بیانِ آں بعضے گفتہ اند لَاھُوَ مِنْ حَیْثُ التَّعَقُّلِ وَلَاغَیْرُہٗ مِنْ حَیْثُ الْوُجُوْدِ مردود است، کہ در صفات محمول صادق است فقط کَمَا صَرَّحُوْا۔ تَیَمُّنًا بِذِکْرِہٖ ختم رسالت بمکتوب حضرت قطب المحققین خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ کہ بمولانا قاضی محمد مرقوم فرمودہ نمایم، واز حضرت حق مسئلت کنم کہ عمل بموجبِ آں ایں مسکین وسائرِ دوستاں را میسّر کند۔ مکتوب ایں است حقیقتِ عبادت عبارت از خضوع وخشوع وشکستگی ونیاز است کہ شہود وعظمتِ حق سُبْحَانَہٗ بر دل ظاہر شود۔ ایں چنیں سعادت موقوف بر محبت است، وظہورِ محبّت موقوف بر متابعتِ سرورِ اولین وآخرین است عَلَیْہِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَتَمُّھَا وَالتَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا، ومتابعت موقوف بر دانستنِ طریقِ متابعت است پس بضرورت ملازمتِ علماء کہ وارثانِ علومِ دینی اند برائے ایں غرض شریف باید کرد، واز ملازمتِ علماء کہ علم را وسیلۂ معاشِ دنیوی وسببِ حصولِ جاہ گردانیدہ دُور باید بود۔ واز صحبت درویشاں کہ سماع ورقص کنند وہر چہ یابند بے تحاشی گیرند وخورند پرہیز باید کرد۔ واز شنیدن توحید ومعارفے کہ سببِ نقصانِ عقیدۂ مذہبِ اہلِ سنت وجماعت شود دُور باید بود۔ تحصیل برائے ظہورِ معارفِ حقیقت کہ بازبستہ است بمتابعتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ باید کرد۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۲ سی ودوم بنام مولانا محمد ہاشم کشمی در حقیقتِ فقر ورفع تناقضِ احادیثِ فقر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفۂ مکرمت بہجت افزاء دُور افتادہ ہا گردید۔ مدّت ہا عَدِیْدٌ برآمدہ کہ از خدمتِ علیہ چیزے نرسیدہ است، ہموارہ نگرانی دامنگیر است۔ مکتوب شریف چوں متضمن بعض اسولہ بود، ہر چند محافظت کرد کہ در وقتِ نوشتنِ جواب منظورِ نظر باشد تا باندازۂ آں چیزے نویسد، دراں وقت یافتہ نشد۔ آنچہ مجمل یا دماندہ برآں ابتداءِ سخن کرد۔ ظاہراً پرسیدہ اند فقرے

Marfat.com

کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ نشان ازان است کدام است وَالْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِی الدَّارَیْنِ عبارت ازکدام فقرہ مکرّر! آنچہ معقولِ ایں احقر است آں است کہ فقر در حدیثیں متحد است، چہ سَوَادُ الْوَجْهِ کنایہ از عدم ذاتی اوست کہ انفکاک او از ممکن از جملہ محالات است، چہ قلبِ حقائق از ممتنعات است وذل وافتقار وعجز وانکسار از آثارِ آں عدم است، وفاقۂ ابدی واحتیاجِ سرمدی از خصائصِ آں، وکریمۂ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اَلْآیَة ونص اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ وآیۂ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط شواہدِ بیّنۂ آں۔ ہویداست کہ در عرصہ گاہِ ہستی ونیستی جز وجود و عدم چیز دیگر نیست۔ چُوں وجود نصیب واجب شد لاجرم عدم حظ ممکن گشت وحقائق ممکنات جز عدمات نیامدہ وجود وتوابع آں مخصوص بواجب تعالیٰ گردید۔ وچُوں وجود را حُسن لازم آمد وحُسن استتار را بر نتافت ناچار مظہر خواست تا خود را جلوہ دہد، آئینہ در کار شد مقابل شئے، اِذْ بِضِدِّهَا تَتَبَيَّنُ الْاَشْيَاءُ۔ مقابلِ وجود جز عدم نیست، افتقارِ ممکن باعثِ افتخارِ او گردید وفقرِ او موجبِ غناءِ او شد، ورُوسیاہیش سببِ سُرخروئیش گشت۔

غلام خویشتنم خواند لالہ رُخسارے　　سیاہ رُوئی من کرد عاقبت کارے

ہرچند عدم ممکن تمام تر ظہور آثارِ وجود در وے کمال تر۔ پس تنزیہ وجود از آثارِ تقییدات کہ بے مزجِ عدم صورت نہ پذیرد در اثبات غنائش واجب آمد وتفرد عدم از لوازم وجود در تحقیق فناءِ او لازم شد۔ تا عدم بحقیقتِ اطلاقِ خود نرسد مظہر حقیقت وجود مطلق نگردد۔ ازیں تحقیق کنہِ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ كَلَّ لِسَانُهٗ ہویدا گردید، چہ عارف دریں وقت از حضرتِ وجود وحقیقتِ عدمیۂ خود کلّ اللّسان است، زیرا کہ حکم در مرتبۂ تقیید است کہ از امتزاج وجود وعدم پیدا شدہ، چراکہ وجود مطلق تا بحضیض تنزل نیاید محاط تعبیر نشود وتنزل بے تقید صورت نہ پذیرد وتقید بے مزج عدم ممکن نبود۔ ہمچنیں عدم مطلق تا متلبس بوجود نگردد محکوم نشود، لِاَنَّ الْوُجُوْدَ لَازِمٌ لِّلْمَحْكُوْمِ عَلَيْهِ وَلَوْ مِنْ وَّجْهٍ پس محقق شد کہ مرتبۂ حکم وتعبیر ہم در جانبِ وجود وہم در جانب عدم منافی مرتبۂ اطلاق آن است۔ فَكَمَا اَنَّ الْوُجُوْدَ الْمُطْلَقَ مِنْ حَيْثُ هُوَ لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَّلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ وَّلَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ عِلْمٌ وَّلَا يَصِلُ اِلَيْهِ وَهْمٌ، كَذٰلِكَ حَالُ الْعَارِفِ الْفَانِیْ بِالْفَنَاءِ الْمُطْلَقِ الْوَاصِلِ اِلَى الْعَدَمِ الْمُطْلَقِ مِنْ حَيْثُ هُوَ كَذٰلِكَ خَارِجٌ عَنْ حِيْطَةِ التَّعْبِيْرِ۔ فَلْيُتَاَمَّلْ فَاِنَّ

Marfat.com

هٰذِهِ الْمَعْرِفَةَ مِنْ نَفَائِسِ الْمَعَارِفِ۔ واز تحقیق سابق معنے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ظہور پیوست، یعنی چوں فقر کہ عبارت از حقیقتِ عدمیۂ اوست تمام شود ولائح گردد کہ کمالاتِ وجودیہ جُزمستعار نیست و امانت باہلِ آں سپارد، بعدازاں جُز عدم مقید نماند، وتقید عدم چُوں در مرتبۂ اعتبار است آں را نیز از دیدۂ بصیرتش برداشتہ باطلاق عدم پیوندد، و در سالک از وجود و عدم اثرے نماند و فناءِ مطلق رو دہد۔ دریں وقت عارف مظہر ذات با جمیع کمالات خواہد بود، لِاَنَّ الْاُلُوْهِيَّةَ عِبَارَةٌ عَنْ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ مَعَ جَمِيْعِ الْكَمَالَاتِ۔ وآنچہ از استفاضہ از فقر استفسار رفتہ، معلوم شریف بودہ باشد عدم کہ حقیقت ممکن است مبدءِ شر و نقصان است۔ وچوں بر عارف حقیقتِ کسادِ ذاتی او ہویدا گردد دناءت وخساست جبلّی بر منصۂ ظہور آید وکمال حضرتِ واجبی جَلَّ سُلْطَانُهٗ متجلی شود، ناچار از خود بسوءِ او تعالیٰ گریزاں شدہ آغاز از عدم طبیعی وفقر ذاتی خویش خواہد نمود۔ وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَّا يُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ گفتہ عدم خود را کہ معبّر بفقر است عدیلِ کفر داشتہ وپناہ بحضرتِ وجود بردہ بنداءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ خواہد پرداخت۔ وانخلاع از آثار فقریہ ولوازم عدمیہ مسئلت خواہد نمود وَاَغْنِنَا بِغِنَاكَ وِردِ جانش خواہد گردید۔ وآنچہ استفسار فرمودہ کہ مسئلت وتمنّاءِ دین در حدیثِ مصطفوی عَلٰى مَصْدَرِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ بچہ معنی بود، پوشیدہ نماند کہ اقوالِ پیغمبر عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ جوامع الکلم است حمل آں در مقامِ شریعت براداءِ وظائفِ عبودیت و در طریقت نفی محبت موہوم و در حقیقت بر تبختر در بارگاہِ حضرتِ حقیقت الحقائق بموہبت وفضل ممکن است۔

در اثناءِ تحریر رقیمہ طاہر صحیفۂ گرامی رسانید بمطالعۂ آں حظہا فراگرفت، خصوص از شرح آں غفلت کہ موطن اخص الخواص است وطائفان کعبۂ اصل الاصول ومستعدّانِ دولتِ ایمان بغیب ومناط سعادتِ ارشاد واکمال ومفتح بابِ وراثت

هَنِيْئًا لِّاَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهُمْ وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنِ مَا يَتَجَرَّعُ

وایں شعر کہ در ضمنِ آں فرمودند بغایت دلپذیر افتاد

مانغنودیم لیکن چشم بیداری غنود ننگِ غفلت بود بیداری بخواب اندا ختیم

دیگر خاطر از جانب اخوی اعزّی خواجہ محمد فاروق نگران است کہ بر مہم صعب تعین نمودہ اند۔

Marfat.com

مجملاً توجہے بحالِ برادر رفت، بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ بالیدہ و سربلند بنظر در آمد۔ ہر چند رفعت رفعتِ آخری ست، امّا حضرت کریم قادر است کہ جمع سازد و مسکین را از خاکِ مذلّت برداشتہ بدرجاتِ کونین رساند۔ والسّلام

مکتوب ۳۳ سی وسوم۔ بنام شیخ محمّد عُبَیدُ اللّٰہ ابنِ عُروۃ الوثقیٰ

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ گرامی نامۂ آں محبِّ مشفق بہجت افزاءِ دُور افتادگاں گردید۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ باستقامت اند و از تذکرۂ احبّہ فارغ نہ۔ اَللّٰہ تَعَالٰی دوستانِ خود را بمعیتے کہ از حضیضِ مباعدت باوجِ قربِ رساند از وجودِ موہوم برہاند و از طریقت بحقیقت و از حقیقت بحقیقت الحقائق دلالت نماید و بکرم دارد، و از سرچشمۂ محبت کہ مبشّرِ آں دولتِ قصویٰ است، و حدیثِ مخبرِ صادق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ شاہدِ عدل بریں معنیٰ ست سیراب دارد، تا در استیلاءِ آں جزِ آفتابِ احدیت در دیدۂ بصیرت نماند۔ و چوں مصداق آں حسن اتباع سید المرسلین است عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ اَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ و آں را درجاتِ مختلفہ و مراتبِ متنوعہ است بکرمِ خویش بحصولِ آں مستسعد و چوں ظاہر عنوان باطن است حلیۂ سُنَنِ سنیہ و طاعاتِ مرضیہ زینت بخشِ معنیٰ و صورت کناد۔ والسّلام

مکتوب ۳۴ سی وچہارم۔ بنام بعض ارباب طریقت۔ در بعض اصطلاحاتِ طریقت۔

نَحْمَدُہٗ عَلٰی نَعْمَآئِہٖ، وَنَشْکُرُہٗ عَلَی الْاٰئِہٖ، وَنُصَلِّیْ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَآئِہٖ، وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَطْہَارِ وَصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارِ۔ حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ ذات بابرکاتِ ایشاں را شمول الطاف و عنایاتِ خویش داشتہ بحضورے مسرور دارد کہ غیبت در قفاء نہ نبود، و شہود احدیت بنوعے ارزانی فرماید کہ کثرتِ موہومہ مزاحمِ آں نباشد۔ ایں حضور چوں بکیفیتے واقع شود کہ وجودِ غیر مزاحمِ او نشود۔ و در طریقۂ حضراتِ خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُہُمْ در مبادی جذبہ رُو دہد و دراں نحوے از استہلاک و اضمحلال نصیبِ سالک شود، و گاہ سببِ آں حصول بے تعلقیِ اجزاءِ عالمِ امر او از اجزاءِ عالمِ خلقِ او باشد پیش از انکہ رسوخ پیدا کند و ملکہ گردد دریں طریقۂ علیّہ بعدم معبّر است کہ حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ در شانِ آں فرمودہ اند کہ وجودِ عدم بوجود بشریت عود کند، امّا وجود فناء بوجود بشریت عود نکند۔ مشائخ دیگر مناسب ایں مقام تجلی

Marfat.com

صوری گویند و در ہماں مقام توحید صوری ست کہ مشہود سالک کثرت است بتخیّل وحدت ۔ و وجود کونی و امکانی او ہنوز برجاست، ہر چند دریں موطن بہ اَنَا الْحَقّ و سُبْحَانِی متکلم نماید و لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ دَیَّارٌ نقد حالش بود، اما چوں بفناء مشرف نشدہ است و از حقیقتِ وحدت آگاہی ندارد و از دائرۂ نقص نہ برآمدہ است و شربے از معرفت بکامِ جانِ او نچشانیدہ اند، اگر عنایت بے غایت مدد نہ نماید و بمرشد کامل کہ نظرِ او دواء ست و توجہ او شفاء نرساند خسارت نقدِ وقتِ اوست کہ در گردابِ صورت گرفتار ماندہ بساحلِ معنی نرسیدہ جمِ غفیر را از مبتدیاں مے بینم کہ بہمیں توحید آسودہ اند و اکابر را بمیزانِ خود سنجیدہ کمال انگاشتہ اند ۔ و ایں تجلی صوری کہ مشاہدۂ جمالِ لایزال است در کثرت صور و اشکال، عام تر است از انکہ در کسوتِ صورِ حسّی باشد یا غیبی و در پردۂ الوان ظاہر شود و یا بانوار، پس تجلی نوری داخل آں بود و از سہ مرتبۂ یقین کہ علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین است صاحبِ ایں حال را نصیب از اول بود، و سیرِ او داخل سیرِ آفاقی ست کہ آں را بُعد در بُعد گفتہ اند و سیرِ مستطیل نیز نامند ۔ و آنکہ گفتہ شد مناسبِ ایں مقام یعنی وجود و عدم تجلی صوری ست نہ عینِ آں، زیرا کہ در طریقۂ حضراتِ خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ چوں اندراج النہایت فی البدایت است و از اوّلِ کار نظرِ ایشاں بر احدیت ذات است، اوّل قدم ایں بزرگاں کہ بوجود و عدم معبّر است نہایت النہایتِ دیگراں را متضمن است، و چاشنی از تجلی معنوی کہ تجلی صفات باشد و از تجلی ذات کہ آخرینِ تجلیات است اوّلِ کار در کامِ جانِ طلاب می نہند و تربیت می فرمایند ۔

ع قیاس کن ز گلستانِ من بہارِ مرا

فرمودہ اند کہ ہماں حضور چوں رسوخ پیدا کند و ملکہ گردد مشاہدہ نامند ۔ و چوں الفاظ کہ دیگراں اطلاق می دارند موہم حلول و اتحاد است و مشعرِ تنزل و تقید و حسب ظاہر مخالف شریعتِ بیضاء، مشاہدہ را برسوخِ نسبتِ مذکورہ تعبیر فرمودہ اند ۔ و ہمچنیں در بیانِ مقاماتِ دیگر متابعتِ محبوبِ ربّ العزۃ را عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوَاتُ صورۃً و معنیً رعایت مے نمایند ۔ فرمودہ اند کہ ہماں حضور چوں از صفتِ شاہدی و مشہودی مبرّا شد فناءِ حقیقی نام یافت ۔ و ایں وقت بسرّ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ مشرف گشتہ و حیرت و جہل و اضمحلال و استہلاک نصیبِ او آمدہ و کفرِ حقیقی مقامِ جمع حاصل کار او شد، و از علم الیقین بعین الیقین پیوست، و از تمیز میانِ حُسن اسلام و قبحِ کفر باز ماند و میگوید

؎ بکفر و با اسلام یکساں نگر کہ سالک ز دیوانِ او دفترے ست

واز سیرِ آفاقی بانفس آمد واز سلوک بجذبہ رسید و دائرۂ کونی و امکانی قطع نمود و باسمِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا کہ مبدءِ تعینِ اوست واصل شد، واز مزاحمت تفرقہ خلاصی یافت واز خلل کثرت نجاتے حاصل کرد و کار و بارش بحضرت وجود پیوستہ از ردّ محفوظ گشت واز رجوع بہ بشریت مامون گردید۔ در طریقۂ علیہ حضراتِ خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ حصول ایں نسبت مرطالب را حکم اخذِ الف باً دارد و حکم اخذ ذکار از پیرِ مقتدائے تا قدم در سلوک نہ نہد، لہذا پیش گاہِ ایں اکابر بلند افتاد و ابتداءِ ایشاں متضمن نہایت گشت۔ ازیں بیان کسے گمان نبرد کہ از عدمِ تمییز بینِ حُسنِ اسلام و قبحِ کفر لازم مے آید کہ پا از دائرۂ شرع بیروں نہادہ باشد، و مشائخ فرمودہ اند کُلُّ حَقِیْقَۃٍ رَدَّتْھَا الشَّرِیْعَۃُ فَھِیَ زَنْدَقَۃٌ۔ زیرا کہ در کفر و اعتبار است اعتبارِ خلقِ او کہ تعلق بخالق دارد و اعتبارِ کسب او کہ بہ بندہ متعلق است، و شک نیست کہ خلقِ کفر قبیح نیست۔ و صاحبِ فناء کہ از مزاحمتِ کثرت خلاصی یافت بجمع حقیقت رسیدہ است، تبعین کہ شود دراں حال ہماں اعتبارِ اوّل است، پس حکم بقبحِ آں چساں نماید و اعتبارے کہ ملحوظ نیست چگونہ بر وے حکمِ قبح کند و متمیّز سازد۔ بعد ازاں باز اگر بہوش آید و حضورے کہ از خود زائل نمودہ بود بحق سُبْحَانَہٗ منسوب داشت و یافت کہ او تعالیٰ خود بخود حاضر است، بقاءِ حقیقی مستعد گردید و از حیرت و جہل بعلم آمد و از جمع بفرق بعد الجمع مکرم گشت و فنائش ببقاء ثمرہ بخشید و از مضیق علم الیقین و سکر عین الیقین بفضاءِ حق الیقین تبختر نمودہ بحقیقتِ اسلام متحلی گشت و گفت ع دلم بکعبۂ اسلام مائل افتاد است

بعد ازاں جمعے را بشہودِ احدیت در کثرت مے رسانند و بتوحیدِ وجودی محظوظ میدارند۔ ایں جماعت می فرمایند کہ ہر چہ در عرصۂ وجود است ہستیِ او عین ذاتِ اوست و آں ذات واجب است جَلَّ وَعَلَا، زیرا کہ اگر ہستیِ او تعالیٰ زائد بر ذات او باشد آں زائد البتہ غیر خواہد بود، لِاَنَّ الْاِثْنَیْنِ مُتَغَایِرَانِ، پس ذاتِ الٰہی جَلَّ شَانُہٗ محتاج بغیر باشد و احتیاج علامتِ امکان است و آں محال است و مستلزم ابطالِ واجب الوجود، پس ناچار ہستی او عینِ ذاتِ او خواہد بود۔ و ممکن چوں وجود او از ذات او نیست البتہ ہستی او زائد باشد بر حقیقتِ او، و آں زائد یا عارض است ممکن را یا معروضِ او۔ اصحابِ ذوق از راہِ وجدان یافتہ کہ حقائق عارض اند و وجود کہ ہستی باشد

معروض است کہ قائم بالذات است وماسواءِ او قائم باو، وازیں جاست کہ فرمودہ اند اَلْعَالَمُ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَّاحِدٍ۔ ہویداست کہ وجود چوں مبدءِ آثار است البتہ موجود باشد، و در ممکن اگر عارض بود البتہ موجود خواہد بود بوجودے کہ عارض وجود است وہمچنیں وجود الوجود را وجودے دیگر باشد و تسلسل لازم خواہد آمد و آں باطل است، پس عارضیت وجود باطل شد پس البتہ معروض باشد۔ و نیز برتقدیر عروض جعل جاعل یا در نفس وجود است یا در اتصاف و ہر دو باطل است پس چنانچہ در کتب معقول مشروح است مَعَ مَا فِیْہِ وَعَلَیْہِ چوں وجود معروض شد متحقق گشت کہ در عرصۂ کائنات ذاتِ موجود حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ ست، و ماسوا را وجود نیست جُز باعتبار اینکہ امور اند کہ منسوب اند بحضرتِ وجود کہ موجودِ حقیقی ست و وجودِ او از ذاتِ اوست۔ زیرا کہ اگر موجودِ حقیقی باشند وجود شاں عین ذاتِ شاں باشد یا عارضِ ذاتِ شاں، و چوں ہر دو شق ممتنع است پس وجودِ شاں جُز انتساب شاں بحضرتِ وجود نباشد کہ فِیْ حَدِّ ذَاتِہَا معدومات اند، وازیں جا گفتہ اند اَلْاَعْیَانُ مَا شَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ۔ ایں عوارض باید کہ از اں ہستی مطلق ناشی باشد زیرا کہ جُز او تحقق ندارد، پس ناچار کمالات مندرجۂ او بود کہ در مرتبۂ تنزلِ علمی متمیز شدہ حقائق ممکنات آمد۔ و ایں حقائق متمیزہ علمیّہ بحضرتِ وجود کہ ذات واجبی ست جَلَّ وَعَلَا نسبت مجہول الکیفیت پیدا کردہ و در مرآتِ ظاہر وجود منعکس گشتہ رنگ مرآت گرفتہ است ہست نما شدہ اند۔ و چوں آں کمالات کہ حقائقِ ممکنات اند در مرتبۂ اطلاق عین مطلق اند و آں مطلق در مرتبہ تقید عین آنہا، ناچار حکم بعینیت نمودند و گفتند ؎

در شکلِ بُتاں رہزنِ عشاق حق است	لا بلکہ عیاں در ہمہ آفاق حق است
چیزے کہ بود در روزے تقییدِ جہاں	وَاللّٰہ کہ ہماں زوجۂ اطلاق حق است
غیرش غیر در جہاں نگذاشت	لاجرم عینِ جملہ اشیا شد

ازیں بیان کسے توہم نکند کہ کثرت با وحدت متحد گشت یا وحدت در کثرت حلول نمود کہ آں باتفاق کفر است، زیرا کہ حلول و اتحاد برتقدیرے متصور بود کہ وجودات متکثرہ باشد و در وحدتِ وجود ایں اوہام مرفوع است۔ قدوۂ احرار شیخ فریدالدین عطار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ ؎

اینجا حلولِ کفر بود اتحادِ وہم	کایں وحدتے ست لیک بتکرار آمدہ

Marfat.com

چنانچہ صورتِ زید در مرایاءِ مختلفہ ظہور نماید و اختلافِ الوان و اشکال مرایا بہیات متکثرہ ظاہر شود، دریں جا موجود خارجی یک ذاتِ زید است کہ در اراءت و تخییل در مرایاءِ متعددہ متکثر نمودہ است و ازیں کثرتِ وہمیۂ صورتِ زید تکثر در ذات لازم نیامد و شائبۂ حلول و اتحاد پیدا نشد۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی۔ در ما نحن فیہ موجود خارجی ذاتِ واحدِ حقیقی ست کہ تکثر را دراں راہ نیست و تعدد را دراں گنجائش نہ، غایۃ الامر از انعکاسِ کمالات در مرآتِ ذات و ظہورِ آں در مرآتِ صفات شعبۂ کثرت از بطون بظہور آمدہ۔ عارفِ جامی قُدِّسَ سِرُّہٗ گوید ؎

ممکن ز تنگنائے عدم ناکشیدہ رخت — واجب بجلوہ گاہِ عیاں تا نہادہ گام
در حیرتم کہ ایں ہمہ نقشِ بدیع چیست — بر لوحِ منظر آمدہ منظورِ خاص و عام
بادہ نہان و جام نہاں آمدہ پدید — در جامِ عکسِ بادہ و در بادہ رنگِ جام
جامی معاد و مبدءِ ما وحدت است و بس — ما در میانِ کثرتِ موہومہ والسلام

یعنی ذاتِ احد جَلَّ سُلْطَانُہٗ آئینہ داری ذات و ممکنات کردہ و حقائقِ ممکنہ مرآتیتِ آثارِ ذاتِ واحد قہار جَلَّ شَانُہٗ نمودہ۔

سوال۔ چوں کثرت موہومہ بود شریعت کہ مبناءِ آں بکثرت است چگونہ باشد۔

جواب۔ کثرتِ موہومہ نہ بایں معنیٰ ست کہ بمجرد اختراعِ وہم باشد و سخت خیال، و ہم مرتفع شود بلکہ بایں معنیٰ ست کہ در مرتبۂ اطلاق ازاں نام و نشاں نیست۔ مراتبِ تقییدات ہر چند در مرتبۂ اطلاق تحقق ندارد، اما چوں در مراتبِ تنزلیہ بصُنعِ خداوندی متقن شدہ و متعلقِ علومِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا گشتہ، از زوال بارتفاعِ خیال محفوظ است، و بداں اعتبار موطنِ تکلیفِ ایں نشأ و مناطِ ثواب و عقابِ دار القرار گشتہ۔ و بالجملہ ترِ دایں بزرگواراں اوست سُبْحَانَہٗ کز و مراتبِ مختلفہ و احکامِ متضادہ ظاہر شدہ۔ اطلاق احکامے دارد کہ در مرتبۂ تقیید کاذب است، و ہمچنیں تقیید احکامے دارد کہ در حضرتِ اطلاق صادق نیست ؎

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد — گر حفظِ مراتب نکنی زندیقی

مثلاً حقیقتِ انسان کہ آں را در مرتبۂ اطلاق دو احکام است بلکہ فی ذاتہا مبرا از احکام است، و در مراتبِ تقیید و تعین بقیودِ شخصیہ احکامِ مختلفہ متضادہ دارد در ہر چند فی الحقیقت وجود ہماں حقیقت راست

Marfat.com

وایں اختلاف اشخاص جزبعوارض کہ جزءِ حقیقت او نیست نہ۔ اما ہماں یک حقیقتِ واحدہ را مِنْ حَیْثُ اِطْلَاقِ الْحَقِیْقِیِّ وَالتَّقْیِیْدَاتِ الذِّهْنِیَّةِ وَالْخَارِجِیَّةِ آثار واحکامِ متکثرہ است کہ ظاہر بنیان را سببِ توہّم اختلاف آں اشخاص گردیدہ است۔ وشک نیست کہ چنانکہ اشخاص حقیقتِ انسانیہ باہم تمیزِ عارضی دارند فی الحقیقت اتحاد دارند۔ ہمچنیں افراد حیوان کہ در حیوانیت شرکت دارند فی الحقیقت وجود ہماں حقیقتِ حیوانیہ راست وانواعِ مندرجہ تحتِ آں بعوارضِ اعتبارات است، زیرا کہ وجود مطلق راست وقیدِ جزباعتبار نیست۔ کذالک افراد جسم کہ در آنہا وجود حقیقتِ جسمیہ راست واختلاف جزباعتبار نہ، وَمَسْئَلَةُ الْجَوْهَرِ ثُمَّ الْوُجُوْدِ کہ وجود ہماں حقیقت بسیط راست در مراتبِ متنزلہ کہ جوہر باشد وجسم وحیوان وانسان واختلافِ اجناس وانواع واصناف و اشخاص جزبہ پندار نہ، وتزاحم آثار واحکامِ آں باختلافِ مراتب ہمہ صادق وہیچ اشکالے لازم نہ، وشاہد آنکہ موجود ہماں حقیقتِ مطلقہ جنس الاجناس است کہ در جمیع موجودات ساری ست و باسماءِ متعددہ ظہور فرمودہ وتقیداتش جزباعتبار نیست، آں است اَنَّ الْاِنْسَانَ جِسْمٌ قَضِیَّةٌ صَادِقَةٌ، ومعنیٔ او آں است کہ دو صورتِ مختلفۂ ذہنیہ کہ صورتِ انسان وصورتِ جسم باشد در وجودِ خارجی باہم متحداند۔ وچوں جسم با انسان متحد شد ومحتاجِ امرِ زائد گشت، پس موجود فی الحقیقت ہماں جسم بود تقیدِ انسانیہ اعتبار پیش نباشد۔ ونیز چوں جسم را دریں قضیہ با انسان اتحاد شدہ، قضیۂ اَلْحَجَرُ جِسْمٌ با حجر نسبت اتحاد بود پس انسان را با حجر نیز در مرتبۂ جسم اتحاد است بَدَاهَةً، پس جمیع مقیّدات با مطلق متحد شدند وہمچنیں باہم در مرتبۂ مطلق، ووجودِ حقیقت ہماں مطلق را مقرر شد ومقیداتش اعتباراتِ اوست کہ در مراتبِ تنزل تکثر وتعدد پیدا کردہ در عرصہ گاہِ ظہور آمدہ است۔ این است بیانِ مجمل مسئلہ وحدت الوجود بنہجے کہ متاخرینِ صوفیہ تقرر نمودہ اند، وتمسکِ آنہا فی الحقیقت کشف ووجدان است، ادلّہ وبراہینے کہ بر آں ایراد نمودہ اند از قبیل تنبیہات است بر بدیہات قطب المحققین حضرتِ ایشانِ ما را دریں باب مقالاتِ مفردہ است در ضمن تحقیقاتِ فائقہ وتدقیقاتِ رائقہ کہ مؤید است بکتاب وسنت وقرین است باعتقادِ اہلِ سنت وجماعت میسر تا شد کہ مقصود از سیر وسلوک تحصیلِ لوازمِ بندگی ست نہ حصولِ ربوبیتِ خداوندی، وتحقیقِ معرفتِ نفس است بذل وافتقار وعرفانِ مولیٰ جَلَّ وَعَلَا بکمال غنا واقتدار۔ کنّا سے کہ بحثِ ذاتی موصوف است

وبدناءتِ طبعی موسوم، او چگونہ عین سلطان ذی شان باشد پس حکم بعینیت چساں وجیہ بود و قصۂ وحدت واتحاد چگونہ پسندیدہ باشد، مگر در حالت سکر و غلبۂ حال کہ اَلسُّکَارٰی مَعْذُوْرُوْنَ۔ والّا اہل صحو و تمیز اتحادِ قاذورات و فضلات را بآں فَاطِرُ الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ کہ قدوسی صفتِ ذاتِ اوست وسُبّوحی اظہر صفاتِ او ہرگز تجویز نہ نمایند، و بفرقِ اعتباری درمیانِ مراتبِ تنزیہ و مقالاتِ تشبیہ اکتفاء نکنند، و عبودیت را با ربوبیت درہم نسازند و بداہتِ عقل را از دست ندہند۔ وآنچہ منتسبانِ وحدتِ وجود کہ بعینیت قائل اند گفتہ اند کہ حقیقتِ واجب تعالیٰ ہستیِ مطلق و وجود بحت است و براں بناءِ مسئلۂ وحدتِ وجود داشتہ کَمَا مَرَّ مُجْمَلًا مدخول فیہ است، زیرا کہ آں بر تقدیرے مسلّم باشد کہ ذاتِ باری تعالیٰ بوجود موجود بود و بہستی کائن بود تا گفتہ شود کہ ہستی او عینِ ذاتِ او باشد۔ قطب العرفاء شیخ علاء الدولہ سمنانی گفتہ کہ فَوْقَ عَالَمِ الْوُجُوْدِ عَالَمُ الْمَلِکِ الْوَدُوْدِ یعنی در مقامِ اطلاق چنانکہ سائرِ اعتبارات را گنجائش نیست، وجود را نیز کہ از جملہ کمالاتِ ذاتیہ اعتباریہ است در آنحضرتِ علیا بار نبود لَا عَیْنِیَّۃً وَّلَا زِیَادَۃً۔ ہرگاہ نزدِ ایں اکابر حیات و علم و سمع و بصر و قدرت و ارادہ و تکوین کہ صفاتِ حقیقیہ اند و وجودِ شاں زائد بر وجود ذاتِ مقدس نیست، با وجود آں نمے تواں گفت کہ حقیقتِ واجب تعالیٰ علم است یا قدرت است مثلاً، ہمچناں وجودِ او تعالیٰ چوں زائد بر ذات نباشد چرا حقیقت واجبی باشد۔ بدیہی ست کہ کنہ ذات واجب تعالیٰ مجہول مطلق است و قول باینکہ حقیقتِ او تعالیٰ وجود است و ہستی مطلق منافیِ آن است ما آنکہ تعقلِ موضوع در حکم درکار است۔ وچوں مقرر شد کہ حقیقتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا وراءِ وجود است پس وجود بر تقدیر وجود صادرے باشد از مصنوعات تعالیٰ پس بر تقدیر معروضیتِ او مر حقائقِ ممکنات را و عارضیت او، و بر فرض عینیتِ او مقیدات کونیہ را و باغیریتِ او مر آنہا را، حکم عینیت درمیان واجب و ممکن متصور نبود۔ ایں قدر ہست کہ آنچہ در عرصۂ ظہور آمد چوں پرتوے ست از انوارِ کمال او و ظلّے ست از ظلالِ شیون و اعتباراتِ او و دائرۂ ممکنات جز مظاہرِ جمال و کمالِ او نیست، ناچار والہانِ جمال لایزال را نظر بداں ظلالِ نورِ الانوار نیست و مرایاءِ مظاہر از ساحتِ شہودِ شاں ساقط است۔ و آں انوارِ مقدس مقتبس ازاں نور است کہ لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ نشان ازاں است پس مشہود و منظور در پردۂ کثرت جز واحد علی الاطلاق نیست۔ و فرقہ را ایں اختفاء

Marfat.com

مرآت وگمانِ اتحادِ ظل باصل بحکم عینیت دلیر ساخت و بر وحدت واتحاد آورد، گفتند ؎

مجموعۂ کون را بقانون سبق　　کردیم تصفّح ورقاً بعد ورق
حقا کہ ندیدیم و نخواندیم درو　　جُز ذاتِ حق و شیونِ ذاتیۂ حق

مانا کہ ایں اکابر از مزج تشبیہ مطلق خلاصی نیافتہ اند و بحضرتِ اطلاق تبختر نفرمودہ ولذا گفتہ اند ؎

با گل رُخِ خویش گفتم اے غنچہ دہاں　　ہر لحظہ مپوش چہرہ چوں عشوہ دہاں
زد خندہ کہ من بعکسِ خوبانِ جہاں　　در پردہ عیاں باشم و بے پردہ نہاں

واگر در ریاض قدس تنزیۂ حقیقی عبور میکردند، عنانِ توجہ از ہر چہ بداغ چونی و چندی متسم است تافتہ بہ بیچون مے شتافتند و تشبیہ را بہ تنزیہ مختلط نمے داشتند و بحقیقت کلمۂ لاہمہ را منتفی مے ساختند۔ ہویدا است کہ مطلق از واجِ اطلاق تنزل نفرمودہ است و مقیّد را در حضیضِ تقیّد عروج محال، ہر چہ تنزل است و بتقید آمدہ از اطلاق بمراحل دُور است، مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ، اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ۔ غناءِ ذاتی حضرتِ کبیر متعال آئینہ برنتابد و آئینہ را تابِ مقابلۂ آں نبود و اِنَّ الْحَادِثَ اِذَا قُوْرِنَ بِالْقَدِیْمِ لَمْ یَبْقَ لَہٗ اَثَرٌ۔ آرے چوں وجود از اخصِ کمالات واجبی ست و مبدءِ خیر، ممکن کہ حکم عدم ذاتی او دارد کہ ماوراءِ شر است اثبات نمودن جُز بطریقِ تجوز و استعارہ مشکل است پس عالم را جز وجودِ اراءتے و خیالے نصیب نبود چنانچہ صُورتِ منعکسہ در مرآت۔ فرق درمیان ہر دو ثبوت آں است کہ ثبوتِ عالم ہر چند در مرتبہ حس و اراءت است اما صنع قادر مختار در ہمہ مرتبہ بآں متعلق شدہ تقرر پیدا کردہ متقن گردیدہ است و از اول بزوال حس و خیال محفوظ ماندہ و مورد احکام صادقہ گشتہ۔ و چوں وجود واجبی جَلَّ وَعَلَا در مرتبۂ خارج بود و تحقق عالم در مرتبۂ حس و اراءت، از وجود عالم تحدید واجب تَعَالٰی لازم نیاید کہ تجدید اتحاد مرتبہ را خواہان است۔ بدیہی ست کہ صورت مرآتیت مصادم وجود وجود زید کہ در خارج وجود ثبوت دارد نمے شود۔ ازیں بیان وحدتِ وجود بمعنی اثبات قدم و رفع حدوث بحصول پیوست و حقیقت توحید لائح گشت کہ نفی ماسواءِ او تَعَالٰی بودہ باشد، وکنہِ فناء کہ از سالک نام و نشانے از ذات و فعل او نماند و نفی انتساب کہ بطور مشربِ اول بحصول آید کہ آں صُورتِ فناءست۔

Marfat.com

سوال - اہلِ وحدتِ وجود چوں قائل بجمع بین التشبیہ والتنزیہ اند باید کہ شہودِ ایشاں اتم بود و ایمانِ آنہا اکمل، زیرا کہ ایں جماعت مرتبۂ تنزیہ حقیقی را مسلّم داشتہ، تشبیہ چوں از مراتبِ تعینِ اوست بآن تنزیہ ایمان داشتہ مرآتِ کمال مطلق میدانند۔

جواب - لانسلم دریں مشرب کہ ما در مقامِ تحقیق آنیم از تشبیہ انکار و از مشاہدۂ کمال لایزال در ظلال آں اعراض است، اما ما بہ الاختلافِ اطلاقِ لفظِ عینیت و اتحاد است درمیانِ تنزیہ و تشبیہ بر تحقیق ما عالم مظہرِ کمالات است اما مظہرِ عینِ ظاہر نیست و بمشربِ اہلِ وحدتِ وجود کائن است، و ایں مزج تشبیہ و تنزیہ دامنِ ہمّت را از اطلاقِ حقیقی باز داشت و کارخانہ سلوک را بمراتبِ تعیّنات معطل ساخت۔ ماند تحقیقِ اعیانِ ممکنات، چوں سخن بتطویل انجامید از خوفِ ملالتِ طبعِ مستمعان بوقتِ دیگر موقوف داشت۔ اگر مشیئت موافقت نمود شمۂ ازاں بتحریر آید۔ واللہ اعلم

مکتوب ۳۵ سی و پنجم - بنام مولانا محمد صدیق کشمی در کلمۂ اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی - حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ ذاتِ بابرکات مخدومی مکرمی را مشمول عنایاتِ خویش بدولت سرفراز سازد کہ حوصلۂ امانیِ آں بزرتابد و در ساحتِ استعداد نگنجد۔ چہ آنچہ در فضاءِ حوصلۂ ممکن آید و موافقِ قابلیتِ او بود دامنِ عز مطلوب ازاں بزرگ است و مُرادِ قاتِ کبریائی او ازاں متعالی، حصولِ آں جز بفضل راست نیاید و جز عنایتِ صرف راہ بآں نبود کہ پایۂ علم ازاں مرتبۂ مقدسہ لنگے دارد و چشمِ عرفان و سلوک دراں بے نشان خیرہ۔ نامۂ مکرمت کہ مصحوبِ اخوی اعزی میاں محمد یحییٰ مرسل بود مشرف ساخت، مرقوم بود کہ اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ درباب کفار چگونہ راست آید۔ بکرما! ممکن است کہ مراد بخیر اصلح نظام عالم باشد و اوفق بحکمتِ عام، و ظاہر است کہ ضلالِ جماعت ہرچند نسبت بذاتِ ایشاں شر است اما نسبت بحکمِ عام خیر است چنانکہ کلمۂ معروفہ لَوْلَا الْحُمْقٰی لَخَرِبَتِ الدُّنْیَا ایماء بداں دارد، و حضرت خلیل الرحمٰن عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ در مناجات گفت وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ بِکَلِمَۃِ التَّبْعِیْضِ رِعَایَۃً لِّقَضِیَّۃِ الْحِکْمَۃِ عَلٰی مَا قَالُوْا۔ چنانچہ در عالمِ صغیر کہ انسان باشد ظہورِ فضلِ عالمِ اصغر کہ قلب بود بطغیانِ ہواہاءِ نفسانی ست، ہمچناں فضلِ ایشاں در عالمِ کبیر باستیلاءِ شیاطینِ انفسی و آفاقی ست، اگر نہ ظہورِ شرور در اہلِ کفر و طغیان مے بود طلوعِ نورِ خیر در اہلِ فلاح و ایمان ممکن نے بود

Marfat.com

نمی بود۔ آنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ از خیر محض ہر چہ بظہور رسد محض خیر است ولیکن بمقتضاءِ محل خیر صورتِ شر پیدا کرد، باز سخن در انجامے رود کہ آں محل نیز بصنعِ خداوندی ست جَلَّ وَعَلَا، اگر کفر شود کہ در اصل اقتضاءِ اسم المُضِلّ است کہ جمعے را علاجِ سلوکِ آں طریق باید نمود و سخن دراں مرتبہ نیز میرود الخ۔ مکرما! حلِ ایں اشکال بطور صوفیہ وجودیہ ظاہر است بطورِ ایں اکابر شرِ مطلق گریز نیست ہر چہ ہست نسبت است و فی ذاتہٖ ہمہ خیر است، چنانچہ در کتبِ سلوک بتفصیل مشروح است و ہمچنیں بمشرب قطب المحققین حضرتِ ایشانِ ما قُدِّسَ سِرُّہٗ زیرا کہ حقائقِ ممکنات عدمات است کہ بالذات شر دارد و خیر مستعار و مستفاد از حضرتِ ذات واجب الوجود است پس در ظہور کمالاتِ ذاتیہ در مرایاءِ اعدام شرارت نیست و ہر شر از مرآت کہ عدم است کہ موطن نقص و فساد است شر شدہ است، کریمہ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ایماءِ بداں دارد۔ مناسبِ ایں مقدمہ است آنچہ متکلمین فرمودہ اند کہ خَلْقُ الْكُفْرِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ بَلْ هُوَ حَسَنٌ وَّجَمِيْلٌ وَّاِنَّمَا قُبْحُ الْكُفْرِ فِيْ كَسْبِهٖ۔ پس ما در مَا صَنَعَ اللّٰهُ اگر مصدریہ است و معنے خیر فی صُنْعِ اللّٰهِ وَفِعْلِهٖ است و آں موجّہ است۔ و اگر موصولہ است پس محصول او آں است کہ اَلْخَيْرُ فِيْ شَيْءٍ صَنَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ۔ و آں نیز محقق است زیرا کہ مفعول و مصنوع الٰہی ست جَلَّ وَعَلَا، مثلاً کفر فی ذاتہٖ حسن باشد مِنْ حَيْثُ كَوْنِهٖ مَنْسُوْبًا اِلَى الصَّانِعِ، و قبیح باشد مِنْ جِهَةِ كَوْنِهٖ مَنْسُوْبًا اِلَى الْعَبْدِ وَكَسْبِهٖ، وَلَا مَحْذُوْرَ فِيْهِ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۶ سی و ششم۔ بنام شیخ عبدالاحد پسرِ خود در شرحِ بیتِ حافظ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

ماجرا کم کن و باز آ کہ مرا مردمِ چشم خرقہ از سر بدر آورد و بشکرانہ بسوخت

خطاب بمعشوقے کہ بنازِ معشوقی و استغناءِ محبوبی موصوف است و جز حرفِ عز و سخنِ کبریاء بر صفحۂ روزگارش نگذشتہ نمودہ مے گوید، کہ ماجراءِ کبر و قصۂ غنا کوتاہ کن و طریقۂ مہربانی و لطف پیشہ گیر و بساطِ مہاجرت را در پیچیدہ بدولت خانہ و موانست دِہ باز آ یعنی رُوح را پیش از تعلق بایں بدن ہیولائی و پیکرِ ظلمانی در بارگاہِ قدس وحدت حقیقت بار بود و بمحرمیت آں حریمِ محترم شرفِ احترام داشت۔ باز بعد از قطع تعلق کثرت موہومہ بسعادتِ قرب و وصال۔ خود را سرفرازی بخش،

ومراد از چشم کہ محلِ بصارت است دل است کہ موطنِ بصیرت است، و مراد از مردمِ چشم فؤاد است کہ مرکزِ قلب است کہ محلِ مشاہدۂ الٰہی ست۔ خرقہ یعنی لباسِ تعین وتقید کہ حجاب حضرتِ اطلاق بود و غمامہ بر آفتابِ احدیت، از سر یعنی خیال کہ محلِ آں دماغ است و وجود قیود جز دراں نیست زیرا کہ در مقامِ خارج وحقیقت جز اطلاقِ واحدیت را وجود نیست، چنانچہ شیخ محی الدین ابن العربی قُدِّسَ سِرُّہٗ بیان فرمودہ اَلْاَعْیَانُ مَاشَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ بدر آوردہ از دیدۂ خیال دوبین کشیدہ بشکرانہ بسوخت۔ شکر عبارت است از صرفِ عبد جَمِیْعَ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْمَا خُلِقَ لِاَجْلِہٖ پس حکمت در آفرینش دل آن است کہ تفکر در کمالاتِ حقیقت نمودہ ہر چہ بداغ عدم موسوم است از نظر اعتبار ساقط کردہ واز کثرت وہمیہ خیالیہ گریختہ باحدیتِ مطلقہ آویزد، واز ہمہ تافتہ بکعبۂ مراد توجہ نماید۔ پس افناءِ ماسوا و اہلاکِ تعیناتِ وہمیہ جزءِ شکر باشد۔ پس محصول بریں نمط باشد کہ ماجراءِ جفاءِ ہجر کم کن کہ موجب ہجر تعلق باطن بود بایں کثرت موہومہ وتعینات کونیۂ امکانیہ۔ وچوں لباس دوئی وخرقۂ دوبینی دریدہ شد و مطلق از پس غمامِ تعلقات متجلی گشت قصۂ فراق کوتاہ باید و حدیثِ ہجراں باتمام رسد، اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ بظہور آید و معاد حکمِ مبدء پیدا کند ؎

جامی معاد و مبدءِ ما وحدت است و بس ما در میانِ کثرتِ موہومہ والسلام

سوال۔ ہرگاہ مانعِ وصال لباسِ دوئی بود و آں دریدہ شد و بعد ارتفاع مانع جز حصولِ مطلوب چارہ نبود پس چرا گفت ماجراءِ کم کن و باز آ و نگفت دور کن زیرا کہ کم ساختن ماجراءِ فراق مقتضیِ بقاءِ اصلِ فراق است۔

جواب۔ دریدنِ لباسِ دوئی چوں در شہودِ عارف است و در وجود محال از فراق چارہ نبود و از ہجراں گذر نہ۔ ؎

آں وہم بود کز تو دوئی برخیزد امکان وحدت براہِ روی برخیزد

سوال۔ ہرگاہ تعینات علمیہ باشد پس بارتفاع شہود کثرتِ ارتفاع تعینات علمیہ لازم آید، زیرا کہ در خارج مطلق ازاں نام ونشاں نیست۔

جواب۔ تعینات علمیہ است اما چوں معلوم است و در مرتبۂ اراءت ایقان یافتہ، بارتفاعِ

Marfat.com

خیال و وہم مرتفع نشود کہ اِنقِلَابُ عِلْمِ اللّٰہِ محال است۔

جواب دیگر آنکہ ارتفاعِ کثرت از علم بالکلیہ ممنوع است و وصول باطلاقِ حقیقی محال است

؎ عنقاء شکارِ کس نشود دام باز چین — کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را

گر ز معشوقت خیالے در سر است — نیست معشوق آں خیالِ دیگر است

تحقیق آن است کہ اِنَّ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ وَّظُلْمَۃٍ لَّوْ رُفِعَتْ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰی اِلَیْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ، ہر چند حجب ظلمانی کہ حجب امکانیہ است مرتفع شود اما حجب نورانیہ کہ عبارت از اسبالِ کبریائست و از استارِ عزت برجاست۔

؎ حُسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں — بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

؎ با گلرخِ خویش گفتم اے غنچہ دہاں — ہر لحظہ میپوشش چہرہ چوں عشوہ دہاں

زد خندہ کہ من بعکسِ خوبانِ جہاں — در پردہ عیاں باشم و بے پردہ نہاں

عزیزے گوید ؎

غرض وراءِ امکاں چہ خیالِ فاسد است ایں — ہوسِ جمالِ سلطاں بدلِ گدا نشستہ

شیخ عبداللہ انصاری گوید ؎

الٰہی یافت تو آرزوءِ ماست — اما دریافتِ تو نہ بازوءِ ماست

دست بگریبانِ او نیست بباز و کس — بوالہوساں فضول سر بگریباں برند

نے پاءِ آنکہ از کرۂ خاک بگذرم — نے دست آنکہ پردۂ افلاک بردرم

ع لَا مِنْكَ الْفِرَارُ وَلَا عَنْكَ الْقَرَارُ

؎ چہ من سرمایۂ جز غم ندارم — چرا ہر لحظہ صد ماتم بدارم

و مے تواند کہ ایں بیت خطاب باشد از خداوندِ عین الیقین بصاحبِ علم الیقین یعنی ما جراءِ استدلال و بحث و قیل و قال کوتاہ کن و ازیں تنگنائے جدال باز آ و بساحت دل در آ کہ مرا مردمِ چشم یعنی دیدۂ شہود خرقۂ علم را کہ حجاب اکبر است از سر برداشتہ است، و از دماغ کہ محلِ عقل است بدر آوردہ بشکرانہ بسوخت و نام و نشان ازاں نگذاشت، چرا کہ در فضاءِ عین حجابِ علم را گنجائش نیست۔ و ایں رفعِ حجاب موہبتے ست از حضرت وہاب و موردِ شکر محمدت و تعالی۔

Marfat.com

دنیز مے تواند خطابِ صاحب علم باشد مرجاہلاں را۔ یعنی ماجراءِ جہلِ مرکب یا بسیط کہ ناشی از فسادِ نظر است یا تعطیلِ آں کوتاہ کردہ عقل و دانش را کار فرما کہ مرا مردمِ چشم یعنی عقلِ مستقیم و فہم قویم خرقہ یعنی لباسِ غباوت و ضلالت از سرِ من بدر آوردہ بنظرِ صحیح دلالت فرمودہ بشکرانہ بسوخت

دنیز مے تواند کہ ایں شعر خطاب صاحبِ تجلّیِ صوری باشد مر مبتدی را کہ بمجاہدہ شروع و سلوک نمودہ باشد و بدولتِ تجلیات نرسیدہ۔ یعنی ماجراءِ فراق از محبوب کہ نصیبِ تست بمن مگو و کوتاہ کن کہ مرا مردمِ چشم یعنی دیدۂ باطنِ من یا مُرشدِ کاملِ من خرقۂ غفلت از سرِ من بدر آوردہ بشرفِ تجلّی رسانندہ بسوخت تا در صُور و اشکال بجمالِ محبوب ذوالجلال خود متلذذ دام۔ ؎

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرتِ شوق ہر کجا می نگرم رُوءِ ترا می بینم

و یحتمل کہ ایں بیت خطاب صاحبِ تجلّیِ معنوی باشد بصاحبِ تجلّی صوری یعنی اے آنکہ از پردۂ صُور مشاہدۂ جمالِ بیکیف مے نمائی و از کثرتِ موہومۂ ظاہرہ بالکل خلاصی نیافتی و احدیت را در کثرت مِن حَیث الکثرۃ مطالعہ مے نمائی و از صورت بمعنی پَے نبردۂ ماجراءِ خود کوتاہ کن و بمن تلبیس حق بباطل مکن کہ مرا مردمِ چشم یعنی دیدۂ معنی بینِ من یا مرشد کاملِ من خرقۂ شہودِ صورت را بدر آوردہ بدولتِ شہودِ معنی رسانندہ بشکرانہ بسوخت ؎

صورت پرست غافل معنی چہ داند آخر کُو با جمالِ جاناں پنہاں چہ کار دارد

چُنانکہ در محلے بایں اشعار نمودہ مے گوید ؎

چشم آلودہ نظر از رُخِ جاناں دُور است بر رُخِ او نظر از آئینۂ پاک انداز

و نیز مے تواند خطاب باشد از صاحب تجلی ذات بصاحبِ تجلّیِ صفات۔ یعنی ماجراءِ تعلق بشیون و صفات کوتاہ کن و با وجود طلوعِ احدیتِ ذات بعیونِ علمیۂ کمالات نگراء کہ مرا مردمِ چشم یعنی ذاتِ احد کہ چشم کنایہ از عین ثابتہ است و مردمِ چشم ذاتِ مطلقہ کہ اَلْحَقُّ یَتَعَیَّنُ فِیْ کُلِّ مُتَعَیَّنٍ خرقہ یعنی حجاب نوریّتِ صفات از سر یعنی مبدءِ تعینات کہ مرتبۂ اطلاق باشد از دیدۂ شہودِ من بردا بشکرانہ یعنی جزاءِ ہمتِ من کہ در حُبِّ ذاتی نمودہ ام بسوخت و اثرے ازاں شہود نگذاشت۔ و نیز مے تواند کہ خطاب باشد از سالکے کہ از مجاہدہ پا در مشاہدہ مے نہد بخود یعنی اے نفس بعد از انکہ مجاہدہ شدیدہ نمودی و سلوکِ طریق پرستیِ شریعت کردی ماجراءِ یأس بوصول بارگاہِ مشاہدہ و لحوق بہ پیشگاہ

Marfat.com

حقیقت کوتاہ کن کہ مردمِ چشم یعنی محبوبِ من کہ در من مجاہدات وریاضات منظور نظر طلب ومشہود دیدۂ حُبِ من اوست وکریمی صفتِ جمیلۂ او وشاکری سمتِ جلیلۂ او خرقہ از سر یعنی حجابِ تعینات از دوشِ غناءِ ذاتی خود کہ بر روءِ اطلاق کشیدہ بدر آوردہ واز پیش نظر والہ جمالِ ذاتی خود برداشتہ بشکرانہ یعنی بجزاءِ مجاہدہ کہ در راہِ طلب او رفتہ بسوخت واثرے از آثار آں در دیدۂ شہود نگذاشت۔ ونیز می تواند کہ ایں خطاب باشد از عاشقِ شوریدہ کہ از تنگنائے عقل بمراحل رقتہ بفضاءِ جنوں رسیدہ بعاقلے کہ در بندِ عقل گرفتار است۔ کہ اے محبوسِ عقیلۂ عقل ماجراءِ ہوشیاری کوتاہ کن وقصۂ فکرِ دور اندیش بگذار کہ مرا مردمِ چشم یعنی دل دانائے من خرقۂ عقل معاش کہ مجبول است بر مزاولتِ ارادۂ باطلہ واعراض از مطلب اعلیٰ ومقصد اسنیٰ از سرِ طبیعتِ کونیہ کہ مزاجش از آب دو بینی سیراب گشتہ برآوردہ بسوخت وخلعتِ عقلِ معاد وعلمِ اعلیٰ پوشانیدہ از ماسوا غفلت ودر حضرتِ مولاءِ علے الاطلاق حضور بخشید۔ چنانکہ خود بآں اشعار نمودہ میگوید ؎

خرقۂ زہدِ مرا آبِ خرابات ببرد　　خانۂ عقلِ مرا آتشِ خمخانہ بسوخت

ونیز گفتہ ؎

چوں شدم مجنونِ روءِ عشقِ لیلے در جہاں　　عاقلاں پندے مدہ ہمچوں منِ دیوانہ را

ونیز مے تواند کہ خطاب باشد از عارفِ آزاد بزاہدے کہ در بندِ طاعتِ خود گرفتار است یعنی ماجرائے غرور وپندارِ حضورِ خود کوتاہ کن واز صولتِ زہد وعبادتِ خود درگذر کہ مرا مردمِ چشم یعنی مُرشدِ کاملِ من خرقۂ غرور وسرورِ مجاہدہ از سرِ من کشیدہ بشکرانہ بسوخت، ونامے ازاں نگذاشت۔ چنانچہ اشعارے بداں نمودہ مے گوید ؎

تو و تسبیح ومصلّے وره زہد وصلاح　　من ومیخانہ وزنار وره دیر وکنشت

یک جواز خرمنِ ہستی نتواند برداشت　　ہر کہ در دارِ فناء در رہِ حق دانہ نکشت

واین تربیت چوں اداءِ واجب است از شیخ جزاءِ آں را بشکرانہ بجا آوردہ۔ ونیز مے تواند خطاب عاشق والہ بودہ باشد بملامت گرِ خود یعنی ماجراءِ ملامت وقصۂ جفا کوتاہ کن کہ مرا مردمِ چشم یعنی محبوبِ من خرقۂ حجاب از پیشِ آفتابِ جمالِ خود برداشتہ مرا بدولتِ عشق نواختہ است و بزندانِ محبتِ خود مبتلا ساختہ چنانچہ طاقتِ من طاق شدہ وخرمنِ صبرِ من بباد رفتہ، واین رفع

Marfat.com

حجاب و نقاب اداءِ آں شکرِ جمال است کہ حُسن را ظہور در کار است و عشق را در پاءِ آں سر نیاز

ہر کجا حُسن می نماید رُو ۔۔۔ می نہد سر بسجدہ عشق آں سُو

یَا لَائِمِیْ فِی الْہَوٰی اَعْذِرْنِیْ مَعْذِرَۃً ۔۔۔ مِنِّیْ اِلَیْکَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

بدیہی ست کہ کفران کہ ضد شکران است عبارت از ستر نعمت است، پس اظہار ناچار شکرانہ آمد، مقرر است مِنْ شُکْرِ النِّعْمَۃِ اِظْہَارُہَا۔ وَہُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۷ سی و ہفتم ۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند در ترغیب ترویج احکام شرعیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُقَرَّبِیْنَ الْاَخْیَارِ، وَاٰلِہِ الْاَطْہَارِ وَصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَرْضٰی لَکُمْ ثَلَاثًا وَّیَکْرَہُ لَکُمْ ثَلَاثًا۔ یَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا، وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَّلَّاہُ اللّٰہُ اَمْرَکُمْ۔ وَیَکْرَہُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّوَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مُّہْلِکَاتٌ وَثَلَاثٌ مُّنْجِیَاتٌ وَثَلَاثٌ کَفَّارَاتٌ وَّثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ۔ فَاَمَّا الْمُہْلِکَاتُ فَشُحٌّ مُّطَاعٌ، وَہَوًی مُّتَّبَعٌ، وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ۔ وَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَالْعَدْلُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضٰی، وَالْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی، وَخَشْیَۃُ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ۔ وَاَمَّا الْکَفَّارَاتُ فَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْکَرِیْہَاتِ، وَنَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ۔ وَاَمَّا الدَّرَجَاتُ فَاِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ۔ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ ابْنِ عُبَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا تَرٰی اَعْیُنُہُمُ النَّارَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ، وَعَیْنٌ حَرَسَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَعَیْنٌ غَضَّتْ مِنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ۔ اما بعد ذرہ خاکسار بیمقدار بعرض اشرف ارفع بندگان حضرت امیر المومنین ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضَیْنِ، رَافِعُ اَعْلَامِ

Marfat.com

الشَّرِيعَةِ الْغَرَّاءِ قَامِعُ بُنْيَانِ الْبِدْعَةِ الْغَبْرَاءِ، مَالِكُ السَّلْطَنَةِ الْقَاهِرَةِ كَاسِرُ اَعْنَاقِ الْكَفَرَةِ الْاَكَاسِرَةِ، مُحْيِ السُّنَّةِ وَالْاِسْلَامِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ، میرساند کہ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی از متاعِب سفر نجات یافتہ بتاریخ پنجم شہر حال بزاویۂ مسکنت رسید، و بفراغِ خاطر و جمعِ ہمت بوظیفۂ دعاء کہ شیوۂ فقراست مشتغل گردید۔ و چوں ایں دعاءِ ظہر الغیب متضمنِ صلاحِ عام و انتظامِ نظام است و از صمیم قلب و خلوص نیّت، مثمرِ عزِّ اجابت و شرفِ قبولیت است۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ بطلوعِ آفتابِ ہدایت ظلماتِ کفر و ضلالت رُو بانعدام آورد و بیخِ الحاد و بدعت از پا اُفتاد، و رایاتِ عدل و انصاف بافقِ اعلیٰ رسید و آثارِ قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بظہور پیوست۔ معہذا اگر راہِ عنایت و دیں پروری در باب رفع مَا بَقِيَ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَ الْمُنْكَرَاتِ و منع برخے از منہیات و مُسکِرات بمقتدایانِ خدماتِ اسلام تاکید اہتمام رود نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ است، و در باب تعمیرِ مساجد مندرسہ و مدارس معطّلہ و ترفیہ علماء و فضلاء و تکریم زُہاد و صلحاء احکام واجب الاستعلام شرفِ صدور یابد موجبِ اِعلاءِ ارکانِ شریعتِ بیضاء و تمکینِ دولتِ عظمےٰ بطریقِ اتم باشد۔ زیادہ بران جرأت از حدِ ادب دُور است۔ کامل بیگ کہ بحکمِ اشرف رفیقِ سفر بود در رعایتِ حکم جہاں مطاع و اداءِ حقوق اخوّت فروگذاشتِ دقیقہ نکردہ، رحمتِ خدا بر مسلمانے و حلال نمکے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۸ سی و ہشتم۔ بنام شیخ ابراہیم مدرس مدینہ منورہ۔ در معرفتِ الٰہی و در افضلیتِ طریقۂ نقشبندیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ حَمْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ السَّلَامِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ خَيْرِ الْاَنَامِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ دُعَاةِ النَّاسِ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ، فَيُبَلِّغُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ مُحَمَّدٌ سَعِيْدُ الْعُمَرِيُّ النَّقْشَبَنْدِيُّ الْاَحْمَدِيُّ اِلَى الْاَخِ الْكَامِلِ الْحِبْرِ الْمُحَقِّقِ الْفَاضِلِ الْمُدَقِّقِ الشَّيْخِ اِبْرَاهِيْمَ الْخِيَارِيِّ الْمَدَنِيِّ سَلَّمَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاَبْقَاهُ وَاَوْصَلَهٗ اِلٰى غَايَةِ مَا يَتَمَنَّاهُ هَدِيَّةَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ، وَيَدْعُوْلَهٗ مِنْ صَمِيْمِ قَلْبِهٖ بِالسَّلَامَةِ وَالْاِسْتِقَامَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالْكَرَامَةِ، وَيَرْجُوْلَهٗ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّجْعَلَهٗ مَقْرُوْنًا بِالْاِجَابَةِ وَالْقَبُوْلِ۔ وَنَسْاَلُ مِنْ فَضْلِهٖ اَنْ يَّرْزُقَهٗ عِلْمَ الْوِرَاثَةِ، فَاِنَّ

Marfat.com

عِلْمَ الظَّاهِرِ اِذَا اقْتَرَنَ بِالْعَمَلِ وَقُوْرِنَ بِالْاِخْلَاصِ اَوْرَثَ مَعْرِفَةَ الْاَسْرَارِ الَّتِیْ هِیَ
الْمَقْصَدُ الْاَعْلٰی وَالْمَطْلَبُ الْاَسْنٰی مِنَ الْاَفْعَالِ الظَّاهِرَةِ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ کَمَا اُشِیْرَ
اِلَیْهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ
وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ط اَلْاٰیَةَ ۔ وَلَاشَكَّ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنَ الْاُمُوْرِ ظُهُوْرُ النَّتَائِجِ، فَكَذَا الْمَقْصُوْدُ
مِنَ الْمُحْكَمَاتِ اَسْرَارُ الْمُتَشَابِهَاتِ الَّتِیْ لِلرَّاسِخِیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ اَهْلُ الْوِرَاثَةِ الْوَاصِلِیْنَ
اِلٰی دَرَجَاتِ مُتَابَعَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ التَّحِیَّةِ
حَظٌّ وَّافِرٌ مِّنْهَا ۔ وَلْیُعْلَمْ اَنَّ الطَّرِیْقَةَ النَّقْشَبَنْدِیَّةَ الَّتِیْ شَرَّفْتُمْ بِاَخْذِهَا وَاِحْرَازِهَا
اَقْرَبُ طَرِیْقٍ اِلٰی تَحْصِیْلِ هٰذِهِ الدَّرَجَةِ الْعُلْیَا، وَفِیْهَا تَقَدُّمُ الْجَذْبَةِ عَلَی السُّلُوْكِ ۔
فَالسَّالِكُ لِهٰذِهِ الطَّرِیْقَةِ الْعَلِیَّةِ مَجْذُوْبٌ سَالِكٌ وَهُوَ الْمُسَمّٰی بِالْمُرَادِ وَالْمَحْبُوْبِ ۔
وَفِیْ سَائِرِ الطُّرُقِ شُرُوْعُ السَّیْرِ مِنْ عَالَمِ الْخَلْقِ وَفِیْ هٰذِهِ الطَّرِیْقَةِ مِنَ الْقَلْبِ الَّذِیْ
هُوَ مَحَلُّ الْجَذْبَةِ ۔ وَهٰذَا الْحُضُوْرُ وَالْاِلْتِذَاذُ الَّذِیْ نَجِدُهٗ فِیْ اَوَّلِ الْقَدَمِ مِنْ اٰثَارِ
الْجَذْبَةِ ۔ وَاَیْضًا فِیْ هٰذِهِ الطَّرِیْقَةِ الْتِزَامُ وَالْاِجْتِنَابُ عَنِ الْبِدْعَةِ رَأْسًا وَالْعَمَلُ
بِالْعَزِیْمَةِ وَالْاِحْتِرَازُ عَنِ الرُّخْصَةِ مُطْلَقًا ۔ وَاَیْضًا فِیْهِ اِنْدِرَاجُ النِّهَایَةِ فِی الْبِدَایَةِ ۔
وَاَوَّلُ الْقَدَمِ مِنْهَا اسْتِیْلَاءُ سُلْطَانِ الذِّكْرِ عَلَی الْبَاطِنِ بِحَیْثُ یَصِیْرُ غَافِلًا عَنْ
نَفْسِهٖ وَعَمَّا سِوَاهُ، ثُمَّ الْفَنَاءُ فِی الذِّكْرِ، ثُمَّ فَنَاءُ الذِّكْرِ وَالذَّاكِرِ فِی الْمَذْكُوْرِ
الَّذِیْ هُوَ خُلَاصَةُ مَقَامِ السُّكْرِ، ثُمَّ التَّشَرُّفُ بِمَقَامِ الصَّحْوِ وَالْبَقَاءِ وَالتَّخَلُّقُ بِاَخْلَاقِ
اللّٰهِ وَالتَّحَقُّقُ بِمَا اُشِیْرَ اِلَیْهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ،
وَهُوَ مَقَامُ بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ، وَبَعْدَهٗ مَقَامُ جَمْعِ الْجَمْعِ ۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاكُمْ قَطْرَةً مِّنْ
بِحَارِ اَذْوَاقِهِمْ وَمَوَاجِیْدِهِمْ ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۹ سی ونہم ۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند ۔ درسفارش شیخ شہاب الدین برہانپوری ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
مَنْ كَانَتْ نِیَّتُهٗ طَلَبَ الدُّنْیَا، شَتَّتَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اَمْرَهٗ وَجَعَلَ فَقْرَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَلَمْ

یَأْتِہٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ۔ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَہٗ وَجَعَلَ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ۔ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ۔ اَمَّا بَعْدُ حَمْدِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ فَازُوْا مِنْہُ بِحَظٍّ جَسِیْمٍ، ذرۂ خاکسار بے مقدار معروض خادمانِ عتبۂ علیہ مے گرداند کہ ایں احقر چوں بشہرِ محاز رسید، مطلع شد کہ حقائق آگاہ شیخ محمد بُرہانپوری کہ بحج رفتہ بود رحلت نمود و فرزندانِ ایشاں صلاح آثار شیخ شہاب الدین وغیرہ دریں شہر رسیدند و بانتظار موسم نشستہ اند تا بوطن مراجعت نمودہ بزاویۂ مسکنت اقامت نمایند۔ بر پریشانی احوالِ آں جماعہ چوں واقف شدم ترحم بخاطر فاتر راہ یافت، و حل ایں عقدہ در عالم اسباب وابستہ بعنایت و توجہ ایشاں یافت، ناچار بدو کلمہ مصدّع خدمتِ آں سُدّہ سنیہ گشت۔ چناں کرم فرمایند کہ بحلاوت در گوشہ بیادِ حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ مشغول باشند و ہموارہ بدعاء سلامتی آں حضرتِ عالی رطب اللسان گرداند۔ شیخ شہاب الدین باوجود طریقۂ بزرگانِ خود از طریقۂ ایں فقراء نیز حظے گرفت۔ بالجملہ بوجوہ محلِ کرم و ترحم است، زیادہ برآں گستاخی نرفت۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب چہلم ۴۰ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند۔ در ترغیب بر تائید ارکانِ شریعتِ غرّاء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ، وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا بَنِیْ اٰدَمَ کُلُّکُمْ مُّذْنِبٌ اِلَّا مَنْ غَفَرْتُ فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ۔ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَعْطَیْتُ فَاسْئَلُوْنِیْ اُعْطِکُمْ۔ وَکُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَاسْئَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ۔ وَمَنِ اسْتَغْفَرَنِیْ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلٰی اَنْ اَغْفِرَ لَہٗ، غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰی قَلْبِ اَشْقٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ سُلْطَانِیْ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰی قَلْبِ اَتْقٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ

فِیْ سُلْطَانِیْ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ۔ وَلَوْاَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ سَأَلُوْنِیْ حَتّٰی یَنْتَهِیَ مَسْئَلَةُ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ، فَاَعْطَیْتُهُمْ مَاسَأَلُوْنِیْ، مَانَقَصَ مِمَّا عِنْدِیْ مَغْرِزُ اِبْرَةٍ لَّوْغَمَسَهَا اَحَدُکُمْ فِی الْبَحْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ وَّلَا اَمَةٍ یَّسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِیْ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً اِلَّا غَفَرَلَهٗ سَبْعِمِائَةِ ذَنْبٍ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ۔ اما بعد ذرۂ خاکسار بے مقدار بعرضِ اشرفِ انور مے رساند کہ ایں مسکینِ متقصّر چساں شکرانۂ احسان وعنایتِ بے غایتِ حضرت صمدیت جَلَّتْ عَظْمَتُهٗ نماید کہ بموہبت وفضلِ خویش فتح وظفر لشکرِ اسلام کرامت فرمود ورفع وہدم ارکانِ کفر وبدعت وقمع رسومِ الحاد وزندقہ نمود۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَضْعَافُ مَاحَمِدَهٗ جَمِیْعُ خَلْقِهٖ۔ چہ عرض نماید کہ از استماعِ ایں بشارتِ عظمےٰ بریں شکستہ زاویۂ خمول چہ قدر شادی روداد، نہ از روئے مصالح ظاہرہ کہ بموجبِ کریمہ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ از حیز اعتبار ساقط است بلکہ بجہت اِعلاءِ کَلِمَةُ اللّٰهِ الْعُلْیَا، کَمَا اَشَارَ اِلَیْهِ تَعَالٰی وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ۔ ایں ہوا خواہِ حقیقی امیدوار است کہ ہمتِ عُلیا مصروفِ تائیدِ ارکانِ شریعتِ غرّاء فرمودہ فرمان اہتمام بحکام ومتصدیان اطراف واکناف صادر شود تا سعیِ بلیغ واجتہادِ تمام دریں باب مصروف دارند، وتعظیمِ علماءِ باللّٰہ وابرارِ صالحین بوجہِ اتم واکمل نمایند، واز احوالِ رعایا ومساکین ومظلوماں بواقعی خبردار باشند۔ از اشتیاق دریافت سعادتِ حضور چہ شرح دہد لیکن تا حال از توارد ضعف وبے اعتدالیٔ مزاجِ طبع بر صرافتِ اصلی نرسیدہ است۔ بہر حال در ہر جا از خدمتِ اداءِ وظائفِ دُعاء کہ شیوۂ فقراء ست فارغ نیست، زیادہ براں جُرأت وگستاخی نرفت۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔

مکتوب ۴۱ چہل ویکم۔ بنام شیخ محمد فرخ پسرِ خود۔ در نسبتِ میانہ ونسبتِ عالمِ خلق وتعبیرِ رؤیتِ ذاتِ جل سلطانہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ بحمدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ یَوْمَ الْخَمِیْسِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ بَعْدَ اِتْحَافِ الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَکَاتِ النَّامِیَاتِ اِلٰی حَضْرَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ لِلثَّالِثِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَبِیْعِ الثَّانِیْ فِی الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

چند عقدۂ انغلاق شرفِ انحلال یافت۔

اوّلاً۔ ظہور نسبتے کہ بمیانہ تعلق دارد کہ از یمین ویسار بیگانہ است۔

دُوُم۔ طلوعِ نسبت خاصۂ اصلیہ کہ بعالمِ خلق تعلق دارد خصوص جزءِ ارضی کہ آں ظہور از شوب ظلیت مبرّا است، بخلاف ظہور عالمِ امر کہ از شوبِ ظلیت جُدا نیست، چنانکہ تحقیق ہر کدام در مکاتیب عالیہ بتفصیل ثبت یافتہ است۔

سوم۔ حل آں معنی کہ در مکتوبِ عالی مذکور است ہر چند رؤیت نیست اما بے رؤیت ہم نیست۔ بِعِنَایَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَبِصَدَقَۃِ حَبِیْبِہٖ حالتے بزرگ رو داد کہ بعالمِ خلق خصوص بجزءِ ارضی تعلق داشت۔ ہویدا شد کہ چوں معاملہ از ظلیت وارہد از حیطۂ تصورِ عقلی و تعقلِ ذہنی مبرا خواہد بود و نصیب از عیاں کہ منزہ از بیان است خواہد داشت۔ چوں اصل الاصول بمنصہ گاہِ عیاں آید و گوش بآغوش رخت کشد چہ نویسد کہ تعبیر ازاں بچہ صیغہ نماید۔ ہر گاہ کلامِ او سُبْحَانَہٗ منزہ از حرف و صوت و مبرا از آلتِ سامعہ و جہت در عرصہ گاہِ سماع آید، ذاتِ مقدس جَلَّ سُلْطَانُہٗ اگر بے کیف و بے جہت و بے مدخلیتِ آلت بحیثیتے کہ ہیچ فتور در تنزیہ و تقدیس راہ نیابد متجلی شود، چرا محلِ ریب و مظنہ عیب بود۔ مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَۃً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ غایۃ الامر دریں دار ہر چہ رُود ہد تمثالے ست ازاں معنی کہ بفردا موعود است، تا علوِ ہمت و سموِ فطرت بہر خس و خاشاک نہ آویزد و بہ تہیۂ دارُ اللقاء تمامی جہد نماید و باداءِ وظائفِ عبودیت تمسک بحبلُ المتین کند، لہٰذا حقیقتِ رؤیت خاصۂ آخرت گشت۔ زنہار بدیدہ و دانشِ خود پا از دائرۂ اجماع نہ برآرد بلکہ مکشوفِ خود را تابع آں سازد۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَۃً ط اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۴۲ چہل و دوم۔ بنام شیخ عبدالاحد پسر خود۔ در آنکہ مقرّب ترین اشیاء بحضرتِ حق سُبحانہٗ برابر کلام مجید نیست۔

بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ سرِ سخن کہ حضرتِ ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ در آخر کار می فرمودند، مقرب ترین اشیاء بہ حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ چیزے برابر کلام مجید نیست کہ صفت او تعالیٰ بے پردہ ظاہر شدہ و حسب حال میخواندند ع اندر سخن دوست نہاں خواہم گشت

Marfat.com

معلوم گشت ومنکشف گردید کہ مبدءِ ایں گنجینہ ذاتِ منزہ است ومبلغ ومُنتہاءِ او عباد، اگر منتہا بیواسطہ بتواضع پیش آید وبعجز وانکسار خرابۂ ہستیِ خود را پیشکش نماید دستش گرفتہ بار درحضرتِ اقدس دہد ورفعِ حجاب نماید، چنانچہ قولِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مویدایں معرفت است۔ عَنْ جِبْرَائِیْلَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ طَرَفُہٗ بِیَدِ اللّٰہِ وَ طَرَفُہٗ بِاَیْدِیْکُمْ، فَتَمَسَّکُوْا بِہٖ فَاِنَّکُمْ لَنْ تَھْلِکُوْا وَلَنْ تُفْتَلُوْا اَبَدًا۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ۔ غورے دریں باب درعشرۂ ماہِ رمضان سنہ ۱۰۴۰ میسر شد، نداء درداد ند کہ نسبت تو مرکزی ست۔ توجہے بحال یارے کہ از متاخرانِ اصحاب حضرتِ ایشانِ ما بود افتاد، نمود ند کہ از راہے بما سرِ نیازی دارد، بعد ازاں صحیفۂ احوالش را بتفصیل ہویدا ساختند وبرخی مقامات کہ عبورش ارزانی داشتہ اند اطلاع دادند۔ بہرحال تا مبادی تنزیہ گذرش معلوم شد، امّا راہ درپیش دارد تا بحضرت مطلوب رسد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب (۴۳) چہل وسوم۔ بنام شیخ سعدالدین محمد صالح پسرِ خود۔ در شرحِ کلمۂ "ہرچہ مقصودِ تست معبودِ تست"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مشائخ قُدِّسَ سِرُّھُمْ فرمودہ اند ہرچہ مقصودِ تست معبودِ تست تنبیہ است مرعابد را کہ در وقت عبادت باید کہ مطمحِ نظر جز ذاتِ حضرتِ معبود نباشد کہ عابد او تعالیٰ بود زیرا کہ اگر علّتِ غائیہ کہ پیشِ نظر داشتہ باشد فی الحقیقت عبادت است راجع بآں غایت خواہد بود کہ مقصود است۔ بدیہی ست کہ خضوع وتذلل شئ بجہتِ تحصیلِ امرے خضوع بآں امر است پس تا مطالب بتمامہا رخت از ساحتِ مراد نکشد، شایانِ عبادتِ ذاتِ بے ہمتا نبود۔ مانا کہ در عبارت اکابر اولیاء قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ تعبیر از فناءِ حقیقی بفناءِ ارادت بجہت آں بودہ باشد کہ مستلزم آں است، وگویا نفس عبارت از ارادہ است وبآں سبب امارہ نام یافتہ است کہ امارگی عبارت از حصولِ ارادت است کہ امر تابع آں است، وچوں صفتِ ارادہ فانی شد فناءِ نفس محقق شد۔ شیخ اجل قُدِّسَ سِرُّہٗ اشارہ بآں در فتوحاتِ مکیہ نمودہ است لکن مذاقِ حضرتِ ایشانِ ما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آبی ازیں معنیٰ ست، زیرا کہ فناءِ ارادت فناءِ صفتے ست از صفات، ہرچند مستلزم نحوے از فناءِ آن است، ہمچنیں فناءِ صفتے مستلزمِ فناءِ نیست نفس را فناءِ تام وقتے بحصول آید کہ نفس از

ذات وآثارِ خود فانی گردد واز دشمن لعین کہ بمعاداتِ مولاءِ مُولیِ نعم منتصب شدہ است نام ونشانے نماندہ مغلوب ومقہور دیگر است وفانی ومتلاشی دیگر۔

سوال۔ اکابر سلف از صحابہ وتابعین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ طلبِ جنّت واستعاذہ از نار نمودہ اند ونصوص مؤید ایں معنیٰ ست وکریمہ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا نیز صریح است دریں کہ مطمحِ عابد تواند بود کہ خوف وطمع باشد۔

جواب۔ طلبِ جنّت نہ بآں جہت است کہ تماشا گاہ است واستعاذہ از نار نہ برائے اینکہ محنت گاہ است، بلکہ برائے موضعِ وصل وہجرِ محبوب است، باآنکہ خوف وطمع عبارت از جلال وجمالِ ذاتی می تواند بود۔ فَافْھَمْ۔ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ۔

مکتوب ۴۴ چہل وچہارم۔ بنام نصیر خان۔ در آنکہ دنیا مزرعۂ آخرت است۔

نَحْمَدُہٗ عَلَی الْاٰئِہٖ وَنُصَلِّیْ عَلٰی اَکْرَمِ اَنْبِیَائِہٖ۔ حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ سرگرمِ محبّت خود داشتہ بمتابعتِ سید الکونین سربلند دارد۔ بِمَحْمِدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنِ اَفْضَالِہٖ احوالِ شکستہ بال ایں ذرۂ حقیر بعافیت مقرون است۔ ہمواره بسلامتیِ ذاتِ بابرکات باحصولِ مرادات وترقی درجات از واہب العطایا مسئلت مے نمایم، چُوں دُعاءِ ظہر الغیب اسرع باجابت است امیدِ شرفِ قبول است۔ مدتے ست کہ خبرے از اخبارِ ایشاں نرسیدہ است، چشمِ انتظار در راہ است۔ انتظار ہم از حد گذشتہ، ناچار قاصدِ مخصوص را روانۂ خدمت ساخت تا بزودی براخبار فرخندہ آثار اطلاع دہد واز کشاکشِ نگرانی رہاند۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ سعی نماید کہ دریں دارِ فناء کہ متاعِ غرور است سرانجام دارالخلود حاصل شود، تا بعدِ انقطاعِ اختیار و انقضاءِ مدتِ حیات ندامت نقدِ وقت نباشد ویَا حَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ زبانِ حال وقال نشود۔ باید کہ طلب مطلبِ اعلیٰ وشوق وصول مقصدِ اسنیٰ ہمیشہ دامنگیر بود ؎

در جہاں شاہدے وما فارغ — در قدح جُرعہ وما ھُشیار
زیں سپس دستِ ما ودامن دوست — زاں سپس گوشِ ما وحلقۂ یار

اگر دنیا مزرعۂ آخرت ووسیلۂ وصول درجاتِ نعیم نبودے بیں از بازیچۂ اطفال نبودے۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ۔ اِنَّ

Marfat.com

الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا۔ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔ ہر چند حرفِ نصیحت ازیں مذنب سراپا تقصیر باں زبدۂ خاندانِ استقامت فی المعنی تحصیل حاصل است، لیکن فرطِ محبت و ہواخواہی برآں مے دارد، امید عفو است۔ فضائل و کمالات دستگاہ میاں شرف الدین بخدمت مستعد شدہ باشد۔ چوں مشارٌ الیہ از مغتنماتِ روزگار است یقین است کہ قدرِ صحبتِ ایشاں شناختہ باشد۔ والسلام

مکتوب ۴۵ چہل و پنجم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند۔ در خوف خاتمہ و در تعظیم و توقیر علماء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْلٰی مَعَالِمَ الْاِسْلَامِ، وَرَفَعَ قَوَاعِدَ الدِّیْنِ وَمَهَّدَ هَا لِلْاَنَامِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْاَكْمَلَانِ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَهٗ هَادِیًا سُبُلَ السَّلَامِ وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْاَخْيَارِ۔ اَمَّا بَعْدُ ذرۂ خاکسار بے مقدار محمد سعید بعرض بندگانِ شاہزادۂ دیندار عالیقدر مجمع السعادات والکمالات البہیۃ الانوار مورد الاسرار مربی العلماء ملجاء الفقراء مَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰی ظِلَالَ اِقْبَالِهٖ وَاِحْسَانِهٖ، مے رساند کہ ہمتِ سامیۂ آں عالیحضرت چوں بترویجِ ملّتِ بیضاء و تائید شریعت زہراء تمام و کمال مصروف است و دریں آخر الزمان کہ اوان تراکم ظلمات و توارد محدثات و مبتدعات است شاہسوارِ مضمارِ استقامت ذاتِ اشرف است، بر ما فقراءِ زاویہ نشینانِ غربت و مسکنت لازم است کہ بدعاءِ سلامتی و فتح و نصرتِ ایشاں در اوقاتِ حسنہ مشغول باشیم۔ و چوں ایں دعاء متضمن خیریت عام است و بظہر الغیب صادر است، امید شرف قبول و اجابت دارد، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا۔ نشانِ سعادت عنوان کہ بایں ذرۂ حقیر صادر شدہ بود بورود آں مشرف گردید و دریوزۂ دعاءِ سلامتی خاتمہ رفتہ بود، بمطالعۂ آں خوشحالیِ عظیم روداد۔ حَمْدًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ کہ حضرت غنی علی الاطلاق ذاتِ انور را دریں جاہ و جلال سلطنت کہ مشمر انواعِ سُکر و غفلت است بسعادتِ خوفِ خاتمہ کہ مبناءِ خَشْيَةِ اللّٰهِ است ہادم اللذات ممتاز گردانیدہ۔ در حدیثِ نبوی عَلٰی مَصْدَرِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ آمدہ است کہ دو خوف جمع نشود نہ دو امن، آیۂ کریمہ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْءَ الْحِسَابِ مشعرِ ایں معنی ست۔ اما شیخ عبد العظیم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ در ترغیب و ترہیب آوردہ است

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ - اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ اَبَدًا، عَیْنٌ بَاتَتْ تَكْلَاءُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَعَیْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَاْسِ ذُبَابٍ مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ - رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیُّ - وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ بَاكِیًا فِیْ اُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ رُحِمُوْا - وَمَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا لَهٗ مِقْدَارٌ وَّمِیْزَانٌ اِلَّا الدَّمْعَةَ فَاِنَّهٗ یُطْفَاُ بِهَا بِحَارٌ مِّنْ نَّارٍ - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ مُرْسَلًا - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ تَهَافَتَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا یَتَهَافَتُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْیَابِسَةِ وَرَقُهَا - رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ حِبَّانَ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُؤْمِنِ اَفْضَلُ، قَالَ اَفْضَلُهُمْ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا - قَالَ اَیُّ الْمُؤْمِنِ اَكْیَسُ، قَالَ اَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَاَكْثَرُهُمْ مِّمَّا یَعُدُّهٗ اسْتِعْدَادًا اُولٰٓئِكَ الْاَكْیَاسُ - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ - حسب الاشارت ایں احقر دراوقات حسنہ بعد دعاء سلامتی ومزید توفیق واز دیاد اقبال بدعاء سلامتی خاتمۂ ایشاں مشتغل شدہ، امید است کہ میسر خواہد شد بمشیتہ سبحانہٗ - واز جملہ امور معینۂ حسن خاتمہ التزام قراءت سید الاستغفار است لیلاً ونہاراً - در مشکوٰۃ مذکور است عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ - قَالَ، مَنْ قَالَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ

مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ
اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -
ونیز در صحیفہ سعادت مسئلت علم با عمل رفتہ، ہر چند مے داند کہ حضرت حق سُبْحَانَهٗ حضرت ایشاں
را ملکۂ ہر دو دولت عطا فرمودہ، مَعَ ذٰلِكَ از حضرت وہاب سوال مزید بر مزید مے نماید، بخیر و
اجابت مقرون باد۔ از جملہ امور معینہ سعادت علم و عمل تعظیم و توقیر علماء ست و اہتمام بشان ایں طبقۂ
علیا۔ اگر بدرجۂ آنہا نتواند رسید بموجب اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کہ حدیث صحیح است بدولت
معیت مستسعد خواہد شد و شریک مراتب ایشاں خواہد گشت کہ علماء را سخین شموس ہدیٰ و نجوم
اہتداء اند۔ در ترغیب و ترہیب مذکور است عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَاَنْ اَجْلِسَ سَاعَةً
فَاَتَفَقَّهَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَاءِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ - رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ، ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ
اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ،
ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا
وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَّا يُسْتَخَفُّ بِهِمْ، اَلْمُنَافِقُ ذُو الشُّبْهَةِ
فِي الْاِسْلَامِ، وَذُوا الْعِلْمِ، وَاِمَامٌ مُّقْسِطٌ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ - ایں مقصر
نیز در یوزہ گر است کہ در اوقات شریفہ ایں مسکین را بدعاء سلامتی ایمان و نجات از کید نفس و شیطان
یاد آوری مے فرمودہ باشند۔ منذری از ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا از رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم آوردہ کہ دو دعاء ست درمیان آنہا و میان حق تعالیٰ حجاب نیست دعاء
مظلوم و دعاء مردم برادر خود را بظہر الغیب۔ و در روایت ابی ہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وارد شدہ کہ سہ
شخص است کہ دعاء ایشاں رد نیست صائم و امام عادل و مظلوم۔ ہمشیرہ زادۂ فقیر خواجہ محی الدین
چوں بارادۂ ملازمت عالیہ کہ متضمن تربیت صوری و معنوی ست و مثمر ثمرات دارین، محرم بارگاہ
سلطنت گردید، ایں فقیر نیز بدو کلمۂ نامربوط مصدع خادمان عتبۂ عالیہ گشت - وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

Marfat.com

وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْبَرَكَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب ۴۶ چہل و ششم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان ہند۔ در نسبت محبت و فضائل طریقۂ نقشبندیہ و در معنی مریدی و مرادی و احادیث در فضیلت بعضے اعمال۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ مَرَایَا كَمَالِهٖ، وَصَيَّرَ اَرْوَاحَ الْكَامِلِيْنَ مَشَاهِدَ جَلَالِهٖ وَجَمَالِهٖ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ سَيِّدًا وَّاِمَامًا لِّلْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُتَاَدِّبِيْنَ بِاٰدَابِهٖ۔ اما بعد بندۂ خاکسار ذرۂ بے مقدار محمد سعید بخدمت شاہزادۂ دیندار عالیقدر ناصر الملۃ البیضاء و مروج الشریعۃ الغراء، مؤید الدین القویم، مشید احکام الصراط المستقیم، رفع اللہ سبحانہ قدرہ و شرح صدرہ مے رساند، کہ ہر چند بعد ابدان مانع لقاء صوری ست و موجب ہجران و دوری، اما چوں عروۂ وثقٰی محبت قوی ست، قرب و معیت معنوی کہ لازمۂ حب است نقد وقت است، قَالَ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فَضْلُ الصَّلَوَاتِ وَاَكْمَلُ التَّحِيَّاتِ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ مقصود از سیر و سلوک و دوام ذکر و حضور تحصیل نسبت محبت است کہ متضمن جمیع نعم جلیلہ است۔ سرآمد صنوف محبت آن است کہ ازاں طرف باشد، و ہر چہ با آنحضرت عالی منسوب است اعلیٰ و اکمل است۔ و شک نیست کہ آن موہبت است۔ و اقرب طرق وصول ایں موہبت تحصیل و تکمیل مراتب متابعت حضرت حبیب رب العزت است عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا۔ کریمۂ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ مشعر بر آں است وسیلۂ دولت اتباع کہ منتج محبت است بمعنی محبوبیت طریق حصول محبت دوام کہ درمیان ذکر محبت ملازمت است ولہذا گفتہ اند مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ۔ و بدیہی ست کہ دوام ذکر بمجرد لسان متعذر است سعی باید نمود کہ دل ہمواره بیاد الٰہی باشد و حضور بکیف دائمی نصیب وقت گردد بحدے کہ غفلت را ہرگز گنجائش نباشد۔ فرضاً اگر ظاہر بہزار مشغلہ گرفتار شود باطن متلون نشود و از حضور بغیبت نیاید، وَرِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ نقد حالش بود۔ ایں نسبت شریفہ ہر چند نصیب منتہیان است کہ بحقیقت فناء و نیستی رسیدہ اند و از شر

Marfat.com

معاوداتِ امارہ وارستہ، امامبتدیانِ طریقۂ نقشبندیہ عَلَیْهِمُ التَّحِیَّةُ وَالرِّضْوَانُ مِنْ حَضْرَةِ الْمَنَّانِ کہ شربے ازاندراج النہایت فی البدایت، کہ خاصۂ ایں طریقۂ علیہ است وازانجا حضرت خواجۂ نقشبند قُدِّسَ سِرُّهٗ فرمودہ اند کہ ما نہایت را در بدایت درج کردہ ایم، چشیدہ اند، ازاں دولتِ عظمےٰ حظِ وافر فراگرفتہ اند ونصیب از خلوت در انجمن دارند ؎

از بروں درمیانِ بازارم　　وز دروں خلوتے ست بایارم

واشارہ بایں نسبتِ شریفہ است آنچہ فرمودہ اند ؎

از دروں شو آشنا وز بروں بیگانہ وش　　ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

؎ نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند　　کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

از دلِ سالکِ رہ جادۂ صحبتِ شاں　　می برد وسوسۂ خلوت وفکرِ چلہ را

وایں ذکرِ قلبی کہ دریں طریق معروف است مثمر جذبہ است۔ ولہٰذا دریں طریق جذبہ مقدم آمد بر سلوک، ومجذوب سالک روندۂ ایں راہ نام یافت۔ مقرر است کہ مجذوب سالک افضل از سالک مجذوب است، زیرا کہ مجذوب نصیبے از معنی مرادی ومحبوبی دارد ومُخلَصی نشانِ حالِ او، بخلافِ سالکِ مجذوب کہ نصیب از مریدی ومحبی یافتہ ومُخلِصی راہِ حالِ او۔ از مریدی تا مرادی واز محبی تا محبوبی فرقِ بسیار است، کہ مریدی رفتن است بپاءِ خود ومرادی بُردن است کشاں کشاں، ولِذا گفتہ اند اَلْمُرِیْدُ یَطْلُبُ الْمُرَادَ وَالْمُرَادُ یَهْرُبُ۔ تحقیق ایں سخن آں است کہ دریں طریقۂ علیہ شروع سیر از قلب است کہ موردِ جذبہ است، بخلافِ اکثرِ طرق کہ شروعِ سیر از عالمِ خلق است ومجاہدۂ ظاہر کہ بسلوک تعلق دارد، بعد تحصیل مجاہدہ وسلوک بجذب می آید وبمرتبۂ معرفت مشرف میگردد بخلافِ ایں طریقۂ سنیّہ کہ شروع از جذبہ مے فرمایند ودر ضمنِ آں مراتبِ سلوک مسلوک میگردد وکار بنہایت النہایت می رسد۔ وازیں بیان حقیقتِ اندراجِ نہایت فی البدایت ہویدا گردید، چہ نہایتِ دیگراں وصول بدولتِ جذبہ است کہ جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ، وآں دریں طریق اوّل درپیش وایں نسبت جذبہ را سیرِ انفسی نامند وسیرِ مستدیر ونیز آں را اقرب در اقرب فرمودہ اند، بخلافِ سیرِ ثانی کہ شروعِ آں از آفاقی ست وآں را سیرِ مستطیل نامند۔ ونشانِ شروعِ جذبہ یافتنِ انجذاب وکشش است

Marfat.com

دل را مبرّا از شش جہت، وگاہ است کہ جہت فوقانی متوہم گردد۔ و در ضمن آں غیبت از حواس و اضمحلال و استہلاک و فرو رفتگی و خلاصی از اغیار اگر یابد نعمتے ست عظمےٰ و مبشرِ سعادتِ ترقیات۔ حضرت خواجہ نقشبند قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند کہ نسبت ما انعکاسی ست، یعنی دریں طریقہ ترقیات بیشتر منوط بانعکاسِ فیض است از باطنِ شیخ۔ ہر چند مسترشد آئینۂ باطن را بمحبتِ شیخ مقتدا و تحصیل راہِ مناسبت و متابعتِ او منور سازد فیوض از باطنِ شیخ منعکس شود و بمجردِ صحبت و محبت از حضیض نقص باوج کمال برد، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ وَلْنَخْتِمِ الْكَلَامَ بِخَاتِمَةٍ حَسَنَةٍ فِيْ فَضَائِلِ الصَّالِحَةِ۔ عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِنَّ فَكَاَنَّهٗ اَبْطَاَ بِهِنَّ۔ فَاَتَاهُ عِيْسٰى فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَتَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهِنَّ، فَاِمَّا اَنْ تُخْبِرَهُمْ وَ اِمَّا اَنْ اُخْبِرَهُمْ۔ فَقَالَ يَا اَخِيْ لَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهِنَّ اَنْ اُخْسَفَ اَوْ اُعَذَّبَ۔ قَالَ فَجَمَعَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ حَتّٰى امْتَلَاَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرُفَاتِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ۔ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاَمَرَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهِنَّ۔ اَوَّلُهُنَّ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ ثُمَّ اَسْكَنَهٗ دَارًا فَقَالَ اعْمَلْ وَادْفَعْ اِلَيَّ، فَهُوَ يَعْمَلُ وَيَدْفَعُ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ۔ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا۔ وَاِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا تَلْتَفِتُوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ اِلٰى وَجْهِ عَبْدِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ۔ وَاَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَ صُرَّةٍ مِّنْ مِّسْكٍ كُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّجِدَ رِيْحَهٗ، وَاِنَّ الصَّائِمَ عِنْدَ اللّٰهِ اَطْيَبُ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ۔ وَاَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔ وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَرَّبُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ۔ فَجَعَلَ يَقُوْلُ هَلْ لَّكُمْ اَنْ اَفْدِيَ نَفْسِيْ مِنْكُمْ وَجَعَلَ يُعْطِي الْقَلِيْلَ وَالْكَثِيْرَ حَتّٰى فَدٰى نَفْسَهٗ۔ وَاَمَرَكُمْ

بِذِكْرِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۔ وَمَثَلُ ذَالِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِيْ اَثَرِهٖ حَتّٰى اَتٰى حِصْنًا حَصِيْنًا فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ فِيْهِ ۔ وَكَذَا الْعَبْدُ لَا يَنْجُوْ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِعَضِّهٖ ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ نَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، قَلْبًا شَاكِرًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّبَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا وَّزَوْجَةً لَا تَبْغِيْهِ حُوْبًا فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى الْجُوْعِ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ ۔ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَأٍ ، سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۔ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسٰى مُؤْمِنًا عَلٰى عُرْيٍ ، كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، لَاَنْ اُطْعِمَ اَخًا لِّيْ فِي اللّٰهِ لُقْمَةً ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰى مِسْكِيْنٍ بِدِرْهَمٍ ، وَلَاَنْ اُعْطِيَ اَخًا لِّيْ فِي اللّٰهِ دِرْهَمًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰى مِسْكِيْنٍ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ ۔ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَكْثِرُوْا مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلٰى مَا حَكَاهُ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ الْمُنْذِرِيُّ ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلٰى ۔

مکتوب چہل و ہفتم بنام خواجہ محمد صدیق کشمی ۔ در حقیقت امکان و دعا برائے استقامت بر عقیدۂ اہل سنت و طریقۂ مجدد الف ثانی و در کیفیت احباب بعد از انتقال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۔ نیازمندیٔ این ذرۂ احقر بخدمت مشفقی مکرمی خواجہ محمد صدیق سلمہ اللہ سبحانہ مقبول باد ۔ امید کہ این مقصر را از حاشیۂ خاطر عاطر محو نفرمایند و متوجہ و صرفِ ہمت معاودن حالِ این فرد ماندہ باشند ، کہ تمامیٔ ہمت و یکسوئی نہمت مصروف مراضیِ مولائے حقیقی گردیدہ از رقیب ماسوائے او بالکلیہ آزاد گردد و عابدِ منحوتِ دیگر و خیالِ خود نباشد ، و این علائقِ متکثرہ و

Marfat.com

عوائقِ متعددہ مانع مطلوب حقیقی، کہ غیر او جز سَرَابٌ بِقِيْعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاءً نیست نگردد، چگونہ مانع باشد کہ ہر چہ بداغِ امکان متسم است از خلوت خانہ عدم ببارگاہ وجود قدم نہادہ است واز کون بہ بود نیامدہ۔ عدم صرف حجاب وجود بحت چہاں گردد، ونیت محض کجا ردپوشِ ہستِ مطلق باشد و یا برآئینت آں جمیل بے مثال ہویدا گردد، درکنام آئینہ درآید او۔ اتحاد وعینیت را چہ گنجائے رذیل ذاتی کہ بجمیع خسائس موسوم است او را با حضرتِ کبیر متعال چہ دعوئ ہمسری وہم آغوشی۔ دریں جزءِ آخر الزمان کہ بوقتِ تراکم ظلمات است وغلوِ جنود ہوا و شیاطین، بہترین امورِ جزا ایں نمے داند کہ بہرۂ از نیاز از حضرت بے نیاز مسئلت نمودہ آید کہ بر عقیدۂ حقۂ اہل سنت وجماعت شکر اللہ سعیہم وطریقۂ مرضیۂ حضرت امام الواصلین غوث الواژنین صاحبِ سرِ رحمانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ استقامت نصیب شود۔ واز محدثانے کہ بوالہوسانِ ایں وقت کخیلاتِ واہیۂ خود احداث نمودہ اند دور دارد، اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔ وجود اشرفِ حضرتِ مجدد خزینۂ رحمت ہاءِ آلہیہ بود بعد از تحالِ آں مفتحِ ابوابِ فیض ظلمتے خاص بر اہلِ روزگار کہ خود را از محرمان وا مے نمودند طاری شد و براہے افتادند کہ بازگشت ازاں امکان ندارد واز نامحرماں چہ نویسد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل و ششم

بنام میر محمد نعمان در آنکہ چون را بہ بیچون ہیچ مناسبت نیست۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ شَرَّفَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِتَشَرُّفَاتِ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ ذرۂ احقر مشہودِ ضمیرِ انور مے گردانند کہ احوالِ ایں مقصر حسبِ ظاہر بہنجِ سداد مقرون بعافیت است، از الطافِ عزیزاں امید مے دارد کہ رحمے بحالِ ایں درماندہ فرمایند تا ظاہر او عنوانِ باطنش باشد و باطنش بے نشان، تا مظہرِ فیضِ بے نشان گردد کہ نشان مندرا بہ بے نشان راہ نیست وچون را بہ بیچون وجہِ مناسبت مفقود، اِذْ لَا يُدْرِكُ الشَّيْءُ مَا يُضَادُّهٗ۔ بدیہی ست کہ وجوہ واعتبارات بعد سقوطِ آثارِ عدمیہ کہ ذاتی او گشتند، چوں از دائرۂ شیون اند وچوں را در آں مدخلے ست کامل، بحضرتِ ذاتِ معرا کہ شان را آنجا گنجائش نیست وچونی را مجال نہ، راہِ مواصلت مفقود است ومعنی را بعینِ طریقِ مرا فقت معدوم۔ ہیہات خلاصی ازیں کرا میسر است کہ نجات شیئے از ذاتِ خود محال است، مگر عنایتِ بے غایت دستگیری مے فرمودہ از ذات حظے کرامت فرماید وبداں دولت قصویٰ مستسعد گرداند، یا ضمنِ ایں قسم بندہ محبتاءِ خود سازد، ہر چند معنے ضمنیت بشیر وصول بکمالات صاحبِ ضمن بشیر، كَمَا تَقَدَّرَ فِي الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ۔ وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل و ہفتم

بنام سید ابو الخیر شاہ آبادی۔ در تحریص فنائے تام۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ

Marfat.com

عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکتوبِ مرغوب برادر سعادتمند سید ابوالخیر رسید و موجبِ فرحتِ فراواں گردید۔ حضرتِ حق سبحانہٗ آں برادر را موردِ عنایتِ خویش دارد و بمتابعتِ حبیبِ خود علیہ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ مزین دارد کہ جمیعِ کمالات در ضمنِ آں مندرج است۔ آنچہ از رباعی شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہٗ کہ جسم ہمہ اشک گشت و چشم نگریست، الخ مرقوم نمودہ اند کہ حسبِ حال است بسیار اصیل و عالی ست۔ اللہ تعالیٰ بحقیقتِ آں متحقق داشتہ بغنائِ اتم کہ زوالِ عین و اثر لوازم آں است رسانیدہ شربے از بقاء باللہ ارزانی دارد۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب پنجاہم بنام خواجہ ابوالخیر ابن حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔ در آنکہ بناءِ طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ بر اتباعِ سید ابوریٰ است صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق جل وعلا ذاتِ بابرکات حضرت مخدومزادہ عالی قدر را ہموارہ برمفارق نیازمندان فیض بخش انوار دیرکاتِ صوری و معنوی دارد۔ امید کہ ایں ذرۂ احقر را از حاشیۂ خاطر محو و منسی نفرمایند، تا ایں مخمول زادیۂ عدم و نیستی کہ ذل و افتقار ذاتی اوست و فناء و انکسار جزءِ حقیقتِ او، بوجودے مشرف گردد کہ عدم عدیلِ او نبود و نیستی را در آنحضرتِ علیا بار نہ، مگر بحضورے مکرم شود کہ غیبت و رفتاءِ او نیست و بشہودے کہ استتار دنبال او نہ ہر چند ازیں مطلب اعلےٰ جز تمنائے نقدِ وقت نیا شد و از حصول جز آرزو بدستش نیاید، کہ زوالِ امکان محال است و تبدلِ حروث بقدم ممتنع، و وجہِ مناسبت کہ مستدعی حصولِ مرام است مفقود

هـ كَيْفَ الْوُصُوْلُ اِلٰى سُعَادَ وَدُوْنَهَا ... قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَهُنَّ خُبُوْتُ

مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ ... غَايَةُ مَا فِي الْبَابِ

آں است کہ تراب کہ سرشتِ او از دایۂ نیستی ست و کشتِ او در مزرعۂ پستی، و بمصاحبتِ انوارِ آفتابِ ہویت در عرصۂ ہستی جلوہ گر شدہ و بآثار تربیتِ او صورتِ سربلندی یافتہ از ہمسریِ آنحضرت مطلے خود را باز دارد و خیانت در امانت نہ نماید، و لباس عاریتی کہ در بر پوشیدہ است از خود نداند و بموجبِ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَہْلِہَا ہمہ کمال را باہلِ آں حوالہ نمودہ بلسانِ حال و مقال تبرانۂ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ ناطق گردد و اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِیْ وردش بود۔ و حصول ایں نعمتِ عظمےٰ و دولتِ قصوے منوط بمتابعت سید ابوریٰ علیہ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوَاتُ الْعُلٰی کہ بناءِ طریقۂ مرضیۂ حضرات خواجگان عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ بر آن است و مدارِ کارِ ایشاں بر آں، احوال و مواجید ہمہ را تابع ایں سعادتِ کبریٰ داشتہ اند۔ لہٰذا ایں طریقۂ علیہ افضلِ طرق

Marfat.com

طرز آمد و نہایتِ دیگراں در ہدایتِ ایشاں مندرج گشت کہ طریق اصحاب کرام است عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَ حَقِیْقَۃِ ھٰؤُلَآءِ الْکَابِرِ وَاقْتِدَآءَ اٰثَارِھِمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب پنجاہ و یکم بنام شیخ محمد عبداللہ پسرِ خود۔ در علو و عظمتِ واجب تعالےٰ و فقدِ حرمانِ ممکن۔ و در عظمتِ شانِ نماز و عجزِ مصلی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؎

بآبِ زمزم و کوثر سفید نتواں کرد ۔۔۔ گلیمِ بختے کسے را کہ بافتند سیاہ

بیچارہ اگر ہزار سال جاں بکاہد و در مبادیِ تعیناتِ خود بپوید و تحقق بآں پیدا کند و نام و نشان از حقیقتِ عدمیہ نگذارد و در رفع قیود نمودہ در صرافتِ اطلاقی تجسس نماید، از دائرہ خیال نہ برآمدہ باشد۔ و ہر چند جمال تقیدات مرتفع سازد و یکرنگیٔ وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُھَا جَامِدَۃً وَّھِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ متجلی شود، اما از زنجیرِ صُنْعَ اللّٰہِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ خلاصی یافتنش از جملۂ محالات است۔ با آنکہ عدم عدم است و آں لاشیٔ محض است و وجود وجود است و ورا با تقیدچہ کار، لیکن چوں صنع قادرِ مختار ایں است عدم را ہست نما کردہ مطلق را عین مقید ساخت، ارتفاعِ آں جز از شہودِ حقیقتِ ممتنع کہ متعلق علم آلہی ست جلا و علا، در وقتِ استیلاء و غلبۂ شہودِ حقیقت الحقائق آثارِ عدمیہ را غیرِ استتار چہ چارہ، و در شعشعانِ آفتابِ جمال ظلمات را جز اضمحلال کدام نصیب، اما در ورودِ صحو و ظہورِ درجات امور کَمَا ھِیَ در عینِ زوال ثبوت است و در کمالِ محویت تحقق، پس غیر مہجوری و دوری نصیبِ آں نخواہد شد و وراءِ حرمان کارش نہ آں دہم بود کز تو دوئی برخیزد۔ امکان وحدت

آں دہم بود کز تو دوئی برخیزد ۔۔۔ امکان وحدت براہ روی برخیزد

ازیں جا تواند بود کہ کمل عرفاء دائم الحزن متواصل الفکر بودند۔ دامن عز مطلوب ازاں بزرگ تر است کہ در حریمِ محترمِ آں ایں بیچارہ را جائے باشد ؎

سرِ پیوندِ ما ندارد یار ۔۔۔ چوں تواں شد ز بخت برخوردار

ہر قدر قرب پیدا کند ہماں قدر مباعدت نصیب خواہد شد و لوازم فقر و مسکنت و نیستی و عجز و پستی را مطالعہ خواہد نمود۔ بدیہی ست کہ کمال عبارت از رؤیت اشیاء ست کَمَا ھِیَ، پس آناً فاناً مشاہدۂ دائم در خود مے نماید و یائے مطلق از وسولِ جمیل علی الاطلاق پیدا مے کند کہ رفع وجوہِ مناسبت باعثِ آن است، و ایں مقام عبدیت است، و سرآمدِ امکنۂ عبودیت نماز است و ظہور و فائقِ آں

Marfat.com

وَرنماز بیشتر مانا کہ کریمہ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْ رَبِّهِمْ الایہ اشارہ است بدیں تراکم آثارِ بندگی کہ موجبِ رؤیتِ دناءت وخساستِ عابداست ومفنیٔ انانیتِ طبیعتِ اوکہ بغایت شاق است وآں درحقِ اہلِ صحو است وواصل اصلاً نہ آنکہ ازاذاقِ ومشاربِ تجلیاتِ ظلال شاداب است وبہ پندارِ لقاءِ محبوب ملتذ، اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْ رَبِّهِمْ رمزے ست محال نشاں۔ وہذا از بعض اکابر منقول است کہ درِ وقتِ قصدِ نماز زنگِ انثیاں متغیر مے شد از ہیبتِ کبریائیِ ذاتِ معبود جل وعلا بکمالِ خوف ورغبت، ولیکن چوں معنی دریں تخریبِ دشمنِ محبوب است واثباتِ علوِ محبوب ہرچند بصورت تلخ است اما بغایت شیریں ومحبوب، کریمۂ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا وکریمۂ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ رمزے ست بداں۔ ونیز ایں تخریب متضمنِ آن است کہ بجاءِ آں ظلِ منعکسِ اصل نشیند هٰكَذَا اِلَى الْاُصُوْلِ۔ حضرت قطب الاقطاب قُدِّسَ سِرُّهٗ در آخرِ کار بر انثیاں عظمتِ شانِ نماز وعجزِ مصلی آنقدر مستولی شدہ بود کہ نزدیک بود کہ ایں کارخانۂ بزرگ از انثیاں معطل شود۔ مهما امکن بعد از ادائے فرائض وسنن مؤکدہ اشتغال بنوافل نمے کردند وچنداں زیرِ بارِ ایں امرِ جلیل القدر بودند کہ چہ شرح دہد بعنایتِ اللہِ سُبْحَانَهٗ آخر بچند روزِ قلیل قبلِ ارتحال عنایاتِ آلہی باصنوفِ بشارات ودستگیری نمودہ وتسلیۂ مسمومانِ حضرتِ قدس خود فرمودہ چنانچہ تفصیلِ آں در کاغذِ دیگر بمشیئۃِ اللہِ سُبْحَانَهٗ مے نویسد۔ مے فرمودند کہ فلانے چوں با ما مستِ تو ایں کرامات وبشارات حاصل شد، ترا ہم از جمیع کمالات بہرہ است تام، حَمْدًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ فَحَصَلَ كَيْفِيَّةٌ مَّجْهُوْلٌ شَأْنُهَا۔ وَالْكُلُّ وَاِنْ كَانَ بِاِعْتِبَارِ الشُّهُوْدِ لٰكِنْ بِمُوْجَبِ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ يُعَامِلُ مَعَهٗ مُعَامَلَاتٌ وَّيَخْتَفِيْ اَسْرَارٌ۔ عَرَفَ مَنْ عَرَفَ حَقِيْقَتَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ، وَلَيْضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہ ودوم۔ بنام شیخ محمد لطف اللہ پسرِ خود۔ در تعبیرِ شعرِ حافظ رح نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ع عکسِ روئے تو چو در آئینۂ جام افتاد یعنی چوں پرتوے از جمالِ بے کیفِ تو کہ عبارت از متجلی شدنِ ذاتِ منزہ است در پردۂ اسماء وشیونِ خویش بر دلِ عارف بتافت وا ورا مغلوب ومدہوش خود ساخت، عارف از خندۂ مے واستیلاءِ مسکرِ مستی کہ بورودِ عساکرِ وجود آلہی جل وعلا بر خرابۂ ہستیِ ضعیف، ولپست شدنِ قوتِ تمیز کہ ناشی از تفرقہ وتکثر بود در طمعِ خام افتاد ودانست کہ محبوبِ بے پردۂ عکوس ولغیرِ حجبِ ظلال در غیرِ مشہودِ من خواہد

Marfat.com

درآمد و مطلوب بے حیلولت ازیں ششیون بآغوش خواہد آمد، و فی الحقیقت ایں طمع است خام و تمنی است نافرجام ؎

با گلرخ خویش گفتم اے غنچہ دہاں ہر لحظہ بپوش رو چو عشوہ دہاں
زو خندہ کہ من بعکسِ خوبانِ جہاں در پردہ عیاں باشم و بے پردہ نہاں

حقیقت آن است کہ چوں عالم صور بر اسماءِ واجبی محبول گشتہ و ہر جزءِ ازاں مظہرے ست مر اسمے را، غایت الامر بجہتِ کسوتِ کونیہ و تعیناتِ مختلفہ، در نظرِ عوام کالانعام از ظاہر دور افتادہ است و راہِ ورود بآں حقائق مسدود و بعنایت اللہ سبحانہ، چوں لطف بے غایت مدد فرماید و دلالت باصل کند، نہایتِ عروج تا باصل خود کہ رب اوست و ایں مظہر اوست خواہد نمود، و راءِ آں پوشیدن نزدِ اکثرِ متاخرینِ صوفیہ در عدمِ خود کوشیدن است از وراءِ اصلِ عدمیہ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط رمزے ست بداں نافہم۔

مکتوب پنجاہ و سوم بنام شیخ محمد لطف اللہ پسر خود، در تاویل کریمۂ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ وَيَسْئَلُوْنَكَ تَاوِيْلُهٗ يَسْئَلُ اَهْلُ السُّلُوْكِ الشَّيْخَ عَنِ الْجِبَالِ النَّوَاشِئِ الْبَدَنِيَّةِ وَالْقُيُوْدِ الْمُشَخَّصَةِ الْحَاجِبَةِ عَنِ الْوُصُوْلِ اِلَى الْمَطْلَبِ الْاَقْصٰى وَالْفَوْزِ بِالسَّعَادَةِ الْقُصْوٰى هَلْ لَهَا اِرْتِفَاعٌ مِّنَ الْبَيْنِ وَهَلْ يُكَاشَفُ وَرَاءَهَا بِالْعَيْنِ، فَقُلْ يَا يُّهَا الْكَامِلُ الْفَانِيْ مِنْ نَفْسِهِ الْبَاقِيْ بِرَبِّهٖ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا كَالرَّمْلِ السَّائِلِ ثُمَّ يُطَيِّرُهَا وَاِنَّمَا اَضَافَهَا اِلٰى رَبِّيْ وَاِنْ كَانَ مَبْدَءُ فَيْضِ كُلِّ اَحَدٍ اِسْمَهُ الَّذِيْ يَرْبِيْهِ بِكَوْنِ مَرْبُوْبِيَّتِهٖ وَمَظْهَرِيَّتِهٖ وَاسِطَةً بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اسْمِهٖ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ يَقَعُ الْاِشْتِرَاكُ فِيْ كُلِّ الْاِسْمِ بَلْ هُوَ الْجَاذِبُ لِلْفُيُوْضِ غَالِبًا۔ نَسْفًا تَامًّا لِعَدَمِهٖ رَأْسًا بِحَيْثُ لَا يَبْقٰى مِنْهُ شَيْءٌ، فَيَذَرُهَا اَيْ اَرْضَ اسْتِعْدَادِهٖ وَهِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا، قَاعًا مُنْبَتًّا قَابِلًا لِلْنَّبَاتِ بِالْمَوْهَبَةِ الْاِلٰهِيَّةِ، صَفْصَفًا مُسْتَوِيًا لِاسْتِهْلَالِ مَا عَلَيْهَا مِنْ مَّعَالِمِ التَّعَيُّنَاتِ، لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا يَقْتَضِيْهِ الْجُزْءُ الْاَرْضِيُّ وَلَا اَمْتًا يَقْتَضِيْهِ الْجُزْءُ النَّارِيُّ۔ يَوْمَئِذٍ اَيْ حِيْنَ نَسْفِهَا كَذٰلِكَ يَتَّبِعُوْنَ اَيْ اَهْلُ السُّلُوْكِ الدَّاعِيَ الْاِلٰهِيَّ اَيْ اَصْلَهٗ وَهُوَ حَقِيْقَةٌ مِّنَ الْوُجُوْدِ الَّذِيْ هُوَ الْاِسْمُ الْاِلٰهِيُّ لَا عِوَجَ لَهٗ لِاِرْتِفَاعِ الْمَوَانِعِ، فَلَمَّا وَصَلَ اِلَيْهِ ثُمَّ مِنْهُ اِلٰى مَا لَا يُمْكِنُ التَّعْبِيْرُ عَنْهُ بِعِبَارَةٍ وَّلَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِاِشَارَةٍ، كَلَّتِ الْعُقُوْلُ

Marfat.com

عَنْ بَیَانِہٖ وَاسْتَغْرَقَ الْوَاصِلُ فِیْ لُجَّۃِ الْحَیْرَۃِ ۔ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا رَمْزًا خَفِیًّا دَقِیْقًا کَمَا یُرْمَزُ اِلَی الْوَجْدَانِیِّ ۔ وَالسَّلَام ۔

مکتوب پنجاہ وچہارم ۔ بنام شیخ محمد تقی پسر خود در سرِ کریمۂ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ چہ در صورتِ غفلت از مطلوبِ حقیقی و توجہ بوراءِ آں ہرچند بظاہر آرمیدہ است اما فی الحقیقت در اضطراب است ، چہ قلب بالذات از دالہانِ جمالِ جمیل علی الاطلاق است و مشغوفِ حضور و مشاہدۂ آں پس در غیب ازاں غیر از اضطراب نصیبے نخواہد بود ۔ وچوں بیادِ او تعالےٰ مشغول باشد و باطمینان پیوند و لعینِ رحیم ہموارہ در سعی آن است کہ تسویل و تزیینِ حدیث بہواجس مشغول دارد و محرومی و مطرودی نقدِ وقتش کند ، خصوص در وقتِ ادائے صلوٰۃ کہ کمال محل قرب است صرفِ طاقتِ خود مے نماید ۔ اما جمعے کہ بعنایاتِ الٰہی بذکرِ حق جَلَّ وعلا مشغول اند از دامِ وادیٔ ہلاکت مے برآیند و متنبہ مے گردند ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ۔ اشارتے ست بدیں ۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ ۔ وَالسَّلَام ۔

مکتوب پنجاہ وپنجم بنام شیخ محمد عبداللہ پسر خود ۔

در توجیہِ کلمہ عارف را ہمت نیست ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی بزرگاں فرمودہ اند کہ عارف را ہمت نیست ۔ تحقیق آں چنانکہ بریں مسکین ظاہر ساختہ اند آن است کہ ہمت تابع قدرت و ارادت است ، ہرگاہ عارف از جمیع اوصافِ خود برآمدہ باشد بلکہ از ذاتِ خویش فانی شدہ جمادِ محض و میتِ بے حس گردیدہ باشد ہمت کہ منافیِ آن است کجا داشتہ باشد ۔ از محکمِ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَا اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَا ہمت چہ گنجائش دارد ۔ وَهُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ ۔ وَالسَّلَام ۔

مکتوب پنجاہ وششم بنام شیخ محمد یعقوب پسرِ خود ۔ در تفسیرِ وَیُحِبُّوْنَ اَنْ یَّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا اشارہ بدان است کہ آنچہ از فاعلِ مجازی بظہور مے آید مثلِ ذاتِ او ہالک و متلاشی ست ، فی الحقیقت چنانکہ عینِ اُو را ثبوتے نیست جز در مرتبۂ ارادت و حس و ہمچناں احکامِ او را بودے نیست جز دراں مرتبہ ، و در نفس الامر ذات و فعل و صفت مرحق را جل وعلا متحقق است ۔

Marfat.com

پس گرفتارانِ پندار کہ این ذاتِ ہا لکہ را مصدرِ احکامِ خارجہ تصوّر نمایند و خود را مورد حمد کہ مقتضیِ فاعل است از جہل حقیقت دانند، ہمیشہ بداغِ طرد و مہجوری از حضرتِ حقیقت الحقائق متسم باشند، و با آنکہ خود ہا را منعم و بظواہرِ نعم متلبس میدانند فی الحقیقت گرفتارِ عذابِ آلہی اند، و بآں اشارہ فرمودہ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ اصحابِ توحید وجودی ازیں کریمہ چناں فہم نمایند کہ با آنکہ فاعلِ افعالِ متکثرہ کہ کثرتِ آنہا نیز جزو دہم نیست حضرتِ وجود است، ذاتِ شاں نیز جزو دہم نیست، گرفتارانِ کثرتِ موہومہ کہ نظرِ بصیرتِ شاں نفوذ بحقیقتِ وحدت نکردہ است ہمیشہ گرفتارِ عذابِ دُوری اند۔ وَهُوَ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم بنام مولانا شیخ محمد فرخ پسرِ خود۔ در بشارتِ حصولِ منصبِ خلت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ بِكَرَمِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ آں موعود کہ در مکتوبے نوشتہ اند کہ ایں خلعتِ خلت انتسابی خواہم داد، در حضرتِ اجمیر مفتخر بودند و نسبتِ خلت بایں احقر عنایت کردہ فرمودند کہ ایں سفر گویا محض از برائے فلانے بود، حَمْدًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ حَمْدًا كَثِيْرًا۔ وچوں خلعتِ نسبتِ قیومیت باخوی مرحمت فرمودند، گفتند دیدم اشیاء بشوقِ تمام ملصق بمشارٌ الیہ شدند و ہمہ قبول ایں معنی نمودند، الحال بمن کارے ندارند۔ وچوں بسببِ بودنِ من دریں کارخانہ ایں علاقہ بود الحال چنیں شدے باید کہ زود ارتحالِ من واقع شود چناں شد۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہ و ہشتم۔ بنام جان جاناں بیگم بنت عبدالرحیم خان خاناں در اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ صحیفۂ شریفہ رسید، چوں متضمن توفیقِ اعمالِ صالحہ بود بہجت بر بہجت افزود۔ اللہ تعالےٰ استقامت کرامت فرمودہ از صورت بحقیقت و از حقیقت بحقیقت الحقائق رہنمونی کند۔ تا ایں خیالِ ہوا و ہوس سدِّ راہِ مقصد است و مطلبِ ابہے فگردد و اشتغالِ عادات در سوم کہ سببِ حرمان است باعثِ مباعدت از رفیقِ اعلےٰ نباشد۔ وچوں نشاءِ دنیوی مضاد نشاءِ اخروی آمدہ است غالباً اسبابِ عزِّ ایں موجباتِ ذلتِ آن است و تلذذاتِ ایں متاعِ غرور مُولماتِ آں دار سرور است، جہدِ تمام در ترتیب و تعمیرِ سراءِ پایندہ نماید کہ تحصیلِ اسبابِ رضاءِ مولیٰ علی الاطلاق کہ فیاضِ سحائبِ نعمِ صوری و معنوی ست عقلاً و شرعاً واجب است۔ وچوں اتباعِ شریعتِ مطہرہ دو جزء است، اتیانِ مراضی و اجتنابِ از معاصی، و جزءِ ثانی کہ بورعِ معتبر است و متضمن احتراز از محرمات و مشتبہات و مکروہات، مہم اولیٰ مدارِ اعظم اسلام و اسنۂ عنانِ ہمت

Marfat.com

بتحصیل ایں امر اہم مصروف دارد، بہ کتب فقہ رجوع نمودہ، و مولفات صوفیہ را کہ بجلیۂ اتباع و سرور دین علیہ الصلوۃ والسلام محلّی اند، منظور داشتہ ایں کارخانۂ بزرگ را برپا دارند۔ وچوں مدار طریقۂ مرضیۂ حضرت خواجگان قدس اسرارہم بر متابعت سنت است واجتناب از بدعت نامرضیہ و عمل بہ عزیمت مہما امکن از محدثاتے کہ دریں زمان شیوع یافتہ وجہت تراکم ظلمات بدعت کہ بسبب بُعد عہد نبوت استیلاء گرفتہ، بطلان آن از نظر عوام بلکہ بسیارے از خواص برخاستہ محترز باشند۔ احوال و مواجید کہ بر وفق شریعت غرّاء بود و بر طبق قوانین ملت بیضاء آں را بجاں و دل پسندیدہ بر ظہور آں شکر الٰہی بجا آرند و زبر بار امتنان باشند، و آنچہ نہ بر نہج مستقیم بود و سر مو مخالف بکتاب و سنت و اجماع سلف و اعتقاد فرقہ ناجیہ داشتہ باشد اگرچہ مثل خلق صبح منکشف گردد معرض از و باشند، بر تقدیر استیلاء حال عروہ وثقیٰ اہل سنت و جماعت بدست داشتہ از آں ہراساں و مستغفر بوند۔ بالجملہ میزان دین قویم اعتقاداً و عملاً در دست دارند و جملہ اعمال صوری و واردات معنوی بآں سنجند۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کسیکہ چنگ زند بسنّتِ من نزد فساد اُمتِ من پس او را اجرِ صد شہید است۔ و نیز پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمودند کسیکہ زندہ کند سنت مرا کہ میراندہ شدہ است بعد من پس مرا در راست از اجر مثل اجور کسانیکہ عمل کردہ اند بآں سنت کم نکند از اجور آں چیزے و کسے کہ نو پیدا کند بدعت ضلالت را کہ راضی نیست خدا تعالےٰ بآں و نہ رسولؐ باشد بر او از گناہاں مثل کسانے کہ کردہ اند بدعت را، کم نکند از آں چیزے۔ دو واقعہ کہ قلمی فرمودہ اند ہر دو روشن است۔ واقعۂ اولیٰ و نتیجۂ آں استقامت است کہ از شما بظہور آمدہ و نوشتہ اید۔ و واقعۂ ثانی کہ مرقوم نمودہ اند در تعبیر آں آنچہ بر فقیر لائح شدہ آں است کہ آں جانور صاحب حسن و مدار عبارت از دل شما است کہ بجذب آلہی جَلَّ وَعَلَا متوجہ عروج است در طے منازل سلوک۔ و فی الحقیقۃ دل از عالم امر است و از لطائف انسانی کہ از صورت منزہ است و از شکل مبرا، اما چوں بمضغہ کہ صورت صنوبری دارد و در سینۂ آدمی معلق است، تعلق دارد و آں حقیقت جامعہ لطیفہ گاہ بہ صورت جانور مدار کہ بشکل صنوبری مشابہت دارد گاہ بسان ستارۂ دُمدار ہویدا گردد۔ وچوں ایں حقیقت را برزخ گفتہ اند میان لطائف عالم امر و اجزاء عناصر عالم خلق کہ آں را سرکشی و درشتی لازم است، لاجرم بر ہاء دُم کہ کنایہ از تعلق بعالم خلق است درشت ظاہر شد۔ و چوں اجزاء عنصریۂ عالم خلق خصوصیات مختلفہ دارد، بنا بر آں بر ہاء کج بر سر دم نمودہ۔ چوں دل مورد اذکار الٰہی ست، و مطلع انوار تجلیات نامتناہی، روشن و تابان بظہور پیوست و از روشنی

Marfat.com

آں تمام خانہ کہ عبارت از معمورۂ بدن است منوّر شد۔ قلعہ کہ بنظر در آمدہ است وآں جانور پریدہ وبآں رسیدہ عبارت از دائرۂ مقام جمع است، ومنتہاء سیر الی اللہ کہ بعد از قطع منازل وطے مراتب کونی از اجزاء عشرۂ عالم صغیر واصول آنہا در عالم کبیر ووصول بآں متحقق مے گردد۔ وآں دائرۂ ظلال اسماء الٰہی است جلّ وعلا ومتضمن مبادی تعینات اولیاء ومبدء سیر فی اللہ ومفتح ولایت صغریٰ۔ وآنکہ گرنا مشہود گردیدہ داعئ الٰہی ست کہ دعوت بحضرت مبدء مے فرماید۔ وآنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ آں جانور وقت پریدن بازوہائش چسپیدہ بود، چوں بآں قلعہ رسید فربہ شدہ ودہان باز کرد وتمام بازوہائش شعلۂ زیادہ مے زد، چناں مے درخشید کہ بہ آفتاب باشد مثل آں ونہ غیر آں، معلوم شریف بودہ باشد کہ در وقت عروج تا بحضرت جمع نہ رسیدہ بود و بلوامع الانوار منور نشدہ واز سیر سیراب نگشتہ، ناچار تا بندگی در روشنی در روے لائح نمے شدو کمالات استعدادیۂ او از استعداد بفعل نیامدہ، وچراغ قابلیتش بنور فیضان تابان نگردیدہ بود۔ وچوں قطع مسالک نمودہ وبمقام واحدیت رسیدہ وبانوار قدم مجلّے گردید جمیع انوار والوان در جنب او متلاشی نمودہ۔ وچوں ایں حقیقت جامعۂ سائر لطائف است بوجہ انجلاء مرآتِ او رنگ سائر لطائف نیز در او متجلی گردید، بنا بر آں در آں رنگ سرخ وسبز وسفید درہم نمودہ است۔ سبحان اللہ گفتن شما در آں وقت کہ او ان انقطاع از کثرت موہومہ است وظہور مبادی تنزیہ حضرت واحد علی الاطلاق بر جاست کہ وحدت را از تلویث احکام کثرت تنزیہ نمودہ ابد وقدیم را از حادثات جدا کردہ۔ وآنچہ نوشتہ بودند کہ نزدیک بود کہ از ہوش روم اشعار بدان است کہ ایں از راہ اندراج النہایۃ فی البدایت است کہ لازمۂ ایں طریقہ عالیہ است کہ میسر آمدہ است والّا وصول مقام جمع را بے ہوشی لازم است وفناء واجب وباز آمدن جانور از آں قلعہ عبارت از سیر تی تفاصیل اسماء الٰہیہ است کہ آں را نہایت نیست، ہر چند بحضرت ذات نزدیک تر مے شود حیرانی زیادہ تر مے شود، زیرا کہ از آں مقام عالی جز حیرت وجہل نصیب نیست۔ مرقوم فرمودہ اند کہ در آں ساعت دیدم کہ آمدہ بر کتف چپ من نشست الخ چوں سیر اول عروج بود، ناچار عروج را نزول در کار است۔ وچوں آں مضغہ کہ متعلق آں لطیفہ است بجانب چپ آدمی است نزول آں لطیفہ بر آں جانب لائح گشت۔ ودر ودایں قسم وقائع را مبشرات عظمے التصور نمودہ اہتمام نمایند کہ ثمرات آں حد بیداری محصل گردد ونسبۃ بنقد آید وگوش بآغوش بر آید، اگر در حل بعضے عبارات ازیں رقیمہ دقتے دریابند کہ باصطلاح تعلق دارد، بحضرت سیدی میر محمد نعمان

Marfat.com

سلمہ المنان رجوع نمودہ بتفصیل وارسند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب پنجاہ ونہم بنام خواجہ محمد فاروق در شرح احوال التیاں وتجویز تعلیم طریقہ قادریہ

وآنکہ تسلیۂ توجہ مضطرب نباید ساخت مع نصائح ضروریہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق سبحانہ آں برادر اعزا رشد را بحصول اشرف مطالب سربلند دارد۔ چہ نویسد کہ خاطر حزیں باستماع اخبار استقامت آں اعز چہ قدر حظے گیرد وچساں مفرح ومسرور مے شود۔ حَمْداً لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ حَمْداً کَثِیْراً۔ ایں حقیر بر چند نسخۂ حال خود را مطالعہ مے کند غیر از آنکہ خطِ طرد ولعن بر صفحۂ آں کشد امر دیگر نمے داند۔ ہمواره از دوستاں دریوزۂ امداد دعا دارد۔ رقیمۂ مکرمت کہ دراں ولا مصدر شدہ بود بوردد آں مسرور گشت آنچہ از زبان حضرت مخدومی علیہ الرحمۃ در باب آں برادر شنیدہ بود۔ وعلم اجمالی باندازۂ آں داشت وانتظار تفصیل دامت گیر بود۔ اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ کہ متوقع بحصول پیوست۔ اللہ تعالےٰ مزید کرامت فرماید۔ اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ آنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ اکنوں بقلم حقیقت رقم در آمد کہ محال است کہ خاطر از آں تمناء محال ہمیں تمناء اکتفا گیرد۔ مخدوما! پوشیدہ نیست کہ موطن نیست بحضور باطن سالک است کہ توحید واستہلاک نصیب اوست نسبتے کہ باطن او فرو گرفت وبنوعے غلبہ کرد کہ ظاہر بتبع باطن نیز غرق نسبت شد ومدتے بر آں مستقر گشت۔ اگر ظاہر باز بسیرت قدیمہ گرفتار کثرت گشت واثرے از آں جمعیت وحضور در آں نماند۔ اگر باطن کہ عبارت از لطائف عارف است بر ہماں صرافت واستہلاک است وہماں حضور بے غیبت پس جاء گلہ نیست کہ ظاہر بصفتِ دوبینی مخلوق شدہ است واز حقیقت توحید محجوب۔ ازو دام ایں قسم نسبت غیر از یاس چہ چارہ رکہ نصیب کمل است۔ واگر فتور نسبت بباطن سرایت مے کند، باز دو نوع است، یا مقصود بر قلب است کہ برزخ است بَیْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَاللَّطَائِفِ اللَّطَائِفِ گرفتار نسبت آمدند فی الجملہ محل دلگیری وآزردگی ہست کہ نسبت لطف لطائف بر تمام لطائف استیلاء یابد۔ اما دراں صورت فقدان نسبت نسبت بلکہ عدم شمول است ذاتاً وحقیقۃً ویا شامل تمام لطائف است، یعنی ظاہراً وباطناً کلیۃً نسبت زائل مے شود واثرے از آں نمے ماند۔ گاہے حصول نسبت بر باطن دگاہے زوال آں نسبت مطلقاً، دراں وجہ صاحب ایں معنی صاحب حال است نہ مقال سعی نماید کہ بمقام رسد۔ آنچہ در نظر قاصر حقیر مے در آید از وقت مطالعۂ شما حالتِ ثانیہ بود، بنا بر آں مونق آں جواب نوشتہ بود، والّا حقیقت تفصیل ایں است، واضح شریف باشد کہ ایں تفصیل در مقام ولایت است، در قرب نبوت

معاملہ طرح دیگر است وتفرقہ ظاہر و باطن بر نہج مذکور مفقود چنانکہ از کلام قطب المدققین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ استفادہ فرمودہ باشند۔ وآنچہ در باب معیت در معنیٔ اقربیت قلمی فرمودہ اند معلوم شریف بودہ باشد کہ نسبت اقربیت از ایں نسبت معیت بسیار بلند است۔ در ایں نسبت معیت نشائبۂ اثنینیت باقی ست بخلاف اقربیت کہ بے زوال است ومحویت کلیہ طوع نمے فرماید کَمَا لَا یَخْفٰی عَلٰی اَرْبَابِہَا۔ ومعنیٔ اقربیت آن است کہ بندہ بخود نزدیک است وقریب، پس تا از قرب مگذرد باقرب نرسد۔ یعنی تا از خود نگذرد وبہ او نرسد اخ زیرا کہ بندہ بخود متحمد است قرب چہ معنی دارد۔ بلکہ قریب چیزے است کہ از بندہ ببندہ قریب باشد اللہ تعالےٰ از آں قریب ببندہ اقرب باشد۔ چنانچہ در ما نحن فیہ اسماء واجبی جل وعلا وکمالات او تعالےٰ از ما بما قریب است واو تعالےٰ از کمالات وازا فعال بما نزدیک است پس اقرب باشد۔ صاحب ایں حال تفاوت مراتب قرب واحدا واحدا ملاحظہ مے نماید، اتحاد در آنجا چہ گنجائش دارد مگر تجویزا وتسامحاً۔ حمد اللہ سبحانہ کہ باں عزیز طلاعت آں نسبت علیہ ومقدمات آں بمعرض ظہور رسیدہ است کہ باں عبارت تعبیر فرمودہ اند اللہ تعالےٰ منعم ومکمل کناد۔ وآنچہ از مراقبہ ووديعۂ امانت وانخلاع تمام نوشتہ اند وَاِنَّ الْحَادِثَ اِذَا قُوْرِنَ بِالْقَدِیْمِ لَمْ یَبْقَ لَہٗ اَثَرٌ مرقوم فرمودہ اند ہم صحیح است۔ مقارنت حادث بقدیم بطریق تجوز است از قبیل مقارنت عدم با وجود۔ آنجا کہ وجود است عدم را نامے ونشانے نمیت۔ اللہ تعالےٰ بتحقیق ایں مراقبہ وتفصیل آں رساند۔ مرقوم فرمودہ اند کہ باز چوں بحالت اصلی مے آید استغفار مے نماید کہ ایہام خلاف شرع باشد۔ چہ خوب گفتہ اند کہ ایہام خلاف مشروع، والّا ایں امور ثمرات شرع اند ولب آں۔ خلاف نیز تقدیرے باشد کہ نفی مراتب اراءت نمودہ آید مرتبۂ تحقیق را یا مرتبۂ اراءت جز نسبت تقابل وجود وعدم نیست ومع ذالک اراءت در مرتبۂ حس ثبوت وارد کہ آثار آں در آں مرتبہ کہ بصنع قادر مختار اتقان یافتہ نیز تحقق وتقرر دارند، فَاَظْہَرَتِ الْحَقِیْقَۃُ وَالشَّرِیْعَۃُ کَمَا لَا یَخْفٰی۔ واز وقائع حسنہ کہ از عنایت اکابر مشاہدہ فرمودہ اند دمے فرمایند ہمہ لطیف ومستحسن است، حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ذَالِکَ۔ از قراءت اوراد فتحیہ استفسار نمودہ اند ذکر اللہ سبحانہ ہمہ مستحسن وجمیل است۔ اگر خواہند گاہے گاہے گنجائش دارد، اما جہر طریقت ساختن ممنوع است ومحل غیرت حضرات خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُہُمْ وچوں مدار طریقۂ حضرات خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُہُمْ بر اتباع سنت سنیہ است، اگر حصن حصین را کہ متضمن اوراد مصطفویہ است عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ، پیش نظر داشتہ باوراد ووظائف آں بیشتر

اشتغال دارند بسیار خوب است، کہ متضمن صنوف برکات وانوار است ومشمر انواع خیرات واسرار بعد فراغ وظائف نویہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام با مر دیگر توان پرداخت۔ کدام امر خیر است کہ در آں وظائف اندراج نیافتہ۔ بالجملہ از معجزات ظاہرہ ہمیں کلمات قدسیہ است کہ در ضمن ادعیہ و اثنیہ اندراج یافتہ۔ وآنچہ از عنایات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ قلمی فرمودہ اند نیز مبارک است، چوں پیران شما را از ایں سلسلہ علیہ بہرہ تام است شما نیز داخل ایں حکم اید۔ اگر طالبے طلب ارادت از ایں سلسلہ شریفہ ظاہر سازد، شما را اذن است کہ مرید بگیرید ونقل شجرہ را از اخوی اعزی ملا حنیف خواہید گرفت۔ اما در وقت وصول فیوض از ارواح جلیلہ مشائخ ایں قدر بدانید کہ چوں نسبت حضرت مجدد جامع نسبت مشائخ است قُدِّسَ سِرُّہٗ ہر چہ ہست از باطن عالی شانِ ایشان است بتمام وکمال خود را تسلیم بزرگان خود کہ قبلۂ توجہ اند، باید نمود تا کعبۂ مقصود مضطرب نشود۔ وآنچہ مرقوم فرمودہ اید کہ بعضے از مخلصان مرحومی میاں شیخ کریم الدین شیخ خود را در خواب دید کہ من مے فرمایم وفلانے نیز مے گوید کہ پیش فلانے بروید الخ مخدوما ایں معاملہ از واردات حق تصور نمودہ در دل جوئی طالبان کہ باخلاص تمام رجوع آرند توجہ بلیغ نمایند۔ خدمت مخدومی مرحومی علیہ الرحمۃ چوں شما را اجازت دادہ اند، ہماں اجازت محقق ومقرر است۔ وآنچہ در باب شما فرمودہ اند مشعر دانستہ استقامت ورزند ودر مطاعم وملابس دائرۂ مباح را از دست ندہند کہ اَلظَّاہِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ۔ باوجود کثرت واردات وبشارات طریقۂ خوف ورجاء را نیز از دست ندہند۔ بندۂ خاشع وخاضع بصورت بودند ومعنی نمودے بود باشند، تا حقیقت مقام عبدیت کہ سرآمد مقامات قرب است متجلی شود۔ زیادہ بر آں مخل نشد۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔

مکتوب ششصتم بنام خواجہ محمد فاروق در تحریض صرف اوقات بر طاعت، وآنکہ کیفیت مہم تر است در اعمال نسبت بکمیت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی صحیفۂ شریفہ بدا در اعزاز شد رسید وباعث بہجت فراواں گردید، اللہ تعالے بحقیقت استقامت محلّٰی داشتہ در مدارج قرب ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ از فرط اشتیاق مرقوم بود بموجب وَاَنَا اِلَیْہِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا شوق ایں جانب باید نمود۔ چہ تواں کرد دنیا دار لقا نیست، حضرت حق سبحانہٗ اسباب محصلۂ لقاء دائمی میسر گرداند۔ ودر ایں کہنہ سرا ہر چند ساعتے بیاد مولاءِ حقیقی بگذرد وصرف اوقات در اداءِ وظائف طاعت نمودہ آید مغتنم است۔ بزرگان فرمودہ اند اِیَّاکَ وَصُحْبَۃَ الْاَشْرَارِ وَلَا تَقْطَعْ عَنِ اللّٰہِ بِصُحْبَۃِ

Marfat.com

الاَخیارِ۔ و در اداءِ عبادات رعایتِ کیفیات بیشتر مہم است نسبت بکمیات کہ کریمۂ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً مشعر بریآن است سعی باید نمود تا از صورت بحقیقت بندگی آید و از پوست بمغز گراید۔ دیگر در باب آمدن خود فرستادن جماعۃ متعلقہ فقیر را مختار ساختہ بودند، الحال بمقتضاء وقت صلاح بر آں افتاد کہ چندگاہ بہماں زاویہ بسر آید و جماعت متعلقہ ہماں جا برسد۔ ہرگاہ خواستِ الٰہی تعالےٰ ملاقات یکدیگر خواہد بود بحصول خواہد پیوست چنانچہ یار شفیق شیخ فتح اللہ اظہار خواہد نمود۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت و یکم بنام نصیر خاں در اظہار دعا و بشارت باستقامت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حق سبحانہ بر جادۂ آباء کرام عَلَیْھِمُ التَّحِیَّۃُ وَالرِّضْوَانُ استقامت کرامت فرماید بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنِ عِنَایَتِہٖ۔ احوال فقراء ایں حدود موجب و مستلزم شکر است ہموارہ خاطر فاتر منتظر اخبار فرخندہ آثار سلامتی ذات شریف مے باشد و در اوقات حسنہ کہ محال اجابت دعاء است از دعاء خیر غافل نیست۔ اللہ تعالےٰ بحسن قبول مقرون گرداند و ظاہر ایشاں را بظاہر شریعت غرا و باطن ایشاں را بحقیقت محلّٰی داشتہ در جمیع اوقات و آنات مقبل جناب مقدس دارد و ہر چہ مانع مطلب اعلےٰ باشد از آں دور تر دارد ؎

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است ۔۔۔ گر شکر خوردن بود جاں کندن است

فقیر زادہ شما از سداد احوال نوشتہ بود، موجب محمدت و ثناء مولےٰ علی الاطلاق شد۔ اللہ تعالیٰ مزید بر مزید کرامت فرماید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت و دوم ظاہراً بنام میر محمد باقر در آنکہ دنیا دار بقاء نیست و در آنکہ عنان ہمت بجز جناب مقدس مصروف نباید داشت۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ صحیفۂ شریفہ برادر اعز امجد رسید باعث بہجت و مسرت گردید۔ اللہ تعالےٰ بعنایت خواص مشمول داشتہ بہ اعلاء مراتب رساند۔ از کثرت اشتیاق دریافت لقاء صوری مرقوم میگردد، چہ نویسد کہ ازیں جانب نیز در کدام درجہ است۔ اللہ باحسن وجوہ میسر گرداند۔ ہر چند دنیا دار بقاء نیست، مزرعہ بیش نیست مر آخرت را ہر چہ از اعمال صالحہ بوقوع آید، نقد سعادت است۔ نشاید کہ عنان ہمت مصروف بجز جناب مقدس باشد کہ آنچہ مسمّےٰ بماسواست، گوشۂ نظر بعاریت بآں دادہ شود۔ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ لَبِیْدٌ، اَلَا کُلُّ شَیْءٍ

Marfat.com

مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔ وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَۃَ زَائِلٌ۔ صحیفۂ احوال شما چوں مطالعہ نمودہ مے آید برنہج سداد است۔ امید از مکارم اخلاق چناں است کہ معاون حال ایں مقصر باشند کہ کارخانۂ صوری و معنوی از مکائد آفاقی و انفسی محفوظ باشد۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی، عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُھَا۔

مکتوب شصت و سوم بنام مخدوم زادہ سعد الدین محمد صالح در نصائح ضروریہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ فرزند سعادت مند سعد الدین محمد صالح از ایں دور افتادہ سلام عافیت انجام مطالعہ نماید، احوال فقرا از ایں حدود مستوجب حمد است، اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سَلَامَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ۔ مدت مدیدہ بر آمدہ کہ از جانب آں فرزند خطے و پیامے نرسیدہ، خاطر فاتر بغایت نگراں و مخاطر انتظار است۔ ایں ہمہ قاصدان آمد و رفت دارند۔ بخاطر نمے رسد کہ یک کلمہ یاد آوری نماید و از یار انتظار بر آرد۔ مطلوب عافیت است، اللہ تعالیٰ ہر جا دارد بعافیت بیاد خود دارد

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جاں کندن است

عاقل آن است کہ در جمیع احوال از مقلب احوال غافل نباشد، و ہر چہ در عرصۂ ظہور آید آئینہ دار جمال و جلال لا یزال باشد، و ایں مراتب متکثرہ را جز اثر واحد علی الاطلاق نیابد، بلکہ جملہ را در مقابل وجود مطلق فانی و مستہلک یابد، بغیر از ذات احد کہ بسیط حقیقی و واحد بے عدد است در دیدۂ بصیرت نماند، و بحقیقتِ اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ متحقق شود و بہ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ متجلی گردد و از ہستیٔ ضعیف خود نامے و نشانے و عینے و اثرے نگذارد، تا جمال کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ، وَالْاٰنَ کَمَا کَانَ بر دیدۂ باطن متجلی گردد۔ ایں کار دولت است کنوں تا کرا رسد، بالجملہ نماز پنجگانہ را بحضور ملتزم باشند۔ نماز کہ بے حضور و عبادت کہ بتفرقۂ دل بود کَسَرَابٍ بِقِیْعَۃٍ یَحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَاءً است از صحبت اہل بطالت کہ مجاست آنہا سم قاتل است محترز باشند، وقت شریف بلہو و لعب نگذارند کہ مبدء اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاکُمْ عَبَثًا نصب عین دارند و بموجب مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ در اداءِ حقوق منعم مجازی کہ بصنوف الطاف تربیت مے نماید، تقصیر نورزند و در تحصیل اسباب رضائش مقصر نباشند و بر زیردستان و ضعیفاں خصوصاً جمعے کہ ہمراہ دارند مشفق باشند، قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ، اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی، اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ۔ و نماز تہجد و چاشت را از وظائف مہم

Marfat.com

تصور نمودہ اہتمام بداں نمایند، وصلوٰۃ الاوّابین را و نماز فی الزوال را مغتنم دانند و در افعال و اقوال سید الکونین عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ بجاں کوشند تا بمقام محبوبیت برسند۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ التَّحِیَّاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت و چہارم بنام میر محمد فضل اللہ در آنکہ جمیع سعادات در اتباع خیر البشر است و ہر چہ بخلاف آنست استدراج است و استدراج ہر قوم موافق حال ہماں قوم است۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق سبحانہٗ برادر اعز کمالات و رفعت و ستگاہ میر محمد فضل اللہ را ہموارہ بحصول سعادت کونین سربلند داشتہ بحضور بے غیبت خود مسرور دارد۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ احوال دور افتادہ بعافیت مقرون است۔ خاطر فاتر نگران اخبار سلامت و استقامت آں اعز اکرم مے باشد، امید کہ گاہے بر شحۂ قلم یاد آوری میکردہ باشند بر عایت نسبت قدیمہ کہ از شرعیہ و عقلیہ است از دست ندہند، ہر چند ایں مقصر ہر گاہ مطالعہ نسخہ احوال خود مے نماید، ہرگز شایان آں نمے یابد کہ متخلقان باخلاق کرام بنظر توجہ منظور دارند۔ چہ کند کہ طینت ازلی ضلالت شدہ و غفلت جزء لاینفک، اما بہر خرابی عروۂ امید را از دست نمے دہد رمسالت مے نماید کہ بعنایت بے غایت خویش ایں ذرۂ احقر و سائر دوستاں را ہمیشہ بسعادت متابعت خَیْرِ الْبَشَرِ الْمُنَزَّہِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ مکرم دارد کہ جمیع سعادات در ضمن آں مندرج است، و در ایں جزء زمان کہ عالم در گرداب بدعت فرو رفتہ سر مو از متابعت حبیب رب العلمین عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ تجاوز نکنند، احوال و مواجید و مقامات کہ بر وفق سنت سنیہ نباشد، اگرچہ مثل فلق روشن و تاباں بود سراپا ضلالت و غوایت است از آں نگاہ دارد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ ہر گاہ جمیع انبیاء مرسلین خوشہ چینان خرمن او عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ باشند از اولیاء چہ گوید سعادت جنید و شبلی و منصور و خراز عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ قبول درگاہ مقدس اوست عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالْبَرَکَۃُ۔ جوگیۂ ہند و فلاسفۂ یونان کہ مجاہدات شدیدہ و ریاضات شاقہ کشیدہ اند و تہذیب اخلاق و تحقیق ازدلق نمودہ اند، چوں از دولت اتباع محروم اند از ساحت قرب مہجور و مطرود۔ ایں صورت کمالات در حق ایشاں استدراج بیش نیست۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ استدراج ہر قومے موافق حال ہماں قوم است، چنانچہ طالبان دنیاء دنیہ را استدراج بامداد اموال و اولاد است و ہم چنیں اہل عرفان

Marfat.com

را باعطاء معارف ومقامات۔ محک درایں میاں کتاب وسنت است وحصول دولت حقیقت متابعت محبوب رب العزت است عَلَیْہِ السَّلَامُ کہ نص قاطع حاکم است، قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ وَسَائِرَ الْاِخْوَانِ وَالْخُلَّانِ حَظًّا وَّافِرًا مِّنْ ھٰذِہِ السَّعَادَۃِ الْقُصْوٰی وَالدَّوْلَۃِ الْعُلْیَا۔ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنَا۔ چوں مخلص حقیقی ملا ابراہیم از احوال صوریہ واقف تر بود بِنَاءً عَلَیْہِ بزوائد مصدع نشد وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ عَلَیْہِ التَّحِیَّاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت وپنجم بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان ہند، در فضائل ذکر اللہ تعالٰے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالنَّوَالِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی وَصَفِیِّہِ الْمُجْتَبٰی، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ شُمُوْسِ الْفَضْلِ وَنُجُوْمِ الْھُدٰی۔ امابعد بندۂ خاکسار وذرۂ بے مقدار بعرض بندگان شاہزادۂ دین دار عالی مقدار مُؤَیِّدُ الدِّیْنِ الْمُحَمَّدِیِّ وَمُرَوِّجُ الشَّرْعِ الْاَحْمَدِیِّ، لَا زَالَ مُرْتَقِیًا فِیْ مَدَارِجِ الْکَمَالِ وَالْاِقْبَالِ مے رساند کہ چوں در ایں اوانِ غربت اسلام، ذات اشرف ایشاں مُحْیِیْ قَوَائِمِ دِیْنِ قَوِیْم است، بر ما فقراء گوشہ نشیناں دعاء سلامت واستقامت ایشاں از اہم مہام است در زوایاء خمول ہموارہ بآں اشتغال میدارد۔ وچوں ایں دعاء متضمن خیر عام واصلاح اہل اسلام است، رجاء است کہ بشرف اجابت وقبول رسیدہ باشد۔ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنَا۔ مکرما بشکر منعم حقیقی تعالٰے چوں باندازۂ انعام اوست، ادائے آں بر منعماں از دیگراں بیشتر لازم است۔ وچوں درمیان اعمالِ صالحہ ذکر باری تعالٰے شانہٗ در تحصیل سعادت عظمٰی داخل است در فضائل آں حدیث چند از کتب معتبرہ نوشتہ، وچوں دعاء گوزادہ محمد لطف اللہ محرم سدہ علیا بود مصحوب او مرسول داشت وامید است کہ باہتمام تمام مطالعہ فرماید۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی، اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ، فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْہُ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّغَیْرُھُمَا۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَنْ عَجَزَ مِنْکُمْ عَنِ اللَّیْلِ اَنْ یُّکَابِدَہٗ،

وَبَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ يُنْفِقَهُ وَحَبَّنَ بِالْعَدُوِّ اَنْ يُجَاهِدَهُ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللّٰهِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ اَنْجٰى مِنَ الْعَذَابِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبْرَانِيُّ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَبَدَنًا صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَّا تَبْغِيْهِ حُوْبًا فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ۔ وَعَنْ اُمِّ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اهْجُرِي الْمَعَاصِيَ فَاِنَّهَا اَفْضَلُ الْجِهَادِ، وَاَكْثِرِيْ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّكِ لَا تَاْتِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهٖ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا۔ قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

مکتوب شصت و ششم نیز بخلیفۂ زمان نصرہ اللہ تعالیٰ اورنگ زیب سلطان ہند در فضائل صحابہ و اہل بیت نبوت علیہم الرضوان۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ هُدَاةِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ الدُّعَاةِ اِلٰى دَارِ النَّعِيْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ ذرہ خاکسار بے مقدار بعز عرض نیاز و انکسار مے رساند کہ احوال شکستہ بال بر نہج خیر و صلاح است ہمواره سلامتی ذات انور و استقامت کہ فوق الکرامۃ است مسئلت مے نماید وچوں دعاء ظہر الغیب اقرب باجابت است امید است کہ آثار آں منصۂ ظہور آید۔ اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔ چوں حرف جہاد باہل بدعت و ضلال درمیان است، احادیث چند در فضائل صحابۂ خیر البشر المنزہ عمن زیغ البصر علیہ وعلی اٰلہ وصحبہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا کہ کریمہ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ و کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

Marfat.com

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ مُشِيْرَةٌ اِلٰى اَنَّ عَآئِظِى الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ از جرگۂ اسلام خارج اند مرقوم شکستہ آمد کہ ہویدا گردد کہ مجاہدہ با جماعہ، کہ نہ راہ صفا بایں برگزیدہ ما یہ گزیدہ اند و طریقۂ لعن و طعن بایں نجوم ہدایت و کواکب اقتداء اختیار نمودہ اند بلکہ شعار دین خود ساختہ، از مہمات اسلام است و پرداخت بایں فاضل تر از بسیاری از عبادات تا جد و اجتہاد بیش از پیش مرعی دارند و بشارت گاہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا بشنانند۔ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ وَالْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِىْ، فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ۔ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ رَوَاهُ الْخَطِيْبُ فِى الْجَامِعِ وَغَيْرُهٗ۔ عَنْ عُوَيْمِرِ ابْنِ سَاعِدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِىْ وَاخْتَارَ لِىْ اَصْحَابًا، فَجَعَلَ لِىْ مِنْهُمْ وُزَرَآءَ وَاَنْصَارًا وَّاَصْهَارًا۔ فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِىُّ وَالْحَاكِمُ۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا قَالَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِىْ خَيْرًا، اَلْقٰى حُبَّ اَصْحَابِىْ فِىْ قَلْبِهٖ۔ رَوَاهُ الدَّيْلَمِىُّ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِىْ اَحْدَاثُهُمْ عَلٰى اَصْحَابِىْ رَوَاهُ ابْنُ عَدِىٍّ۔ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِىْ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَّا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَىُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ، قَالَ عَائِشَةُ، فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ اَبُوْهَا فَقُلْتُ ثُمَّ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى اَفْضَلَ مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَبِىٌّ۔ رَوَاهُ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَبِىٌّ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِىُّ وَابْنُ عَدِىٍّ۔ وَعَنْ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِىْ اَنَّ خَيْرَ اُمَّتِكَ

Marfat.com

بَعْدَكَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ۔ فَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَالُ ۔ وَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْحَاكِمُ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَدَّمَهُمَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اَرْبَعَةٌ لَا يَجْتَمِعُ حُبُّهُمْ فِيْ قَلْبِ مُنَافِقٍ وَّلَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ بِنْتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِهٖ، وَمَا نَفَعَنِيْ مَالٌ فِي الْاِسْلَامِ مَا نَفَعَ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ ۔ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا ۔ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ، وَجَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَادٰى فِيْ مَسْجِدِنَا حَتّٰى وَسِعَنَا ۔ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا، اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لِاُمَّتِيْ فِيْ حُبِّهِمْ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ مَا اَرْجُوْ لَهُمْ فِيْ قَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَحْمَدَ ۔ وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ، فَقُلْتُ يَا جِبْرَئِيْلُ حَدِّثْنِيْ بِفَضَآئِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِفَضَآئِلِ عُمَرَ مَا لَبِثَ نُوْحٌ فِيْ قَوْمِهٖ مَا نَفِدَتْ فَضَآئِلُهٗ، وَاِنَّ عُمَرَ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى ۔ وَعَنْ بُسْطَامِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ لَا يُؤْمِنُ مَنْ عَلَيْكُمَا اَحَدٌ مِّنْ بَعْدِيْ ۔ رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ اِيْمَانٌ وَّبُغْضُهُمَا كُفْرٌ ۔ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَوَلِيِّيْ فِي الْاٰخِرَةِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى ۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ ۔ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِيْ ۔ رَوَاهُ

Marfat.com

سُلِمٌ ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّظَرُ اِلٰی عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ، وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ ۔ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہَا مَرْفُوْعًا مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ ۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، خَیْرُ اِخْوَتِیْ عَلِیٌّ وَخَیْرُ اَعْمَامِیْ حَمْزَۃُ وَذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ ۔ رَوَاہُ السَّلَمِیُّ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ مَرْفُوْعًا قَالَ عَلِیٌّ اِمَامُ الْبَرَرَۃِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَۃِ، مَنْصُوْرٌ مَّنْ نَصَرَہٗ، مَخْذُوْلٌ مَّنْ خَذَلَہٗ ۔ رَوَاہُ الْحَاکِمُ ۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ اَھْلِ بَیْتِیْ اِلَیَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اَمَا رَاَیْتَ الْعَارِضَ الَّذِیْ عَرَضَ لِیْ قَبْلَ ذَالِکَ ؟ ھُوَ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ لَمْ یَھْبِطْ اِلَی الْاَرْضِ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ، اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَلَّا اُزَوِّجَ فَاطِمَۃَ اِلَّا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ۔ رَوَاہُ الشِّیْرَازِیُّ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْطَانِیْ ذَالِکَ ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَ ! ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ، قَالَتْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ، قَالَتْ ھُوَ یَرٰی مَا لَا اَرٰی ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ ۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَاءِھَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَاءِھَا خُوَیْلِدٍ ۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَشَارَ اِلَی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا عِلْمًا مِّنْہُ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ وَعَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اَحَدٌ شَھِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ

Marfat.com

الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَأَلْتُ رَبِّیْ مِنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ۔ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَکُلٌّ نُوْرٌ۔ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنْ اِخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ۔ رَوَاہُ رَزِیْنٌ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

مکتوب ششصت و ہفتم بنام نصیر خاں در تحقیق صفت کلام۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق سبحانہٗ ذات شریف را بمحبت ذاتیۂ خویش سر بلند دارد۔ صحائف شفقت تواتر رسیدہ، وانواع مہربانی والطاف کہ در ضمن آں اندراج یافتہ موجب کمال مسرت گردید، فقیر زادہ ہا بالعافیت رسیدند، وانواع اشفاق شریفہ کہ در باب آنہا مبذول فرمودہ اند بابلغ عبارت بیان کردند حضرت حق سبحانہٗ بدلِ آں را در دارین کرامت فرماید۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ مرقوم فرمودہ بودند کہ در تفسیر واقع شدہ است کہ حضرت موسےٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ السَّلَامُ فرمودند کہ کلام حق سبحانہ را بہ پنج نشان ساختیم یکے از آں آن است کہ آں کلام انقطاع وانفصال نداشت، الخ تحقیق آں چیست؟ معلوم شریف باد کہ کلام صفت حق است سبحانہ قدیم چرا کہ ذات تعالےٰ محل حوادث نیست۔ وچوں قدیم باشد طریان عدم نیز روا نیست کہ اَلْقَدِیْمُ لَا یَنْعَدِمُ۔ چوں بحضرت موسیٰ علیہ السلام بآں متکلم شود، ناچار ہماں صفت متجلی شدہ باشد بہماں طریق وشک نیست کہ از انفصال وانقطاع کہ مشعر طریان عدم است منزہ ومبرا خواہد بود۔ وانقطاع وانفصال تعلق بصوت دارد کہ حادث وسریع الزوال است ولہٰذا از جمیع جہات وبکلیہ خود را صفا فرمودہ۔ چنانکہ مقرر است۔ وچوں کلام بشر حادث است ومحل زوال وفناء، ناچار محل انفصال وانقطاع باشد معلوم شریف باد کہ حتقضی تقدم وتاخر کہ زمان است وموجب انقطاع وانفصال در آں حضرت مسلوب است۔ از ازل تا ابد آں یک است وبیک کلام متکلم است وسکوت در آں حضرت محال است۔ ہر چہ تفصیل شدہ در عالم تعلقات است۔ ایں مسئلہ از جملہ غوامض مسائل است کہ بسیارے از علماء متحیر رفتہ اند وبجل آں نرسیدہ اند حضرت حق سبحانہ فراست باطنیہ کہ کَرِیْمَہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ مشعر آں است کرامت فرماید

Marfat.com

تا بذوق وحال ایں چیزہا را دریابید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت و ہشتم بنام علماء الحرمین الشریفین در حل بعض کلام مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰی وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰی، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ كَمَا يَلِيْقُ بِعُلُوِّ شَانِهِمْ وَيَجْزٰی۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ مِنْ كَلَامِ شَيْخِنَا وَاِمَامِنَا اِمَامِ الْمُحَقِّقِيْنَ الشَّيْخِ اَحْمَدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوَاقِعِ فِيْ بَعْضِ مُصَنَّفَاتِهٖ اَنَّ حَقِيْقَةَ الْكَعْبَةِ الرَّبَّانِيَّةِ فَوْقَ الْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ لِاَنَّ الْكَعْبَةَ الْمُعَظَّمَةَ اَفْضَلُ مِنْ نَبِيِّنَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ حَبِيْبِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَالُ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصَّلٰوةُ اَفْضَلُ الْمَخْلُوْقَاتِ وَاَشْرَفُ الْبَرِيَّاتِ۔ قُلْتُ وَبِاللّٰهِ الْعِصْمَةُ وَالتَّوْفِيْقُ وَبِيَدِهٖ اَزِمَّةُ التَّحْقِيْقِ اَنَّ ذَالِكَ تَوَهُّمٌ اِنَّمَا نَشَاَ مِنْ حَمْلِ لَفْظِ الْحَقِيْقَةِ عَلٰی ذَاتِ الشَّيْءِ وَشَخْصِهٖ۔ وَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلٰی اَهْلِ عَنْ اِصْطِلَاحِ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ الْعَلِيَّةِ وَعَدَمِ الْاِطِّلَاعِ عَلٰی حَقِيْقَةِ كَلَامِ شَيْخِنَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؎

وَكَمْ مِّنْ عَائِبٍ قَوْلًا صَحِيْحًا ۔۔۔ وَاٰفَتُهٗ مِنَ الْفَهْمِ السَّقِيْمِ

فَاِنَّ حَقِيْقَةَ الشَّيْءِ عِنْدَهُمُ اسْمٌ اِلٰهِيٌّ وَهُوَ مَبْدَءُ تَعَيُّنِ ذَالِكَ الشَّيْءِ وَوُجُوْدِهٖ وَذَالِكَ الشَّيْءُ كَالظِّلِّ وَالْعَكْسِ لِذَالِكَ الْاِسْمِ وَاسِطَةُ الْفُيُوْضِ مِنَ الْحَضْرَةِ الْقُدْسِيَّةِ اِلٰی ذَالِكَ الشَّيْءِ۔ كَمَا اَنَّ الشَّاْنَ الذَّاتِيَّ وَاسِطَةٌ بَيْنَ ذَالِكَ الْاِسْمِ الْمُقَدَّسِ وَبَيْنَ ذَاتِهِ الْمُنَزَّهِ الْعَلِيِّ جَلَّ شَانُهٗ وَعَزَّ بُرْهَانُهٗ، عَلٰی مَا جَرَتْ عَلَيْهِ الْعَادَةُ الْاِلٰهِيَّةُ مِنْ تَوَسُّطِ الْوَسَائِطِ وَرِعَايَاتِ الْمُنَاسَبَاتِ بَيْنَ الْمُفِيْضِ وَالْمُسْتَفِيْضِ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ الْعَرَبِيِّ فِيْ رِسَالَةِ الْقُدْسِ اِنَّ الْاَكْوَانَ ظِلَالُ الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْاَسْمَاءُ ظِلَالُ الشُّيُوْنِ الذَّاتِيَّةِ۔ فَلَمَّا تَمَهَّدَ هٰذَا فَاعْلَمْ اَنَّ لِنَبِيِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسْبِ تَقَلُّبِهٖ فِيْ اَطْوَارِهٖ وَاَنْوَارِهٖ كَمَالَاتٍ لَا تُحْصٰی وَمَقَامَاتٍ لَا تُسْتَقْصٰی۔ فَلَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ، بِاعْتِبَارِ هٰذَا الْوُجُوْدِ الْعُنْصُرِيِّ وَاِرْشَادِهٖ لِهٰذَا الْعَالَمِ الظُّلْمَانِيِّ اِسْمٌ مُبَارَكٌ مُحَمَّدٌ نَاشٍ مِّنْ حَقِيْقَتِهٖ وَاِسْمٌ اِلٰهِيٌّ يُنَاسِبُ تَرْبِيَةَ هٰذَا الْعَالَمِ السِّفْلِيِّ الْمُسَمّٰی بِحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ۔ وَلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاعْتِبَارِ وُجُوْدِ الرُّوْحَانِيِّ الْمُرَبِّيْ لِعَالَمِ

Marfat.com

لِعَالَمِ الْمَلَكُوْتِ لِنُوْرَانِيِّ إِسْمُهُ اَخَذَ مُكَرَّمٌ وَهُوَ اَحْمَدُ نَاشٍ عَنْ شَانٍ إِلٰهِيٍّ هُوَ مَبْدَأٌ
وَاَصْلُ الْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ يُنَاسِبُ تَرْبِيَةَ ذَالِكَ الْعَالَمِ الْعُلْوِيِّ الْمُسَمّٰى بِالْحَقِيْقَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ
الْمُعَبَّرِ بِحَقِيْقَةِ الْكَعْبَةِ الرَّبَّانِيَّةِ وَلَهُ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ وَرَاءَ هٰذَيْنِ
التَّعَيُّنَيْنِ اللَّذَيْنِ هُمَا كَالْاَجْسَادِ الطَّبْعِيَّةِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُرُوْجَاتٌ لَا تُحَدُّ وَاَسْمَاءٌ
لَا تُعَدُّ. وَاِلَيْهَا يُشِيْرُ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ
وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ. وَبِهَا يُؤْمِيْ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى. وَهِيَ ثَمَرَةُ
السِّرِّ الْاِصْطِفَائِيِّ وَالْمَحْبُوْبِيَّةِ الصِّرْفَةِ وَهِيَ مَنَاطُ الْفَضْلِ وَمَدَارُ التَّفَوُّقِ. فَثَبَتَ
اَنَّ التَّفَوُّقَ اِنَّمَا هُوَ لِبَعْضٍ كَالَاتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى بَعْضٍ وَاَنَّ حَقِيْقَةَ الْكَعْبَةِ الْحَسْنَاءِ
بَعْضٌ مِّنْ حَقَائِقِهِ السَّامِيَةِ الْعَالِيَةِ وَجُزْءٌ مِّنَ الْحَقِيْقَةِ الْجَامِعَةِ الْمُبَارَكَةِ. فَبَطَلَ
تَرَهُّمُ التَّفَوُّقِ وَاضْمَحَلَّ حَدِيْثُ الْاَفْضَلِيَّةِ. وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ نَبْذٌ مِّمَّا حَقَّقَهُ
شَيْخُنَا وَاِمَامُنَا فِيْ جَوَابِ سَائِلٍ سَاَلَ عَنْهُ هٰذَا الْمَسْئُوْلَ فِي الْمَكْتُوْبِ التَّاسِعِ بَعْدَ
الْمَائَتَيْنِ مِنَ الْجِلْدِ الْاَوَّلِ مِنْ مُجَلَّدَاتِ مَكَاتِيْبِهِ الشَّرِيْفَةِ. وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّعْلَمَ اَنَّ
فَضْلَ الْحَقِيْقَةِ عَلَى الْحَقِيْقَةِ لَا يُوْجِبُ فَضْلَ الصُّوْرَةِ عَلَى الصُّوْرَةِ، لِجَوَازِ اَنْ يَّحْصُلَ
لِلصُّوْرَةِ مَعَ حَقِيْقَتِهَا الَّتِيْ هِيَ رَبُّهَا قُرْبٌ وَّاِتِّصَالٌ لَمْ يَحْصُلْ ذَالِكَ الْقُرْبُ وَالْاِتِّصَالُ
لِصُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَ حَقِيْقَتِهَا الَّتِيْ هِيَ رَبُّهَا. وَهٰذَا اِنَّمَا نَحْنُ فِيْهِ اَظْهَرُ مِنْ اَنْ يَّخْفٰى.
لِاَنَّ كَمَالَ الْقُرْبِ اِنَّمَا هُوَ بِالْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَالْعُرُوْجِ الْمَخْصُوْصِ بِالْبَشَرِ. وَغَيْرُ الْاِنْسَانِ
الْكَامِلِ لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ. ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ لَفْظَةَ الْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فِيْ عِبَارَاتِ شَيْخِنَا
وَاِمَامِنَا الْوَاقِعَ فِيْ تَصَانِيْفِهِ الشَّرِيْفَةِ عَلٰى مَعَانٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَّاَنْحَاءٍ شَتّٰى. فَمَتٰى قُوْبِلَتْ
بِالْحَقِيْقَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ وَالْكَعْبَةِ الرَّبَّانِيَّةِ يُرَادُ بِهَا الْاِسْمُ الْاِلٰهِيُّ الْجَامِعُ الَّذِيْ
يُنَاسِبُ تَرْبِيَةَ الْعَالَمِ السِّفْلِيِّ. وَمَتٰى قُوْبِلَتْ بِالْحَقِيْقَةِ الْاِلٰهِيَّةِ يُرَادُ بِهَا الشَّاْنُ
الذَّاتِيُّ الْجَامِعُ الَّذِيْ يَتَوَلّٰى تَرْبِيَةَ الْعَالَمِ الْعُلْوِيِّ وَهُوَ حَادٍ عَلٰى جَمِيْعِ الشُّيُوْنَاتِ
الذَّاتِيَّةِ وَاَصْلٌ وَّمَبْدَءٌ لِلْاِسْمِ الْجَامِعِ الْمُتَضَمِّنِ لِجَمِيْعِ الْاَسْمَاءِ، فَيَكُوْنُ هٰذَا الشَّاْنُ
كُلًّا لِسَائِرِ الْحَقَائِقِ وَهِيَ اَبْعَاضُهُ وَاَجْزَاءُهُ وَهِيَ الْمُعَبَّرَةُ بِحَقِيْقَةِ الْحَقَائِقِ وَهِيَ حَقِيْقَتُهُ
الَّتِيْ لَا وَاسِطَةَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الذَّاتِ الْمُقَدَّسِ كَمَا ذَكَرَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اٰخِرِ مَكْتُوْبٍ
لَهُ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِاَيَّامٍ قَلِيْلَةٍ اَنَّ الْحَقِيْقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ فَوْقَ جَمِيْعِ الْحَقَائِقِ وَذَكَرَ

فِی الْمَکْتُوْبِ الْاٰخِرِ اَنَّ الْحَقِیْقَۃَ الْمُحَمَّدِیَّۃَ کَمَا تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ عَلٰی کُلِّ الْحَقَائِقِ مِنْ حَیْثُ کُلٌّ تَفْضُلُ عَلٰی کُلِّ الْحَقَائِقِ مِنْ حَیْثُ هُوَ کُلٌّ ۔ تَذْیِیْل کَتَبَ شَیْخُنَا وَاِمَامُنَا بَعْدَ تَحْقِیْقِ هٰذَا الْمَقَامِ فِیْ ذَالِكَ الْمَکْتُوْبِ کَلَامًا یَّزِیْدُكَ کَمَالَ طَمَانِیَّۃٍ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ وَهُوَ هٰذَا ۔ حقیقت محمدی نہایت مقامات نزول محمدی است صلی اللہ علیہ وسلم ازواج تنزیہ و تقدس وحقیقت کعبہ نہایت مقامات عروج کعبہ است ، زینہ اوّل مر عروج حقیقت محمدی را بر مرتبہ تنزیہ حقیقت کعبہ است ونہایت عروجات اورا علیہ السلام غیر از حق سبحانہ اطلاع ندارد ، وچوں کمال اولیاء امت آں سرور علیہ السلام را از عروجات او علیہ السلام نصیب تام است اگر کعبہ از برکات ایں بزرگواراں دریوزہ نماید چہ عجب

؎ زمیں زادہ بر آسماں تاختہ زمین و زماں را پس انداختہ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ ذَالِكَ الْمَکْتُوْبِ الشَّرِیْفِ اگر کمل اولیاء را سیر بالا از حقیقت کعبہ واقع شود وانوار بالا را گرفتہ بمراتب حقائق خود کہ شبیہ باجیاز طبعی ایشان است فرود آیند ، کعبہ از برکات ایشاں توقع خواہد نمود ثُمَّ کَلَامُہُ الْعَالِیْ ۔ تَذْیِیْل ۔ نہ پنداری کہ کعبہ عبارت ازیں سنگ وکلوخ است کَلَّا بل کعبہ اینجا عبارت از روحانیت اوست کہ از عالم امر و ملکوت است نہ احجار واخشاب کہ آں از عالم خلق وناسوت است ، وچنانکہ انسان را بدن مرکب است از لحم وعظم وجزء آں ، بدن کعبہ نیز مرکب از احجار واخشاب او است ۔ از آنجاست کہ بر اولیاء بصورت ظلیہ ظاہر مے شود وباستقبال بعضے از اولیاء کہ بطواف او مے آیند مے رود ، ہیچ مے بینی کہ احجار واخشاب ایں قدر قدرت دارند بلکہ روحانیت او مثل ارواح دیگر کہ قدرت بر تشکل در صور مختلفہ دارند ایں کار مے کند ، ببیں شیخ کبیر ابن عربی قدس سرہٗ کہ ترجیح مے دادنشاء انسانی را بر کعبۂ مکرمہ چہ طور بر صورت جمیلہ ظاہر شدہ وچہ صفت ہا در سرزنش نمودہ تا اینکہ شیخ از ایں اعتقاد خود تائب ونادم گشتہ است ، چنانچہ تفصیل آں در کتاب جِلَاءُ الصَّدَاءِ عَنْ مِرْاٰۃِ الْکَعْبَۃِ الْحَسْنَاءِ نقل کردہ اند ۔ اکنوں معلوم تو باد کہ آنچہ نوشتہ اند کہ اگر کعبہ از برکات ایں بزرگواراں دریوزہ نماید چہ عجب ، مراد از ایں کعبہ نہ اسم الٰہی ست کہ حقیقت احمدی ہم ہمان است تا مخالفت بما سبق لازم آید ، بلکہ مراد روحانیت کعبہ است نہ احجار واخشاب کہ بدن کعبہ است ۔ تَاَمَّلْ فَقِفْ مُتَیَقِّنًا رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ .

مکتوب شصت ونہم بنام نصیر خاں در حل مسئلۂ وحدت الوجود اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ

Marfat.com

وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق سبحانہ در مدارج قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ ذرۂ حقیر بعد تبلیغ دعوات فقیرانہ مے رساند کہ احوال فقراء ایں حدود مستوجب حمد است۔ اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِسْتِقَامَتُکُمْ۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ وحسن عنایت فقیرزادہ سعدالدین محمد صالح بتاریخ دہم شہر ربیع الاول بصحت و عافیت بوطن مالوف رسید و اظہار صنوف الطاف و عنایات ایشاں کہ درباب او بظہور پیوستہ بابلغ عبارات والطف اشارات مبین ساخت و استقامت وصفات محبت ایشاں کہ بفقراء باب اللہ دارند بتمام و کمال مشروح نمود و رشتۂ محبت و دعاء را تحریک داد۔ و چوں دعاء ظہر الغیب خصوصاً کہ در اوقات حسنہ واقع شود شرف قبول دارد، امیدوار است کہ آثار اجابت بظہور آید۔ و نیز اظہار نمودہ کہ در ایں ولا مجلس مکتب پرحوز دار سعادت آثار میر محمد حسن بخیر و خوبی میسر شد، سبب مزید خوشحالی گردید، مقرون برکات باد۔ و نیز ظاہر ساخت کہ از یمن عنایت فرزند نرینہ بایشاں مکرمت شدہ مسرت بر مسرت افزود، مبارک باد۔ و نیز فقیرزادہ گفت کہ در حل مسئلۂ وحدت وجود کہ صوفیۂ علیہم اوست مے گویند دو کلمہ بنویس ہر چند ایں امور از غوامض اسرار است و بحال تعلق دارد، بمجرد مقال کشف استار آں محال است۔ و بر طالبان راہ لازم است کہ سعی در تحصیل آں نمایند لیکن بجہت اجابت مسئول دو کلمہ مرقوم شد و بطریق تمثیل بیان رفت تا از غرابت برآید مثلاً محبوبے است کہ بانواع حسن و جمال آراستہ است و با صناف غنج و دلال پیراستہ، از خلوت خانۂ تفرد بجلوگاہ جلوہ فرماید کہ از آئینہ ہاء گوناگوں و مرایاء مختلفہ پرفنون مشحون است۔ و ہر آئینہ از ایں ہا رنگے از زنگ ہا محبوب برانگاشت و حسنے از حسن ہاء اورا ہویدا ساخت عکوس آں محبوب در جمیع آئینہ ہا متجلی شد۔ بازار راہ ایں شعبدہ فرق مختلفہ آمدند۔ جمعے غافل از وجود آئینہ گفتند ایں حسن کہ در ایں تماشا گاہ نمودار است لمعہ ایست از آفتاب جمال معشوق و پرتوے است از انوار کمال او۔ و ناچار گرفتار صور آمدند و از مشاہدۂ معنی بے نصیب چنانچہ عارف جامی قدس سرہ اشارہ بایں نمودہ آنجا کہ فرمودہ ؎

زلیخا از زلیخائے رمیدہ — از آں معنی بصورت آرمیدہ
از آں معنی اگر آگاہ بودے — یکے از واصلان راہ بودے

و جمیع دیگر از راہ عنایت ازلی بوسیلۂ شیخ مقتدائے باصل بردند و شناختند کہ ایں مظاہر مختلفہ و مرایا متعددہ آئینۂ یک ذات اند کہ از سر رو بطون کبریاء تفرد اوست و از رو ظہور مقدد و تکثر صنعت اوست، و چوں صورت منعکسہ مرآتیہ اوست کہ بلباس ہا رنگا رنگ ازیں مظاہر شدہ،

Marfat.com

درسکر حال ہمہ اوست تکلم نمودند و گفتند کہ ؎

درانجمنِ فرق و نہاں خانۂ جمع　　باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

اعیان را اگرچہ اعدام محض اند در وجود نصیبے نیست۔ و آنچہ موجود است احدیت ذات است و نمودار کمالاتِ اولیّس فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ دَیَّارٌ و ازیں جہت بہ سُبْحَانِیْ وَاَنَا الْحَقّ متکلم نمودند آئینہ انا الشمس نگویدچہ کند۔ بسیارے از سالکان را ہمیں تحلیات کہ در پردۂ مکونات ظاہر شود خورسند گشتہ و محبوب را در لباس قیود در آغوش کشیدند، از کشاکش ہجر خلاصی یافتند و بوصل و اتصال متلذذ شدند چنانکہ گفتند ؎

امروز چوں جمالِ تو بے پردہ ظاہر است　　در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست

درسکرِ حال ظل از اصل متمیز نشد و مطلق از مقید جدا نہ گشت۔ جمع دیگر کہ بدولت اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ سوئے باطن اتصال یافت، وحدتِ باصرۂ آنہا وراء مظاہر سرایت نمود دانستند کہ ؎

عشاق شکار کس نشود دام باز چیں　　کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را

مرغ ہمت ایشاں بماوراء وراء پرواز نمودہ در بحر وحدت غوطہ خورد و از خود و غیریت نام و نشانے نگذاشت و بنائرۂ محبت ذاتیہ ہمہ را بر باد دادہ در دریاء حقیقت مضمحل و مستہلک گردید۔ آغاز سلوک ایں طریقہ علیہ بحمداللہ سبحانہ ازیں نعمت عظمےٰ امت و دولت قصویٰ، از آنہا جائز آنچہ گویند کہ بے نشان است۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ جُرْعَۃً مِّنْ ھٰذَا الْبَحْرِ الْمُحِیْطِ وَقَطْرَۃً مِّنْ ذَالِکَ الْیَمِّ الْعَمِیْقِ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنَا وجمعے از نارسیدگانِ راہ دراں بادیہ گمراہ شدند۔ گمان بردند کہ آں مطلق ازواج اطلاق برآمدہ بحضیض تقید برآمد و چوں کہ از مطلق اثرے نماند و تنزیہ بتشبیہ شد و خالق خلق گشت و آں جماعت فی الحقیقت نفی صانع تعالےٰ نمودند ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا۔ ازآں رو از تکالیف شرعیہ و اوامر و نواہی دینیہ برآمدند۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھَا بِصَدَاقَۃِ حَبِیْبِہٖ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہفتادم بنام میر محمد باقر در تحسین احوال او و آنکہ توجہ بطالبان داخل غفلت نیست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفہ شریفہ برادر اعز امجد رسیدہ باعث بہجت و مسرت گردید۔ چوں مدت مدید گذشتہ کہ از اخبار خیر اطلاع نداشت زیر بار انتظار بود، بر سیدن گرامی نامہ اطمینان خاطر حاصل شد، آنچہ از استیلاء نسبت استہلاک در غیب ہویت و ظہور معنی کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ مرقوم نمود خوش حالی بر خوش حالی افزود۔ حضرت حق سبحانہ بحقیقت

Marfat.com

فنا مشرف ساختہ ببقاء کہ مناسب آن است مستعد دارد باید کہ ظاہر را باحکام ظاہرۂ شریعت غرّا و باطن بدوام افتقار و تخلی از اغیار محلّی داشتہ منتظر ترقیات بے اندازہ باشند، چہ نویسد کہ خاطر این فقیر چہ قدر متفکر احوال شریف است بعض وقائع کہ اندراج یافتہ بود تعبیر آنہا در بادی النظر نیک زیبا در آمد هَنِيْئًا لِّأَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهُمْ دیگر از اشتیاق ملاقات اظہار رفتہ تعجیل در این امر مستحسن نمے باید بعد از آن بحکم استخارہ آنچہ بعمل آرند بجاست۔ دیگر توجہ بحال طلاب نمودن داخل غفلت نیست بموجب اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا۔ بعض اوقات صرف حاجت طالب نمودن داخل ادائے حقوق عباد است کہ از جملۂ اہم مہم است۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَشَجْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلٰى

مکتوب ہفتاد و ہفتم بنام میرزا شہاب الدین در ترغیب بر اتیان مامورات شرعیہ رعایت حقوق قرابت و ترہیب از صحبت متصوفہ کہ از شریعت غرّا منحرف اند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ حضرت حق سبحانہ فرزند سعادت مند اقبال آثار میرزا شہاب الدین سلمہ را بدولت صوری و معنوی سرمبند داشتہ بعافیت دارد۔ احوال فقراء این حدود مستوجب حمد است۔ ہموارہ خاطر فاتر منتظر اخبار فرخندہ آثارے باشد۔ توقع آنکہ بمصحوب قاصدان این صوب بارسال صحائف خیر مسرورے داشتہ باشند کہ اَلْمُكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُلَاقَاتِ رکنے در باب کمالات آثار میان شرف الدین نوشتہ اند انشاء اللہ دریں دِلا تنا کید نوشتہ خواہد شد کہ اجابت مامول نمایند۔ دیگر نصیحت ہمین است کہ در اتیان مامورات شرعیہ و انتہاء از امور منہیہ کہ دین متین بآن ناطق است سعی بلیغ نمایند مبادا دشمن لعین دلالت بشہوات نمودہ از صراطِ مستقیم منحنی سازد در حیات چند روزۂ دنیا را ہم اعتبار ننمایند کہ بسیار بے مدار و بے وفاء ست با ہیچ کس وفاء نکردہ است۔ و طریقہ ترحم بر مساکین و ضعفاء و رعایت حقوق قرابت و صلۂ رحم از دست ندہند کہ سبب درجات دارین و نجات از مہالک نشأتین است خصوصاً تحصیل اسباب رضامندیِ والدہ ماجدہ را از اہم امور تصور نمایند و بموجب اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ آن را لازم دانند و از صحبت جماعۂ کہ از یادِ حق سبحانہ بیگانہ اند مہما امکن محترز باشند و از صوفیۂ خام کہ از شریعت غرّا یکسو شدہ عالمے را بالضلالت بردہ اند گریزاں باشند کہ شر آنہا از شر اعداء ظاہری زیادہ است۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالْبَرَكَاتِ الْعُلٰى۔

Marfat.com

مکتوب ہفتاد و دوم بنام شیخ شرف الدین سلطان پوری در شرح احوال و یاران او حضرت حق سبحانہ آں فرزند ارجمند را بترقیات بے پایاں سربلند داشتہ بعافیت دارد۔ مکتوب مرغوب کہ بمصحوب برخورداری میاں شمس الدین مرسول بود در رسیدہ موجب بہجت فراواں گردید۔ چساں شکرانۂ خداوند جل شانہٗ را بجا آورد کہ آں سعادت مند بعافیت است کہ مایۂ اعمال صالحہ است و بدولت استقامت بہرہ مند۔ اللہ تعالےٰ بکمال فضل خویش مزید بر مزید کرامت فرماید آنچہ از احوال بعض مسترشدان مرقوم نمودہ اند نیز سبب مسرت گشت، اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمودہ ترقی بخشد۔ طریقۂ افادہ و توجہ طلاب از اہم مہام تصور نمودہ در آں سرگرم باشند کہ نفع متعدی ست۔ و آنچہ از احوال میاں خالد نوشتہ اند کہ حیرت در حیرت دارد بنہایت اصیل است کہ منتہائے تجلیات و مکاشفات استغراق در بحر حیرت است۔ چہ آنچہ در حیطۂ کشف و شہود آمدہ او تعالےٰ از او منزہ است و او را وَرَاءُ الْوَرَاءِ باید جست و بیرون مرایاء آفاق و انفس باید طلبید و آنچہ بدست آمدہ بکلمۂ لا نفی آں باید نمود ؎

در افگندہ دف این آواز دوست کز و بر دست دف کوباں بود پوست

الحمد للہ کہ نسبت شما مرکزے مے یابد کہ شاہ راہ است بحضرت غیب ہویت، و گردے از شان و صفت بدامان او نرسیدہ و نصیب محمدی المشربان است بذات۔ اللہ تعالےٰ بمراتب متابعت آں خیر البشر مشرف کردہ از کمالات ہر موطن بہرہ مند گرداند۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ دیگر مکرر برخورداری میرزا شہاب الدین در باب شما نوشتہ کہ سیر بایں جانب واقع شود چوں در کمال اشتیاق است ظاہراً گونہ وعدہ نیز در ایں باب رفتہ اگر اجابت مسئول نماید گنجائش دارد و بیشتر مختار اند۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب ہفتاد و سوم بنام میرزا شہاب الدین قلی در ترغیب صحبت اہل جمعیت و بعض نصائح ضروریہ۔ حضرت حق سبحانہ بحصول اعلا مطالب مکرم دارد۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ احوال فقراء بعافیت مقرون است، ہموارہ خاطر فاتر ز بر بار آشکار فرخندہ آثارے باشد۔ امید کہ مصحوب قاصدان ایں صوب از احوال خیر مآل قلمی مے نمودہ باشند کہ سبب جمعیت خاطر ہاست و موجب مزید دعاء۔ مکرر در باب آمدن کمالات دستگاہ میاں شرف الدین نوشتہ بودند اظہار اشتیاق ملاقات انبیاں نمودہ، بناءً علیہ باوجود موانع کہ از جملۂ آں رسیدن ماہ مبارک رمضان باشد وداع

Marfat.com

نمودہ شدہ اللہ تعالےٰ بسلامت برساند صحبت ایشاں را غنیمت شمردہ منتظر فوائد ثمرات باشند درباب
ایں طائفہ واقع شدہ است کہ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ بالجملہ برابر صحبت اہل جمعیت اسے
نیست مشاہدۂ انوار عینیہ را برابر باطن اہل اللہ کہ مرآت اتم است ہیچ نیست اما نظر بنیاد در کار است
بموجب اَلظَّاھِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ ظاہر را باحکام شرعیہ مزین دارند علی الخصوص اداء صلوٰۃ باجماعت
بحضور و جمعیت و اداء زکوٰۃ را ہم از اہم امور تصور نمودہ سعی نمایند کہ دقیقۂ از آں فروگذاشت نشود
و ماہ مبارک رمضان را مہما عزیز داشتہ در اداء حقوق آں قیام نماید کہ برکات ایں ماہ تمام سال
سرایت کند۔ وَابْتَغِ فِیْمَآ اٰتَاکَ اللّٰہُ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا
وَاَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب ہفتاد و چہارم در آنکہ دردِ نایافت نتیجۂ یافت است و مرتبۂ اطلاق عالیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ صحیفۂ گرامی کہ از روئے شفقت و مہربانی نامزد فقراء گردیدہ
بود رسیدہ باعث بہجت فزا واں گردید۔ اللہ تعالےٰ ظاہر ایشاں را بظاہر شریعت غرا و باطن
را بحقیقت آں متحلی داشتہ بمراتب قرب خویش ممتاز دارد و حرف کہ بزبانی محمد مراد فرمودہ بودند
رسانید سبب عظیم خوش حالی گردید۔ اللہ تعالےٰ در ایں طلب زیادہ تر گرداند۔ و بزرگاں فرمودہ اند اگر
نخواستی دادندے خواست۔ خود دست طلب خود را گرفتہ در طلب خود مپیاز اند۔ تا جمال حقیقی
بر دل متجلی نشود و شیفتۂ عشق خود نگرداند طلب و بے آرامی محال است ؎

ہر کجا حسن مے نماید رُو ۔۔۔ مے نہد سر بسجدہ عشق آنجا

ایں دردِ نایافت کہ از سرچشمۂ یافت است از گنجینۂ عنایت بے غایت تصور نمودہ شکرانۂ آں باید
آورد، بموجب لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ امیدوار مزید باشند۔ ہر چند در فضاء اطلاق
و در سرادقات وحدت ذات ہیچ کس را گذرگاہ نیست و از آں بحر بے کراں جز سراب بدست نہ ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چیں ۔۔۔ کایں جا ہمیشہ باد بدست است جام را

؎ سپر بیفگند ما ندارد یار ۔۔۔ چوں تواں شد ز بخت برخوردار

ولیکن

اگر ندہی بکف دامان یارم ۔۔۔ گرفتاریِ کس دیگر ندارم

حضرت حق سبحانہٗ از آنچہ مسمّٰی بما سوا است آزاد مطلق ساختہ گرفتار مطلبے دارد کہ از حیطۂ افہام و اوہام
بیرون است کُلُّ مَا خَطَرَ فِیْ بَالِکَ اَوْ خَطَرَ فِیْ خَیَالِکَ فَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَرَآءَ ذَالِکَ۔ رَزَقَنَا

اللہ سُبْحَانَہٗ وَ اِیَّاکُمُ الْاِسْتِقَامَۃَ عَلٰی مُتَابَعَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَ مِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا۔

مکتوب ہفتاد و پنجم بنام فتح محمد خاں در آنکہ دنیاء دنیہ لیاقت آں ندارد کہ در طلب آں از مطلب اعلیٰ باز مانند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ برادر اعزا رشد رفعت و سعادت آثار میاں فتح خاں را از ایں فقراء سلام عافیت انجام برسد چہ نویسد کہ خاطر فقراء از جانب آں برادر مشفق چساں زیر بار تعلق انتظار است۔ اللہ تعالےٰ جمیع مشکلات صوریہ و معنویہ را آسان گرداند اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ باید کہ خلاصۂ اوقات بیاد الٰہی جل شانہٗ مصروف گردد کہ دنیائے فانی لائق آں نیست کہ در طلب آں از مطلب اعلا باز ماند کہ اقبال و ادبار آں از حیز اعتبار ساقط است امور اخرویہ شایان اہتمام اند کہ معاملۂ ابدی بآں مربوط است و رضاء مولاء حقیقی برعایت آں منوط۔ درایں ولا چوں فرزند معنوی میاں شرف الدین کہ از سرآمد اصحاب طریقت است روانۂ آں جانب بود دو کلمہ نوشتہ آمد کہ صحبت و ملاقات مشار الیہ مغتنم خواہند دانست۔ توجہ دعاء ایشاں را در امور صوریہ و معنویہ تاثیر تام تصور خواہند فرمود۔ وچوں خاطر ہمواره در انتظار اخبار فرخندہ آثار است ہمواره بارسال صحائف خیر مسرور سے داشتہ باشند۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہفتاد و ششم بنام میر محمد باقر در بیان تنزیہ و تشبیہ۔ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ۔ برادر اعزا رشد محمد بافند ہمواره بعافیت و استقامت باشد۔ احوال فقراء ایں حدود مستوجب حمد است۔ امید از کرم حق سبحانہٗ چنان است کہ آں برادر امجد نیز بعافیت باشد وآنچہ مسمّٰی بماسواست منقطع و معرض ع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔ عاقل بباطل محض ولاشیٔ چہ رُو آرد۔ مع ذالک آنچہ در آں نمودار است جز کمالات او تعالےٰ نہ۔ پس ہر کہ بہر چہ متوجہ است بکمالات ذاتیہ متوجہ است، فرق بجز پندار نیست سُبْحَانَ اللّٰہِ، عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ۔ او در جانب تنزیہ بمثابہ ایست کہ ہر چہ معبر بعبارت است و مشار باشارت و باطن افہام و مؤدّاء اوہام ذات اقدس ازاں منزہ و مبرا است ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چیں کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را

و در جانب تشبیہ چناں است کہ بموجب مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا آنچہ در عرصہ گاہ ظہور آمدہ و ہر چہ در تماشا گاہ نمود جلوہ گر گشتہ جز شیون ذاتیہ و کمالات صفاتیہ و افعالیہ نیست لیکن ظل چوں عین اصل نیست و انوار تجلیات حز پردہ دار صرافت اطلاق نہ، عینیت و حکم باتحاد مفقود است

Marfat.com

صاحب این ذوق ہمیشہ بداغ عبودیت متسم است۔ مَالِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ گویان ہموارہ دامن محبوب را از آلائش دنس ممکنات مبرا خواہد داشت۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۔ رزقنا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مُتَابَعَةَ حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلٰى۔

مکتوب ہفتاد و ہفتم بنام عصمت پناہ بی بی خانمی بنت تربیت خاں مرحوم در آنکہ فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ فرزند معنوی عصمت پناہی بی بی خانمی بعافیت باشد، چہ نویسد کہ از استماع خبر وحشت اثر اختلال حال برخوردار میر محمد اسحاق چہ قدر کلفت حاصل شد فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ چوں فعل قادر مختار حکیم علی الاطلاق تمام حکمت و مصلحت است، دل تنگ نہ باشند و منتظر عنایت بے غایت بودہ بموجب اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا امیدوار گشائش باشند، بسا فعل است کہ در عالم اسباب کلیدش پیدا نمے شود و در مقصود مے کشاید۔ بالجملہ بحضرت کریم علی الاطلاق متوجہ باشند و توبہ و استغفار رو بدرگاہ اعلیٰ دارند کہ آنچہ بما میرسد البتہ اثر معاصی ماست و جناب مقدس تعالےٰ غنی است از عذاب و جفاء ما۔ و ایں فقراء را غافل ندانند کہ اللہ تعالےٰ دعاء ظہر الغیب را اثر اجابت دہد۔ چوں برادر سعادت مند میاں شرف الدین کہ بجا فرزندان است و در و پسندیدہ احوال، متوجہ آں صوب بودند، دو کلمہ نوشت، دعاء و توجہ مشار الیہ را مغتنم دانستہ دریوزہ خواہد نمود۔ چوں خاطر نگران است، بزودی اخبار بنویسند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم بنام نصیر خاں در وجوب شکر نعمت و انقسام شکر بد و جزء اعتمال او امر و انتہاء از نواہی۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا۔ حضرت حق سبحانہ، بمتابعت سید الکونین عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا محلی داشتہ بترقیات دارین سربلند دارد۔ چہ نویسد کہ خاطر فاتر چہاں زیر بار اخبار فرخندہ آثار است، مدتے است کہ نامہ کہ متضمن احوال خیر مآل باشد نرسیدہ۔ موانع بخیر باد! زیادہ از چہار ماہ است کہ مخلص حقیقی ملا محمد یار عازم خدمت است، معلوم نشد کہ بخدمت شریف رسیدہ است یا نہ۔ و چوں انتظار بکمال رسیدہ ناچار قاصد مخصوص فرستاد۔ مخدوما سعادت آثار را وقت کشت و کار است۔ اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ، سعی نمایند کہ اوقات شریفہ بیاد رب معبود معمور باشد، شکر منعم شرعاً و عقلاً واجب است، ہر چند نعم بسیار شکر باندازۂ آں زیادہ تر اِعْمَلُوْٓا

Marfat.com

اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا ؕ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۔ شکر را دو جزء است انتہاء از منابی، چنانکہ عزیزے مے فرماید اَلشُّکْرُ اَنْ لَّا تَسْتَعِیْنَ بِنِعَمِہٖ عَلٰی مَعَاصِیْہِ ۔ وجزء ثانی اتمثال اوامر حدیث صحیح بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَاَقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ حَجِّ الْبَیْتِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا متضمن آن است و ہر کدام را از آں صورتے است و حقیقتے ۔ اہتمام باید نمود کہ بعد تتمیم صورت نصیبے از حقیقت یابد چنانکہ از صورت تلفظ بکلمۂ شہادت بحقیقت آں پے برد ۔ کریمۂ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا اشعارے است بداں ۔ جہد نماید تا نفی ماسوا بالکل برسد ۔ و باطن را آزادی بلکہ نسیان غیر بتمام حاصل آید ۔ آں چناں مستمسک و مستغرق حال لایزال گردد کہ اگر فرضاً یادِ ماسوا دہد ہرگز یاد نیاید ؎

از باد صیاد لم چو بوئے تو گرفت — بگذاشت مرا و جستجوئے تو گرفت
اکنوں زمن خستہ نمے آید یاد — بوئے تو گرفتہ بود خوئے تو گرفت

بالجملہ بجاء محبت کہ بخود داشت و ہمہ را بمحبت خود دوست میداشت ، محبت مولاء حقیقی جاگیر دواز خود و غیر خود کہ بوصف غیریت متصف است نام و نشانے نگذارد ۔ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ ؎

جسم ہمہ اشک گشت و چشم بگریست — در عشق تو بے جسم ہمے باید زیست
از من اثرے نماند ایں عشق از چیست — چوں من ہمہ لاشیٔ شدہ ام عاشق کیست

ع گر بگویم شرح آں بے حد شود

ہم چنیں بعد رعایت صورت نماز کہ عبارت از اداء واجبات و سنن و مستحبات است با ترک محرمات ، سعی نماید کہ نصیبے از حضور بے کیف کہ حدیث اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ رَبَّکَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ الحدیث رمزے بداں است حاصل سازد و شربے از دولت اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ بدست آرد ۔ کریمۂ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ وَاَنَّھُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اشارہ بداں است ۔ وہمچنیں اداءِ زکوٰۃ کہ عبارت از تطہیر مال است باداءِ قدرِ معین پے بحقیقت آں برد ۔ آنچہ از جنس وجود و مَا یَتْبَعُہٗ مِنَ الْکَمَالَاتِ است چوں مستعار و مستفاد از حضرتِ وجود است ، بآں حضرت بسپارد و خیانت در ملک و ملک او ننماید و بحقیقت یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ متحقق شدہ پے بہ اِسْتَغْنُوْا بِغِنَآءِ اللّٰہِ برد ۔ وہم چنیں در صوم رعایت صورت ترک اکل و شرب نمودہ سعی کند تا از مفطرات باطنیہ محترز باشد ،

Marfat.com

ومعدۂ دل باغذیۂ فاسدہ کہ توجہات پراگندہ وتعلقات مشتّت است پراگندہ نگردد۔ وتوفیق آں رابرسیدن ماہ رمضان کہ متضمن جمیع فیوض وبرکات است وبمنزلۂ مرکز دائرہ سال است مغتنم شمارند چنانکہ قرآن مجید حاوی جمیع کمالات آلہی است ہمچناں ماہ رمضان حاوی جمیع فیوض وبرکات است وہماں مناسبت نزول قرآن مجید است دریں ماہ، چنانکہ آیۂ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اشارت بداں است۔ جمعیت ایں ماہ مبارک جمعیت تمام سال است۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ خَلْقِهٖ وَاِذَا نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی عَبْدٍ لَّمْ یُعَذِّبْهُ اَبَدًا۔ وَلِلّٰهِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفُ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ۔ فَاِذَا کَانَ لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ اَعْتَقَ اللّٰهُ فِیْهَا مِثْلَ جَمِیْعِ مَا اَعْتَقَ فِی الشَّهْرِ کُلِّهٖ۔ فَاِذَا کَانَ لَیْلَةُ الْفِطْرِ اِزْدَحَمَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ وَتَجَلَّی الْجَبَّارُ تَعَالٰی بِنُوْرِهٖ مَعَ اَنَّهٗ لَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ فَیَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ وَهُمْ فِیْ عِیْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ مَا جَزَآءُ الْاَجِیْرِ اِذَا وَفّٰی عَمَلَهٗ؟ یَقُوْلُ الْمَلَائِکَةُ اَنْ یُّوَفّٰی اُجْرَتَهٗ۔ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اُشْهِدُکُمْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ۔ رَوَاهُ الْاِصْبَهَانِیُّ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہفتاد و نہم بنام یکے از ارباب طریقت کہ پریشانیٔ احوال ظاہرہ مرقوم نمودہ بود۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رقیمۂ گرامی کہ از روئے شفقت ومہربانی مرسول داشتہ بودند رسیدہ موجب مزید مسرت گردید، از پریشانیٔ احوال ظاہرہ مرقوم بود اللہ تعالےٰ جمعیت نصیب کند، واز تشتت تعلقات کہ موجب بعد وحرمان است نجاتے ارزانی داشتہ مقبلِ جناب مقدس گرداند ؎

ہرچہ جز عشق خداءِ احسن است　　گر شکر خوردن بود جاں کندن است

وآنچہ از مضائق صوریہ مے رسید کہ ابوالخیر مرقوم نمودہ بود، سبب مزید گرانیٔ خاطر فاتر گردید۔ امروز با دوست آں کنند کہ فردا با دشمناں کنند۔ حالِ خود را بحال سلف سنجیدۂ شکر وصبر باید دانست، اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ۔ ہر قدر روبا سباب فانیہ مے آرند چوں سبب بعد از مولائے علی الاطلاق است، کشائش کمتر میسر مے شود۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ طرا پیش نظر داشتہ منتظر عنایت بے غایت باید بود وبموجب وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ جمیع مشکلات را ثمرۂ تقصیرات دانستہ باستغفار باید پرداخت۔ وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ

Marfat.com

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى نص قاطع است ۔ مرقوم بود کہ بزرگانے کہ بآنہا اعتماد باشد و کلمۂ سفارش بنویسند ۔ مخدوما آنچہ بتجربہ معلوم شدہ آن است کہ اعتماد بآشنائی ہیچ آشنا نباید کرد ؎

ہر تازہ گلے کہ اندریں گلزار است گر بینی گل واگر بچینی خار است

چوں صفت رسم دولت منداں برخاستہ است تحریک آنہا عبث است هَيْهَاتَ تَضَرُّعٌ فِيْ حَلِّ ذٰلِكَ اَبَارِدٍ ۔ بضرورت دو کلمہ باخوی میرزا محمد فاروق نوشتہ فرستادہ است و تاکید بسیار نمودہ ۔ اگر خدا تعالیٰ توفیق دہد شاید بکار آید ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۔

مکتوب ہشتادم بنام خان سعادت نشان در نصائح ضروریہ و مداحی طریقہ نقشبندیہ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۔ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَكُمْ وَشَرَحَ صَدْرَكُمْ وَصَانَكُمْ بِمَا شَانَكُمْ بِحُرْمَةِ حَبِيْبِهِ الْاَمْجَدِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا احقر فقراء بخدمت مخدوم زادہ عالی قدر متعالی منزلت مے رساند کہ صحیفۂ گرامی بمصحوب مخلص حقیقی ملا یار محمد طالقانی ارسال داشتہ بودند و بانواع اشفاق و مکارم یاد آوری فرمودہ بودند بورود و اصناف بہجت و مسرت رسید ۔ اللہ تعالیٰ حسب مامول مخلصاں را بحصول اعلیٰ مطالب مکرم دارد ۔ چہ نویسد کہ از اخبار مزید استقامت ایشاں کرانہ مشار الیہ مستمع گردید چہ قسم فرح و خوش حالی رو داد حق سبحانہ مزید کرامت فرماید و از استماع خبر فتح و نصرت بر اعداء دین کہ نصیب آں مکرم شدہ چہ قدر شکرانہ بجا آورد در حضرت کبریا ۔ ال ہمیشہ مظفر و منصور دارد در اوقات کہ محال اجابت دعا است غافل نیست ۔ امیدوار است کہ آثار اجابت و قبول بظہور آید ۔ اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ جزوی نیاز فقراء کہ مصحوب مشار الیہ بود بسیار بروقت رسید ۔ مثمر ثمرات کونین باد ۔ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ۔ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ۔ وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۔ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ وَكَفٰى بِالْقُرْاٰنِ وَاعِظًا ۔ بالجملہ وقت عزیز را بامور ضروریہ و مہمات اخرویہ مصروف باید داشت و دریں

Marfat.com

فرصت قلیل سرانجام سفر طویل باید نمود کہ شیطان لعین در کمین گاہ است مبادا سرمایۂ عمر بامور لایعنی صرف شود و حسرت و ندامت نقد وقت گردد و بموجب حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا ہمیشہ مراقب احوال و اقوال و افعال باید بود و بدوام بذکر تصفیۂ مرآت باطن باید کرد، تا از لوث ماسوا پاک و مصفا گشتہ و از حب دنیا و جاہ دریاست مزکی گشتہ مجلاءِ انوارِ الٰہیہ گردد، و مقصود آفرینش او کہ معرفت حق است سبحانہٗ بحصول آید۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ در طریقۂ علیہ با سہل وجوہ میسر است و با قرب طرق بحصول۔ حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند کہ ما از خداءِ تعالیٰ طریقے خواستیم کہ اقرب طرق است وابستہ بوصل ہے

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند — کہ برندازہ رہ پنہاں بحرم قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبۂ صحبت شان — مے برد وسوسۂ خلوت و فکر چلہ را
ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند — رو بہ از حیلہ چہ داں بگسلد ایں سلسلہ را

رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ قَطْرَۃً مِّنْ بَحْرِ اَلْطَافِہِمْ وَرَشْحَۃً مِّنْ عِنَایَاتِہِمْ وَاَلْطَافِہِمْ

ع وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنَا

مخدوم زادۂ سعادت مند بکمالات دارین محلّے باشند۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہشتاد و یکم بنام یکے از اصحاب طریقت در فضیلت محبت اہل اللہ داد حال سرور برادر مسلم۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ۔ حضرت حق سبحانہٗ در مراتب کمال و اکمال ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنِ تَوْفِیْقِہٖ احوال بعافیت مقرون است ہموارہ سلامتی ذات بابرکات مسئلت مے نماید بعزّ اجابت مقرون باد۔ ہر چند حسب صورت بُعد ابدان است اما وقات حسنہ کہ مظانّ استجابت دعا است، کم است کہ از یاد دعاء خیر ایشاں فارغ باشد۔ ظاہر است کہ آں ثمرۂ وفورِ محبتِ ایشاں بفقراءِ باب اللہ است و بموجب حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امیدوار شرکت است بمقامات۔ ہر چند تقصیرے رود۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا کَانَ اَحَبُّہُمَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَشَدَّہُمَا حُبًّا لِّصَاحِبِہٖ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ، یَغْبِطُہُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّہَدَآءُ وَالصِّدِّیْقُوْنَ رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ

Marfat.com

صَحِيحِهِ ۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّعْمَلَ بِعَمَلِهِمْ، قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ وَاَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى سُرُوْرٌ تُدْخِلُهٗ عَلَى الْمُسْلِمِ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَتَهٗ اَوْ تَقْضِيْ عَنْهُ دَيْنًا اَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوْعًا وَلَاَنْ اَمْشِيَ مَعَ اَخِيْ فِيْ حَاجَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَعْتَكِفَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَفِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ شَهْرًا، وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهٗ وَلَوْ شَآءَ اَنْ يُّمْضِيَهٗ اَمْضَاهُ، مَلَاَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَلْبَهٗ رِضًى، وَمَنْ مَّشٰى مَعَ اَخِيْهِ فِيْ حَاجَةٍ حَتّٰى يَقْضِيَهَا لَهٗ، ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ رَوَاهُ الْاِصْبَهَانِيُّ صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ الرَّسُوْلُ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ہشتاد و دوم بنام اورنگ زیب سلطان ہند در ایراد احادیث شریفہ در فضائل اعمال صالحہ از ہر نوع۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ فَازُوْا مِنْهُ بِحَظٍّ جَسِيْمٍ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ جُلَسَآئِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهٗ، وَزَادَ فِيْ عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهٗ، وَذَكَّرَكُمْ بِالْاٰخِرَةِ عَمَلُهٗ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى۔ وَعَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَآئِيْ۔ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خُلَفَآؤُكَ؟ قَالَ الَّذِيْنَ يَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَيَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِيْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوٰى عَنْ رَّبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا اِنَّهٗ قَالَ وَعِزَّتِيْ لَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ خَوْفَانِ وَلَا اَمْنَانِ۔ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ۔ وَعَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ، فَنَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ فَصَارُوْا صُفُوْفًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ ائْتِ بِجَهَنَّمَ فَيَاْتِيْ بِهَا تُقَادُ بِسَبْعِيْنَ زِمَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَتْ مِنَ الْخَلَائِقِ عَلٰى قَدْرِ مَاشَةِ عَامٍ زَفَرَتْ زَفْرَةً

Marfat.com

طَارَتْ بِهَا اَفْئِدَةُ الْخَلَائِقِ ثُمَّ نَفَرَتْ ثَانِيَةً فَلَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ اِلَّا حَبْثٰى عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ تَزْفِرُ ثَالِثًا فَتَبْلُغُ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَذْهَلُ الْعُقُوْلُ فَيَفْزَعُ كُلُّ امْرِئٍ مَعَ عَمَلِهٖ حَتّٰى اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ يُخَلِّنِيْ لَا اَسْئَلُكَ اِلَّا نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ عِيْسٰى بِمَا اَكْرَمْتَنِيْ لَا اَسْئَلُكَ اِلَّا نَفْسِيْ وَلَا اَسْئَلُكَ مَرْيَمَ الَّتِيْ وَلَدَتْنِيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ لَا اَسْئَلُكَ نَفْسِيْ فَيُجِيْبُهُ الْجَلِيْلُ عَزَّ وَجَلَّ جَلَالُهٗ اِنَّ اَوْلِيَائِيْ مِنْ اُمَّتِكَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ لَاُقِرَّنَّ عَيْنَكَ فِيْ اُمَّتِكَ ثُمَّ تَقِفُ الْمَلَائِكَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَنْتَظِرُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ۔ وَعَنْ سَهْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَارِمًا فِيْ عَشِيْرَتِهٖ اَوْ مُكَاتَبًا فِيْ رَقَبَتِهٖ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ يَوْمٍ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْوَالِيْ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰهِ وَرُحْمُهٗ فِي الْاَرْضِ، فَمَنْ نَصَحَهٗ فِيْ نَفْسِهٖ وَفِيْ عِبَادِ اللّٰهِ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ۔ رَوَاهُ الْاِصْبَهَانِيُّ وَابْنُ شَاهِيْنٍ۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ يَا رَبِّ اَخْبِرْنِيْ بِاَهْلِكَ الَّذِيْنَ تُؤْوِيْهِمْ فِيْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ۔ قَالَ هُمُ الطَّاهِرَةُ قُلُوْبُهُمْ الْبَرِيْئَةُ اَيْدِيْهِمْ، يَتَحَابُّوْنَ بِحُبِّيْ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرُوْا بِيْ، وَاِذَا ذُكِرُوْا ذُكِرْتُ بِهِمْ، اَلَّذِيْنَ يُسْبِغُوْنَ الْوُضُوْءَ فِي الْمَكَارِهِ وَيُنِيْبُوْنَ اِلٰى ذِكْرِيْ وَيَعُضُّوْنَ لِمَحَارِمِيْ وَيَكْلَفُوْنَ بِحُبِّيْ كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِيُّ بِحُبِّ النَّاسِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ قَالَ الْخَيْمَةُ مِنْ دُرَّةٍ مُّجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فَرْسَخٌ وَعَرْضُهَا فَرْسَخٌ وَلَهَا اَلْفُ بَابٍ مِّنْ ذَهَبٍ

Marfat.com

حَوْلَهَا سُرَادِقُ وَدُوْرُهَا خَمْسُوْنَ فَرْسَخًا يَدْخُلُ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَلَكٌ بِهَدِيَّةٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی الدُّنْيَا۔ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا مِنْ ظَاهِرِهَا۔ فَقَالَ اَبُوْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِیُّ لِمَنْ هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَآئِمًا وَّالنَّاسُ نِيَامٌ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا۔ ذرۂ خاکسار بے مقدار بعد ازاداءِ مَا يَجِبُ عَلَى الْفُقَرَآءِ بعرض باریافتگان محفل عالی مے رساند کہ دریں ایام ضعف مراسم اسلام چوں تائیدِ ارکان ملت بیضاء وتقویت احکام شریعت غرّاء وابستہ بہ ذات اشرف است، بر کافۂ اہل اسلام عموماً وبراہل فقراء خصوصاً دعاءِ سلامت واستقامت انیشاں از اہم مہام واعظم واجبات است ناچار ہنگام سحر واوقات حسنہ ازاں فارغ نیست۔ چوں لوجہ اللہ است امید شرف قبول است۔ دریں ولا استماع یافت کہ چوں اہل گول کنڈہ سر از ربقۂ اطاعت واجب کشیدہ اند ونقض عہد نمودہ داخل جرگہ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ گشتہ اند وآں قبلہ گاہی از روءِ حمیت دین وغیرتِ اسلام توجہ بآں صوب نافتہ ہمت سامیہ را بر تخریب آں جماعۂ ناہنجار گماشتہ ونور دیدہ سلطنت واقبال شاہ زادۂ بلند اقبال وفطرتُ الا ہمت مقدمۂ لشکر ظفر مقرن ساختہ ازاں ممر خاطر فاتر دعاگویاں زیر بار انتظار اخبار فتح ونصرت است ودر اوقات مبارکہ وامکنہ مستجابہ کہ در خلا وملا واجتماع فقراء وصلحاء بدرگاہ حضرت مجیب الدعوات متبتل ومتضرع است ودختم خواجہ ہا قدس سرہم فاتحہ خواں وچوں ایں نسبت دعاء متضمن تقویت اسلام واہل اسلام است وتخریب اہل بدع وہوا ہے کہ کریمۂ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ نشان حال ایشاں است، اِنشاءاللہ تعالےٰ باجابت مقرون است۔ جائے آں بود کہ ایں فقیر از سر قدم ساختہ شریک ایں مجاہدہ مے شد لیکن ضعف بدن کہ ہموارہ عارض است وقلت استعمال سفر بدعاءِ ظہر الغیب دلالت کرد وبموجب تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَنْ لَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ بارسال نیاز اکتفاء نمود وزیادہ بر آں گستاخی نرفت۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ دَآئِمًا وَّسَرْمَدًا۔

مکتوب ہشتاد وسوم بنام سعادت نشان خاں در بیان آنکہ وجود مفتاح ہر خیر وبرکت وعدم ماوراءِ ہر شر ونقصان است۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ۔ حضرت

Marfat.com

حق سبحانہٗ ذات بابرکات جناب مخدوم زادۂ عالی قدر متعالی منزلت شفق مکرم فقراء را مشمول عنایات بے غایات داشتہ باعلی مراتب کونین سربلند دارد۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ احوال فقراء ایں حدود مقرون بعافیت است ہمواره خاطر فاتر زیر بار اشکار اخبار فرخندہ آثار مے باشد۔ در ایں ولا کہ قاصد سرکار عالی رسید و نامۂ گرامی کہ متضمن خبر سلامتی فتح و فیروزی بود رسانید انواع مسرت و بہجت روداد۔ اللہ تعالے بدیں منوال جمیع مشکلات آسان ساختہ مورد التفات و اعطاف خود دارد، بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ۔ وجود مفتح ہر خیر و برکت است، وچوں نصیب ممکن عدم است کہ ماواء ہر شر و نقصان است تمام خیر مسلم بحضرت واجب الوجود است تعالیٰ و تقدس۔ غایۃ الامر چوں عدم مرآت وجود است و شر آئینہ دار کمال، اِذْ بِضِدِّهَا تَتَبَیَّنُ الْاَشْیَاءُ، ممکن مظہر خیر آمد و محل کمالات واجب تعالے گشت، آنچہ از جنس حسن و کمال در او ہویدا گردد ہمہ را منسوب بحضرت جمیلی علی الاطلاق داشتہ آئینۂ عدم را خالی از خیر تصور نماید، بلکہ ماواء شر داند و امانت بااہل امانت سپارد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا۔ دریں وقت بموجب مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰہُ بحقیقت فناء متحلی شدہ از دولت بقاء نصیب خواہد یافت و از راہ کمال بندگی و افگندگی بدولت آزادی و حریت مستعد خواہد گشت۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ شُرْبًا مِنْ هٰذِهِ الدَّوْلَةِ الْقُصْوٰی وَالسَّعَادَةِ الْکُبْرٰی

وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہشتاد و چہارم

بنام اورنگزیب سلطان ہند در اظہار داعیۂ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیماً وَّشَرَفًا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلَّامِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ هُدَاةِ النَّاسِ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ مَّا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ وَقَالَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ حَاکِیًا عَنْ رَّبِّہٖ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ هَرْوَلَةً۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ، وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ مَا اسْتَطَعْتُمْ

Marfat.com

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَّ شَجَرٍ وَّ مَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰهِ بِنِيَّةِ تَوْبَةً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ بِالْعَلَانِيَةِ رَدَّاهُ الطِّيْرَانِيُّ ۔ کمترین فقراء دعاء گو محمد سعید و محمد معصوم و محمد یحییٰ بعرض خادمان عتبہ علیہ و عاکفان سدہ سنیہ، حضرت ناصر الملت والدین مَرْفَعُ الْاِسْلَام وَمُؤَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ محی آثار السنۃ البیضاء، ماحی آثار البدعۃ الغبراء اَعَزَّ اللّٰهُ اَنْصَارَ سَلْطَنَتِهٖ وَاَعْوَانَ دَوْلَتِهٖ مے رساند کہ از مدت مدیدہ ایں فقراء باب اللہ را داعیۂ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و کرامۃً غالب بود ہموارہ منتظر دریافت سعادتِ عظمےٰ بودند بِعَوْنِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ دراین سال آرزو بحصول پیوست و از راہ جنون اشتیاق ترک مقدمات عقلیہ و قطع نظر از حصول استطاعت شرعیہ نمودہ قدم دریں راہ بزرگ نہادیم و با جمعے از فقیر زادہ ہا و درویشاں روانۂ آں صوب معلّٰے شدیم و روز سہ شنبہ شانزدہم شہر ربیع الاول بہ سرونج رسیدیم۔ امید است کہ بعد از وصول بآں اماکن شریفہ وظیفۂ دعاء سلامتی و مزید اہتمام و اقبال آں عالی حضرت کہ متضمن صلاح عام و تقویت اسلام است بجمیع ہمت و تمامی نہمت اشتغال نمایند۔ وچوں دعاء ظہر الغیب اقرب باجابت است علی الخصوص کہ مقرون چنیدیں امور عظام باشد غالباً شرف اجابت یابد۔ زیادہ از آں گستاخی نرفت۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا۔

مکتوب ہشتاد و پنجم بنام شیخ احمد تبری خطیب مدینہ منورہ در بیان آنکہ مدار طریقۂ ما بر عمل بعزیمت و احتراز از رخصت است و بر متابعۃ صاحب شریعت است کہ آں بر ہفت مراتب است۔ اَمَّا بَعْدُ حَمْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمَنَّانِ، وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَاحِبِ الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ، وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ وَصَحْبِهِ الْاَطْهَارِ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ فَيُبَلِّغُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ مُحَمَّدٌ سَعِيْدُ نِ النَّقْشَبَنْدِيُّ الْاَحْمَدِيُّ اِلَى الْمَوْلَى الْفَاضِلِ قُدْوَةِ الْاَمَاجِدِ الْعِظَامِ، وَزُبْدَةِ الْاَفَاضِلِ الْكِرَامِ الْاَلْمَعِيِّ الزَّكِيِّ خَطِيْبِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ تُحَفَ التَّحِيَّةِ وَهَدَايَا السَّلَامِ، وَاِنَّا بِعَوْنِ عِنَايَتِهٖ تَعَالٰى وَصَلْنَا بِالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ اِلٰى بَلْدَةِ رِمْخَانِيْ اَوَاخِرَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَنَرْجُوْ مِنْ كَرَمِهٖ تَعَالٰى الْاِنْتِقَالَ مِنْهُ اَوَاخِرَ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَى الْوَطَنِ الْمَأْلُوْفِ بِالْعَافِيَةِ وَالْاِسْتِقَامَةِ لٰكِنْ اَلَمَ فِرَاقُكُمْ وَفِرَاقُ تِلْكَ الْاَمَاكِنِ الشَّرِيْفَةِ مُحِيْطٌ بِنَا، وَحُزْنَ الْمُهَاجَرَةِ وَالْمُبَاعَدَةِ مِنْ تِلْكَ السَّعَادَةِ الْعُظْمٰى وَارِدٌ عَلٰى قُلُوْبِنَا۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ الْمُعَاوَدَةَ اِلَيْهَا وَالتَّشَرُّفَ

Marfat.com

بِالْوُصُوْلِ اِلَيْهَا۔

ثُمَّ الْمَأْمُوْلُ مِنْ اِخْوَانِ الطَّرِيْقَةِ الْمُدَاوَمَةُ عَلَى الذِّكْرِ الْمَأْخُوْذِ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَوْلَةٌ جَسِيْمَةٌ اِذْ ذِكْرُ الْقَلْبِ مِنْ اَعْلٰى اَقْسَامِ الذِّكْرِ، اِذْ هُوَ يُنْتِجُ دَوَامَ الْحُضُوْرِ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيُتْمِرُ الْجَذْبَ الْاِلٰهِيَّ الَّذِيْ هُوَ اَقْرَبُ طُرُقِ الْوُصُوْلِ اِلٰى مَدَارِجِ الْعِرْفَانِ وَالْاِسْتِغْرَاقِ فِيْ اَحَدِيَّةِ الذَّاتِ۔ وَلْيُعْلَمْ اَنَّ مَدَارَ طَرِيْقَتِنَا عَلٰى رِعَايَةِ السُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْعَمَلِ بِالْعَزِيْمَةِ وَالْاِحْتِرَازِ مِنَ الرُّخْصَةِ مُهْمَا اَمْكَنَ، وَمُحَافَظَةِ الْبَاطِنِ عَنْ طَرَيَانِ الْغَفْلَةِ وَالذِّكْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ عَلَى الدَّوَامِ حَتّٰى يَحْصُلَ الْمَلَكَةُ وَيَتَيَسَّرَ الْخَلْوَةُ بِالْجَلْوَةِ وَيَرْتَفِعَ خُطُوْرُ الْاَغْيَارِ عَنِ الْقَلْبِ وَلَوْ تَخَلَّلَ الْاِخْطَارَ۔ وَهٰذِهِ الدَّوْلَةُ مَخْصُوْصَةٌ بِهٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ الْعَلِيَّةِ مِنْ بَيْنِ عَامَّةِ الطُّرُقِ۔ فَاِنَّ اَدَبَهَا لِالْتِزَامِ السُّنَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ صَارَتْ نِسْبَتُهُمْ كَنِسْبَةِ الْاَصْحَابِ الْكِرَامِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ فَاِنَّهُمْ كَمَا نَالُوْا فِيْ اَوَّلِ صُحْبَةِ خَيْرِ الْبَشَرِ مَا نَالُوْا، كَذٰلِكَ اَصْحَابُ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ نَالُوْا فِيْ اَوَّلِ اَقْدَامِهِمْ مَا نَالَهُ غَيْرُهُمْ فِيْ سِنِيْنَ۔ لِكَوْنِ سَيْرِهِمْ مُرَادِيًّا وَسَيْرِ غَيْرِهِمْ مُرِيْدِيًّا، وَجَعْلِهِمُ الشُّرُوْعَ فِي السُّلُوْكِ مِنْ عَالَمِ الْاَمْرِ، وَهُوَ الْقَلْبُ وَغَيْرُهُ مِنَ اللَّطَائِفِ مِنَ الرُّوْحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِيِّ وَالْاَخْفٰى، وَشُرُوْعَ سَيْرِ غَيْرِهِمْ مِنْ عَالَمِ الْخَلْقِ وَبَعْدَ مُجَاهَدَاتٍ وَرِيَاضَاتٍ يَصِلُوْنَ اِلٰى عَالَمِ الْاَمْرِ وَلِهٰذَا صَارَ اِدْرَاجُ النِّهَايَةِ فِي الْبِدَايَةِ خَاصَّةَ طَرِيْقَتِنَا، وَرِجَالٌ لَهُ تُلْهِيْهِمُ الْاٰيَةُ نَقَدَ حَالَ اَصْحَابِنَا۔

ثُمَّ لْيُعْلَمْ اَنَّ دَرَجَاتِ مُتَابَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعٌ عَلٰى مَا حَقَّقَهُ شَيْخُنَا وَاِمَامُنَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اَلدَّرَجَةُ الْاُوْلٰى الْاِتْيَانُ بِالْاَحْكَامِ الْمُتَرَتِّبَةِ وَاِتْبَاعُ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ بَعْدَ تَصْدِيْقِ الْقَلْبِ وَتَبْدِيْلِ اِطْمِيْنَانِ النَّفْسِ الْمَنُوْطِ بِالْوِلَايَةِ۔ فَكَافَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ مِنْ عُلَمَاءِ الظَّاهِرِ وَالْعُبَّادِ وَالزُّهَّادِ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوْا مَرْتَبَةَ الْاِطْمِيْنَانِ مُشْتَرِكُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الدَّرَجَةِ۔ وَكُلُّهُمْ فِيْ حُصُوْلِ هٰذِهِ الْمُتَابَعَةِ الصُّوْرِيَّةِ مُتَسَاوُوْنَ۔ لِاَنَّ النَّفْسَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ لَمَّا كَمْ تَتَخَلَّصْ مِنَ الْكُفْرِ وَالْاِنْكَارِ، لَاجَرَمَ تَكُوْنُ هٰذِهِ الدَّرَجَةُ

Marfat.com

مَخْصُوْصَةٌ بِصُوْرَةِ الْمُتَابَعَةِ۔ وَهٰذِهِ الْمُتَابَعَةُ الصُّوْرِيَّةُ مَخْصُوْصَةٌ مُوْجِبَةٌ لِلْفَلَاحِ وَمُنْجِيَةٌ مِنَ النَّارِ۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِكَمَالِ رَأْفَتِهٖ لَمْ يَعْتَدَّ بِإِنْكَارِ النَّفْسِ وَاكْتَفٰى بِمُجَرَّدِ تَصْدِيْقِ الْقَلْبِ۔

وَالدَّرَجَةُ الثَّانِيَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ اِتِّبَاعُ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْمُتَعَلِّقَةُ بِالْبَاطِنِ مِنْ تَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ وَرَفْعِ رَذَائِلِ الصِّفَاتِ وَاِزَالَةِ الْاَمْرَاضِ الْبَاطِنِيَّةِ وَالْعِلَلِ الْمَعْنَوِيَّةِ وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَقَامِ الطَّرِيْقَةِ وَمَخْصُوْصَةٌ بِاَرْبَابِ السُّلُوْكِ الَّذِيْنَ يَأْخُذُوْنَ الطَّرِيْقَةَ الصُّوْفِيَّةَ مِنَ الشَّيْخِ الْمُقْتَدٰى وَيَقْطَعُوْنَ مَفَاوِزَ السُّلُوْكِ وَبَوَادِيَ السَّيْرِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔

وَالدَّرَجَةُ الثَّالِثَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ اِتِّبَاعُ اِذْوَاقِهٖ وَمَوَاجِيْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنُوْطِ بِالْوِلَايَةِ الْخَاصَّةِ۔ وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ خَاصَّةٌ مَخْصُوْصَةٌ بِصَاحِبِ الْوِلَايَةِ مَجْذُوْبًا سَالِكًا اَوْ سَالِكًا مَجْذُوْبًا۔

وَالدَّرَجَةُ الرَّابِعَةُ مَرْتَبَةُ اِطْمِئْنَانِ النَّفْسِ وَمَقَامُ الْاِسْلَامِ الْحَقِيْقِيِّ۔ وَفِيْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ يَخْرُجُ عَنْ صُوْرَةِ الْمُتَابَعَةِ اِلٰى حَقِيْقَةِ الْمُتَابَعَةِ، وَهُوَ نَصِيْبُ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ وَفِي الْمَرْتَبَةِ الثَّانِيَةِ وَاِنْ تَحَقَّقَ حَظٌّ مِنْ اِطْمِئْنَانِ النَّفْسِ بَعْدَ تَمَكُّنِ الْقَلْبِ لٰكِنَّ كَمَالَ الْاِطْمِئْنَانِ يَحْصُلُ هٰهُنَا وَهِيَ ثَمَرَةٌ كَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَيَفُوْزُ الْعَارِفُ فِيْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ بِفَهْمِ اَسْرَارِ الْمُقَطَّعَاتِ الْقُرْاٰنِيَّةِ وَتَاْوِيْلِ مُتَشَابِهَاتِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ۔ وَلَا يُتَخَيَّلَنَّ اَنَّ ذَالِكَ مِثْلُ تَاْوِيْلِ الْيَدِ بِالْقُدْرَةِ وَالْوَجْهِ بِالذَّاتِ وَغَيْرِ ذَالِكَ مِمَّا لِلْعِلْمِ الظَّاهِرِ فِيْهِ مَدْخَلٌ بَلْ هُوَ مِنَ الْاَسْرَارِ الْخَاصَّةِ وَهُوَ بِالْاِصَالَةِ حَظُّ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَبِتَبَعِيَّتِهِمْ يَتَفَضَّلُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ۔ وَالْوُصُوْلُ اِلٰى هٰذِهِ الدَّوْلَةِ الْعَلِيَّةِ بِطَرِيْقِ الْوِلَايَةِ اَقْرَبُ مِنْ طُرُقٍ اُخَرَ۔ وَهُوَ الْتِزَامُ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ وَالْاِجْتِنَابُ عَنِ الْبِدْعَةِ الْغَيْرِ الْمَرْضِيَّةِ رَأْسًا وَّبِالْكُلِّيَّةِ۔ ذَالِكَ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ عَسِيْرٌ جِدًّا لِغَلَبَةِ الْبِدْعَةِ وَشُيُوْعِهَا وَهَجْرِ السُّنَّةِ وَنُدْرَتِهَا۔

وَالدَّرَجَةُ الْخَامِسَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ اِتِّبَاعُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَمَالَاتِ الَّتِيْ لَا مَدْخَلَ فِيْ حُصُوْلِهَا لِلْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بَلْ حُصُوْلُهَا مَنُوْطٌ بِمُجَرَّدِ

الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ الرَّبَّانِيِّ۔ وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ عَالِيَةٌ جِدًّا الْاَمَسَاسَ لِلْمَرَاتِبِ السَّابِقَةِ بِهَا وَهِيَ بِالْاِصَالَةِ نَصِيْبُ اُولِي الْعَزْمِ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ وَبِطُفَيْلِهِمْ حَظٌّ لِبَعْضِ الْاَوْلِيَاءِ۔

وَالدَّرَجَةُ السَّادِسَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ اِتِّبَاعُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَمَالَاتِ الْمَخْصُوْصَةِ بِمَقَامِ الْمَحْبُوْبِيَّةِ الْخَاصَّةِ۔ وَاِفَاضَةُ الْكَمَالَاتِ فِي هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ مَنُوْطٌ بِمُجَرَّدِ الْمَحَبَّةِ الَّتِي هِيَ فَوْقَ التَّفَضُّلِ وَالْاِحْسَانِ۔ كَمَا كَانَ فِي الدَّرَجَةِ الْخَامِسَةِ بِالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ۔ وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ وَاِنْ كَانَتْ بِالْاَصَالَةِ مَخْصُوْصَةً بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنَّ لِاَحَادٍ مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ وَاَقَلِّيْنَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ حَظٌّ مِّنْهَا بِطُفَيْلِهٖ وَتَبَعِيَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَالدَّرَجَةُ السَّابِعَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ مَنُوْطَةٌ بِالْهُبُوْطِ وَالنُّزُوْلِ۔ وَالدَّرَجَاتُ السَّابِقَةُ كُلُّهَا سِوَى الْاُوْلٰى مَنُوْطَةٌ بِالصُّعُوْدِ۔ وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ جَامِعَةٌ لِجَمِيْعِ الدَّرَجَاتِ السَّابِقَةِ لِاَنَّ فِيْهَا تَصْدِيْقَ الْقَلْبِ مَعَ تَمْكِيْنٍ وَاِطْمِيْنَانِ النَّفْسِ تَزْكِيَتِهَا وَاعْتِدَالِ اَجْزَاءِ الْقَالَبِ، كَاَنَّ الدَّرَجَاتِ السَّابِقَةَ بِمَنْزِلَةِ الْاَجْزَاءِ لَهَا وَهٰذِهِ كَالْكُلِّ لَهَا۔ وَفِي هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ يَشْتَبِهُ التَّابِعُ بِالْمَتْبُوْعِ، بِحَيْثُ يَتَخَيَّلُ النَّاظِرُ مِنْ بَعِيْدٍ اَنَّهُمَا اتَّحَدَا وَزَالَ الْاِمْتِيَازُ بَيْنَهُمَا۔ وَالتَّابِعُ الْكَامِلُ مَنْ يَّتَحَلّٰى بِهٰذِهِ الْمَرَاتِبِ السَّبْعِ۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ حَقِيْقَةَ اِتِّبَاعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا۔

مکتوب هشتاد و ششم

بنام مخدوم زاده شیخ عبد الاحد پسر خود در ترغیب بر حصول صلاح و محبت و بیان آنکه همه اشیاء وسیلهٔ خداوندی از اثر محبت اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ يَا بُنَيَّ اَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّجْعَلَكَ صَالِحًا وَّهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ ۝ وَاَسْئَلُهُ اَنْ يَّرْزُقَكَ الْمَحَبَّةَ بِحَيْثُ لَا يَبْقٰى لِحُبِّ غَيْرِهٖ تَعَالٰى مَجَالٌ حَتّٰى حُبِّ نَفْسِكَ، فَتَفْنِيْ عَنْ مُّرَادَاتِكَ وَتَقُوْمَ بِمُرَادَاتِهٖ تَعَالٰى۔ فَلَا يَكُنِ الْمَنْعُ وَالْعَطَاءُ وَالْعِزُّ وَالرِّضَاءُ اِلَّا تَبَعًا لِّاِرَادَتِهٖ تَعَالٰى فَتَنْظُرَ بِنُوْرِ ذَاتِهِ الْجَلَالِ فِيْ مِرْاٰةِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ، وَتَتَلَذَّذَ بِالْاِسْلَامِ كَمَا تَتَلَذَّذُ بِالْاِنْعَامِ

Marfat.com

وَلْيَكُنْ مَلَاذُ حَالِكَ وَمُلْجَاءُ مَقَالِكَ جَنَابَ قُدْسِهٖ تَعَالٰى وَسُرَادِقَاتِ كِبْرِيَاءِ ذَاتِهٖ۔ وَجَمِيْعُ الْاَشْيَاءِ اِنَّمَا هِيَ وَسِيْلَةٌ اِلٰى حَضْرَتِهٖ تَعَالٰى مِنْ حَيْثُ اَنَّهَا اَثَرٌ مِّنْ اٰثَارِهٖ۔ وَحِيْنَئِذٍ تَتَحَقَّقُ بِحَقِيْقَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَتَتَحَلّٰى بِكَمَالِ الْحُرِّيَّةِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ہشتاد و ششم بنام امام اسماعیل والئ یمن در بیان بعض فضائل اعمال و مناقب اہل بیت نبوت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْاَخْيَارِ نَخُصُّ بِالسَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ الْحَضْرَةَ الَّتِيْ اتَّصَلَ نَسَبُهَا بِالنُّبُوَّةِ الطَّاهِرَةِ وَالْاِمَامَةِ الْبَاهِرَةِ، وَالسَّفَرَةِ الَّتِيْ تَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى مِنَ الْوَلَايَةِ وَالْخِلَافَةِ الْقَاهِرَةِ مِنْ شَيْخٍ اٰنِفِ الزَّمَانِ بَاْ وَامِرِهِ النَّافِذَةِ، وَارْتَفَعَتْ اَعْلَامُ الْعَدَالَةِ وَالْاِحْسَانِ بِاَحْكَامِهِ الْجَارِيَةِ ؎

خَلِيْفَةٌ مَّلَكَ الْاٰفَاقَ سَطْوَتُهٗ ... وَالْحَقُّ كَانَ مَدَاهُ اٰيَةٌ سَلَكَا

يَحُوْمُ حَوْلَ ذُرَاهُ الْعَالَمُوْنَ كَمَا ... تَرَى الْحَجِيْجَ بِبَيْتِ اللّٰهِ مُعْتَرِكَا

اَعْنِيْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ نَاصِرَ الشَّرِيْعَةِ الْقَوِيْمَةِ سَالِكَ الطَّرِيْقَةِ الْمُسْتَقِيْمَةِ، نَتِيْجَةَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ سَيِّدِ الْاَنَامِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ، صَفْوَةَ اَهْلِ الْبَيْتِ الْكِرَامِ، سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا الْمُتَوَكِّلَ عَلَى اللّٰهِ الْجَلِيْلِ الْمُبِيْنِ اَلْاِمَامَ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَا زَالَتْ رَاْيَاتُ مَعْدِلَتِهٖ مَنْشُوْرَةً، وَعَسَاكِرُ سَلْطَنَتِهٖ مُظَفَّرَةً مَّنْصُوْرَةً۔ اَمَّا بَعْدُ فَلَمَّا مَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْنَا بِاِحْرَازِ السَّعَادَةِ الْعُظْمٰى وَالْفَوْزِ بِالنِّعْمَةِ الْقُصْوٰى مِنْ طَوَافِ الْكَعْبَةِ الْمُعَظَّمَةِ الْمُكَرَّمَةِ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّقَضَيْنَا الْوَطَرَ مِنْ اَدَاءِ الْمَنَاسِكِ الْعِظَامِ فِي الْمَشَاعِرِ الْكِرَامِ مَعَ اِعْتِرَافِ الْعَجْزِ وَالْقُصُوْرِ عَنِ اِيْفَاءِ الْحَقِّ الْمَاْمُوْرِ، وَرَجَعْنَا اِمْتِثَالًا لِلْحَدِيْثِ الْمَاْثُوْرِ بِرِوَايَةِ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ حَجَّتَهٗ فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوْعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِاَجْرِهٖ۔ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ۔ وَوَصَلْنَا اِلٰى هٰذِهِ الدِّيَارِ الْمَعْمُوْرَةِ الْمُكَرَّمَةِ بِبِشَارَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً، اَلْفِقْهُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ، مَشْمُوْلَةً عَلٰى اَنْوَاعِ اَفْضَالِكُمْ وَاِكْرَامِكُمْ مَصُوْنَةً بِحَرَاسَتِكُمْ وَحِمَايَتِكُمْ۔ وَاَلْفَيْنَا اَهْلَهَا بَلْ كُلَّ عَاكِفٍ وَّبَادٍ مُقِيْمٍ وَّدَوَّارٍ فِيْهَا شَاكِرِيْنَ عَلٰى اِحْسَانِكُمْ وَاِنْعَامِكُمْ، وَحَامِدِيْنَ عَلٰى مَكَارِمِ اَخْلَاقِكُمُ الْحَسَنَةِ الْمَوْرُوْثَةِ مِنْ جَدِّكُمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُوْفِيْنَ بِحُبِّكُمْ۔ اِذْ قَدْ وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ بِرِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰى حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اِلَيْهَا۔ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ۔ وَكَيْفَ لَا وَقَدْ اَحْرَزْتُمْ مَجَامِعَ الْكَمَالَاتِ بِحَذَافِيْرِهَا، وَقَدْ تَمَّ بِحَاسِرِ الْاَوْصَافِ نِشْرَاتِ شِيَرِهَا۔ مِنْهَا بَذْلُ النَّدٰى وَكَفُّ الْاَذٰى وَتَجْمِيْلُ الثَّوَابِ وَتَاْخِيْرُ الْعِقَابِ وَتَقْدِيْمُ الْعَدَالَةِ الَّتِيْ يَفُوْزُ صَاحِبُهَا بِالْبِشَارَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمٌ مِّنْ اِمَامٍ عَادِلٍ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ تَشَوَّقْنَا اِلٰى زِيَارَتِكُمُ الشَّرِيْفَةِ، وَتَقْبِيْلِ اَيْدِيْكُمُ الْمُنِيْفَةِ عَلٰى اَنَّ مَحَبَّتَكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةٌ لِقَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَلِمَا رَوَى الْبَزَّارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَاكِمُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ كَمَثَلِ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَّنْ رَكِبَهَا نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَنَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّحْشُرَنَا بِفَضْلِهِ مَعَ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ۔ وَذَالِكَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَغَيْرُهُمَا وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ہشتاد و ششم بنام خواجہ محمد صلاح کابلی در نصائح۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ حضرت حق سبحانہ آں مقلوب را بحصول سعادت دارین مکرم دارد احوال فقراء مستوجب حمد است ہمواره خاطر فاتر منتظر اخبار سلامت آں فرزند اعزے باشد۔ اللہ تعالےٰ بر جادۂ شریعت استقامت کرامت فرماید و از آنچہ نہ مرضیٔ مولاء حقیقی است تعالیٰ شانہٗ

معرض دارد۔ مکتوب مرغوب شما کہ از نواحی لاہور مرسل بود رسید، باعث مسرت فراواں گردید چوں چشم انتظار در راہ است ہمیشہ از احوال مطلع مے داشتہ باشند کہ موجب جمعیت است باید کہ اوقات عزیزہ بامور لاطائل صرف نشود۔ وبیاد رب جلیل تعالیٰ شانہٗ بگذرد کہ حیات دنیاء دنیۃ بسیار بے اعتبار و دار الغرور است۔ متاع الغرور پرداختن و از مہمات آخر فارغ نشستن از عقل دور اندیش دور است سعی نمایند کہ نماز پنجگانہ بجماعت ادا یابد و بخشوع و خضوع مقرون بود و وقت مستحب از دست نرود، و صدقات بمصارف صالحہ صرف شود۔ خدمت گاری و رضامندی والدۂ خود از اہم مہمات تصور نمودہ در انصرام آں جہد تمام بجا آرند و دلجوئی ایشاں را افضل عبادات دانند و از صحبت مخالف پرہیز نمایند کہ از رفیق سوء زود مے رسد و آئینۂ استعداد را فاسد مے گرداند۔ و ہموارہ بتجدید توبہ و استغفار ملتجی بحضرت حق سبحانہٗ باشند کہ کثرت استغفار موجب نجات بلیات دارین است۔ و نماز تہجد را سعی نمایند کہ متعاد شود کہ دولت حقیقت وابستہ باحیاء آں وقت است۔ و ذکر باطنی را خصوصاً در آں وقت مداومت نمایند۔ و بعد صبح و عصر ہم ذکر معمور دارند کہ ثمرات عظیم دارد۔ بالجملہ از امور مہمہ غافل و بے کار نباشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا مِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا۔

مکتوب ہشتاد و نہم بنام شیخ عبدالمجید در فضائل سورۂ یاسین و سورۂ تبارک الملک۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی۔ مِنَ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ۔ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَنَادَفِيْ رِوَايَةٍ دُوْنَ يٰسٓ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ هٰذَا اَحَادِيْثُ غَرِيْبٌ۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةٍ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُلَّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَكُنَّا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسَمِّيْهَا الْمَانِعَةَ، وَاِنَّهَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، سُوْرَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَاَ بِهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطَابَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب نودم بنام خواجہ محمد صلاح کابلی در موعظہ حسنہ و ضروریات طریقت۔ اَلْحَمْدُ

Marfat.com

لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ فرزند ارجمند خواجہ محمد صلاح بکمالات دارین سر بلند بودہ بعافیت باشد، احوال فقراء ایں حدود مستوجب حمد است مدتے ست کہ ازاں سعادت مند خبرے نرسیدہ، وکتابتے کہ مشعر بکیفیت احوال باشد واصول نیافتہ، خاطر فاتر زیر بار انتظار است. اللہ تعالےٰ آں اعزّ را بجمعیت داشتہ بکسب مرضیات خویش موفق دارد، وبموجب لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ زنہار آں فرزند از عنایت بے غایت مایوس نشود۔ اگر بعض احوال ظاہر نشود، سبب بے دلی نگردد، کہ حصول احوال علم درکار نیست۔ بالجملہ کار بندگی افتقار است، ہمیشہ باذکار و افکار وطاعت حسنہ متوجہ مولاءِ حقیقی باشند، موہبت بدست ایں کس نیست، مَالِکُ الثَّوَابِ وَ رَبُّ الْاَرْبَابِ۔ فقراء را از نہار غافل ندانند ودر اوقات حسنہ از توجہ ودعا فارغ نکنند۔ چوں محبت خان سرِ راہ بودند بدو کلمہ مصدع شدم۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا۔

مکتوب نود ویکم نیز بخواجہ محمد صلاح کابلی در آنکہ ایں نشاء را بے مزگی وبے حلاوتی لازم است وایلام محبوب بہ از انعام او تصور باید کرد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ فرزند سعادت مند کمالات پناہ خواجہ محمد صلاح بعافیت باشد۔ مکتوب مرغوب رسید چوں شعر سلامتی آں محب بود فرحت بخشید۔ اللہ تعالےٰ آں مخلص را بیاد خویش سرگرم داشتہ خوش وقت دارد۔ معلوم آں سعادت آثار باد کہ چوں حکیم علی الاطلاق بقسم مؤکد در کلام مجید فرمودہ است لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ۝ اگر سختی روزگار مشہود گردد تنگدل نباید بود کہ وضع شیء در مرتبۂ خود است، چہ لازم ایں نشاء بے مزگی وبے حلاوتی است ؎

غرض از عشق تو ام چاشنیٔ درد و غم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

جمعے کہ بمحبت ذاتیہ شرف یافتہ اند ایلام محبوب را بہ از انعام تصور نمودہ بآں خورسند اند ؎

فَاِنِّیْ فِی الْوِصَالِ عَبِیْدُ نَفْسِیْ وَفِی الْھِجْرَانِ اِنَّ مَوْلٰی لِمَوَالِیْ

بندگی تنگدلی را بر نتابد، باید کہ بمراد محبوب قائم بودہ جمال وجلال را پردہ دار ذات بے چون باید دانست، زیادہ بر آں اطناب نرفت۔ قاصد شما در وقت تنگ رسید فرصت تفصیل نشد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب نود ودوم بنام خانِ خاناں در حلِ حدیث کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ

Marfat.com

وَالطِّيْنِ حضرت حق سبحانہٗ ذات بابرکات نواب مستطاب ملاذ و ملجاء اہل اسلام را دیرگاہ
برمفارقِ فقراء دعاء کبیش بکمال عزّ واحتشام دارد۔ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمُ التَّحِيَّاتُ اِلٰى يَوْمِ التَّنَادِ۔ امیدگاہا چوں خدمت معارف پناہ شیخ احمد دینی مکرر از شغفِ
ابشاں بسخنانِ ایں طائفہ نوشتہ اند ونمودہ کہ بنویسید بنا براں بچند کلمہ جرأت نمودہ۔ چوں در ایں ایام
حدیث نبوی علیٰ مصلاہا الصلوٰۃ والتحیۃ کُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ درمیان دائر بود
سطرے چند در حل آں نوشتہ شد۔ مکرر ما وجود ارواح سابق است بر وجود اجساد۔ وگفتہ اند کہ حدوث
شاں مقارن فلک اعظم است کہ ابتداءِ خلق زمان است وقادر مختار روح محمدی را عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قطب ارواح ومبدء خاص آنہا گردانیدہ بود۔ ودر آں نشاء ارواح
را وجودے بودہ است در عالم غیب نہ شہادت، ودر ہماں عالم روح طیّب محمدی را عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بدولتِ نبوت وارشاد وتکمیل مشرف ومستسعد ساخت۔ پس در عہد ہر نبی
حقیقتہ دعوت آں سرور بود وایں امر جلیل القدر بباطنِ اقدس او مفوض وجمیع انبیاء عَلَيْهِمُ
الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ گویا نائباں ومعبّراں بودند از آں مہبط فیوض۔ در نص قرآنی وَجِئْنَا بِكَ
عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا اشارتے است بآں۔ چہ اداءِ شہادت را حضور شاہد درکار است۔
ونیز حدیث مشہور وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا لَّمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اِتِّبَاعِيْ رمزے است بآں۔
یعنی موسےٰ عَلَيْهِ السَّلَام بوجود عنصری اگر مسبوق وجود من مے بود ہر آئینہ متابعت مے کرد۔
مر شرائع را کہ مربوط بوجود عنصری من چنانکہ متبوع باطن من بود کریمۂ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ
مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وکریمہ بِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ اَيِ اتَّبِعْ مِلَّتَكَ الَّتِيْ اَنْزَلْنَاهَا
عَلٰى لِسَانِ اِبْرَاهِيْمَ وَسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ التَّسْلِيْمَاتُ وَلَمْ يَقُلْ اِتَّبِعْ اِبْرَاهِيْمَ
وَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ، كَمَا قَالَ نَبِيُّنَا عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَكْمَلُ الْبَرَكَاتِ فِي الْحَدِيْثِ
السَّابِقِ لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اِتِّبَاعِيْ اشعارے است کہ جمیع انبیاء را نسبتِ متابعت است
بآں سرور بدونِ عکس وازیں بیان حل حدیث مشہور کہ باغلاق معروف است، اِنَّ الزَّمَانَ
قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ شَدَّادَ اسْتِدَارَتُهٗ اِنْتِهَاءُ دَوْرَتِهٖ بِالْاِسْمِ
الْبَاطِنِ وَابْتِدَآءُ دَوْرَةِ الْاُخْرٰى بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ الَّذِيْ بِهٖ صَارَ الْحُكْمُ لَهٗ عَلَيْهِ
السَّلَامُ ظَاهِرًا وَّنَسَخَ مَا اَبْرَزَ الْاِسْمُ الْبَاطِنُ قِصَّةَ اخْتِلَافِ الْاِسْمَيْنِ۔ فَقَالَ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ اِسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ نِسْبَةِ الْحُكْمِ لَنَا

Marfat.com

ظَاهِرًا كَمَا كَانَ مَنْسُوبًا إِلَيْنَا بَاطِنُهَا وَإِنْ كَانَ فِي الظَّاهِرِ مَنْسُوبًا إِلَى مَا نُسِبَ إِلَيْهِ كَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ وازیں تحقیق نیز حدیث وَعَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَأَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ، آدَمُ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَائِي کہ حسب ظاہر اشکال است لائح گشت ومعنی محبوبیت او عَلَيْهِ أَكْمَلُ التَّسْلِيمَاتِ واضح شده وَمِنْ بَعْدِ هٰذَا مَا يَلِيقُ صِفَاتُهُ وَمَا كَتَمْتُهُ أَحْظَى لَدَيْهِ وَأَجْمَلُ بقیۃ المرام آنکہ خدمت کمالات پناہ حقائق دست گاہ خواجہ محمد ہاشم کہ مربیٔ انواع اشفاق بزرگان است ومقبول مقبولاں چنانکہ شمۂ از آں بسمع شریف رسیدہ باشد چوں متعلقات دارد کہ ہر چند از ہمہ رو تافتہ بمطلب کہ در پیش دارد مشتغل است اما ناچار مزاحم مے شوند، وچوں دعاءِ ایں قسم صلحاء در تحصیل کمالات صوری ومعنوی دخل عظیم دارد بنابراں مصدع خدمت علیہ مے گردد کہ اگر وظیفہ از سرکار عالی مقرر فرمایند انتظام جمع غفیر از درویشاں مے شود، زیادہ براں مصدع نہ شود۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى۔

مکتوب نود وسوم بنام مرتضے خاں در علاج وازالۂ فکر ماسوا دون اللہ تعالے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ ترقیات ظاہری وباطنی وعروجات صوری ومعنوی ایشاں را از حضرت واہب العطایا جل برہانہ مسئلت نمودہ مے آید باجابت قرین باد، بِحُرْمَةِ جَدِّكُمُ الْاُمِّيِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ ع از ہر چہ میرود سخن دوست خوش تر است۔ آدمی تا زمان کہ گرفتار ماسوا دون اوست تعالی وساحت سینۂ وے منقوش ماسوا منقش، بمرض باطن گرفتار است واز قرب او تعالے دور ومہجور۔ فکر ازالۂ ایں مرض درایں فرصت پسیرہ از اہم مہمات است وعلاج دفع ایں علت معنوی در مدت قلیل از اعظم مقاصد۔ ازالۂ ایں مرض مربوط بذکر کثیر داشتہ اند وطہارت باطن را از لوث ماسوا منوط بیاد او تعالے گردانیدہ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ ذکر کثیر وقتے متحقق گردد کہ غفلت در فقاء آں نبود کہ درایں راہ سم قاتل است ومتمد مرض باطن۔ عزیزے فرماید لَوْ اَقْبَلَ مُقْبِلٌ عَلَى اللّٰهِ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ اَعْرَضَ لَحْظَةً، لَكَانَ مَا فَاتَهُ اَكْثَرَ مِمَّا نَالَهُ۔ وکمال ایں ذکر آں است کہ ماسواءِ مذکور از ساحت سینہ رخت بربندد وکوس رحلت زند، از جمیع ماسوا پاک ومصفا شود، نہ از شادیِ دنیا شاد ماں گردد ونہ از غمِ آں غمگین، بحدیکہ اگر از تکلف احضار

Marfat.com

ماسوا نماید مبیّر نیاید، بواسطۂ نسیانے کہ باطن را از ماسوا حاصل گشتہ است۔ و بدوں ایں نسیان ذکر او سبحانہٗ بایا و ماسوا مختلط است، ہرچہ در او شرکت غیر است، شایانِ جنابِ قدس او تعالےٰ نیست۔ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ط قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرْ رَبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ مَاسِوَاہُ تَعَالٰی۔ ایں حالت معبّر بفناء و قدم اول است درایں راہ سیر الی اللہ اینجا بانجام مے رسد بعد از آں شروع در سیر فی اللہ و سیر در کمالاتِ اسماء و صفات اوست تعالےٰ۔ ایں سیر را سیر معشوق در عاشق نیز گویند، چہ عاشق دریں موطن از سیر سیر گشتہ است۔ ؎

آئینہ صورت از سفر دُور ست　　کاں پذیراء صورت از نور است

و کمال ایں سیر منشاء اخروی ست۔ معاملات ایں نشاء فانیہ نسبت بمعاملات آں نشاء شبہے میش نیست، حکم شبنمے دارد نسبت بدریاء محیط۔ پس نظر عالی ہمتاں مقصود بر نشا اخروی ست و بکمالات ایں نشاۂ مغتر و سیراب نمے گردند۔ لہٰذا از حال آں سرور انس و جاں خبر دادہ اند۔ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْحُزْنِ، مُتَوَاصِلَ الْفِکْرِ۔ با وجودیکہ ایں ہمہ کمالات کہ او را عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ بودند خورسند نبود و از رفیقِ ایں نشاء اعراض نمودہ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی گویاں رخت بآخرت برد، و در آخرت ظاہر است کہ ایں حزن مرتفع خواہد شد اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ چہ آں موطن معرض حزن نیست، موطن حزن دنیا است۔ کریمہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی مؤید ایں معنی است۔ و شروع معاملہ کہ بآخرت موعود است از موت است اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ، کریمہ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ۔ ایمائے است از آں و رمزے۔ ازاں معاملہ اگر بعض کمل را در نماز کہ معراج مومن است و از دنیا گسستن و بآخرت پیوستن است، رو دہد گنجائش دارد۔ در حدیث آمدہ است کہ در وقت نماز حجابے کہ بین بندہ و خدا است جَلَّ وَعَلَا مرتفع مے گردد، وَاَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ نیز اشارت است بآں۔ بالجملہ محل رضا و شادی آخرت است و محل درد و فقدان دنیا۔ بہترین امتعۂ ایں موطن درد و اندوہ است و گوارا نعمِ ایں مائدہ سوز و گداز است و آرام اینجا در بے آرامی ست و ساز در سوز۔ وصل ایں جا طلبیدن دریارا در کوزہ جستن است و آفتاب را در طشت آب دیدن۔ ایں نشا بیش از مزرعہ نیست مر آں نشاء را۔ ہر قدر افزونی کہ در زراعت نمودہ آید، توقع ثمرات بے اندازہ است۔ ایں دار دارِ عمل است، دارِ اجر در پیش است۔ و در وقت عمل حیز اطلبیدن بے حاصل است۔ اِلَّا مَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ لِدُنْیَاہُ حُکْمَ اٰخِرَتِہٖ

فَيَجُوْزُ اَنْ تَتَرَشَّحَ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرِهِ الْمُعَدِّ فِيْ هٰذِهِ النَّشَاءَةِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْ اَجْرِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ، كَمَا قَالَ تَعَالٰى فِيْ شَأْنِ خَلِيْلِهٖ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ۔ وَاٰتَيْنَاهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ؎

اگرچہ ایں لحظہ ممکن کار شب نیست ترنجت مقبلاں ایں ہم عجب نیست

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ فقراء پناہاں اخوی اعزی معارف آگاہی خواجہ محمد ہاشم کہ از جملہ معتمدان روزگار اند واز خوردی در خدمت وتربیت اہل اللہ کلاں شدہ وہموارہ اوقات شاں مصروف طاعات است، بواسطۂ قلت اسباب معیشت و کثرت متعلقان خویشگی مشوش باشند۔ چوں احوال ایں قسم مردم بایشاں کہ مربی ومہربان تر بایں جماعہ از بیشاں دیگرے ظاہر نمے شود، از جملہ ضروریات جرأت نمودہ گستاخی مے نماید کہ اگر از سرکار علیہ امدادے بمتعلقانش مے شدہ باشد موجب ترقی دنیا وآخرت است۔ چہ نعمتے است کہ درویشے نان از ایشاں بخورد، وقوت آں را صرف عبادات وطاعات خداوندی نماید۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب نود وچہارم بنام سعادت نشان خاں در ترغیب بر عدل واحسان در رعایا

پروری ودیگر اعمال صالحہ۔ نَحْمَدُهٗ عَلَى الْآلَائِهٖ وَنُصَلِّيْ عَلٰى اَكْرَمِ اَنْبِيَائِهٖ وَاٰلِهٖ وَرَهٗ احقر بعد اداءِ مَا يَجِبُ عَلَى الْفُقَرَاءِ مِنْ اَدَاءِ وَظَائِفِ الدُّعَاءِ مے رساند کہ احوال شکستہ بال ایں مقصر بعافیت مقرون است حَمْدًا لِّلّٰهِ اَضْعَافَ مَا حَمِدَهُ الْحَامِدُوْنَ ہموارہ خاطر فاتر زیر بار انتظار اخبار فرخندہ آثار است۔ مدتے ست کہ خبرے از آں قرہ باصرۂ خاندان کرامت بایں مشتاقان نرسیدہ است موانع بخیر باد۔ از حضرت مجیب الدعوات تعالے مسئلت مے نماید کہ ظاہر ایشاں را بہ ظاہر شرع محلی دارد و باطن را بحضور بے غیبت ودوام آگاہی کہ خاصۂ طریقہ وعلیہ است رسانیدہ بکمالات موروثۂ بزرگان مستسعد گرداند۔ اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى الْاٰيَةَ امید کہ بمقتضیان سرکار اہتمام فرمایند کہ در ترتیب لوازم عدالت وانصاف ورعایت احوال ضعفاء ومساکین جہد تمام نمایند کہ عَدْلُ سَاعَةٍ يُّوَازِيْ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ۔ وابواب احسان بر ارباب حاجات ومساکین مفتوح دارند کہ وعدۂ موکد از مؤسس قواعد حقہ عَلَيْهِ وَعَلَى الصَّلٰوةُ رفتہ، وَاللّٰهِ مَا نَقَصَ مَالُ امْرِءٍ مِّنْ صَدَقَةٍ قَطُّ۔ ہر چند دلالت بر خیرات ایشاں تحصیل حاصل است کہ ذاتی

Marfat.com

وطبعِ ایشاں است ۔ وچوں نماز رکن اعظم اسلام است بعد الایمان باللہ، در محافظت آں بنوعے تاکید فرمایند کہ سر مو از آں تجاوز نشود کہ وارد شدہ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا اَقَامَ الدِّیْنَ ۔ وبالجملہ شکرِ منعم باندازۂ نعمت است، ہر چند نعم بیشتر وجلیل تر، شکرانہ آں زیادہ تر، قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ۔ ونیز سعی نمایند کہ صحبت با خیار وصلحاء وابرار بیشتر شود بموجب کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ مصاحبت جمعے کہ معاملۂ ایشاں باحق سبحانہٗ راست واست ودر زبان صدق ودل ہاءِ آنہا بے نفاق وشقاق، مغتنم دانستہ از صحبت آناں کہ از طریق حق وصواب کہ شریعت غرّاء بآں ناطق است منحرف اند، احتراز لازم شمرند کہ وارد شدہ دِیْنُ الْمَرْءِ دِیْنُ خَلِیْلِهٖ ۔ زیادہ بر آں جرأت اطناب ننمودہ ۔ مدت است کہ صلاح آثار ملا اسماعیل را بالبعض تبرکاتِ حرمین شریفین روانۂ خدمت ساختہ بودم معلوم نشد کہ رسیدہ یا نہ ۔ فقیر زادہ سعد الدین محمد صالح مشتاق خدمت است، لیکن چوں ضعف عظیم کشیدہ الحال صحت یافتہ وبرسات غلبہ نمودہ ۔ عازم است کہ عنقریب روانہ حضور شود وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی ۔

مکتوب نود و پنجم ۔ بنام خان سعادت نشان خاں در آنکہ اداءِ شکر باندازۂ نعمت است وفضائل نماز ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَاٰلِهٖ ۔ حضرت حق سبحانہٗ ذات بابرکات مخدوم زادۂ عالی قدر متعالی منزلت مکرم فقراء را بمحبت ذاتیۂ خود سربلند داشتہ بمتابعت سید الکونین عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوۃُ محلّی دارد بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ اَفْضَالِهٖ ۔ احوال فقراء قرین عافیت وصلاح است، ہموارہ خاطر فاتر زیبا را انتظار اخبار فرخندہ آثار راست ۔ مدتے است کہ بنامہ وپیام یاد آوری نفرمودہ اند ۔ موانع بخیر باد چوں انتظار از حد گذشت ونیز توجہ ایشاں بجانب گول کنڈہ سبب مزید تعلق خاطر فاتر شد ۔ ناچار قاصد مخصوص روانۂ خدمت ساخت تا بزودی از بہبودیٔ احوال خیر مآل مطلع سازد ۔ مخدوما مکرما چوں حیات دنیا بے مقدار است وعیش آں بے اعتبار، وآخرت دار القرار، نشاید کہ عاقل مفتون مرخرفات فانیہ گردد وبر مرضیۂ او تعالےٰ کہ منعم حقیقی است، مغصوبۂ آں را گزیند وچوں شکر منعم باندازۂ نعم واجب است ۔ ہر چند نعم زیادہ تر، اداءِ شکر زیادہ تر ۔ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۝ حضرت رب العالمین از روءِ کمال رأفت خویش دین متین در کمال یسر وآسانی ساخت واز اعسار واغلال کہ در امم سالفہ بود ایں امت مرحومہ را آزاد گردانید۔

Marfat.com

ومع ذالک بخطاب کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ سربلند ساخت امید آں دارد کہ بارکان خمسۂ اسلام از عہدۂ شکر برآیند۔ وچوں نماز متضمن جمیع ابواب خیر است، اہتمام نماید کہ حق آں بجا آید کہ وعدۂ نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ رفتہ کہ ہر کہ حق آں ادا نماید بر خدا عہد است کہ او را بدولتِ مغفرت رساند و جمیع زلّاتِ او عفو فرماید۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَاضَھُنَّ اللّٰہُ عَلَی الْعِبَادِ، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَھُنَّ وَصَلَاَتَھُنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَسُجُوْدَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَھْدٌ عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُرْطٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الصَّلٰوۃُ فَاِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِہٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِہٖ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ فَصَلَّاھَا مَعَ الْاِمَامِ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ۔ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ فِیْ صَحِیْحِہٖ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب نود و ششم بنام میرزا ابوالقاسم در آنکہ ظاہر را تابع شریعت غرّاء نمودہ باطن را بدوام افتقار و التجاء بجناب قدس خداوندی متحلّی باید داشت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی حضرت حق سبحانہٗ ذات شریف برادر اعز رفعت و سعادت آثار میرزا ابوالقاسم را بحصول اعلی مقاصد سربلند داشتہ بعافیت و استقامت دارد۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ احوالِ فقراء بعافیت مقرون است ہموارۂ خاطر فاتر نگران منتظر اخبار فرخندہ آثار مے باشند۔ توقع آن است کہ بارسال صحائف متضمن اخبار سلامت مسرور مے داشتہ باشند باید کہ ظاہر را تابع شریعت غرّاء داشتہ و باطن را بدوام افتقار و التجاء کہ مثمر دولت تجلیہ و تخلیہ است، منور دارد۔ و از آنچہ مسمّی بماسواست، دیدۂ باطن را از آں معرض داشتہ بجلیہ متوجہ ذاتِ احدیت باشند، کہ آفتاب ہویت از پس غمام ظلال اسماء و صفات متجلی فرمودہ از ماوراء رہاند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب نود و ہفتم بنام شیخ محمد خالہ زادہ خود در حل کلمہ مشہورۂ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی

Marfat.com

عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ مَعَ ذِكْرِ مَنَاقِبِهٖ وَكَمَالَاتِهٖ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اخوی عزی میاں شیخ محمد پرسیدہ بودند کہ جمعے بر قول اِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ امام ابو حنیفہ سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ الخ اعتراض دارند کہ ایشاں ہر چند در معرفت قدم عالی داشتہ باشند بدرجۂ حضرت خاتمیت عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ نخواہند رسید وآں سرور علیہ السلام فرمودہ سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ معلوم آں برادر باد کہ ہر گاہ تذکر بآیات ربانی جَلَّ وَعَلَا مخصوص بدوقوت بودہ باشد چنانکہ کریمہ اِنَّ فِيْ ذَالِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ اشعار بدال دارد وآثار سلف نیز بوجہ اولیٰ کسے کہ از ایں دو قوت خالی ست شایاں مخاطب نیست۔ بدیہی ست کہ معترض یکنہ مقال نارسیدہ بحث کردہ است واز حد مناظرہ بر آمدہ است بمکابرہ پیش آمدہ۔ بدانند کہ بر تقدیر صحت حدیث سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وسلامتی از نسخ کہ ثبات ایں دو مقدمہ از محالات است گوئیم کہ مے تواند کہ مراد امام از حق معرفت حصول حیرت باشد وتحقق عجز از درک ادراک مطلوب لِاَنَّ كَمَالَ الْمَعْرِفَةِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ التَّحَيُّرُ فِيْهِ، كَمَا قَالَ وَاحِدٌ مِّنَ الْاَكَابِرِ اِنَّ اَكْمَلَهُمْ مَّعْرِفَةً فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ ودریں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمودند اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ پس معنے عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ عَرَفْنَاكَ بِاَنَّكَ لَا سَبِيْلَ لِلْمَعْرِفَةِ اِلَيْكَ۔ ومناسب ایں معرفت ادراک بسیط است کہ اہل کمال تحقیق نمودہ اند وفرمودہ اند ؎

از حضرت ذات بہرہ استہلاک است استہلاکے کہ مجرد ادراک است
ادراک است بسیط کانجا چہ محل دانش ادراک است

ومے تواند کہ مراد از نفی حق معرفت در حدیث نفی معرفت کنہ ذات است، ومراد از اثبات حق معرفت در قول امام اعظم غیر آں از معرفت کمالات وآثار فَلَا اِشْكَالَ۔ ونیز مے تواند کہ نفی در حدیث نبوی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ باعتبار انتساب باشد بمتکلم نہ نفی اصل معرفت چنانکہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ دلیل آں است۔ یعنی حق معرفت تو بنورِ تو ادا نماید وسالک را جز استہلاک نصیب نیست۔ فَهُوَ الْعَارِفُ وَالْمَعْرُوْفُ، كَرِيْمَةٌ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ نیز ایماء بدال دارد۔ وایں مقام نزد اہل تحقیق بفناء معتبر است وبجمع وجمع الجمع معروف، وتفصیل در کتب قوم مشروح۔ واثبات حق معرفت از امام المسلمین

Marfat.com

باعتبار وجود موہوب حقانی ست نہ وجود فانی امکانی۔ ومحصول ایں دفع تناقض اختلاف مورد معرفت است۔ ونیز مے تواند کہ حق معرفت باعتبار اختلاف استعدادات مختلفہ باشد و باعتبار وسعتِ وعاءِ صدری متنوع ممکن است کہ اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ منتہاء مقامات استعداد خود در معرفت رسیدہ باشند۔ وچوں صدر مبارک سروری بخطاب اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ در انشراح وسعت بمرتبہ کمال رسیدہ است، ہموارہ بنداءِ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا مناجی ست وَھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ نقد وقت اشرف او۔ واز تمامی سیر استعدادی سدِ باب فیض لازم نیاید، زیرا کہ وراءِ حرکت طبعی حرکت قسری ہم دریں راہ ثابت است، واز راہ معیتے کہ محب را بامحبوب است وحدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ دلیل آن است محب ہمیشہ شریک الدولۂ محبوب است کہ خادم را از خوشۂ مخدوم نصیب است وتابع را از الوش متبوع حظ وافر، کہ نصیب اصالتی آں پیش آں خطِ تبعی حکم قطرہ دارد نسبت بدریاءِ محیط، تفاوت اقدام اولیاء در قرب الٰہی جَلَّ وَعَلَا باندازۂ تفاوت محبت بآں محبوب رب العزت است کہ علامت آں صحت اتباع است مر آں سرور دین ودنیا را عَلَیْہِ السَّلَامُ تصور باید نمود وکمال متابعت او را از آں باید دانست کہ نماز بست سالہ بظہور ترک اولیٰ از آداب وضو اعادہ فرمود وفقیہ را از دقائق متابعت فرو نگذاشت۔ ولہذا سواد اعظم امت مذہب او اختیار نمودند واکابر اولیاء تلمذ وتقلید او را اختیار کردند، از آں جملہ ابو یزید بسطامی وابراہیم ادہم وفضیل عیاض وعبداللہ بن مبارک وبشر حافی وداؤد طائی وشقیق بلخی وحکیم ترمذی وحکیم ابوالقاسم سمرقندی وابو سلیمان دارانی ویحییٰ بن معاذ رازی وجم غفیر از اہل سلاسل مثل حضرات خواجہ ہا وحضرات چشت واکثر سہروردیہ وقادریہ وجمہور کبرویہ وعامہ کبرویہ وشطاریہ متابعت او را گزیدہ اند ومحققان اہل طریقت مثل مولاء رومی وشیخ فرید الدین عطار وحکیم سنائی غزنوی وشیخ علی ہجویری وشیخ زین الدین ابی تائبادی وامیر قوم سجستانی وامیر حسینی وغیر شاں مِمَّنْ تَتَبَّعْتُ رُتَعَّدُھُمْ راہ تقلید او مے نمودند۔ واعاظم از محدثین مثل وکیع بن الجراح ویحییٰ بن معین وطحاوی وبرقی ومعلے صنعانی وغیرہم وجماہیر فقہاء ومتکلمین کہ شموس ہدایت اند وبدور درایت وتعداد شاں حد تطویل میست ومعتمدین اہل فقہ قدیماً وجدیداً ہمہ بر مذہب او رفتہ اند۔ وشیوخ معتزلہ بآں قوت جدلیہ واستدلالیہ در فروع دین تقلید او را گزیدہ اند واز خاکساران سرۂ افادۂ او گشتہ اند چنانکہ تواليف حافظ وقار اللہ ومطرزی وغیرہ دلالت بر آں دارد۔ شمۂ از مناقب شریفہ اش در خاتمۂ

Marfat.com

مکتوب ایراد خواہد یافت انشاء اللہ سبحانہ۔ دریں مقام اشتغال بتحقیق مرام از اہم مہام داشتہ عنان بیان بداں مصروف مے دارد۔ بدانند کہ علامہ ابن حجر شافعی کہ از اکابر محدثان است در کتاب اَلْخَیْرَاتُ الْحِسَانُ فِیْ مَنَاقِبِ الْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانِ گفتہ لَا یُنَافِیْ مَا نُقِلَ عَنْہُ اِنْ صَحَّ مِنْ قَوْلِہٖ عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ مَا قَالَ غَیْرُہٗ سُبْحَانَکَ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ، لِاَنَّ مُرَادَ الْاِمَامِ عَرَفْتُکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ اللَّائِقَ فِیَّ وَانْتَہٰی اِلَیْہِ عِلْمِیْ، فَفِیْہِ تَجَوُّزٌ۔ وَمُرَادُ غَیْرِہٖ اَنَّ حَقِیْقَۃَ الْمَعْرِفَۃِ اللَّائِقَۃِ بِالْحَقِّ لَا یُمْکِنُ لِاَحَدٍ اَنْ یَّصِلَ اِلَیْہَا وَھُوَ الْحَقِیْقَۃُ اِنْتَہٰی۔ ازیں عبارت شریفہ استفادۂ چند معنی شد یکے آنکہ نقلے کہ از امام اعظم نمودہ اند یقینی الثبوت نیست۔ دوم آنکہ قول سُبْحَانَکَ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ نیست، بلکہ قول دیگران است و بدان الیٰ یتحسم مادۃ الاشکال۔ سوم آنکہ اثبات حق معرفت در قول امام اعظم باعتبار عارف است و نفی حق معرفت در آں قول باعتبار از حق معرفت است پس اشکال مرتفع شد۔ چہ حق معرفت باعتبار لحوق بشریت ممکن است بل واقع۔ و نسبت حضرت قدس خداوندی جَلَّ وَعَلَا محال۔ و نیز مے تواند کہ مراد از اثبات حق معرفت معرفت قطعیہ استدلالیہ باشد کہ مصفاست از کدورات و شکوک و اوہام و موئید است بنور الٰہی جَلَّ وَعَلَا کہ کریمہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ رمزے ست بداں۔ و ایں معرفت اعلیٰ اقسام ایمان است کہ اہل تقلید از ظن بہ یقین نہ رسیدہ اند و بساحل استدلال نبرآمدہ۔ و عامۂ عوام داخل ایں جرگہ اند۔ و اہل استدلال صرف کہ از تائیدات آلہی جَلَّ وَعَلَا کہ نتیجۂ تہذیب اخلاق و تصفیۂ باطن است معریٰ است و ہواجس نفسانی و وساوس شیطانی کہ بجہت اہمال قوت عملیہ و تربیت قوت شہویہ و غضبیہ استیلا یافتہ مشوب و اکثر علماء ظواہر کہ اہل قیل و قال اند و خداوندان خصومت و جدال داخل ایں فرقہ اند، ازیں معرفت بے نصیب اند و ازیں سعادت محروم۔ یعنی معرفت کہ بمعنے ادراک است از جملہ اقسام آں قسم اعلا دارد و قسم ناقص آں رسم۔ و نیز مے تواند کہ حق المعرفت عبارت از مرتبۂ حق الیقین باشد چرا کہ معرفت و یقین متساویانند بلکہ یقین اکمل است۔ و چوں اہل تحقیق یقین را بسہ مرتبہ منقسم ساختہ اند علم الیقین عین الیقین حق الیقین اول را نصیب مبتدیاں داشتہ اند و ثانی را متوسطان بل کاملان نیز مقرر نمودہ اند و ثالث را نصیب اکملاں ساختہ اند۔ ممکن است کہ امام المسلمین ازیں

Marfat.com

مرتبۂ ثالثہ کہ نصیب احص الخواص است خبر دادہ باشند وبموجب وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اظہار ایں نعمت کبری نمودہ ۔ ودریں گفتن از سواد اعظم عرفاء نبرآمدہ، فَلَا اِشْكَالَ۔ ونیز مے تواند کہ مراد از حق معرفت معرفت حقہ باشد یعنی خداوند بعقیدۂ حقہ در باب معرفت خود مکرم ساختی بے آنکہ مزج باطل داشتہ باشد، وایں نیز نصیب کرام عباد اللہ است والّا از خلط باطل وامتزاج ہوائیہ حق خلاص یافتن در کمال است کَمَا لَا یَخْفٰی ۔ ونیز مے تواند کہ مراد از اثبات حق المعرفۃ اَلْمَعْرِفَةُ الْمُتَخَصَّصَةُ باشد وآں ایمان تفصیلی است بادلیل، و تحصیل آں نصیب خواص است زیرا کہ فرائض شرعی فہمیدن وشعب ایمانی بتفصیل دانستن جز عالم تحریر را میسّر نیاید۔ وَلِذَا امام بیہقی شعب ایمان را در مجلدات جمع نمودہ است وبذل مجہود در تحصیل وتحقیق آں فرمودہ ۔ ونیز مے تواند کہ مراد از حق المعرفت تحقیق ایمان باشد بے قید استثناء واشارت است بایں کہ اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا چنانکہ تحقیق آں در کتب کلامیہ مفصل است واحترازاست از قول بعض علماء اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ کہ موہم شک است در حصول دولت ایمان کہ آں در کمال استتباع است ذِكْرُ بُنْدَةٍ مِّنْ فَضَائِلِهٖ وَمَائِرِهٖ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ باید دانست کہ عمدہ در درک حقائق تخلیۂ وعاء باطن است از انتقال نفسانی ومکائد شیطانی کہ نتیجۂ آں سدّ منافذ بصیرت است بغشاوۂ عناد وعصبیت فساد بدیہی است کہ حصول مراتب عقل مُسْتَعَادَةُ الْفِعْلِ موقوف بعقل ہیولانی ست کہ قابلیت بخش استعداد است بفیوض رحمانی ۔ ہر کہ بعقل مستقیم وعقل قلب سلیم موصوف است، اگر مجملاً در اطوار وآثار آں مطلع انوار امام الابرار تامل نماید، داند کہ صاحب ایں قسم علم وافر وورع کامل وفہم اوفیٰ وذکاء اسنیٰ وخداوند چنیں شمائل نفیسہ وفضائل شریفہ وزہد وتقویٰ وصبر بنور الٰہی مؤیّد است وتبشریفات خداوندی مکرم ۔ ناچار در جمیع احوال واقوال او بجز ادب راہ نخواہد رفت، وجز حسن ظن پیش نخواہد آمد ۔ چہ معارض را مساوات معارض درکار است وکراطاقت ہمسری است بآں کوہ معرفت وولایت وبآں علم نور وہدایت ۔ درسند امام مذکور است کہ پانصد ہزار مسئلہ فقہیہ وبیک روایت دہ صد ہزار استخراج نمودہ است وبآں دقت وغموض وبآں رعایت اصول بکنہ یک مسئلہ از آں رسیدن از مشکلات است ۔ پس کسیکہ در تحقیق یک مسئلہ مستخرجہ او از میاں پانصد ہزار مسئلہ عاجز باشد ودر رعایت یک ادب از آداب صوریہ ومعنویۂ او قاصر، دعواء معارضت ومکابرت ومرافعت از و بغایت مکابرہ است ونہایت مستنکر، اندشیۂ صائب را کار فرمودہ بر عقل لازم است کہ شخصے کہ عموم خلائق و

Marfat.com

جمہور انام از خواص و عوام با وجود سرکشی کہ در نہاد علماء و فضلاء است و با وجود تحکم و ریاست کہ در جمیع سلاطین و امراء است سر از ربقۂ انقیاد تقلید او نمے کشند و گردن تسلیم در قید او نہادہ۔ این قسم شخص از کمل اولیاء است و از خلص عباد اللہ۔ تعبیر قاصرانے کہ محکوم احکام نفس اند و مغلوب مکائد شیطان نقص بجناب اکرم او راہ نخواہد یافت۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ پیغمبر خدا فرمودہ عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ظاہر آن است سواد اعظم ازیں امت بل نوع انسان بعد طبقۂ صحابہ و تابعین اتباع ابو حنیفہ اند رضی اللہ عنہ، رُوم بآں کثرت و شوکت، وَمَا وَرَاءُ النَّہْرِ بآں عظمت و ہندوستان بآں وسعت کہ اکثر جنود اللہ اند، و کاشغر و خوارزم و بلاد ترک بآں صفاء اعتقاد و کثرت، و بدخشاں بآں لطافت سیرت و بسیاری از دیار خراسان و عراق بآں نباہت شان و جلالت برہان برخے از دیار عرب بآں رفعت و ابہت حنفی المذہب اند۔ پس باشارۂ نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ اختیار ایں مذہب لازم باشد۔ در تذکرۃ الاولیاء مذکور است کہ یحییٰ بن معاذ قدس سرہٗ گفتہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دیدم گفتم اَیْنَ اَحُلُّکَ ؟ قَالَ عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔ و نیز گفتہ کہ آنگاہ بسر روضۂ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمد۔ آنحضرت فرمود اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ امام عدل ابو الفضل احمد بن خسرو بلخی در مسند خلف بن ایوب روایت کردہ کہ علم از خداء تعالےٰ بمحمد عَلَیْہِ السَّلَامُ آمد و از و با صحاب او عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ آمد بستر تابعین بستر یاران ابو حنیفہ و اصحاب او۔ ہر کہ خواہد راضی شود و ہر کہ خواہد ساخط گردد۔ و در مسند امام علیہ الرضوان از علی بن میمون آوردہ اند کہ از امام شافعی شنیدہ ام کہ مے گفت بدرستی کہ من بالی حنیفہ برکت مے جویم و بقبر او مے آیم و از خدا تعالےٰ طلب حاجت خود مے کنم و بعقب اجابت قرین مے گردد و علامہ سیوطی در کتاب تبییض الصحیفہ بمناقب الامام ابی حنیفہ گفتہ، قَدْ ذَکَرَ الْاَئِمَّۃُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ بِالْاِمَامِ مَالِکٍ فِیْ حَدِیْثٍ یُوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ، وَبَشَّرَ بِالْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ فِیْ حَدِیْثٍ لَا تَسُبُّوْا قُرَیْشًا فَاِنَّ عَالِمَہَا یَمْلَاُ الْاَرْضَ عِلْمًا۔ قُلْتُ وَقَدْ بَشَّرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْحَدِیْثِ الَّذِیْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ

مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ ۔ وَاَخْرَجَ اَلسِّيْرَازِيُّ فِي الْاَلْقَابِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ قَوْمٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَصْلُهُ فِيْ صَحِيْحِ الْمُسْلِمِ وَالْبُخَارِيِّ، لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ قَوْمٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ ۔ وَفِيْ مُعْجَمِ الطَّبْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا وَّفِيْهِ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ الخ ۔ وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ نَقْلًا عَنْ بَعْضِ تَلَامِذَةِ السُّيُوْطِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَا خَرَّجَ بِهِ الشَّيْخَانِ اَنَّ الْاِمَامَ اَبَا حَنِيْفَةَ هُوَ الْمُرَادُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لَا شَكَّ فِيْهِ، لِاَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ اَحَدٌ زَمَنَهُ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ فِي الْعِلْمِ مَبْلَغَهُ وَلَا مَبْلَغَ اَصْحَابِهِ وَفِيْهِ مُعْجِزَةٌ ظَاهِرَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَخْبَرَ بِمَا سَيَقَعُ ۔ ثُمَّ قَالَ وَمِمَّا يَصْلَحُ لِلْاِسْتِدْلَالِ بِهٖ عَلٰى عَظْمِ شَاْنِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ تُرْفَعُ زِيْنَةُ الدُّنْيَا سِتَّةَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ قَالَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْكَرْدَرِيُّ (بِفَتْحِ الْكَافِ) هٰذَا الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَنَّهُ مَاتَ ثِلْكَ السَّنَةَ اِنْتَهٰى ۔ واز دلائل مرجحہ مذہب او آن است کہ او از طبقۂ تابعین است کہ مخبر صادق عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خبر بصدق وخیریت او دادہ است، وہیچ کس ازیں ائمۂ متبوعین را میسر نشدہ است، وانس بن مالک خادم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را دیدہ، ویک روایت پنج صحابہ را دیدہ واز آنہا روایت کردہ چنانکہ در مسانید بتفصیل ذکر یافتہ ۔ وعلامۂ سیوطی وغیر او از محققان تحقیق تابعی بودنِ او نمودہ ۔ واز دلائل مرجحہ است کہ علامہ ابن حجر گفت کہ چوں امام شافعی داخل بغداد شد، نمازے کرد بے رفع یدین با آنکہ از سنن است نزد او رحمۃ اللہ علیہ، وقنوت فجر باوجود مسنونیت آں ترک کرد او فرمود اَدَبًا مَّعَ هٰذَا الْاِمَامِ اَنْ اُظْهِرَ خِلَافَهُ بِحَضْرَتِهٖ قَالَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَّنَاهِيْكَ بِهٖ جَلَالَةً ونیز از امام شافعی نقل کردہ کہ از امام مالک پرسیدم کہ ابو حنیفہ را دیدۂ؟ فرمود مردے بود کہ اگر مے گفت ایں ستون از طلا ست البتہ حجتِ آں اقامہ مے نمود واثبات مے کرد ۔ ونیز امام شافعی نقل کردہ اند کہ فرمودہ کہ کسے کہ فقہ را مے خواہد، ملازم ابو حنیفہ شود ۔ خطیب بغدادی کہ از اکابر شافعیہ است واز مقدمان اہل حدیث است از امام شافعی باسناد روایت کردہ کہ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ ۔ وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يُحْيِيْ كُلَّ اللَّيْلِ بَعْدَ

Marfat.com

اَنْ كَانَ يُحْيِيْ نِصْفَهٗ، قَالَ اَنَا اَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَنْ اَوْصَفَ بِعِبَادَةٍ لَّيْسَ
فِيَّ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَءَيْتُ اَصْبَرَ عَلَى الطَّوَافِ وَالصَّلٰوةِ وَالْقِيَامِ بِسَكِّيَّةَ مِنْ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ لِاَنَّهٗ كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ طَلَبِ الْاٰخِرَةِ. وَسَمِعَ هَاتِفًا فِي الْمَنَامِ
وَهُوَ فِي الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ يَا اَبَا حَنِيْفَةَ اَخْلَصْتَ خِدْمَتِيْ وَاَحْسَنْتَ مَعْرِفَتِيْ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَكَ، اَيْ لِمَا كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ اِخْلَاصِ الْخِدْمَةِ بِاِحْيَاءِ كُلِّ اللَّيْلِ وَصِيَامِ
اَكْثَرِ الدَّهْرِ وَبَذْلِ الْجُهْدِ فِيْ نَشْرِ الْعِلْمِ عَلَى الْوَجْهِ الْاَكْمَلِ وَاِحْسَانِ الْمَعْرِفَةِ
وَاِتْقَانِ الْعُلُوْمِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَاِخْلَاصِ الْوُسْعِ فِيْهَا وَرَفْضِ الدُّنْيَا وَ
الْاِعْرَاضِ عَنْهَا رَأْسًا وَالْاِقْبَالِ عَلَى الْاٰخِرَةِ وَبَذْلِ الْوُسْعِ فِيْ تَحْصِيْلِ اَسْبَابِهَا وَلِمَنِ
اتَّبَعَكَ بِبَرَكَةِ اِخْلَاصِكَ وَاِحْسَانِكَ الْمَذْكُوْرَيْنِ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ. وَفِيْ هٰذَا
بُشْرٰى لَهٗ وَلِاَتْبَاعِهٖ مَا يَحْمِلُ الْمُوَفَّقَ مِنْهُمْ عَلٰى بَذْلِ طَاقَتِهٖ فِيْ اِقْتِفَاءِ اٰثَارِ
اِمَامِهٖ فِيْ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْاَخْلَاقِ الْعَلِيَّةِ وَالصِّفَاتِ الظَّاهِرَةِ الزَّكِيَّةِ
الَّتِيْ قَلَّمَا تَجْتَمِعُ اِلَّا لِلْعَارِفِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ. وَتَلَمَّذَ لَهٗ كِبَارٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ
وَالْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَالْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ كَالْاِمَامِ الْجَلِيْلِ الْمُجْمَعِ عَلٰى جَلَالَتِهٖ وَ
بَرَاعَتِهٖ وَتَقَدُّمِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، وَكَالْاِمَامِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَكَالْاِمَامِ
مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَنَاهِيْكَ بِهٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةِ. وَكَالْاِمَامِ الْمُسَعَّرِ بْنِ كِدَامٍ وَزُفَرَ
وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَّغَيْرِهِمْ. وَتَحَمَّلَ فِيْ تَقَلُّدِ الْقَضَاءِ وَكَذَا مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ
بَيْتِ الْمَالِ مَا تَحَمَّلَ مِنَ الْعُقُوْبَةِ وَالضَّرْبِ الشَّدِيْدِ وَاِيْثَارِ عَذَابِ الدُّنْيَا عَلٰى
عَذَابِ الْاٰخِرَةِ. وَمِنْ ثَمَّ لَمَّا ذُكِرَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ تَذْكُرُوْنَ
رَجُلًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا فَاَعْرَضَ عَنْهَا، وَمَا خَالَطَ الظَّلَمَةَ
وَمَا قَبِلَ مِنْهُمْ شَيْئًا. وَمِنْ ثَمَّ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ بِعَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ
وَلَمْ يُمْكِنْهُ رَدُّهَا، اَوْصٰى ابْنَهٗ حَمَّادًا اَنَّهٗ اِذَا مَاتَ يَرُدُّهَا، فَفَعَلَ. وَمَا
اشْتَغَلَ بِدَعْوَةِ النَّاسِ اِلٰى مَذْهَبِهٖ اِلَّا بِالْاِشَارَةِ النَّبَوِيَّةِ فِي الْمَنَامِ لِيَدْعُوَهُمْ
اِلٰى مَذْهَبِهٖ بَعْدَ مَا قَصَدَ الْاِنْزِوَاءَ تَوَاضُعًا وَّاحْتِقَارًا لِّنَفْسِهٖ. فَلَمَّا جَاءَهُ الْاِذْنُ
عَلٰى اَنَّ ذَالِكَ حَتْمٌ، دَعَا النَّاسَ اِلَيْهِ حَتّٰى ظَهَرَ مَذْهَبُهٗ وَانْتَشَرَ وَكَثُرَتْ
اَتْبَاعُهٗ وَخَذَلَتْ حُسَّادَهٗ شَرْقًا وَّغَرْبًا عَجَمًا وَّعَرَبًا، وَرُزِقَ حَظًّا وَّافِرًا فِيْ

Marfat.com

اَتْبَاعِهٖ فَقَامُوْا بِتَحْرِيْرِ مَذْهَبِهٖ وَفُرُوْعِهٖ وَاَمْعَنُوْا النَّظَرَ فِيْ مَعْقُوْلِهٖ حَتّٰى صَارَ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ مُحْكَمَ الْقَوَاعِدِ، مَعْدِنَ الْفَوَائِدِ، وَيُؤَيِّدُ ذَالِكَ مَاحَكَاهُ بَعْضُ اَصْحَابِ الْمَنَاقِبِ اَنَّ ثَابِتًا وَالِدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَتٰى بِهٖ وَهُوَ صَغِيْرٌ اِلٰى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَدَعَالَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَالذُّرِّيَّةِ فَكَانَ مَاُدِّيَ اَبُوْحَنِيْفَةَ مِنْ بَرَكَةِ تِلْكَ الدَّعْوَةِ. وَمَا اسْتَطَلَّ بِحَائِطِ الْمَدْيُوْنِ حِيْنَ اَتَاهُ مُتَقَاضِيًا، وَتَصَدَّقَ مَالًا اَتٰى بِهٖ وَكِيْلُهٗ لَمَّا خَلَطَ ثَمَنَ ثَوْبٍ مَّعِيْبٍ بَيْعَ حَالَ كَوْنِهٖ مَخْفِيًّا وَّكَانَ الْمَالُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا وَّتَرَكَ لَحْمَ الْغَنَمِ لَمَّا فُقِدَتْ شَاةٌ بِالْكُوْفَةِ اِلٰى اَنْ عُلِمَ مَوْتُهَا، لِاَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يَعِيْشُ فَقِيْلَ لَهٗ سَبْعُ سِنِيْنَ، تَوَرُّعًا، فَاِنَّ اَهْلَ الْوَرَعِ مَا سَبَقُوْا بِهٖ غَيْرَهُمْ اِلَّا مِنْ نُوْرِ الْقُلُوْبِ وَتَاَهُّلِهِمْ بِشُهُوْدِ الْغُيُوْبِ وَقِيَامِهِمْ فِيْ خِدْمَتِهٖ بِحَسْبِ طَاقَتِهِمْ. وَلَيْسَ مَاذُكِرَ فِيْ مَنَاقِبِ هٰذَا الْاِمَامِ بِدِيْلٍ خُصُوْصِيَّةً فِيْهِ بَلْ هُوَ نَظْرَةٌ مِّنْ بَحْرٍ لَّا سَاحِلَ لَهٗ. وَمِنْ غَيْرِهَا اَنَّهٗ صَلَّى الْفَجْرَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. فَقِيْلَ لَهٗ مَا الَّذِيْ قَوَّاكَ عَلٰى هٰذَا؟ فَقَالَ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ بِاَسْمَائِهٖ عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ. وَهِيَ مَجْمُوْعَةٌ فِيْ كُلٍّ مِّنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْفَتْحِ، وَالثَّانِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اٰمَنَةً فِيْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، وَاِنَّهٗ يَخْتِمُ فِيْ رَمَضَانَ سِتِّيْنَ خَتْمَةً بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. اِنْتَهٰى كَلَامُ الْعَلَّامَةِ ابْنِ حَجَرٍ. در کنز خفی از عبد العزیز ابن داؤد روایت کردہ کہ وے گفتہ، ابوحنیفہ آزمائش است کسے کہ او را دوست دارد، او سُنّی ست وکسے کہ با او کینہ دارد مبتدع است۔ واز محدث الرجال یحیی بن معین حکایت کردہ قرءت نزد من قرءت حمزہ است، وفقہ فقہ ابی حنیفہ، مردم را بریں یافتہ ام۔ واز ابو عاصم نبیل نقل کردہ کہ امید وارم کہ ہر شب برائے ابو حنیفہ ثواب پیغمبری بردارند۔ واز امام احمد حنبل آوردہ از ابن المبارک رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ اَخَذَ بِرِكَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرَكْنَا اَحَدًا تَكَلَّمَ فِي الْفِقْهِ اَبْلَغَ وَلَا اَخْبَرَ وَلَا اَحْضَرَ جَوَابًا مِّنْكَ فَاَنْتَ سَيِّدٌ لِّمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فِيْ وَقْتِكَ غَيْرُ مُدَافَعٍ. قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ الْوَدَّاقُ سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيَّ سَنَةَ سِتٍّ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ هُوَ فِي الْفُقَهَاءِ كَقُطْبِ الرَّحٰى عَلَيْهِ يَدُوْرُ اَمْرُ الْفِقْهِ، وَهُوَ فِيْهِ بَارِعٌ اِلٰى

Marfat.com

اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ وَقَالَ اَبُوالْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ شُرَیْحٍ لَوْ اَنَّ الْقِیَامَةَ قَامَتْ وَنَادَی مُنَادٍ لِیَقُمْ اَفْقَهُ النَّاسِ لَا یَقُوْمُ اِلَّا اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ۔ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ الزَّاهِدُ النَّیْشَابُوْرِیُّ کَانَ اَبُوْحَنِیْفَةَ فِی الْعُلَمَاءِ کَالْخَلِیْفَةِ فِی الْاُمَرَاءِ۔ وَقَالَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ مَنْ وَقَعَ فِیْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فَانْتَهُوْهُ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ۔ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ ذُکِرَ اَبُوْحَنِیْفَةَ بَیْنَ یَدَیْ دَاوٗدَ الطَّائِیِّ۔ فَقَالَ هُوَ نُوْرٌ یُّهْتَدٰی بِهِ السَّارِیْ، وَعِلْمٌ یَقْبَلُهٗ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَکُلُّ عِلْمٍ لَّیْسَ مِنْ عِلْمِهٖ فَهُوَ بَلَاءٌ عَلٰی حَامِلِهٖ مَعَهٗ۔ وَقَالَ الْعَلَّامَةُ السُّیُوْطِیُّ وَرَوٰی اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ خِسْرٍو الْبَلْخِیُّ فِیْ مُقَدَّمَةِ مُسْنَدِهٖ قَالَ وَکِیْعٌ وَاللّٰهِ کَانَ اَبُوْحَنِیْفَةَ عَظِیْمَ الْاَمَانَةِ وَکَانَ یُؤْثِرُ رِضَاءَ رَبِّهٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّلَوْ اَخَذَتْهُ السُّیُوْفُ فِی اللّٰهِ لَاحْتَمَلَ۔ وَرُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَیْلٍ کَانَ النَّاسُ نِیَامًا فِی الْفِقْهِ حَتّٰی اَیْقَظَهُمْ اَبُوْحَنِیْفَةَ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ یَقُوْلُ، قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ اِذَا جَاءَ الْحَدِیْثُ عَنِ النَّبِیِّ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَی الرَّأْسِ وَالْعَیْنِ، وَاِنْ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ نَخْرُجْ مِنْ قَوْلِهِمْ، وَاِنْ کَانَ مِنَ التَّابِعِیْنَ زَاحَمْنَاهُمْ۔ وَعَنْ اِسْحٰقَ بْنِ بَهْلُوْلَ سَمِعْتُ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ اُسْتَاذَ الشَّافِعِیِّ مَا مَثَّلَتْ عَیْنِیْ مِثْلَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ۔ وَعَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ وَذَکَرَ اَبَاحَنِیْفَةَ فَقَالَ مَنْ اَحْسَنُ النَّاسِ فَتْوٰی۔ وَعَنِ الْاَوْزَاعِیِّ اَنَّ اَبَاحَنِیْفَةَ اَعْلَمُ النَّاسِ بِمُعْضَلَاتِ الْفِقْهِ۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمٍ لَوْ وُزِنَ عَقْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ بِعَقْلِ نِصْفِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ بِهِمْ۔ وَقَالَ نُعَیْمٌ سَمِعْتُ اَبَاحَنِیْفَةَ یَقُوْلُ عَجَبًا لِلنَّاسِ یَقُوْلُوْنَ اِنِّیْ اُفْتِیْ بِالرَّأْیِ، مَا اُفْتِیْ اِلَّا بِالْاَثَرِ۔ وَقَالَ ابْنُ خِسْرٍو اَنْشَدَنَا الْقَاضِی الْاَدِیْبُ اَبُوْسَعِیْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ لِنَفْسِهٖ ؎

حَسْبِیْ مِنَ الْخَیْرَاتِ مَا اَعْدَدْتُّهٗ ... یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ رِّضَی الرَّحْمٰنِ
دِیْنُ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ خَیْرُ الْوَرٰی ... ثُمَّ اعْتِقَادِیْ مَذْهَبُ النُّعْمَانِ

وَعَنْ نُوْحٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ مَا تَقُوْلُ فِیْمَا اَحْدَثَ النَّاسُ مِنَ الْکَلَامِ فِی الْاَعْرَاضِ وَالْاَجْسَامِ۔ فَقَالَ مَقَالَاتُ الْفَلَاسِفَةِ عَلَیْکَ بِالْاَثَرِ وَطَرِیْقَةِ السَّلَفِ وَاِیَّاکَ وَکُلَّ مُحْدَثَةٍ فَاِنَّهَا بِدْعَةٌ۔ وَفِیْ تَارِیْخِ ابْنِ خَلِکَانٍ کَانَ اَبُوْحَنِیْفَةَ عَالِمًا عَامِلًا

Marfat.com

زَاهِدًا وَّرِعًا تَقِيًّا كَثِيْرَ الْخُشُوْعِ، دَائِمَ التَّضَرُّعِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔ أَرَادَ الْمَنْصُوْرُ أَنْ يُوَلِّيَهُ عَلَى الْقَضَاءِ فَأَبٰى فَحَلَفَ عَلَيْهِ لَيَفْعَلَنَّ۔ فَحَلَفَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ أَنْ لَّا يَفْعَلَ فَقَالَ لِلرَّبِيْعِ حَاجِبِ الْمَنْصُوْرِ، أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَقْدَرُ عَلٰى كَفَّارَةِ يَمِيْنِهِ مِنِّيْ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعٍ أَقَمْتُ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ خَمْسَ سِنِيْنَ، فَمَا رَأَيْتُ أَطْوَلَ صَمْتًا مِّنْهُ، وَإِذَا سُئِلَ عَنِ الْفِقْهِ سَالَ كَالْوَادِيْ۔ وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ حَسَنَ الْوَجْهِ رَبْعَةً۔ وَقِيْلَ كَانَ حِلْوَ الْأَيْعَلُوْهُ السُّمْرَةُ۔ وَكَانَ وِلَادَتُهُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ لِلْهِجْرَةِ وَتُوُفِّيَ فِيْ رَجَبَ وَقِيْلَ فِيْ شَعْبَانَ مِنْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ۔ وَقِيْلَ أَحَدَ عَشَرَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ جُمَادَى الْأُوْلٰى۔ قِيْلَ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ الَّذِيْ وُلِدَ فِيْهِ الشَّافِعِيُّ۔ وَكَانَتْ وَفَاتُهُ بِبَغْدَادَ وَدُفِنَ بِمَقْبَرَةِ الْخَيْزَرَانِ۔ وَقَبْرُهُ هُنَاكَ شَهِيْرٌ تُزَارُ۔ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ سِتَّ مَرَّاتٍ وَلَمْ يُقْدَرْ عَلٰى دَفْنِهِ إِلَى الْعَصْرِ لِكَثْرَةِ الزِّحَامِ۔ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ ؎

لَقَدْ زَانَ الْبِلَادَ وَمَنْ عَلَيْهَا ۔۔۔ إِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ
بِآثَارٍ وَفِقْهٍ فِيْ حَدِيْثٍ ۔۔۔ كَآيَاتِ الزَّبُوْرِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ
فَمَا فِي الْمَشْرِقَيْنِ لَهُ نَظِيْرٌ ۔۔۔ وَلَا بِالْمَغْرِبَيْنِ وَلَا بِكُوْفَةِ
رَأَيْتُ الْعَائِبِيْنَ لَهُ سَفَاهًا ۔۔۔ خِلَافَ الْحَقِّ مِنْ حُجَجٍ ضَعِيْفَةِ

قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ الْغَسَّانُ الشَّرْقِيُّ ؎

وَضَعَ الْقِيَاسَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ كُلَّهُ ۔۔۔ فَأَتٰى بِأَوْضَحِ حُجَّةٍ وَقِيَاسٍ
وَبَنٰى عَلَى الْآثَارِ أَسَّ بِنَائِهِ ۔۔۔ فَأَبَنْتَ مَا صَنَعُوْا عَلَى الْأَسَاسِ
وَالنَّاسُ مُتَّبِعُوْنَ فِيْهَا قَوْلَهُ ۔۔۔ لَمَّا اسْتَبَانَ ضِيَاءُهُ لِلنَّاسِ
أَفْدِي الْإِمَامَ أَبَا حَنِيْفَةَ الَّذِيْ ۔۔۔ هُوَ عَالِمٌ بِالشَّرْعِ وَالْقِيَاسِ
سَبَقَ الْأَئِمَّةَ وَالْجَمِيْعُ عِيَالُهُ ۔۔۔ فَمَا تَحَرَّاهُ بِحُسْنِ قِيَاسِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ الشَّرِيْعَةِ وَرَتَّبَهُ أَبْوَابًا، ثُمَّ تَابَعَهُ مَالِكٌ فِيْ تَرْتِيْبِ الْمُوَطَّأِ وَلَمْ يَسْبِقْ أَبَا حَنِيْفَةَ أَحَدٌ۔ إِنْتَهٰى كَلَامُ الْعَلَّامَةِ السُّيُوْطِيِّ۔ وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ الصِّفَاتُ الَّتِيْ تَمَيَّزَ بِهَا كَثِيْرٌ مِنْهَا أَنَّهُ رَأٰى جَمَاعَةً مِّنَ الصَّحَابَةِ وَمِنْهَا مَا اتَّفَقَ لَهُ مِنَ الْأَصْحَابِ مَا لَمْ يَتَّفِقْ لِأَحَدٍ۔

Marfat.com

قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ وَكِيعٍ اَخْطَاءَ اَبُوْحَنِيْفَةَ فَزَجَرَهٗ۔ فَقَالَ وَكِيْعٌ مَنْ يَقُوْلُ فَهُوَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا۔ كَيْفَ يُخْطِئُ وَعِنْدَهٗ اَئِمَّةُ الْفِقْهِ كَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَّزُفَرَ وَاَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ وَعَدَدُهُمْ، وَاَئِمَّةُ اللُّغَةِ وَعَدَدُهُمْ وَاَئِمَّةُ الزُّهْدِ وَالْوَرَعِ كَالْفُضَيْلِ وَدَاوٗدَ الطَّائِيِّ۔ وَمِنْهَا اَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الْفِقْهَ وَرَتَّبَهٗ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَتَبِعَهٗ مَالِكٌ، وَمِنْ قَبْلِهٖ كَانُوْا يَعْتَمِدُوْنَ عَلٰى حِفْظِهِمْ وَهُوَ اَوَّلُ وَاضِعٍ كِتَابِ الْفَرَائِضِ وَكِتَابِ الشُّرُوْطِ۔ وَمِنْهَا اِنْتِشَارُ مَذْهَبِهٖ فِي الْاَقَالِيْمِ لَيْسَ فِيْهَا غَيْرُهٗ كَالْهِنْدِ وَالسِّنْدِ وَالرُّوْمِ وَمَا وَرَاءَ النَّهْرِ۔ وَمِنْهَا اِنْفَاقُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ كَسْبِ نَفْسِهٖ وَلَمْ يَقْبَلْ جَائِزَةً۔ وَمِنْهَا مَا تَوَاتَرَ مِنْ كَثْرَةِ عِبَادَتِهٖ وَزُهْدِهٖ وَكَثْرَةِ حُجَّتِهٖ وَاِعْتِمَادِهٖ۔ وَمِنْهَا اَنَّهٗ مَاتَ مَظْلُوْمًا مَحْبُوْسًا وَرَوَى الْخَطِيْبُ عَنْ بَعْضِ اَئِمَّةِ الزُّهْدِ، يَجِبُ عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ اَنْ يَّدْعُوْا لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ صَلَاتِهِمْ لِحِفْظِهٖ عَلَيْهِمُ السُّنَّةَ وَالْفِقْهَ۔ وَقَالَ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، مَنْ جَعَلَ اَبَا حَنِيْفَةَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ اَرْجُوْ اَنْ لَّا يَخَافَ۔ قِيْلَ لَهٗ لِمَ تَرَكْتَ رَاْيَ اَصْحَابِهٖ وَاَخَذْتَ بِرَاْيِهٖ قَالَ لِصِحَّتِهٖ، فَاَتَوْا بِمَا صَحَّ مِنْهُ لَاَذْعَنَ مِنْهُ اِلَيْهِ۔ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ رَاَيْتُ مِسْعَرًا فِيْ خَلْوَةِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَيْسْئَلُهٗ وَلَيَسْتَفِيْدُ مِنْهُ، وَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَفْقَهَ مِنْهُ۔ قَالَ مَعْمَرٌ۔ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا يُحْسِنُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ فِي الْفِقْهِ وَلَيَسَعُهٗ اَنْ يَّقِيْسَ وَيَشْرَحَ الْحَدِيْثَ اَحْسَنَ مَعْرِفَةً مِّنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔ وَسُئِلَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ هَلْ حَدَّثَ سُفْيَانُ عَنْهُ، قَالَ نَعَمْ كَانَ ثِقَةً وَصَدُوْقًا فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ مَاْمُوْنًا عَلٰى دِيْنِ اللّٰهِ۔ قَالَ الذَّهَبِيُّ قَدْ تَوَاتَرَ قِيَامُهٗ بِاللَّيْلِ وَتَهَجُّدُهٗ وَتَعَبُّدُهٗ، وَمِنْ ثَمَّ كَانَ يُسَمَّى الْوَتِدَ مِنْ كَثْرَةِ قِيَامِهٖ بَلْ اِحْيَائِهِ الْقُرْاٰنَ فِيْ رَكْعَةٍ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔ قَالَ اَبُوْ مُطِيْعٍ مَا دَخَلْتُ الطَّوَافَ اِلَّا وَرَاَيْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ فِيْهِ۔ وَقَالَ الْفُضَيْلُ رَاَيْتُ جَمَاعَةً مِّنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَحْسَنَ صَلٰوةً مِّنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔ وَقَالَ الشَّرِيْكُ كُنْتُ مَعَهٗ سَنَةً، فَمَا رَاَيْتُهٗ وَضَعَ جَنْبَهٗ عَلَى الْفِرَاشِ۔ وَقَالَ اَسَدُ بْنُ عُمَرَ كَانَ بُكَاءُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ يُسْمَعُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يَرْحَمَهٗ جِيْرَانُهٗ۔ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ اِنَّهٗ كَانَ اَكْرَمَ النَّاسِ مُجَالَسَةً وَاَكْثَرَهُمْ اِكْرَامًا وَّمُوَاسَاةً لِّاَصْحَابِهٖ وَلِمَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ قَالَ اَبُوْ

Marfat.com

یُوسُفَ کَانَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ یَغْتَمُّ لِمَنْ شَکَرَہٗ عَلٰی شَیْءٍ اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَیَقُوْلُ اُشْکُرْ لِلّٰہِ فَاِنَّمَا ھُوَ رِزْقٌ سَاقَہُ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَکَانَ یَقُوْلُ لِیْ عِشْرِیْنَ سَنَۃً، مَا رَاَیْتُ اَجْمَعَ لِلْخِصَالِ الْمَحْمُوْدَۃِ مِنْہُ۔ وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ اُمْنِیَّۃُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالسَّخَاءِ وَالْبَذْلِ وَاَخْلَاقِ الْقُرْاٰنِ۔ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَسَاَلْتُ عَنْ اَزْھَدِ اَھْلِھَا فَقَالُوْا اَبُوْحَنِیْفَۃَ۔ وَعَنْ ھَارُوْنَ الرَّشِیْدِ اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَہٗ یَوْمًا فَتَرَحَّمَ عَلَیْہِ وَقَالَ، کَانَ یَنْظُرُ بِعَیْنِ عَقْلِہٖ مَا لَا یَنْظُرُ غَیْرُہٗ بِعَیْنِ رَاْسِہٖ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَۃَ عَلٰی قَبْرِہٖ کُنْتَ لَنَا خَلَفًا مِّمَّا مَضٰی، وَمَا تَرَکْتَ خَلَفًا بَعْدَ اَنْ خَلَفُوْکَ فِی الْعِلْمِ الَّذِیْ عَلَّمْتَھُمْ، وَلَنْ یَخْلُفُوْکَ فِی الْوَرَعِ اِلَّا بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ وَعَنْ فَضْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ فِیْ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فَقَالَ ذَالِکَ یَحْتَاجُ النَّاسُ اِلَیْہِ۔ وَعَنْ مُسَدَّدٍ الْبَصْرِیِّ اَنَّہٗ نَامَ بِسَکَّۃَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ قُبَیْلَ الْفَجْرِ، فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ بِالْکُوْفَۃِ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ اٰخُذُ مِنْ عِلْمِہٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ عِلْمِہٖ وَاعْمَلْ بِعِلْمِہٖ فَنِعْمَ الرَّجُلُ ھُوَ۔ قَالَ فَقُمْتُ وَکُنْتُ اَکْثَرَ النَّاسِ لِنُعْمَانَ وَاِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِمَّا کَانَ مِنِّیْ۔ وَحُکِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مَا حَاصِلُہٗ اَنَّ اَبَا حَنِیْفَۃَ لَمْ یَنْفَرِدْ بِالْقَوْلِ بِالْقِیَاسِ بَلْ عَلٰی ذَالِکَ فُقَھَاءُ الْاَمْصَارِ۔ اِنْتَھٰی کَلَامُ الْعَلَّامَۃِ ابْنِ حَجَرٍ۔ بعد ازاں گفتہ کہ جمعے امام ابوحنیفہ را از مرجیہ شمردہ اند و آں خلاف حق است، بلکہ عنان مرجی بجہت ترویج مذہب باطل خود نسبت بایں چنیں امام جلیل شہیر نمودہ است۔ و نیز معتزلہ مخالفان خود را مرجیہ مے نامند۔ و نیز ابو عمرو بن عبد البر کہ از اکابر محدثان است، گفتہ کہ ابوحنیفہ محسود بودہ است و باو منسوب ساختند آنچہ لائق جناب او نبود۔ و ایں دلیل نباہت شان او ست کہ شرکت بزرگانِ گذشتہ بہم رساند۔ و ابتدا سرور دین عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ فرمودہ مرعلی را کرم اللہ وجہہ کہ در تو دو گروہ ہلاک گشتہ اند۔ اول محب مفرط، دوم حاسدان پس از طعن قاصران منقصت باو عائد نشود و قصور در عدالتِ او نرود۔ امام علی بن المدینی فرمودہ کہ از ابوحنیفہ سفیان ثوری و ابن مبارک و حماد بن زید و ہشیم و وکیع و عباد بن عوام و جعفر روایت کنند و او ثقہ است و شعبہ در باب او حسن رائے بود۔ و آنچہ خطیب بغدادی در تاریخ خود بعض از موجبات قدح نقل کردہ

غرض خطیب آن است کہ اکابر از حسد حسّاد خلاص نیافتہ اند نہ جہت طعن در امام، باآنکہ اسانید آں مشتمل بر مجروحین ومناکیر است، وَلِذا در مدحِ امام المسلمین فضائل جمیلہ وفضائل جلیلہ چنداں نقل کردہ است کہ دیگراں نکردہ، ودر سند آوردہ کہ بتواتر پیوستہ است از امام ابن مشریح کہ از اکابر اصحاب شافعی است رضی اللہ عنہ کہ او شنید مردے را کہ عیب ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مے کرد، ابن مشریح گفت عیب کسے مے کنی کہ سہ رُبع علم او را مسلّم است۔ آں کس پرسید چگونہ باشد؟ گفت بحیث آنکہ علم سوال است وجواب وابوحنیفہ اول کسے ست کہ وضع اسولہ را کردہ است پس نصف باو مسلّم شد، وجواب دادِ مخالفاں را در نصف جواب باو مخالفت کردند پس سہ رُبع باو مسلّم شد، ورُبع رابع متنازعہ فیہ است، مخالفاں دعوائے حقیقت در آں مے نمایند وابوحنیفہ مسلم مے دارد ونیز در مسند از یزیدبن ہارون حکایت نمودہ کہ گفت، ہیچ کس را از ابوحنیفہ احلم نیافتہ ام۔ ونیز در مسند از شقیق بلخی حکایت کردہ کہ ہمراہ ابوحنیفہ در راہ بودم، مردے او را از دور دید خجل گشتہ ایستاد۔ چوں ابوحنیفہ بداں مطلع شد از حقیقت حال او پرسید، عرض کردہ کہ دہ ہزار درہم از تو قرض بر ذمۂ من است، وزمان امہال تبطویل انجامیدہ وقدرت اداءِ آں ندارم۔ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرمود کہ تمام قرض خود را تو بخشیدم وترسے کہ در دل تو راہ یافتہ از من او را عفو کن۔ شقیق گوید کہ دانستم از اں کہ ابوحنیفہ زاہد حقیقی ست۔ ونیز صاحب مسند از صدر یکے خوارزمی روایت نمودہ کہ وے چنیں انشاء کردہ است ؎

هٰذَا مَذْهَبُ النُّعْمَانِ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ ۔۔۔ كَالْقَمَرِ الْوَضَّاحِ خَيْرُ الْكَوَاكِبِ
تَفَقَّهْ فِي خَيْرِ الْقُرُوْنِ مَعَ التُّقٰى ۔۔۔ فَمَذْهَبُهٗ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

ونیز در جامع مسند گفتہ است کہ امام ابوحنیفہ را غسل دادم، بر جبہۂ مبارک او نوشتہ یافتم یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ وبر دستِ راست او نوشتہ یافتم، اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وبر دستِ چپ او نوشتہ دیدم اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ وبر شکم او نوشتہ دیدم يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وچوں بر جنازہ نہادم، آوازے شنیدند از ہاتف کہ گفت ؎

يَا قَآئِمَ اللَّيْلِ طُوْلَ الْقِيَامِ ۔۔۔ يَا صَآئِمَ الْيَوْمِ خَيْرَ الصِّيَامِ
اَبَاحَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَشْتَهِيْ ۔۔۔ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدِ دَارِ السَّلَامِ

Marfat.com

وزیز آوردہ اند کہ ابو حنیفہ گفتہ است کہ رب العزۃ را نود دو نہ بار در خواب دیدہ ام۔ چوں نوبت صدم دیدم، پرسیدم اے ربّ عَزَّ شَانُکَ وَعَظُمَ بُرْهَانُکَ بچہ چیز خلائق را از عذاب تو نجات حاصل شود در جواب فرمود، ہر کہ در نگاہ این کلمات بگوید، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَافِعِ السَّمٰوَاتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ در ابراہیم شاہی آوردہ است کہ قطب مظفر قُدِّسَ سِرُّہٗ گوید کہ از حضرت عَلَیْهِ السَّلَامُ شنیدم کہ چوں فرداء قیامت میان نفس و شیطان مخاصمت شود نفس گوید خداوندا ازمین استعداد من مصفا بود۔ شیطان در آن تخم معصیت کاشت، حکم حضرت جبّار جل جلالہٗ وارد شود کہ مفتیان مرا ابو حنیفہ و شافعی طلب نمایند تا حکم کنند۔ ابو حنیفہ گوید اَلزَّرْعُ لِمَنْ زَرَعَ یعنی زراعت از زراعت کنندہ است حکم کند کہ گناہ آدمی بر شیطان تحمیل نمایند۔ امام شافعی گوید وَلِرَبِّ الْاَرْضِ اُجْرَةُ الْمِثْلِ، یعنی خداوند زمین را اُجرت المثل است، حکم حضرت قہار صدور یابد کہ حسنات شیطان را بآدمی عطا فرمایند۔ هٰذَا اٰخِرُ مَا اَوْرَدَنِیْ مَنَاقِبِهٖ، وَمَا هُوَ اِلَّا قَطْرَةٌ مِّنْ بِحَارِ شَمَائِلِهٖ وَحِسَانِ خَصَائِلِهٖ۔ تَذْیِیْلٌ فِیْ ذِکْرِ بَعْضٍ مِّنْ اَسَاتِذَتِهٖ وَجَمْعٍ مِّنْ تَلَامِذَتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ۔ جامع مسند از خطیب خوارزمی نقل مے کند کہ او از امام ابو حفص کبیر امام المحدثین روایت کردہ کہ اصحاب امام ابو حنیفہ و اصحاب امام شافعی در باب تفضیل مذاہب باہم مناظرہ کردند۔ امام ابو حفص فرمود کہ مشائخ امام شافعی را بشمارند، شمردند، ہشتاد شیخ برآمد۔ گفت مشائخ امام ابو حنیفہ را بشمارند، شمردند، چہار ہزار شیخ بظہور پیوست، علامہ سیوطی گفتہ امام ابو معشر طبری شافعی جزوے تالیف نمودہ در روایت امام ابو حنیفہ از صحابہ، گفتہ کہ امام ابو حنیفہ فرمودہ است، ہفت کس از اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را ملاقات نمودم، انس بن مالک عبد اللہ بن اُنیس عبد اللہ بن جزیر، جابر بن عبد اللہ و معقل بن یسیار و واثلۃ بن الاسقع، و عائشہ بنت عجردۃ رضی اللہ عنہم۔ و صاحب کنز خفی باسناد خود روایت کردہ از محمد بن سماعۃ از ابو یوسف از ابو حنیفہ و در آں لقاء و سماع ست از عبد اللہ بن جزیر صحابی۔ و جمعے از اہل حدیث در صحت این روایت توقف دارند، چنانچہ دار قطنی شافعی گفتہ کہ لَمْ یَلْقَ اَحَدًا مِنَ الصَّحَابَةِ اِلَّا اَنَسًا وَرَاٰی اَنَسًا بِعَیْنِهٖ وَلَمْ یَسْمَعْ مِنْهُ۔ و امام ابن اثیر در جامع الاصول گفتہ کہ چہار کس از صحابہ

از صحابہ در زمانِ ابو حنیفہ بودہ اند کہ لقا و اخذ حدیث از آنہا بثبوت پیوستہ است رامّا ابن خسرو بلخی و قاضی مرسانی و حلوانی از حنفیہ و ابو معشر از شافعیہ و ابن نجار صاحب تاریخ وغیرہم روایت اخذ و لقاء از صحابہ ثبت ساختہ اند و حرجے در آں نیاوردہ اند وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ۔ وقفہ را از امام حماد بن سلیمان کہ از کبار فقہاء بودہ است، گرفتہ است۔ در جامع الاصول گفتہ است کہ کَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ بِرَأْیِ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ وگفتہ سَمِعَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ وَسَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ، رَوٰی عَنْہُ مَنْصُوْرٌ وَّالْمُغِیْرَۃُ وَالْحَکَمُ وَشُعْبَۃُ وَالثَّوْرِیُّ وَمَاتَ سَنَۃَ عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ۔ واستاد امام حماد در فقہ ابراہیم نخعی است۔ در جامع الاصول گفتہ، ھُوَ اَبُوْ عِمْرَانَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یَزِیْدَ النَّخْعِیُّ، اَلْفَقِیْہُ الْکُوْفِیُّ، اَحَدُ الْاَئِمَّۃِ الْاَعْلَامِ الْمَشْھُوْرِیْنَ، تَابِعِیٌّ جَلِیْلُ الْقَدْرِ رَاٰی عَائِشَۃَ وَلَمْ یَثْبُتْ لَہٗ مِنْھَا سَمَاعٌ وَّسَمِعَ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدَ، رَوٰی عَنْہُ الْحَکَمُ وَمَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ، مَاتَ سَنَۃَ سِتٍّ وَّتِسْعِیْنَ وَلَہٗ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ وَقِیْلَ ثَمَانٌ وَّخَمْسُوْنَ، وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ۔ واستاد ابراہیم نخعی علقمہ است۔ در جامع الاصول گفتہ۔ ھُوَ عَلْقَمَۃُ بْنُ قَیْسِ بْنِ مَالِکٍ النَّخْعِیُّ رَوٰی عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَوٰی عَنْہُ اِبْرَاھِیْمُ وَالشَّعْبِیُّ وَابْنُ سِیْرِیْنَ۔ وَھُوَ تَابِعِیٌّ کَبِیْرٌ، اِشْتَھَرَ بِحَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَصُحْبَتِہٖ، مَاتَ سَنَۃَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ۔ واستاد علقمہ عبداللہ بن مسعود است رضی اللہ عنہ کہ از اکابر صحابہ است و از محولی علماء فقہاء و نجباءِ معتبرین و صاحب فضائل جمیلہ و شمائل جزیلہ و مقامات علیہ و کرامات جلیلہ کہ در کتب احادیث و تواریخ مشروح است۔ در جامع الاصول گفتہ کَانَ اِسْلَامُ عَبْدِ اللّٰہِ فَدِیْمًا قَبْلَ عُمَرَ، وَقِیْلَ کَانَ سَادِسًا وَّضَمَّہُ النَّبِیُّ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِلٰی عُمَرَ وَکَانَ مِنْ خَوَاصِّہٖ، وَقَالَ النَّبِیُّ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، رَضِیْتُ لِاُمَّتِیْ مَا رَضِیَ لَھَا ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ، یَعْنِیْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔ شَھِدَ بَدْرًا وَّالْمَشَاھِدَ، وَصَلّٰی اِلَی الْقِبْلَتَیْنِ، وَشَھِدَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّۃِ، مَاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ سَنَۃَ اثْنَیْنِ وَثَلَاثِیْنَ وَلَہٗ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ سَنَۃً، رَوٰی عَنْہُ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَّمَنْ بَعْدَھُمْ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ۔ ونیز از اساتذہ امام ابو حنیفہ است عطاء بن ابی رباح کہ او را سَیِّدُ التَّابِعِیْنَ گفتہ اند و ابو اسحٰق سُبَیْعِی و محارب بن دثار و محمد بن المنکدر و نافع مولی ابن عمر و سماک بن حرب چنانکہ امام ابن الاثیر گفتہ است۔ وَقَالَ

Marfat.com

اَلْعَلَّامَةُ السَّيُّوْطِيُّ نَقْلًا عَنِ الْحَافِظِ جَمَالِ الْمِزِّيِّ، رَوٰى اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَشِرِ وَاِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّمَدَانِيِّ وَالْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَكَمِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَخَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَزُبَيْدٍ الْيَمَانِيِّ وَزِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِيِّ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَشَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَشَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيِّ وَهُوَ مِنْ اَقْدَانِهٖ وَطَاؤُسِ بْنِ كَيْسَانَ كَمَا قِيْلَ وَطَرِيْفٍ اَبِيْ سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ وَطَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ وَعَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ وَعَامِرِ الشَّعْبِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْبَصْرِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ وَعَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَعُتْبَةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ وَعَلِيِّ الرَّزَازِ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَابُوْسِ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ وَقَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ زُبَيْرٍ الْحَنْظَلِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْكَلْبِيِّ وَاَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ وَالزُّهْرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَمِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ وَمُسْلِمِ الْبَطِيْنِ وَمَنْصُوْرٍ وَمُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَثِيْرٍ سِوَاهُمْ اِنْتَهٰى. وَقَدْ عَرَّ جَامِعُ الْمَسَانِيْدِ شُيُوْخَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ مَنْ يَطُوْلُ ذِكْرُهٗ. وَاَذْكُرُ طَائِفَةً مِنْهُمْ جَعْفَرٌ الصَّادِقُ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ الْبَصْرِيُّ وَحَسَنُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَحَسَنُ بْنُ سَعْدَةَ مَوْلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ وَدَاوُدُ بْنُ زِيَادٍ تَلْمِيْذُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى، وَزَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَيْدُ بْنُ وَلِيْدٍ وَزِيَادُ بْنُ مَسِيْرَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَزِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ وَزَيْدُ بْنُ الَّذِيْ اَدْرَكَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ صَحَابِيًّا وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَعْمَشُ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمَقْبُرِيِّ وَسَعِيْدٌ مَوْلٰى حُذَيْفَةَ وَشُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ

الْكُوْفِيُّ وَشُرَيْحٌ الْقَاضِيْ وَطَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ وَعَدِيُّ
بْنُ ثَابِتٍ وَعَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ وَعَاصِمٌ اِمَامُ الْقُرَّاءِ رَوٰى عَنْهُ الْاِمَامُ وَرَوٰى هُوَ
عَنِ الْاِمَامِ وَاَخَذَ بِقَوْلِهٖ وَقَالَ جَزَاكَ اللّٰهُ يَا اَبَا حَنِيْفَةَ اَتَيْتَنَا صَغِيْرًا وَاَتَيْنَاكَ
كَبِيْرًا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعِمْرَانُ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهَاشِمُ
بْنُ عُرْوَةَ. اِنْتَهٰى. وَنَاهِيْكَ بِهٰؤُلَاءِ الْاَكَابِرِ. مَنْ كَانَ هٰؤُلَاءِ شُيُوْخَهٗ مَعَ ذَالِكَ
الْاِتْقَانِ وَالْفَهْمِ وَالدِّرَايَةِ كَيْفَ يُخْطِئُ. وَمَا ذَكَرْتُ اِلَّا شِرْذِمَةً قَلِيْلَةً مِنْهُمْ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. وَهَا اَنَا اَشْرَعُ فِيْ بَيَانِ حَالِ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَشَرْذِمَةٍ مِّنْ
عُلَمَاءِ مَذْهَبِهٖ. وَقَدْ مَرَّ فِيْمَا نَقَلْتُ مِنْ كَلَامِ الْعَلَّامَةِ ابْنِ حَجَرٍ اَنَّ الْاِمَامَ مَالِكًا
مِّنْ تَلَامِذَتِهٖ وَكَذَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَقِيْهُ الْمِصْرِ. وَقَدْ قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ
الْاَثِيْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ مَا رَاَيْتُ اَكْمَلَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ
حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ مُّثْبَتٌ اِمَامٌ مَّشْهُوْرٌ فَقِيْهٌ مَّاتَ فِيْ شَعْبَانَ سَنَةَ
خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَّمَوْلِدُهٗ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَكَذَا لِكَ مَرَّ اَنَّ مِسْعَرًا
مِّنْ تَلَامِذَتِهٖ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ مُّثْبَتٌ فَاضِلٌ مَّاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ اَوْ خَمْسٍ
وَّخَمْسِيْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ ثُلْثُ وَاَكْبَرُ اَصْحَابِ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ الْاِمَامُ اَبُوْ يُوْسُفَ
الْقَاضِيْ. فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ هُوَ الْقَاضِيْ اَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ صَاحِبُ
الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ كُوْفِيٌّ سَمِعَ اَبَا اِسْحٰقَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ تَيْمِيٍّ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ
الْاَنْصَارِيَّ وَالْاَعْمَشَ وَهِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ وَعَطَاءَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَلَيْثَ بْنَ
سَعْدٍ وَاَبَا حَنِيْفَةَ وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ وَبَشِيْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ
الْكِنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُهُمْ
سَكَنَ بَغْدَادَ وَدَلَّاهُ الْهَادِيْ الْقَضَاءَ وَبَعْدَهُ الرَّشِيْدُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ دُعِيَ بِقَاضِي
الْقُضَاةِ فِي الْاِسْلَامِ. كَانَ اِمَامًا عَالِمًا حَافِظًا كَبِيْرَ الْقَدْرِ فَقِيْهًا فَاضِلًا عَظِيْمَ الْحَمْلِ
فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَلَهٗ سَنَةٌ ثَلَاثٍ وَّعَشْرٍ وَّمِائَةٍ وَمَاتَ سَنَةَ اِثْنَيْنِ وَثَمَانِيْنَ
وَمِائَةٍ. وَفِيْ تَارِيْخِ الْاِمَامِ الْيَافِعِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، كَانَ الْقَاضِيْ اَبُوْ يُوْسُفَ
يُصَلِّيْ بَعْدَ مَا وَلِيَ الْقَضَاءَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ رَكْعَةٍ. وَتَوَلَّى الْقَضَاءَ لِثَلٰثٍ مِّنَ الْخُلَفَاءِ

Marfat.com

الْمَهْدِيِّ وَالْهَادِيْ وَالرَّشِيْدُ يُكْرِمُهُ ۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عِنْدَ الْوَفَاةِ كُلُّ مَا اَفْتَيْتُ بِهٖ فَقَدْ رَجَعْتُ عَنْهُ اِلَّا مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ سَمِعَ جَمَاعَةً مِّنْ كِبَارِ الْاَئِمَّةِ وَجَالَسَ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى ثُمَّ الْاِمَامُ الرَّبَّانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ ۔ قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ اَثِيْرٍ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ هُوَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَرْقَدٍ الشَّيْبَانِيُّ مَوْلَاهُمْ صَاحِبُ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِمَامُ اَهْلِ الرَّأْيِ ۔ اَصْلُهٗ دِمَشْقِيٌّ مِّنْ قَرْيَةٍ تُسَمّٰى قُرَيْنَةَ حَرَسْتَا سَمِعَ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمِسْعَرًا وَالثَّوْرِيَّ وَمَالِكَ بْنَ مُغُوْلٍ وَكَتَبَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَاَبِيْ يُوْسُفَ الْقَاضِيْ سَكَنَ بَغْدَادَ وَحَدَّثَ بِهَا رَوٰى عَنْهُ الشَّافِعِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ وَاَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَغَيْرُهُمْ كَانَ الرَّشِيْدُ وَلَّاهُ الْقَضَاءَ فَخَرَجَ مَعَهٗ اِلٰى خُرَاسَانَ فَمَاتَ بِالرَّيِّ وَدُفِنَ بِهَا ۔ وُلِدَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ وَنَظَرَ فِي الرَّيِّ فَغَلَبَ عَلَيْهِ وَعُرِفَ بِهٖ وَتُوُفِّيَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً ۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ تَرَكَ اَبِيْ ثَلَاثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَاَنْفَقْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا عَلَى النَّحْوِ وَالشِّعْرِ وَخَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا عَلَى الْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَاَقَمْتُ عَلٰى بَابِ مَالِكٍ عَشْرَ سِنِيْنَ ۔ وَبَالَغَ الشَّافِعِيُّ فِيْ مَدْحِهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ۔ قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ لَمَّا تُوُفِّيَ هُوَ وَالْكِسَائِيُّ اَيْ فِيْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ ، قَالَ الرَّشِيْدُ دَفَنَّا الْفِقْهَ وَالنَّحْوَ بِالرَّيِّ ۔ وَقَالَ اَيْضًا لَقِيَ جَمَاعَةً مِّنْ اَعْلَامِ الْاَئِمَّةِ وَحَضَرَ مَجْلِسَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتَفَقَّهَ عَلٰى اَبِيْ يُوْسُفَ وَنَشَرَ عِلْمَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ۔ وَذَكَرَ مِنَ الدِّيْنِ الْجُنْدِيِّ ۔ كَانَ مُحَمَّدٌ فَقِيْهًا مُّحَقِّقًا فِي الْفِقْهِ وَالزُّهْدِ وَالتَّقْوٰى ۔ وَلَهٗ تَصْنِيْفَاتٌ فِيْ اَنْوَاعِ الْعُلُوْمِ وَصَحِبَ الثَّوْرِيَّ ۔ وَقَالَ الْعَمَلُ وَالْعِلْمُ مِنْ عَلَامَاتِ السَّعَادَةِ وَبِصِفْ دِيَانَتَهٗ ۔ وَمِنْ تَلَامِذَتِهِ الْكَرْخِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَاَبُوْ حَفْصٍ الْكَبِيْرُ ، كَانَ الْكِسَائِيُّ الْقَارِئُ النَّحْوِيُّ ابْنَ خَالَتِهٖ ۔ اِنْتَهٰى ۔ وَمِنْ تَلَامِذَتِهٖ وَخُلَّصِ اَصْحَابِهِ الْفَاضِلُ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ صَاحِبُ الذَّكَاءِ الْوَافِرِ وَالْفَهْمِ الظَّاهِرِ ، اُسْتَاذُ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الْوَلِيِّ الشَّهِيْرِ شَقِيْقٍ الْبَلْخِيِّ ۔ قَالَ الْيَافِعِيُّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ ، وَهُوَ اَحَدُ الْمُعْتَمِدِيْنَ الْمُعَوَّلِ عَلٰى قَوْلِهِمْ بَعْدَ الْاِمَامِ وَصَاحِبَيْهِ ۔ وَمِنْهُمْ فَقِيْهُ الْفُقَهَاءِ الْاِمَامُ حَسَنُ بْنُ زِيَادٍ اللُّؤْلُؤِيُّ ۔ قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْاَثِيْرِ اَلْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ اَحَدُ اَصْحَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

Marfat.com

حَدَّثَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَرٰی عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ الْقَاضِیْ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْکُوْفِیُّ نَزَلَ بَغْدَادَ قَالَ کَتَبْتُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ حَدِیْثٍ کُلُّهَا یَحْتَاجُ اِلَیْهَا الْفُقَهَاءُ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّمِائَتَیْنِ. قَالَ الشَّافِعِیُّ وَهُوَ سَنَةُ وَفَاتِ الشَّافِعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ الذَّهَبِیُّ کَانَ رَئِیْسًا فِی الْفِقْهِ. وَمِنْهُمْ اِمَامُ ابْنِ الْاِمَامِ حَمَّادُ بْنُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَوٰی عَنْ اَبِیْهِ. قَالَ الْیَافِعِیُّ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاحِ وَالْخَیْرِ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّسَبْعِیْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ الْعَلَّامَةُ السُّیُوْطِیُّ فِیْ ذِکْرِ مَنْ رَوٰی عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِبْرَاهِیْمُ الطَّهْمَانُ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُرَاسَانِیُّ سَکَنَ نَیْشَابُوْرَ. قَالَ الشَّیْخُ ابْنُ حَجَرٍ ابْنُ الْاِمَامِ ثِقَةٌ مِّنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّسِتِّیْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ. وَعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ السِّتَّةِ. قَالَ الْمُقَیِّطِیُّ هُوَ الْاَبْیَضُ بْنُ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَاحِ الْمُنْقَرِیُّ، قُلْتُ هُوَ التَّمِیْمِیُّ مَوْلَاهُمْ. قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ ثِقَةٌ مِّنَ السَّادِسَةِ وَعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ. قَالَ السُّیُوْطِیُّ وَاَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ مَوْلَاهُمْ. قَالَ فِیْ تَقْرِیْبِ التَّهْذِیْبِ ثِقَةٌ ضَعَّفَهُ الثَّوْرِیُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ مِائَتَیْنِ وَعَدَّهُ مِنْ مَشَائِخِ السِّتَّةِ. قَالَ السُّیُوْطِیُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ قُلْتُ هُوَ اِسْحٰقُ الْمَخْزُوْمِیُّ الْوَاسِطِیُّ، قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِیْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ وَلَهٗ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَّعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ السِّتَّةِ. قَالَ السُّیُوْطِیُّ وَاَسَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِیُّ. قَالَ الذَّهَبِیُّ صَحِبَ الْاِمَامَ اَبَا حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتَفَقَّهَ عَلَیْهِ، فَقَدِمَ بَغْدَادَ وَوَلِیَ قَضَاءَ الشَّرْقِیَّةِ. قَالَ النَّسَائِیُّ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ، قَالَ الدَّارَقُطْنِیُّ یُعْتَبَرُ بِهٖ. قَالَ ابْنُ عَدِیٍّ لَمْ اَرَ لَهٗ مُنْکَرًا وَّاَرْجُوْ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ. وَقَالَ ابْنُ عَمَّارٍ لَا بَاْسَ بِهٖ. وَعَنْ یَحْیٰی لَا بَاْسَ بِهٖ. قَالَ اَحْمَدُ الصَّدُوْقُ، قَالَ مَرَّةً صَالِحُ الْحَدِیْثِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ السُّیُوْطِیُّ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی الصَّیْرَفِیُّ، قُلْتُ کَاَنَّهٗ اِسْمٰعِیْلُ الشَّیْبَانِیُّ الَّذِیْ عَدَّهُ الشَّیْخُ ابْنُ حَجَرٍ فِیْ مَرْتَبَةِ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَضَعَّفَهٗ وَعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ التِّرْمِذِیِّ. وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ. قَالَ السُّیُوْطِیُّ وَاَیُّوْبُ بْنُ هَانِیءٍ الْجُعْفِیُّ، قُلْتُ هُوَ کُوْفِیٌّ. قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ صَدُوْقٌ فِیْهِ لِیْنٌ مِّنَ السَّادِسَةِ، وَعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ التِّرْمِذِیِّ. قَالَ

Marfat.com

السَّيُوْطِيُّ وَالْحَارُوْدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ النَّيْشَابُوْرِيُّ. قَالَ الذَّهَبِيُّ قِيْلَ كُنْيَتُهُ اَبِي الضَّحَّاكِ. قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ غَيْرُ ثِقَةٍ. مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَمِائَتَيْنِ. وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ. قُلْتُ وَهُوَ السَّخْزُوْمِيُّ قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ صَدُوْقٌ مِّنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ وَّمَائَتَيْنِ وَمَوْلِدُهٗ عِشْرُوْنَ وَقِيْلَ ثَلَاثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَحَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، قُلْتُ هُوَ الْعَنْزِيُّ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالنُّوْنِ ثُمَّ الزَّاءِ اَبُوْعَلِيٍّ الْكُوْفِيُّ، قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ ضَعِيْفٌ وَّلَهٗ فِقْهٌ وَّفَضْلٌ مِّنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى وَاِثْنَيْنِ وَسِتِّيْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ وَلَهٗ سَبْعُوْنَ سَنَةً وَّعَدَّهٗ مِنْ شُيُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ الذَّهَبِيُّ قَالَ مَحْرَزُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ مَارَاَيْتُ بِعَيْنِيْ بِالْكُوْفَةِ اَفْضَلَ مِنْ حَبَّانَ. وَقَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ حَبَّانُ صَدُوْقٌ مَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ قُلْتُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ فُرَاتٍ الْقَزَّازُ قُلْتُ هُوَ التَّمِيْمِيُّ الْكُوْفِيُّ. قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ صَدُوْقٌ يُّهِمُّ، وَعَدَّهٗ مِنْ شُيُوْخِ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيُّ كَانَ مِنْ رُءَسَاءِ الشِّيْعَةِ. قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ لَا يُشْبِهُ حَدِيْثُهٗ حَدِيْثَ الثِّقَاتِ، وَحَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَلْخِيُّ قُلْتُ هُوَ الْفَقِيْهُ النَّيْشَابُوْرِيُّ قَاضِيْهَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَجَرٍ صَدُوْقٌ عَابِدٌ رُمِيَ بِالْاِرْجَاءِ مِنَ التَّاسِعَةِ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ، وَّعَدَّهٗ مِنْ شُيُوْخِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ. قَالَ الذَّهَبِيُّ تَفَقَّهَ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَسَلَمُ بْنُ شَبِيْبٍ وَّجَمَاعَةٌ. قَالَ النَّسَائِيُّ صَدُوْقٌ. قِيْلَ كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَزُوْرُهٗ لِدِيْنِهٖ وَتَعَبُّدِهٖ. قَالَ الْحَكَمُ حَفْصٌ اَفْقَهُ اَصْحَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلِيَ الْقَضَاءَ ثُمَّ نَدِمَ وَاَقْبَلَ عَلَى الْعِبَادَةِ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ السُّلَيْمَانِيُّ وَفِيْهِ نَظَرٌ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَحَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ. قُلْتُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ النَّافِيُّ بْنُوْنِيْنَ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ لَهٗ غَرَائِبُ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَّعَدَّهٗ مِنْ شُيُوْخِ الْاَرْبَعَةِ. وَقَالَ السَّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ مُطِيْعٍ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْخِيُّ قُلْتُ هُوَ مِنْ اَكْبَرِ تَلَامِذَتِهٖ، رَوٰى عَنْهُ الْفِقْهَ الْاَكْبَرَ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ. كَذَا فِيْ بَعْضِ التَّوَارِيْخِ. قَالَ الذَّهَبِيُّ اَبُوْ مُطِيْعٍ الْبَلْخِيُّ صَاحِبُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَّهِشَامٍ وَعَنْهُ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّخَلَّادٌ الصَّغَّارُ وَجَمَاعَةٌ.

Marfat.com

تَفَقَّهَ بِهٖ اَهْلُ تِلْكَ الدِّيَارِ وَكَانَ بَصِيْرًا بِالرَّأْيِ، عَلَّامَةً كَبِيْرَ الشَّانِ وَلٰكِنَّهٗ
وَاهٍ فِيْ ضَبْطِ الْاَثَرِ۔ اِنْتَهٰى ذِكْرُ مَا يَدُلُّ عَلٰى كَمَالِ زُهْدِهٖ وَاسْتِقَامَتِهٖ بِحَيْثُ لَا يَخَافُ
فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ قُلْتُ
تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ۔ وَحَمْزَةُ بْنُ حَبِيْبٍ الزَّيَّاتُ قُلْتُ هُوَ الْقَارِئُ الْمَعْرُوْفُ اَحَدُ الْقُرَّاءِ
السَّبْعَةِ الْمُتَوَاتِرِ قِرَاءَتُهُمُ الْمُجْمَعُ عَلٰى جَلَالَتِهٖ وَاِمَامَتِهٖ وَهُوَ فِي الْقِرَاءَةِ تِلْمِيْذُ
عَاصِمٍ اُسْتَاذِ الْكِسَائِيِّ وَشَيْخُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔ قِيْلَ كَانَ يَخْتِمُ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ خَمْسًا
وَعِشْرِيْنَ خَتْمَةً۔ قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ اَوْ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ
بَعْدَ الْمِائَةِ۔ وَكَانَ مَوْلِدُهٗ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ۔ قَالَ الذَّهَبِيُّ وَلَدَهُ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ
فِيْ سَنَةٍ۔ قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ مَا اَحْسِبُ اَنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ اِلَّا بِحَمْزَةَ۔ وَقَدْ وَثَّقَهُ
ابْنُ مَعِيْنٍ۔ وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَا بَاْسَ بِهٖ۔ وَقَالَ السَّاجِيُّ صَدُوْقٌ لَيِّنٌ صُدِّقَنَا۔ وَقَدْ
تَقَدَّمَ اَنَّ عَاصِمًا الْقَارِئَ اَيْضًا كَانَ مِمَّنِ اسْتَفَادَ مِنَ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔ وَ
خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ السَّرْخَسِيُّ، قُلْتُ كَنَّيْتُهٗ اَبُو الْحَجَّاجِ، عَدَّهُ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ
شُيُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيِّ۔ وَضَعَّفَهُ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّسِتِّيْنَ
بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ۔ قَالَ الذَّهَبِيُّ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ الْفَقِيْهُ، وَهَّاهُ اَحْمَدُ۔ قَالَ
ابْنُ عَدِيٍّ هُوَ مِمَّنْ تُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ وَكَانَ لَهٗ جَلَالَةٌ بِخُرَاسَانَ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ
وَدَاوُدُ بْنُ نُصَيْرٍ الطَّائِيُّ، قُلْتُ هُوَ دَاوُدُ بْنُ نُصَيْرٍ بِضَمِّ النُّوْنِ۔ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الطَّائِيُّ
الْكُوْفِيُّ۔ قَالَ بَعْضُهُمْ فِيْ ذِكْرِهٖ فَقِيْهُ الْفُقَهَاءِ، عَالِمٌ فَائِقٌ فِي الزُّهْدِ وَالتَّقْوٰى وَلَمْ
يَكُنْ فِيْ وَقْتِهٖ مِثْلُهٗ، وَهُوَ تِلْمِيْذُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُعْتَقَلُ حَبِيْبٍ الْعَجَمِيِّ، اُسْتَاذِ
مَعْرُوْفٍ الْكَرْخِيِّ، اِخْتَارَ الْخَلْوَةَ وَالْعُزْلَةَ وَتَرَكَ الرِّئَاسَةَ، وَكَانَ يَكْسِرُ
الْخُبْزَ وَيَدُقُّهٗ وَيَجْعَلُهٗ فَتِيْتًا ثُمَّ يَبُلُّهٗ بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُهٗ وَيَقُوْلُ بَيْنَ شُرْبِ
الْفَتِيْتِ وَاَكْلِ الْخُبْزِ قِرَاءَةُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔ فَضَائِلُهٗ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰى۔ كَانَ اِمَامًا
كَبِيْرًا عَارِفًا شَهِيْرًا، جَلِيْلَ الْقَدْرِ عَظِيْمَ الْمَحَلِّ فِي الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ۔ قَالَ
الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ فَقِيْهٌ زَاهِدٌ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ سِتِّيْنَ وَقِيْلَ خَمْسٍ سِتِّيْنَ
وَمِائَةٍ وَّعَدَّهٗ مِنْ مَّشَائِخِ النَّسَائِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَذُفَرُ۔
قُلْتُ قَدْ مَرَّ ذِكْرُهٗ قَالَ وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْكَلْبِيُّ بِضَمِّ الْمُهْمَلَةِ وَسُكُوْنِ الْكَافِ

Marfat.com

اَصْلُهٗ مِنْ خُرَاسَانِ۔ وَكَانَ بِالْكُوْفَةِ وَرَحَلَ فِي الْحَدِيْثِ فَاَكْثَرَ مِنْهُ ۔قَالَ فِي تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ صَدُوْقٌ۔ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ مِنَ التَّاسِعَةِ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّ مِائَتَيْنِ ۔قَالَ الذَّهْبِيُّ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعَابِدُ الْفَقِيْهُ صَدُوْقٌ جَوَّالٌ وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَابْنُ الْمَدِيْنِيِّ۔ وَقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ صَدُوْقٌ۔ وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ اَثْبَاتِ الْكُوْفِيِّيْنَ لَا يُشَكُّ فِيْ صِدْقِهٖ ۔قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَسَابِقُ الْوَقِيُّ، قُلْتُ هُوَ سَابِقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ۔قَالَ الذَّهْبِيُّ رَوٰى عَنْ اَبِيْ خَلْفٍ وَّرَوٰى عَنْهُ جَمَاعَةٌ ۔قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ قَاضِيْ شِيْرَازَ وَسَعِيْدٌ اَبُوْ الْجُهَيْمِ الْقَابُوْسِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ سَلَامٍ الْبَصْرِيُّ وَسَلَامُ بْنُ سَالِمٍ الْبَلْخِيُّ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ وَسَهْلُ بْنُ مُزَاحِمٍ وَشُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ، قُلْتُ هُوَ شُعَيْبُ الْاُمَوِيُّ مَوْلَاهُمُ الْبَصْرِيُّ ثُمَّ الدِّمَشْقِيُّ ۔قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ ثِقَةٌ رُمِيَ بِالْاِرْجَاءِ مِنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ وَعَدَّهٗ مِنْ مَّشَائِخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ ۔قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَالضَّحَّاكُ بْنُ مُحَارِبٍ قُلْتُ هُوَ اَيْضًا التَّمِيْمِيُّ الْكُوْفِيُّ نَزِيْلُ الرَّيِّ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَجَرٍ صَدُوْقٌ رُبَّمَا خَالَفَ مِنَ الثَّامِنَةِ وَعَدَّهٗ مِنْ شُيُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ ۔قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَصَلْتُ بْنُ حَجَّاجٍ وَاَبُوْ عَاصِمٍ ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ هُوَ اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ الْبَصْرِيُّ الشَّيْبَانِيُّ۔ قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ ثِقَةٌ ثَبْتٌ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَوْ بَعْدَهَا وَمِائَتَيْنِ ۔قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَامِرُ بْنُ الْفُرَاتِ الْعَنْزِيُّ وَعَابِدُ بْنُ حَبِيْبٍ، قُلْتُ هُوَ اَبُوْ اَحْمَدَ الْكُوْفِيُّ وَيُقَالُ اَبُوْ هِشَامٍ بَيَّاعُ الْهَرَوِيِّ عَلٰى تَقْدِيْرِ الْمُضَافِ اِلَيْهِ ۔قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَجَرٍ صَدُوْقٌ رُمِيَ بِالتَّشَيُّعِ مِنَ التَّاسِعَةِ وَعَدَّهٗ مِنْ شُيُوْخِ النَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ۔قُلْتُ اَبُوْ شَهْبٍ الْوَاسِطِيُّ ۔قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ ثِقَةٌ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَمَانِيْنَ اَوْ بَعْدَهَا وَمِائَةٍ وَلَهٗ نَحْوٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ۔ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُبَارَكٍ قُلْتُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْحَنْظَلِيُّ مَوْلَاهُمْ ۔قَالَ ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ، كَانَ مِنَ الرَّبَّانِيِّيْنَ اِمَامًا نَقِيًّا حَافِظًا زَاهِدًا وَرِعًا حُجَّةً ثَبْتًا۔ وَعَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِثْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَا اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَصْلَةً مِّنْ خِصَالِ الْخَيْرِ اِلَّا جَعَلَهَا فِيْهِ ۔قَدِمَ بَغْدَادَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّحَدَّثَ بِهَا، وَلِدَ فِيْ سَنَةِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ وَ

Marfat.com

وَقِيْلَ تِسْعَ عَشَرَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ۔ وَفِيْ تَارِيْخِ الْاِمَامِ
الْيَافِعِيِّ صَنَّفَ تَصَانِيْفَ كَثِيْرَةً وَّحَدِيْثُهٗ نَحْوٌ مِّنْ عِشْرِيْنَ اَلْفَ حَدِيْثٍ۔ قَالَ اَحْمَدُ
بْنُ حَنْبَلٍ لَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَانِ ابْنِ الْمُبَارِكِ اَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْهُ وَقَالَ شُعْبَةُ مَا قَدِمَ
عَلَيْنَا مِثْلُهٗ۔ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ ابْنُ الْمُبَارِكِ اِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَنْ شُعَيْبِ بْنِ
حَرْبٍ مَا لَقِيَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مِثْلَ نَفْسِهٖ۔ وَقَالَ غَيْرُهٗ كَانَ لَهٗ تِجَارَةٌ وَّاسِعَةٌ وَكَانَ
يُنْفِقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّكَانَ يَحُجُّ سَنَةً وَّيَغْزُوْ سَنَةً
وَعَنِ الثَّوْرِيِّ وَدِدْتُ اَنَّ عُمْرِيْ كُلَّهٗ يَوْمٌ مِّنْ اَيَّامِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ ذَكَرَهُ
الْعَسْقَلَانِيُّ فِيْ شُيُوْخِ السِّتَّةِ۔ قَالَ مَاتَ وَلَهٗ ثَلَاثُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ سَنَةً۔ رَوٰى
عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ
وَابْنِ وَهْبٍ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ الْمَكِّيِّ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَيَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ وَكُلُّهُمْ اُوْلَآءِ
مِنَ الْاَئِمَّةِ الْعُلٰى۔ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بَالِغَ الْمَحَبَّةِ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَدَّاحًا
لَّهٗ شَدِيْدًا عَلٰى مَنْ عَادَاهُ عَلٰى مَا مَرَّ فِي الْخَاتِمَةِ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
يَزِيْدَ قُلْتُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ اَصْلُهٗ مِنَ
الْبَصْرَةِ وَالْاَهْوَازِ قَالَ الْحِبْرُ الْمُدَقِّقُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ فَاضِلٌ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ نَيِّفًا
وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ وَقَدْ
قَارَبَ الْمِائَةَ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَقَدْ قَالَ الْعَلَّامَةُ السُّيُوْطِيُّ اِذَا
حَدَّثَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَاهَنْشَاهْ قَالَ السُّيُوْطِيُّ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ
مُحَمَّدٍ الْجُرْجَانِيُّ، قُلْتُ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ مَقْبُوْلٌ مِّنَ التَّاسِعَةِ۔ مَاتَ فِيْ
حُدُوْدِ الثَّمَانِيْنَ وَمِائَةٍ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَبِيْ رَوَّادٍ،
قُلْتُ الرَّوَّادُ بِفَتْحِ الرَّاءِ وَتَشْدِيْدِ الْوَاوِ۔ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوْقٌ يُخْطِئُ وَعَدَّهٗ
مِنْ شُيُوْخِ الْاَرْبَعَةِ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ۔ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ
التَّنُّوْرِيُّ الْعَنْبَرِيُّ مَوْلَاهُمُ الْبَصْرِيُّ۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ ثَبْتٌ مِّنَ الثَّامِنَةِ
وَمَاتَ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذُبَيْرٍ الْقُرَشِيُّ۔ وَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّاقِيُّ۔ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ وَهْبٍ الْاَسَدِيُّ۔ قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ
ثِقَةٌ فَقِيْهٌ رُبَّمَا وَهِمَ مِنَ الثَّامِنَةِ۔ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ بَعْدَ مِائَةٍ وَلَهٗ ثَمَانُوْنَ

Marfat.com

اِلَّا سَتَّةً، وَعَدَّهُ مِنْ شُيُوْخِ السِّتَّةِ۔ قَالَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى۔ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيُّ الْعَبْسِيُّ۔ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ فَقِيْهٌ رُبَّمَا وَهِمَ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشَرَ وَمِائَتَيْنِ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ قُلْتُ هُوَ عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ بِمُعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَةٍ ثُمَّ مُوَحَّدَةٍ سَاكِنَةٍ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ بِالْمُوَحَّدَةِ قَاضِيْ بَغْدَادَ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَتِسْعِيْنَ بَعْدَ مِائَةٍ عَدَّهُ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ شُيُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ۔ قُلْتُ هُوَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ التَّمِيْمِيُّ مَوْلَاهُمُ الْوَاسِطِيُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ اَحَدٍ وَّمِائَتَيْنِ وَقَدْ جَاوَزَ تِسْعِيْنَ، عَدَّ مِنْ شُيُوْخِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سُمَيْرٍ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّصْرِيُّ وَاَبُوْ قُطْنٍ عَمْرُو بْنُ هُشَيْمٍ الْقَطَنِيُّ۔ قُلْتُ هُوَ مِنْ صِغَارِ طَبَقَتِهِ التَّاسِعَةِ مَاتَ عَلٰى رَأْسِ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قُلْتُ هُوَ الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَائِيُّ بِمُهْمَلَةٍ مَّكْسُوْرَةٍ وَّنُوْنَيْنِ الْمَرْوَزِيُّ۔ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ ثَبْتٌ مِّنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ اِثْنَيْنِ وَتِسْعِيْنَ فِيْ رَبِيْعٍ الْاَوَّلِ وَعُدَّ مِنْ شُيُوْخِ السِّتَّةِ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَالْقَاسِمُ بْنُ حَكَمٍ۔ قُلْتُ هُوَ الْقَاسِمُ الْعُرَنِيُّ بِضَمِّ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ بَعْدَهَا نُوْنٌ۔ اَبُوْ اَحْمَدَ الْكُوْفِيُّ قَاضِيْ هَمْدَانَ۔ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوْقٌ فِيْهِ لِيْنٌ وَعَدَّهُ مِنْ شُيُوْخِ السِّتَّةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّمِائَتَيْنِ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ اَلْقَاسِمُ بْنُ مَعِيْنٍ، قُلْتُ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنِ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَسُكُوْنِ الْمُهْمَلَةِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْكُوْفِيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِيْ۔ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ فَاضِلٌ مِّنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ مِنْ شُيُوْخِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ الْعَلَّامَةُ السُّيُوْطِيُّ وَقَيْسُ بْنُ رَبِيْعٍ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيُّ مَاتَ سَنَةَ بِضْعٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَةٍ۔ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوْقٌ تَغَيَّرَ لَمَّا كَبُرَ وَاَدْخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيْثِهِ فَحَدَّثَ بِهٖ مِنَ الطَّبَقَةِ السَّابِعَةِ۔ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْعَبْدِيُّ۔ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُوْفِيُّ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ مِّنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّمِائَتَيْنِ وَعُدَّ مِنْ شُيُوْخِ السِّتَّةِ، قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ قُلْتُ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ۔

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذَّهَبِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، قُلْتُ لَعَلَّهُ
أَبُو مُسْلِمَةَ الْبَصْرِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ مِنْ شُيُوخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السُّيُوطِيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ ابْنُ عُطَيَّةَ قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ الْكُوفِيُّ نَزِيلُ بُخَارَ مِنَ الثَّامِنَةِ
وَمِنْ شُيُوخِ أَبِي دَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قُلْتُ
هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكُوفِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ صَدُوقٌ مِنَ السَّابِعَةِ.
قَالَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوقٍ الْكُوفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ وَ
أَبُو يَزِيدَ وَأَبُو إِسْحٰقَ أَصْلُهُ شَامِيٌّ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ ثَبْتٌ عَابِدٌ مِنْ كِبَارِ
التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعِينَ أَوْ قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا بِمِائَةٍ. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَمَرْوَانُ
بْنُ سَالِمٍ قُلْتُ لَعَلَّهُ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ الْغِفَارِيُّ أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ الْحَضْرَمِيُّ مِنْ كِبَارِ
التَّاسِعَةِ وَمِنْ شُيُوخِ أَبِي دَاوُدَ. وَقَالَ السُّيُوطِيُّ وَمَصْعَبُ بْنُ مُقَدَّمٍ وَالْمُعَافِيُّ
بْنُ عِمْرَانَ الْمَوْصِلِيُّ وَمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ هُوَ أَبُو السَّكَنِ التَّمِيمِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَ
الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ ثَبْتٌ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ عَشْرٍ وَمِائَتَيْنِ وَلَهُ تِسْعُونَ
سَنَةً. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَأَبُو سَهْلٍ نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنُ الْبَلْخِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالصَّقَلِ
وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَسْكَرِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَزْدِيُّ. قُلْتُ هُوَ أَبُو غَالِبٍ
الْكُوفِيُّ نَزِيلُ إِصْبَهَانَ مِنَ الطَّبَقَةِ التَّاسِعَةِ. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَالنَّظْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْمَرْوَزِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوقٌ
رُبَّمَا وَهِمَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَمِنْ شُيُوخِ النَّسَائِيِّ. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَالنُّعْمَانُ
بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ قُلْتُ هُوَ أَبُو الْمُنْذِرِ الْإِصْبَهَانِيُّ التَّمِيمِيُّ، قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ
ثِقَةٌ عَابِدٌ فَقِيهٌ مِنَ التَّاسِعَةِ وَعُدَّ مِنْ شُيُوخِ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ. قَالَ
السُّيُوطِيُّ وَنُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ الْقَاضِي قُلْتُ هُوَ نُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ النَّخَعِيُّ مَوْلَاهُمْ أَبُو
مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَمِنْ شُيُوخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَنُوحُ
بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قُلْتُ هُوَ أَبُو عِصْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ الْقُرَشِيُّ وَيُعْرَفُ بِالْجَامِعِ لِجَمْعِهِ
الْعُلُومَ لٰكِنْ ضَعَّفَهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ مِنَ الطَّبَقَةِ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ
وَمِائَةٍ. قَالَ السُّيُوطِيُّ هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ وَحَوْزَةُ بْنُ خَلِيفَةَ. قُلْتُ هُوَ أَبُو الْأَشْهَبِ
التَّقَفِيُّ الْبَكْرِيُّ الْبَصْرِيُّ الْأَصَمُّ نَزِيلُ بَغْدَادَ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ صَدُوقٌ مِنَ

التَّاسِعَةِ وَعَدَّ مِنْ شُيُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ مَاتَ سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَالْهَيَّاجُ قُلْتُ هُوَ الْهَيَّاجُ بْنُ بِسْطَامٍ التَّمِيْمِيُّ الْبُرْجُمِيُّ بِضَمِّ الْمُوَحَّدَةِ وَالْجِيْمِ بَيْنَهُمَا رَاءٌ سَاكِنَةٌ اَبُوْ خَالِدٍ السَّهْرَوِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَكِيْعُ بْنُ جَرَّاحٍ قُلْتُ قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ وَكِيْعُ بْنُ جَرَّاحٍ ابْنُ مَلِيْحِ ابْنِ عَبْدٍ الرُّوَاسِيُّ الْكُوْفِيُّ مِنْ قَيْسِ غَيْلَانَ وَقِيْلَ اَصْلُهُ قَرْيَةٌ مِّنْ تُرَى النَّيْشَابُوْرِ سَمِعَ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اَبِيْ خَالِدٍ وَهِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ وَسُلَيْمَانَ الْاَعْمَشَ وَابْنَ جُرَيْجٍ وَالْاَوْزَاعِيَّ. وَشُعْبَةَ رَوٰى عَنْهُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَخَلْقٌ كَثِيْرٌ سِوَاهُمْ قَدِمَ بَغْدَادَ وَحَدَّثَ بِهَا وَهُوَ مِنْ اَمْشَاخِ الْحَدِيْثِ الثِّقَاتِ الْمُعَوَّلِ بِحَدِيْثِهِمُ الْمَرْجُوْعِ اِلٰى قَوْلِهِمْ كَبِيْرُ الْقَدْرِ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ مَا رَاَيْتُ اَفْضَلَ مِنْ وَّكِيْعٍ وَكَانَ يُفْتِيْ بِقَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا كَثِيْرًا. وَلِدَ سَنَةَ تِسْعٍ وَقِيْلَ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَعَدَّهُ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ مَّشَائِخِ السِّتَّةِ وَقَالَ ثِقَةٌ حَافِظٌ عَابِدٌ مِّنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ. وَفِي الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ شَرْحِ الْبُخَارِيِّ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَا رَاَيْتُ اَوْرَعَ لِلْعِلْمِ وَلَا اَحْفَظَ مِنْ وَّكِيْعٍ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ كَانَ يَصُوْمُ الدَّهْرَ وَيَخْتِمُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ وَيُفْتِيْ بِقَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ. اِنْتَهٰى. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَيَحْيَى بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْمِصْرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ نَظُوْرِ بْنِ صَاحِبٍ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانٍ وَيَزِيْدُ بْنُ ذُرَيْعٍ. قُلْتُ هُوَ اَبُوْ مُعَاذَةَ الْبَصْرِيُّ. قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ ثِقَةٌ ثَبْتٌ مِّنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ وَّعُدَّ مِنْ مَّشَائِخِ السِّتَّةِ. قَالَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ السُّلَمِيُّ مَوْلَاهُمْ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ مُّتْقِنٌ عَابِدٌ مِّنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّمِائَتَيْنِ وَقَدْ قَارَبَ التِّسْعِيْنَ وَفِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ رَوٰى عَنْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَغَيْرُهُمْ قَدِمَ بَغْدَادَ وَحَدَّثَ بِهَا وُلِدَ سَنَةَ ثَمَانٍ عَشْرَ وَمِائَةٍ. قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ لَمْ اَرَ اَحْمَدَ اَحْفَظَ مِنِ ابْنِ الْهَارُوْنِ، كَانَ عَالِمًا بِالْحَدِيْثِ حَافِظًا ثِقَةً عَابِدًا عَالِمًا زَاهِدًا. قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ يَزِيْدَ بْنِ هٰرُوْنَ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَيُوْنُسُ

بن

Marfat.com

بْنُ بُكَيْرٍ الشَّيْبَانِيُّ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ الْجَمَّالُ الْكُوْفِيُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَهُوَ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ قُلْتُ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاِمَامُ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ حَافِظٌ لَّهٗ تَصَانِيْفُ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ ثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ وَّقِيْلَ بَعْدَهَا. قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ حَمْزَةَ الْيُشْكُرِيُّ قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَرْوَزِيُّ. قَالَ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ فَاضِلٌ مِّنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ اَوْ ثَمَانٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَةٍ وَعُدَّ مِنْ شُيُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ صَعِيْرٍ الصَّنْعَانِيُّ وَاَبُوْ شِهَابٍ الْخَيَّاطُ الْكَبِيْرُ وَاسْمُهٗ مُوْسَى بْنُ مَنَافِعَ الْاَسَدِيُّ وَيُقَالُ الْهُذَلِيُّ. قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ صَدُوْقٌ مِّنَ السَّادِسَةِ وَعُدَّ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيِّ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ مُقَاتِلٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ قُلْتُ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ مَقْبُوْلٌ مِّنَ الثَّامِنَةِ وَعُدَّ مِنْ شُيُوْخِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ السُّيُوْطِيُّ الْقَاضِيْ اَبُوْ يُوْسُفَ قُلْتُ هُوَ الْاِمَامُ فَقِيْهُ الْفُقَهَاءِ وَقُدْوَةُ الْعُلَمَاءِ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ اَوَّلًا. اِنْتَهٰى كَلَامُ السُّيُوْطِيِّ وَلَا يَخْفٰى اَنَّ مَا ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ شَرْذِمَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَهَا اَنَا اَذْكُرُ جَمْعًا مِّنْ مُعْتَمِدِيْ اَصْحَابِهٖ. قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ فِيْ رِسَالَتِهِ الْمُسَمَّاةِ بِخَيْرَاتِ الْحِسَانِ اِنَّ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَبْدَ الرَّزَّاقِ. قُلْتُ ذَكَرَنِيْ جَامِعُ الْاُصُوْلِ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ نَافِعِ بْنِ حُمَيْدٍ مَّوْلَاهُمْ صَنْعَانِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَهُوَ اَحَدُ الْمَشْهُوْرِيْنَ الْمُكْثِرِيْنَ بِالرِّوَايَةِ صَاحِبُ تَالِيْفَاتٍ كَثِيْرَةٍ وَّكَانَتِ الرَّحْلَةُ اِلَيْهِ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ سَمِعَ مَعْمَرًا وَّالثَّوْرِيَّ وَغَيْرَهُمَا، رَوٰى عَنْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّغَيْرُهُمْ وُلِدَ سَنَةَ سِتٍّ وَّعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ هُوَ مِنَ الطَّبْقَةِ التَّاسِعَةِ مَاتَ وَلَهٗ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ سَنَةً. وَمِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَلٰى مَا فِيْ مُسْنَدِ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَدَّهُ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ شُيُوْخِ السِّتَّةِ وَقَالَ مُتْقِنٌ مِّنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ وَّثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ فِيْ اِثْنَيْنِ وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ عَلَى الْاَصَحِّ. تُوُفِّيَ عَالِمُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ الْحَافِظُ عَاشَ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

Marfat.com

قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ اِنْتَهَى الْعِلْمُ اِلَيْهِ فِيْ زَمَانِهٖ وَكَانَ بَعْدَ الثَّوْرِيِّ اَثْبَتَ مِنْهُ وَ ذَكَرَهُ الْجَزْرِيُّ فِيْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ مِنْ رُوَاةِ حَمْزَةَ وَمِنْهُمْ اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ وَهُوَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ يَحْيَى الْكُوْفِيُّ ثِقَةٌ شَهِيْرٌ مِنَ الطَّبَقَةِ التَّاسِعَةِ وَمَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَمِائَتَيْنِ وَعَدَّهُ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَمِنْهُمْ اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَلٰى مَا رَوَاهُ الْاِمَامُ اَبُوْ مَعْشَرٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيِّ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ وُلِدْتُّ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ فَقَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ الْكُوْفِيُّ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ سَمِعْتُهُ وَاَنَا ابْنُ عَشْرَةِ سَنَةٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ جَارُوْدٍ الطَّيَالِسِيُّ الْبَصْرِيُّ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ حَافِظٌ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّمِائَتَيْنِ وَهُوَ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِمَا. وَمِنْ جُمْلَةِ رُوَاتِهٖ اَيْضًا اِمَامُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ الْحَافِظُ النَّاقِدُ عَظِيْمُ الْمِقْدَارِ كَبِيْرُ الْمَنْزِلَةِ اِمَامُ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ عَلٰى مَا رَوٰى اَبُوْ مَعْشَرٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ يَحْيٰى بْنِ مَعِيْنٍ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكْثَرُ جُنْدِ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ الْجَرَادُ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ الْغَطَفَانِيُّ مَوْلَاهُمْ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ اِمَامُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ مِنَ الْعَاشِرَةِ قُلْتُ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ وَغُسِّلَ عَلَى الْاَعْوَادِ الَّتِيْ غُسِّلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبْتُ بِيَدِيْ هٰذِهٖ سِتَّمِائَةِ اَلْفِ حَدِيْثٍ. قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَوٰى عَنْهُ كِبَارُ الْاَئِمَّةِ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُ وَ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ. وَمِنْ تَابِعِي الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُقْتَفِيْ اٰثَارِهِ الْاِمَامُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَيَدُلُّ عَلٰى مَا رَوَاهُ الْخَطِيْبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ مَا سَمِعْنَا اَحْسَنَ مِنْ رَاْيِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَدْ اَخَذْنَا اَكْثَرَ اَقْوَالِهٖ. قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَذْهَبُ فِي الْفَتْوٰى اِلٰى قَوْلِ الْكُوْفِيِّيْنَ وَيَخْتَارُ قَوْلَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِنْ اَقْوَالِهِمْ وَيَتَّبِعُ رَاْيَهٗ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهٖ قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ رَوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَمُسَدَّدٌ وَاَحْمَدُ بْنُ

Marfat.com

حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَغَيْرُهُمْ قَدِمَ بَغْدَادَ وَحَدَّثَ بِهَا وَهُوَ إِمَامٌ كَبِيْرٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عَالِمٌ عَارِفٌ بِالْحَدِيْثِ مَشْهُوْرٌ مُكْثِرٌ وُلِدَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ فِيْ صَفَرٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ۔ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَمْ يَرَ عَيْنِيْ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ مَا رَأَيْتُ عَالِمًا بِالرِّجَالِ مِنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ۔ قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ سُئِلَ ابْنُ مَعِيْنٍ هَلْ رَوٰى صَفْوَانُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَحُكِيَ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ أَشَدُّ مُتَابَعَةً مِّنِّيْ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ۔ قُلْتُ ظَهَرَ مِنْ هٰذَا أَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ مِنْ أَصْحَابِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَنْ أَخَذَ الْعِلْمَ مِنْهُ۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْعَلَّامَةُ قَالَ الثَّوْرِيُّ لَمَّا قِيْلَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، لَقَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَفْقَهِ أَهْلِ الْأَرْضِ۔ وَقَالَ أَيْضًا إِنَّ الَّذِيْ يُخَالِفُهُ يَحْتَاجُ إِلٰى أَنْ يَّكُوْنَ أَعْلٰى مِنْهُ قَدْرًا وَّأَوْفَرَ عِلْمًا وَّيُؤَيِّدُ مَا يُؤْخَذُ ذَالِكَ وَلَمَّا حَجَّ كَانَ يُقَدِّمُهُ وَيَمْشِيْ خَلْفَهُ وَلَا يُجِيْبُ إِذَا سُئِلَ حَتّٰى يَكُوْنَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ هُوَ الْمُجِيْبُ إِنْتَهٰى۔ فَمَا حَكَاهُ بَعْضُ الْمُؤَرِّخِيْنَ لَا يُعَيِّبُهُ، لَعَلَّ مِنْ وَّضْعِ الْحَاسِدِيْنَ لَهُ۔ قَالَ فِيْ جَامِعِ الْأُصُوْلِ فِيْ ذِكْرِ سُفْيَانَ هُوَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِيُّ الْكُوْفِيُّ، إِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ أَجْمَعِيْنَ فِيْ رُتْبَةٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَالْاِجْتِهَادِ وَالْحَدِيْثِ وَالزُّهْدِ وَالْوَرَعِ وَالْفِقْهِ وَإِلَيْهِ الْمُنْتَهٰى فِيْ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلُوْمِ وَهُوَ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَأَحَدُ أَقْطَابِ الْإِسْلَامِ وَأَرْكَانِ الدِّيْنِ وُلِدَ فِيْ أَيَّامِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ سَنَةَ سَبْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمَاتَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَمِائَةٍ فِيْ خِلَافَةِ الْمَهْدِيِّ رَوٰى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَيَحْيَى الْقَطَّانُ وَوَكِيْعٌ وَّابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُمْ وَسَمِعَ أَبَا إِسْحٰقَ وَعَمْرَو بْنَ مُرَّةَ وَمَنْصُوْرًا وَّغَيْرَهُمْ۔ وَقَدْ مَرَّ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنَّ الْإِمَامَ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ مِّنْ تَلَامِذَةِ الْإِمَامِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيْرِ وَهُوَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَالِكُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ مِّنْ بَنِيْ حُمَيْرِ بْنِ سَبَإٍ الْأَكْبَرِ ثُمَّ مِنْ بَنِيْ يَشْخُبَ بْنِ قَحْطَانَ وَفِيْ نَسَبِهِ خِلَافٌ غَيْرَ هٰذَا وُلِدَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَّلَهُ أَرْبَعٌ وَّثَمَانُوْنَ سَنَةً۔ قَالَ الْوَاقِدِيُّ مَاتَ

وَلَهُ تِسْعُوْنَ سَنَةً وَّلَهُ وَلَدٌ اِسْمُهُ يَحْيٰى وَلَا يُعْلَمُ لَهُ غَيْرُهُ وَهُوَ اِمَامُ الْحِجَازِ بَلِ النَّاسِ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَكَفَاهُ فَخْرًا اَنَّ الشَّافِعِيَّ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَخَذَ الْعِلْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَنَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَسَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ وَخَلْقٍ كَثِيْرٍ سِوَاهُمْ وَاَخَذَ الْعِلْمَ عَنْهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ لَا يُحْصَوْنَ كَثْرَةً وَّهُمْ اَئِمَّةُ الْبُلَادِ وَمِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ وَاَبُوْ هِشَامِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عِيْسٰى وَهٰؤُلَاءِ نُظَرَاءُ اَصْحَابِهٖ وَمَعِيْنُ بْنُ عِيْسٰى وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ وَاَصْبَغُ وَغَيْرُهُمْ وَهٰؤُلَاءِ مِمَّنْ لَا يُحْصٰى عَدَدُهُ. وَهٰؤُلَاءِ مَشَائِخُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ قَالَ مَالِكٌ قَلَّ مَنْ كَتَبْتُ عَنْهُ الْعِلْمَ مَا مَاتَ حَتّٰى يَجِيْئَنِيْ وَيَسْتَفْتِيَنِيْ. وَكَانَ مَالِكٌ بَالِغًا فِيْ تَعْظِيْمِ الْحِلْمِ وَالدِّيْنِ حَتّٰى كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحَدِّثَ تَوَضَّاَ وَجَلَسَ عَلٰى صَدْرِ فِرَاشِهٖ وَسَرَّحَ لِحْيَتَهٗ وَاسْتَعْمَلَ الطِّيْبَ وَتَمَكَّنَ مِنَ الْجُلُوْسِ عَلٰى وَقَارٍ وَّهَيْبَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذَالِكَ فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اُعَظِّمَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ قَطَّانٍ مَا فِي الْقَوْمِ اَصَحُّ حَدِيْثًا مِّنْ مَّالِكٍ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِذَا ذُكِرَ الْعُلَمَاءُ فَمَالِكٌ النَّجْمُ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَاَيْتُ عَلٰى بَابِ مَالِكٍ كُرَاعًا مِّنْ اَفْرَاسِ خُرَاسَانَ وَبِغَالِ مِصْرَ مَا رَاَيْتُ اَحْسَنَ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهٗ مَا اَحْسَنَهٗ. فَقَالَ هُوَ هَدِيَّةٌ مِّنِّيْ اِلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ دَعْ لِنَفْسِكَ مِنْهَا دَابَّةً تَرْكَبُهَا. فَقَالَ اَنَا اَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ اَطَاَ تُرْبَةً فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَافِرِ دَابَّةٍ. وَكَمْ مِّثْلُ هٰذِهِ الْمَنَاقِبِ لِهٰذَا الطَّوْدِ الْاَشَمِّ وَالْبَحْرِ الَّذِيْ اَخِرُ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ عَنِ الْاِمَامِ الْبُخَارِيِّ اَصَحُّ الْاَسَانِيْدِ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَكَانَ مَوْلِدُهٗ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِيْنَ. وَذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ فِيْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ قَالَ رَوٰى عَنْ نَّافِعٍ وَرَوٰى عَنْهُ الْاَوْزَاعِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَالْحُلْوَانِيُّ. وَمِنْ جُمْلَةِ اَصْحَابِ الْاِمَامِ الشَّيْخُ الزَّاهِدُ الْفَقِيْهُ ابْنُ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْبَلْخِيُّ الْحَنَفِيُّ قَالَ

Marfat.com

الذَّهَبِيُّ خَلَفُ بْنُ اَيُّوْبَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْبَلْخِيُّ اَحَدُ فُقَهَاءِ الْاِسْلَامِ بَلْخَ ۔ رَوٰى عَنْ عَوْفٍ وَّمَعْمَرٍ وَجَمَاعَةٍ عَنْهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَّخَلْقٌ ۔ قَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ ۔ وَقَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ ضَعِيْفٌ ۔ قُلْتُ وَكَانَ ذَا عِلْمٍ وَّعَمَلٍ وَتَاَلُّهٍ ۔ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّمِائَتَيْنِ عَلَى الصَّحِيْحِ وَرَوٰى عَنْهُ جَمَاعَةٌ ۔ اِنْتَهٰى ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ رَاٰى اَبَا حَنِيْفَةَ وَتَلَمَّذَ عَلٰى اَبِيْ يُوْسُفَ وَقَالَ هُوَ اِمَامٌ فَقِيْهٌ فَائِقٌ فِي الْبِلَادِ فِي الدِّيَانَةِ وَالصَّلَاحِ وَالتَّقْوٰى وَصَحِبَ الثَّوْرِيَّ اَيْضًا وَعَدَّهُ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ مِنْ شُيُوْخِ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ وَفِيْ كَنْزِ الْخَفِيِّ اَنَّ خَلَفَ بْنَ اَيُّوْبَ كَانَ مِنْ كُبَرَاءِ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ بِالْعِلْمِ بَلَغَ مِنَ الزُّهْدِ وَالْوَرَعِ مَبْلَغًا قَصَرَ عَنْهُ اَحْزَابُهُ وَاَمْثَالُهُ ۔ وَكَانَ لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۔ قِيْلَ قَامَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ يَوْمًا مِنَ الْمَجْلِسِ وَدَخَلَ مَسْكَنَهُ فَانْتَصَبَتْ اِمْرَاَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِيْ بِهَاجَتِكِ ۔ فَقَالَتْ اَلَسْتُمْ تَرَوْنَ اَنَّ النَّظَرَ فِيْ وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ ۔ فَبَكٰى اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى صَفَتِ الْعَبْرَةُ ۔ فَقَالَ غَلَطْتِ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اَصْبَحُوْا فِيْ اَطْبَاقِ السُّرٰى مُنْذُ كَذَا ۔ وَاِنْ اَرَدْتِ فَهٰذَا اِنْ قَبْرُ خَلَفِ بْنِ اَيُّوْبَ وَشَقِيْقِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ كَرَامَاتِ خَلَفٍ مَّا يَطُوْلُ ذِكْرُهُ ۔ وَمِنْ جُمْلَةِ رُوَاةِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَلٰى مَا مَرَّ ۔ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدِ بْنِ دِرْهَمٍ الْاَزْدِيُّ الْجُعْفِيُّ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ مُّثْبَتٌ فَقِيْهٌ ۔ قِيْلَ اِنَّهُ كَانَ ضَرِيْرًا وَلَعَلَّهُ طَرَءَ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ صَحَّ اَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ مِنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ ۔ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَّلَهُ اَحَدٌ وَّثَمَانُوْنَ سَنَةً وَعَدَّ مِنْ مَّشَائِخِ السِّتَّةِ ۔ وَفِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَحَدُ الْاَعْلَامِ الْاَسْبَاطِ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَمِنْ رُوَاتِهِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَلٰى مَا رَوَاهُ اَبُوْ مَعْشَرٍ بِاِسْنَادِهٖ ، وَهُوَ مِنْ شُيُوْخِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَحَكَى الْاِمَامُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ الْمُنْذِرِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ اَنَّهُ ثِقَةٌ ۔ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ مِّنَ الثَّامِنَةِ ، مَاتَ سَنَةَ اَحَدٍ اَوْ اِثْنَيْنِ وَثَمَانِيْنَ بَعْدَ مِائَةٍ وَّلَهُ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ سَنَةً ۔ وَمِنْ اَصْحَابِ الْاِمَامِ الْكَبِيْرِ وَلِيِّ الشَّهِيْرِ ذِي الْمَنَاقِبِ الْعَلِيَّةِ وَالْمَقَامَاتِ الْجَلِيَّةِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدْهَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ حُكِيَ اَنَّهُ كَانَ يَحْضُرُ مَجْلِسَ

Marfat.com

اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ بِنَظْرِ الْحَقَارَةِ فَکَانَ اَبُوْحَنِیْفَةَ یُعَظِّمُهٗ وَیَقُوْلُ یَاسَیِّدَنَا اِبْرَاهِیْمُ وَعَدَّهُ الشَّیْخُ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیُّ فِی الطَّبْقَةِ الْاُوْلٰی مِنْ مَّشَائِخِ الصُّوْفِیَّةِ وَفَضَائِلُهٗ وَمَنَاقِبُهٗ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ یُّحْصٰی۔ مَاتَ فِیْ سَنَةِ اِثْنَیْنِ وَسِتِّیْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ بِالشَّامِ۔ وَمِنْهُمُ الشَّیْخُ الْجَلِیْلُ وَالْاِمَامُ النَّبِیْلُ اَبُوْعَلِیٍّ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ الْخُرَاسَانِیُّ وَلَهٗ مَقَامَاتٌ وَّکَرَامَاتٌ سَنِیَّةٌ مَّشْرُوْحَةٌ فِی الْکُتُبِ۔ وَبَدَاَ الشَّیْخُ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنَ الطَّبْقَةِ الْاُوْلٰی مِنْ اَکَابِرِ الصُّوْفِیَّةِ بِذِکْرِهٖ۔ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ شَمَّاسٍ سَمِعْتُ الْفُضَیْلَ یَقُوْلُ وُلِدْتُّ بِاَبِیْ وَرْدٍ۔ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اِنَّهٗ بُخَارِیُّ الْاَصْلِ مَاتَ فِی الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَمَانِیْنَ وَمِائَةٍ وَّقِیْلَ قَبْلَهَا۔ وَمِنْهُمْ قُطْبُ الْاَوْلِیَاءِ وَقُدْوَةُ الْاَتْقِیَاءِ الْمَحْبُوْبُ الصَّمَدَانِیُّ اَبُوْیَزِیْدَ الْبِسْطَامِیُّ عَلٰی مَا ذُکِرَ فِیْ تَارِیْخِ مُشَاهَدَاتِ الْاَصْفِیَاءِ لِاِخْوَانِ الْعِلْمِ وَالصَّفَاءِ حِکَایَةً عَنْ بَعْضِهِمْ، مَاتَ بَایَزِیْدُ سَنَةَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وَمِائَتَیْنِ۔ وَسَمِعْتُ حُسَیْنَ بْنَ یَحْیٰی اَنَّهٗ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِیْنَ وَمِائَتَیْنِ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ وَمِنْهُمْ شَقِیْقٌ الْبَلْخِیُّ وَمِنْهُمْ شَقِیْقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَبُوْعَلِیٍّ الْاَزْدِیُّ مِنْ اَهْلِ بَلْخَ حَسَنُ الْجَرْیِ عَلٰی سَبِیْلِ التَّوَکُّلِ وَحُسْنُ الْکَلَامِ فِیْهِ وَهُوَ مِنْ مَّشَاهِیْرِ خُرَاسَانَ وَاَظُنُّهٗ اَوَّلَ مَنْ تَکَلَّمَ بِعُلُوْمِ الْاَحْوَالِ بِکُوْرِ خُرَاسَانَ۔ کَانَ اُسْتَاذَ حَاتِمٍ الْاَصَمِّ صَحِبَ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ اَدْهَمَ وَاَخَذَ عَنْهُ الطَّرِیْقَةَ۔ اِنْتَهٰی۔ قُلْتُ هُوَ تِلْمِیْذُ زُفَرَ وَقَدْ صَحِبَ اَبَا حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ اَیْضًا۔ وَمِنْهُمْ تِلْمِیْذُ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ بِالْوَاسِطَةِ الْاِمَامُ الْهُمَامُ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَی الْاَنَامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیُّ صَاحِبُ نَوَادِرِ الْاُصُوْلِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَلِیَّةِ وَالْکَرَامَاتِ الْجَلِیَّةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّخَمْسِیْنَ وَمِائَتَیْنِ قَالَ الشَّیْخُ السُّلَمِیُّ لَقِیَ اَبَا تُرَابٍ النَّخْشَبِیَّ وَصَحِبَ یَحْیٰی بْنَ جَلَّاءَ وَاَحْمَدَ حَضْرَوَیْهِ وَهُوَ مِنْ کِبَارِ مَشَائِخِ خُرَاسَانَ وَصَاحِبُ التَّصَانِیْفِ الْمَشْهُوْرَةِ وَکُتُبِ الْحَدِیْثِ الْکَثِیْرَةِ۔ قُلْتُ هُوَ یَرْوِیْ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ۔ وَمِنْهُمْ بِالْوَاسِطَةِ فِیْمَا اَظُنُّ اَبُوْحَمْزَةَ الْبَغْدَادِیُّ۔ قَالَ الشَّیْخُ السُّلَمِیُّ صَحِبَ السَّرِیَّ السَّقَطِیَّ وَکَانَ مِنْ رُفَقَاءِ اَبِیْ تُرَابٍ النَّخْشَبِیِّ فِیْ اَسْفَارِهٖ وَهُوَ مِنْ اَوْلَادِ عِیْسَی بْنِ اَبَانَ وَصَحِبَ اَیْضًا بِشْرًا۔ تُوُفِّیَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّثَمَانِیْنَ بَعْدَ

Marfat.com

اِلٰی مِائَتَیْنِ اِنْتَهٰی ۔قُلْتُ عِیْسَی بْنُ اَبَانَ مِنْ اَعْیَانِ فُقَهَاءِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ، قَالَ مَاتَ قَبْلَ جُنَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

تَتْمِیْمٌ فِیْ ذِکْرِ جَمْعٍ مِّنْ اَئِمَّةِ مَذْهَبِهٖ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِیْنَ وَالْعُلَمَاءِ الْمُعْتَمِدِیْنَ فَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْفَقِیْهُ الْمُحَدِّثُ الْقَادِرِیُّ اَبُوْ یَعْلٰی مُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِی الْبُخَارِیُّ نَزِیْلُ بَغْدَادَ وَعَدَّهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ مِّنْ شُیُوْخِ الْبُخَارِیِّ وَ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیِّ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ ثِقَةٌ سُنِّیٌّ فَقِیْهٌ طُلِبَ الْقَضَاءَ فَامْتَنَعَ ، مِنَ الْعَاشِرَةِ ۔مَاتَ سَنَةَ اِحْدٰی عَشْرَةَ وَمِائَتَیْنِ وَ ذَکَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِیُّ فِیْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ وَقَالَ اِنَّ مُعَلَّی بْنَ مَنْصُوْرٍ الْفَقِیْهَ الْحَنَفِیَّ ثِقَةٌ مَّشْهُوْرٌ رَوَی الْقِرَاءَةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّکَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ یُوْسُفَ وَحَدَّثَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَاللَّیْثِ ۔رَوَی الْقِرَاءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ وَسَمِعَ مِنْهُ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ وَاَبُوْ بَکْرِ اَبِیْ شَیْبَةَ ۔وَقَالَ الْعِجْلِیُّ ثِقَةٌ نَّبِیْلٌ صَاحِبُ السُّنَّةِ طَلَبُوْهُ عَلَی الْقَضَاءِ غَیْرَ مَرَّةٍ ۔قُلْتُ کُتُبُ الْحَدِیْثِ بِرِوَایَةِ مُعَلّٰی عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ مَشْحُوْنَةٌ ۔وَمِنْهُمَا ابْنُهٗ یَحْیٰی بْنُ مُعَلَّی بْنِ مَنْصُوْرٍ اَبُوْ عَوَانَةَ الرَّازِیُّ نَزِیْلُ بَغْدَادَ وَعَدَّهُ الْعَسْقَلَانِیُّ فِیْ شُیُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ وَقَالَ صَدُوْقٌ صَاحِبُ حَدِیْثٍ مِّنَ الْحَادِیْ عَشَرَ ۔وَمِنْهُمْ بِشْرُ بْنُ الْوَلِیْدِ الْکِنْدِیُّ تِلْمِیْذُ الْاِمَامِ اَبِیْ یُوْسُفَ رَوٰی عَنْهُ الْبَغَوِیُّ اَبُوْ یَعْلٰی وَحَامِدُ بْنُ شُعَیْبٍ ۔قَالَ الذَّهَبِیُّ فَقَّهَ بِاَبِیْ یُوْسُفَ ، کَانَ وَاسِعَ الْفِقْهِ مُتَعَبِّدًا ، وَرْدُهٗ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ مِائَتَا رَکْعَةٍ کَانَ یَلْزَمُهَا بَعْدَ مَا فُلِجَ وَشَاخَ ۔قَالَ صَالِحٌ صَدُوْقٌ وَّلٰکِنَّهٗ لَا یَعْقِلُ ۔وَعَنِ الدَّارَ قُطْنِیِّ ثِقَةٌ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِیْنَ ابْنِ مَاجَةَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ ۔مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّثَمَانِیْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ ۔قَالَ ابْنُ حَجَرٍ هُوَ مِنَ الْفُقَهَاءِ الْحَنَفِیَّةِ ۔وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ ۔قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْاَثِیْرِ هُوَ اَبُوْ هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ سَمَاعَةَ الرِّعَافِیُّ الْکُوْفِیُّ ۔وَلِیَ الْقَضَاءَ بِبَغْدَادَ وَرَوٰی عَنْ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِیْسَ وَاَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ رَوٰی عَنْهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّغَیْرُهُمَا مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَمِائَتَیْنِ ۔رِفَاعَةُ بِکَسْرِ الرَّاءِ وَتَخْفِیْفِ الْفَاءِ وَالْعَیْنِ الْمُهْمَلَةِ وَسَمَاعَةُ بِفَتْحِ السِّیْنِ وَتَخْفِیْفِ

Marfat.com

الْمِيمِ. هٰذَا. وَلٰكِنْ ذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ. مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِلَالٍ التَّمِيمِيُّ الْكُوفِيُّ الْقَاضِي الْحَنَفِيُّ صَدُوقٌ مِنَ الْعَاشِرَةِ. مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِينَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ وَقَدْ جَاوَزَ الْمِائَةَ. قُلْتُ هُوَ تِلْمِيذُ الْإِمَامِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ اللُّؤْلُؤِيِّ. وَمِنْهُمُ الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ اَبُوْ مُرَّةَ الْحَنَفِيُّ الْيَمَانِيُّ ثُمَّ الْبَصْرِيُّ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ صَدُوقٌ مِنَ التَّاسِعَةِ. قَالَ ابْنُ اَثِيْرٍ رَوٰى عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ هِشَامٍ الْحَنَفِيِّ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الصَّالِحُ الْفَقِيْهُ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ فَقِيْهُ الْعِرَاقِ تِلْمِيذُ الْإِمَامِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ. قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ. وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ مِنَ الْحَادِيَ عَشَرَ مَاتَ وَلَهُ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ سَنَةً وَّعَدَّهُ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَلْخِيُّ الْبَغْدَادِيُّ الْفَقِيْهُ الْحَنَفِيُّ عَالِمٌ صَالِحٌ مَّشْهُوْرٌ كَانَ يَنَالُ مِنْ اَحْمَدَ وَيَنْقِصُ الشَّافِعِيَّ وَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاتُ رَجَعَ عَنْ ذَالِكَ كُلِّهِ وَذَكَرَ مَنَاقِبَهُمْ وَمَاتَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ سَاجِدٌ فِي اٰخِرِ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَقِيْلَ سَنَةَ سِتٍّ وَّسِتِّيْنَ فِي عَاشِرِ ذِي الْحِجَّةِ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الطَّحَاوِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْاَثِيْرِ هُوَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ الْاَزْدِيُّ الطَّحَاوِيُّ. اِلَيْهِ انْتَهَتْ رِيَاسَةُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ بِالْمِصْرِ. اَخَذَ الْعِلْمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِمْرَانَ وَاَبِيْ خَازِمٍ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، كَانَ شَافِعِيًّا يَتَفَقَّهُ عَلَى الْمُزَنِيِّ فَانْتَقَلَ مِنْهُ اِلٰى جَعْفَرِ بْنِ عِمْرَانَ وَبَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعِلْمِ وَصَنَّفَ الْكُتُبَ وَلَهُ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَمَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ صَنَّفَ كُتُبًا مُّفِيْدَةً. مِنْهَا اَحْكَامُ الْقُرْاٰنِ وَاخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ وَمَعَانِي الْاٰثَارِ وَالشُّرُوْطُ وَلَهُ تَارِيْخٌ كَبِيْرٌ وَغَيْرُ ذَالِكَ وَنِسْبَتُهُ اِلٰى قَرْيَةٍ بِصَعِيْدِ مِصْرَ. قَالَ الْجَزَرِيُّ اَخَذَ الطَّحَاوِيُّ مَذْهَبَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عِيْسَى الشَّيْرَازِيِّ وَهُوَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ. اَخَذَ الْقِرَاءَةَ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عِيْسٰى وَهُوَ عَنْ خَلَفٍ وَّهُوَ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ عَنْ حَمْزَةَ فِيْمَا اَظُنُّ الشَّيْخُ الطَّحَاوِيُّ وَغَيْرُهُ جَعْفَرُ بْنُ عِمْرَانَ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ التَّغْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ قَدْ يُنْسَبُ اِلٰى جَدِّهٖ صَدُوْقٌ مِّنَ الْحَادِيَ عَشَرَ، عَدَّهُ مِنْ

Marfat.com

شُيُوْخِ النَّسَائِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمِنْهُمْ شَيْخُ الطَّحَاوِيِّ وَغَيْرُهُ اَبُوْحَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْحَنَفِيُّ. قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ قَاضِي الْقُضَاةِ لَهُ اَخْبَارٌ وَّمَحَاسِنُ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوْ عِصْمَةَ عِصَامُ بْنُ يُوْسُفَ الْبَلْخِيُّ شَيْخُ الْحَنِيْفِيَّةِ. قَالَ اَبُوْ مُطِيْعٍ، لَوْ كَانَ الْعِصَامُ فِيْ زَمَنِ الْفَارُوْقِ لَشَاوَرَهُ مَاتَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ عَنْ اَرْبَعَةٍ وَّثَمَانِيْنَ وَمِنْهُمْ اِمَامُ اَئِمَّةِ الْهُدٰى فَقِيْهُ الْفُقَهَاءِ عُمْدَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ الشَّيْخُ الشَّهِيْرُ اَبُوْ حَفْصٍ الْكَبِيْرُ الْبُخَارِيُّ وَشَيْخُ مَاوَرَاءَ النَّهْرِ. تَلْمِيْذُ الْاِمَامِ الرَّبَّانِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ الشَّيْبَانِيِّ، مَاتَ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ مِنْ سَبْعٍ وَّسِتِّيْنَ بِبُخَارٰى وَتَخْطِئَةُ الْاِمَامِ الْبُخَارِيِّ فِيْ مَسْئَلَةِ رِضَاعِ الصَّبِيِّ مِنْ ثَدْيِ غَيْرِ الْاٰدَمِيِّ وَاِخْرَاجُ الْبُخَارِيِّ مِنْ اَجْلِ ذَالِكَ مَعْرُوْفٌ فِي الْكُتُبِ وَمِنْهُمُ الْقَاضِيْ بُكَيْرُ بْنُ تُتَيْبَةَ شَيْخُ الطَّحَاوِيِّ وَغَيْرِهٖ. قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ كَانَ مِنَ الْبَكَّائِيْنَ الْعَالِمِيْنَ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، بَقِيَ مَسْجُوْنًا مُدَّةَ سِنِيْنَ وَكَانَ يُحَدِّثُ فِي السِّجْنِ مَاتَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْبَارِقِ الْحَنَفِيُّ الْكُوْفِيُّ شَيْخُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُوْفِيِّ مِنْ شُيُوْخِ التِّرْمِذِيِّ مِنَ الثَّامِنَةِ كَذَا فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ. وَمِنْهُمْ عُمْدَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ الْقُدْوَةُ الْحَافِظُ الْقَاضِيْ اَبُوْ الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْبَرْقِيُّ الْفَقِيْهُ الْحَافِظُ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ. قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ كَانَ بَصِيْرًا بِالْفِقْهِ عَارِفًا بِالْحَدِيْثِ وَعِدَّةً ذَاهِدًا كَبِيْرَ الْقَدْرِ مِنْ اَعْيَانِ الْحَنَفِيَّةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْعَالِمُ الْحَكَمُ بْنُ الْمُعْتَبِرِ الْخُزَاعِيُّ الْفَقِيْهُ الْاَصْفَهَانِيُّ. قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ مِنْ كِبَارِ الْحَنَفِيَّةِ وَثِقَاتِهِمْ. مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَالْبَرْقِيُّ نِسْبَةٌ اِلَى الْبَرْقِ وَهُوَ بَيْتٌ كَبِيْرٌ مِّنْ خَوَارَزْمَ، اِنْتَقَلُوْا اِلٰى بُخَارٰى وَبَرْقٌ اَصْلُهٗ بِرْكَذَا فِي الْاَنْسَابِ وَمِنْهُمْ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الْقُمِّيُّ صَاحِبُ اَحْكَامِ الْقُرْاٰنِ وَاِمَامُ الْحَنَفِيَّةِ تَلْمِيْذُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ وَشَيْخُ اَحْمَدَ بْنِ سَعْدَوَيْهِ كَذَا فِي الْاَنْسَابِ السَّمْعَانِيِّ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْقَاضِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ مَوْصُوْفًا بِالزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ وَالْعَدْلِ فِي الْاَحْكَامِ وَلِيَ

Marfat.com

الْقَضَاءَ بِبَغْدَادَ ثُمَّ بِبَصْرَةَ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْ عَشَرَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ التَّاسِعَةِ، مَاتَ فِي خِلَافَةِ الْمَأْمُوْنِ۔ قَالَ الذَّهَبِيُّ حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دَرٍّ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ وَابْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ وَطَائِفَةٍ وَعَنْهُ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ الْمُؤْمِنِ الرَّازِيُّ وَجَمَاعَةٌ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ الْفُقَهَاءِ۔ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ مَا وَلِيَ قَضَاءَ الرَّصَافَةِ مِنْ لَدُنْ عُمَرَ اِلَى الْيَوْمِ اَعْلَمَ مِنْ اِسْمٰعِيْلَ قِيْلَ وَلَا الْحَسَنُ، قَالَ وَلَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ۔ وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ عَبْدُ الْكَبِيْرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْبَصْرِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ۔ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ مِنَ الطَّبَقَةِ التَّاسِعَةِ وَهُوَ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَمِائَتَيْنِ۔ وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَصْرِيُّ الْحَنَفِيُّ مِنْ شُيُوْخِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ۔ ذَكَرَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ مِنَ الْعَاشِرَةِ۔ وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ مُبَشِّرٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ الصَّاغَانِيُّ الْبَلْخِيُّ الْحَنَفِيُّ۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ مِنَ التَّاسِعَةِ وَهُوَ مِنْ شُيُوْخِ التِّرْمِذِيِّ۔ وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ اَيُّوْبُ بْنُ النَّجَّارِ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ الْحَنَفِيُّ۔ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ مِنَ الثَّامِنَةِ وَهُوَ مِنْ شُيُوْخِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيِّ وَمِنْهُمْ يُوْنُسُ بْنُ قَاسِمٍ اَبُوْ عُمَرَ الْيَمَانِيُّ الْحَنَفِيُّ۔ قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ ثِقَةٌ مِنَ الثَّامِنَةِ وَهُوَ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ۔ وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ اَبُوْ حَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الرَّازِيُّ مِنْ اَعْيَانِ الْحَنَفِيَّةِ، عَدَّهُ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الْحَادِيَةَ عَشَرَةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِبَغْدَادَ۔ وَقَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ نَاظَرَهُ دَاوٗدُ الظَّاهِرِيُّ مَرَّةً فَقَطَعَ۔ مَاتَ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الصَّالِحُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ النَّيْشَابُوْرِيُّ فِيْ تَارِيْخِ الْيَافِعِيِّ عَنِ الْحَاكِمِ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ وَيَصْبِرُ عَلَى الْفَقْرِ مَا رَاَيْتُ فِيْ مَشَائِخِنَا اَصْحَابِ الرَّاْيِ اَعْبَدَ مِنْهُ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمْ عُمْدَةُ اَهْلِ الْمَعْقُوْلِ بِشْرٌ الْمَرِيْسِيُّ تَلْمِيْذُ الْاِمَامِ اَبِيْ يُوْسُفَ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ۔ وَمِنْهُمُ الْعَابِدُ الْكَبِيْرُ الْوَلِيُّ الشَّهِيْرُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ الرَّازِيُّ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ اَطْلُبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عِنْدَ عِلْمِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

قال

Marfat.com

قَالَ السُّلَمِيُّ خَرَجَ يَحْيٰى إِلٰى بَلْخَ وَأَقَامَ بِهَا مُدَّةً ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى نَيْشَابُوْرَ وَمَاتَ بِهَا سَنَةَ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ وَمِائَتَيْنِ. قُلْتُ مَحَاسِنُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصٰى. مَنْ أَرَادَ الْإِطِّلَاعَ عَلَيْهَا فَلْيَرْجِعْ إِلَى الْمُطَوَّلَاتِ. وَمِنْهُمْ قُدْوَةُ أَهْلِ اللُّغَةِ الْجَاحِظُ الْمِصْرِيُّ فِي الْأُصُوْلِ الْحَنَفِيِّ وَفِي الْفُرُوْعِ. فَضَائِلُهُ مَذْكُوْرَةٌ فِي التَّوَارِيْخِ مَا يَتَحَيَّزُ فِيْهِ النَّاظِرُ مِنْ بَرَاعَتِهِ فِي الْفُنُوْنِ الْأَدَبِيَّةِ وَيَلْزَمُهُ الدَّرَجَةُ الْقُصْوٰى فِي الْعُلُوْمِ الْعَرَبِيَّةِ. مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّخَمْسِيْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ نَصْرٍ الْبَلْخِيُّ الْقُوَشْتِيُّ. مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِمَا وَرَاءَ النَّهْرِ أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ مُحَدِّثًا رَأْسًا فِي الْفِقْهِ. صَنَّفَ التَّصَانِيْفَ. مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ عَلَى الْإِطْلَاقِ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِالْعِرَاقِ أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكَرْخِيُّ قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ خَرَجَ لَهُ أَصْحَابُ أَئِمَّتِهِ وَكَانَ إِمَامًا تَائِعًا مُتَعَفِّفًا عَامِلًا صَوَّامًا قَوَّامًا كَبِيْرَ الْقَدْرِ. مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ عَنْ ثَمَانِيْنَ سَنَةً. وَمِنْهُمْ قَاضِي الْحَرَمَيْنِ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ فِي وَقْتِهِ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْشَابُوْرِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ تَفَقَّهَ عَلَى الْإِمَامِ أَبِي الْحَسَنِ الْكَرْخِيِّ وَبَرَعَ فِي الْفِقْهِ. مَاتَ سَنَةَ أَحَدٍ وَّخَمْسِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْفَقِيْهُ وَالْمُحَدِّثُ الْوَرِعُ قَامِعُ الْبِدَعِ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ الْبُخَارِيُّ الْحَنَفِيُّ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْعَابِدُ وَالْفَقِيْهُ الزَّاهِدُ أَبُوْ بَكْرٍ طَرْخَانُ الْبُخَارِيُّ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ عَلَمُ الْهُدٰى قُدْوَةُ أَهْلِ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْمَاتُرِيْدِيُّ الْمُتَكَلِّمُ الْفَقِيْهُ الْحَنَفِيُّ الْمُفَسِّرُ الْمَعْرُوْفُ. وَأَهْلُ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ يُطْلِقُوْنَ أَهْلَ السُّنَّةِ عَلٰى أَتْبَاعِهِ وَيَحْكُمُوْنَ مَذْهَبَهُ فِي الْكَلَامِ. قَالُوْا كَانَ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ شَدِيْدَ الْإِتِّبَاعِ بِالْإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَةَ. مَاتَ بِسَمَرْقَنْدَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. قَالَ الْإِمَامُ صَدْرُ الْإِسْلَامِ فِي عَقَائِدِهِ. كَانَ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْمَاتُرِيْدِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ مِنْ دُوْسَاءِ أَهْلِ السُّنَّةِ صَاحِبَ كَرَامَاتٍ حَكَى الشَّيْخُ الْإِمَامُ وَالِدِيْ عَنْ جَدِّهِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ الزَّاهِدِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ابْنِ مُوْسٰى كَرَامَاتِهِ.

Marfat.com

قَالَ جَدُّنَا اَخَذَ مَعَانِیَ کُتُبِ اَصْحَابِنَا کِتَابِ التَّوْحِیْدِ وَکِتَابِ التَّاوِیْلَاتِ مِنَ الشَّیْخِ اَبِیْ مَنْصُوْرٍ۔ اِنْتَهٰی۔ وَهٰذَانِ الْکِتَابَانِ مِنْ تَوَالِیْفِ الشَّیْخِ اَبِیْ مَنْصُوْرٍ وَّ مِنْهُمُ الْفَقِیْهُ الزَّاهِدُ مُحَمَّدٌ الْبَصْرِیُّ الْمَیْدَانِیُّ الْحَنَفِیُّ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ خَمْسٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ ثَلَاثِ مِائَةٍ۔ وَ مِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ الْفَقِیْهُ الزَّاهِدُ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَنَفِیُّ الْبُخَارِیُّ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعِیْنَ وَ ثَلَاثِ مِائَةٍ۔ وَ مِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ الْفَقِیْهُ الْوَجِیْهُ اَبُوْ عَمْرٍو وَ الْبَصْرِیُّ شَارِحُ الْجَامِعِیْنَ لِلْاِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعِیْنَ وَ ثَلَاثِ مِائَةٍ۔ وَ مِنْهُمْ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ۔ قَالَ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِیُّ فِیْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ کَاشٍ النَّخْعِیُّ الْبَغْدَادِیُّ الْحَنَفِیُّ قَاضِیْ دِمَشْقَ اَدَلُّ مَنْ وَلِیَ مِنَ الْحَنَفِیَّةِ مُطْلَقًا۔ رَوَی الْقِرَاءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عُطَیَّةَ وَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ رَوَی الْقِرَاءَةَ عَنْهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ عُمَرَ وَ الْحَافِظُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ عُمَرَ۔ وَ مِنْهُمُ الشَّیْخُ الثِّقَةُ الْفَقِیْهُ الْمُحَدِّثُ الْمُقْرِئُ عِیْسَی بْنُ سُلَیْمَانَ اَبُوْ مُوْسَی الْحِجَازِیُّ الْمَعْرُوْفُ بِالشِّیْرَازِیِّ۔ قَالَ الْجَزَرِیُّ عِیْسَی بْنُ سُلَیْمَانَ الْحَنَفِیُّ مُقْرِئٌ عَالِمٌ نَحْوِیٌّ مَعْرُوْفٌ۔ قَالَ سِبْطُ الْخَیَّاطِ کَانَ حِجَازِیًّا ثُمَّ انْتَقَلَ اِلَی الشِّیْرَازِ وَ اَقَامَ بِهَا اِلٰی اَنْ مَاتَ اَخَذَ الْقِرَاءَةَ عَنْهُ عَرْضًا وَّ سَمَاعًا عَنِ الْکِسَائِیِّ وَ لَهٗ عَنْهُ انْفِرَادَاتٌ وَّ اَخَذَ الْفِقْهَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ صَاحِبِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ رَوَی الْحُرُوْفَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ نَافِعٍ وَ اَبِیْ جَعْفَرٍ وَّ شَیْبَةَ رَوَی الْقِرَاءَةَ عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ الشِّیْرَازِیُّ وَ مُوْسَی بْنُ شُعَیْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ الْقُرَشِیُّ وَ الْحَارِثُ بْنُ سَعِیْدٍ الْبَزَرِیُّ کَانَ مِنْ قُدَمَاءِ اَصْحَابِ الْکِسَائِیِّ وَ کَانَ نَحْوِیًّا عَالِمًا بِوُجُوْهِ الْقِرَاءَةِ وَ کَانَ مُحَدِّثًا۔ دَخَلَ الْعِرَاقَ قَدِیْمًا وَّ کَتَبَ عَنْهُمْ ثُمَّ رَحَلَ اِلَی الشَّامِ فَکَتَبُوْا عَنْهُ عِلْمًا کَثِیْرًا۔ وَ مِنْهُمُ ابْنُ سِنَانِ بْنِ سَرَجٍ اَبُوْ جَعْفَرٍ النَّخُوْخِیُّ الشِّیْرَازِیُّ الضَّرِیْرُ قَاضِیْ شِیْرَازَ۔ قَالَ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِیُّ مُقْرِئٌ ضَابِطٌ اَخَذَ الْقِرَاءَةَ عَنْ عِیْسَی الشِّیْرَازِیِّ صَاحِبِ الْکِسَائِیِّ وَ اَحْمَدَ الْاَنْطَاکِیِّ وَ غَیْرِهِمَا۔ رَوَی الْقِرَاءَةَ عَنِ ابْنِ شَنْبُوْذَ وَ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِیِّ وَ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ سَعِیْدٍ الْحَنَفِیِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِیُّ وَ رَوٰی عَنْهُ الطَّحَاوِیُّ وَ الطَّبَرَانِیُّ وَ عَنْهُ

Marfat.com

اَخَذَ الطَّحَاوِیُّ مَذْهَبَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ عَنْ عِیْسَی الشَّیْرَازِیِّ وَ
هُوَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ وَمِائَتَیْنِ. وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ
بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَاعِدٍ اَبُوْ سَعِیْدٍ النَّیْشَابُوْرِیُّ الْقَاضِیْ الْحَنَفِیُّ. قَالَ الْعَلَّامَةُ
الْجَزَرِیُّ رَوَی الْحُرُوْفَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ مِهْرَانَ وَرَوٰی عَنْهُ الْحَافِظُ
اَبُوْعَلَاءِ الْهَمَذَانِیُّ. وَمِنْهُمُ الشَّیْخُ الْفَقِیْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ اَبُوْعَلِیٍّ الْقُرَشِیُّ
مِنْ اَعْیَانِ الْحَنَفِیَّةِ وَثِقَاتِهِمْ. فِیْ طَبَقَاتِ الْقِرَاءَةِ مُقْرِئٌ قَرَءَ عَلٰی عِیْسَی بْنِ
سُلَیْمَانَ الشَّیْرَازِیِّ قَرَءَ عَلَیْهِ ابْنُهٗ. وَمِنْهُمْ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِیُّ. قَالَ
الْجَزَرِیُّ قَرَءَ عَلَیْهِ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ حَسَنٍ الْخَاشِعُ الْعَسْقَلَانِیُّ. وَمِنْهُمُ الشَّیْخُ الْمُقْرِئُ
مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الْحَنَفِیُّ الْکُوْفِیُّ. قَالَ فِیْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ اَخَذَ الْقِرَاءَةَ عَنْ حَمْزَةَ وَهُوَ
عَنْ اَحْمَدَ الَّذِیْ خَلَفُوْهُ بِالْقِیَامِ بِالْکُوْفَةِ الْقِرَاءَةِ. رَوَی الْحُرُوْفَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ
عَاصِمٍ رَوَی الْقِرَاءَةَ عَنْهُ عَرْضًا عَنْبَسَةُ الضِّرُّ الْاَحْمَدِیُّ وَسَمِعَ الْحُرُوْفَ مِنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ خِصَالَةَ الْکُوْفِیِّ مِنْ کِبَارِ اَصْحَابِ حَفْصٍ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَسَنِ بْنِ
حَامِدٍ وَیَحْیٰی بْنُ زَکَرِیَّا. وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَیْنِ الْجُعْفِیُّ الْکُوْفِیُّ
الْقَاضِیْ الْحَنَفِیُّ الْفَقِیْهُ. قَالَ فِیْ طَبَقَاتِ الْقِرَاءَةِ نَحْوِیٌّ مُقْرِئٌ ثِقَةٌ یُعْرَفُ بِاَلْهَرَ
لْهَرَوَانِیِّ بِفَتْحِ الْهَاءِ وَالرَّاءِ وَاَخَذَ الْقِرَاءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ یُوْنُسَ وَغَیْرِهٖ
وَعَنْهُ عَرْضًا اَبُوْعَلِیٍّ الْبَغْدَادِیُّ وَاَبُوْعَلِیٍّ غُلَامُ الْهَرَّاسِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ
حَسَنٍ الْعَلَوِیُّ وَاَبُوالْفَضْلِ الْخُزَاعِیُّ. قَالَ الْخَطِیْبُ کَانَ ثِقَةً حَدَّثَ بِبَغْدَادَ وَکَانَ
مِنْ عَامَّةِ بِالْکُوْفَةِ یَقُوْلُ لَمْ یَکُنْ بِالْکُوْفَةِ مِنْ زَمَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلٰی وَقْتِهٖ اَحَدٌ
اَفْقَهَ مِنْهُ. وَقَالَ الْعَقِیْقِیُّ مَا رَاَیْتُ بِالْکُوْفَةِ مِثْلَهٗ. وَقَالَ اَبُوْعَلِیٍّ الْمَالِکِیُّ
کَانَ مِنْ اَجِلَّةِ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ نَقِیْهًا عَلٰی مَذْهَبِ الْعِرَاقِیِّیْنَ جَلِیْلَ الْقَدْرِ وَقَالَ
اَبُوْاَخْرَمَ عَلِیٌّ الْوَاسِطِیُّ کَانَ الْجُعْفِیُّ جَلِیْلًا فِیْ زَمَانِهٖ یُرْحَلُ اِلَیْهِ فِیْ طَلَبِ الْقُرْاٰنِ
وَالْحَدِیْثِ مِنْ کُلِّ بَلَدٍ وَهُوَ الَّذِیْ کَانَ یَاْخُذُ بِاِعَادَةِ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ عِنْدَ الْخَتْمِ اِنْفَرَدَ بِذٰلِكَ فِیْ رِوَایَةِ الْاَعْشٰی وَالظَّاهِرُ اَنَّ ذٰلِكَ اِخْتِیَارٌ
مِنْهُ. وَمِنْهُمُ الشَّیْخُ الْجَلِیْلُ مُحَمَّدُ بْنُ هٰرُوْنَ بْنِ نَافِعِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الْحَنَفِیُّ الْبَغْدَادِیُّ
الْمَعْرُوْفُ بِنَمَّادٍ الْمُقْرِئُ بِالْبَصْرَةِ. قَالَ فِیْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ ضَابِطٌ مَّشْهُوْرٌ اَخَذَ

Marfat.com

الْقِرَاءَةَ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ الَّذِيْ هُوَ اَجَلُّ اَضْبَطُهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ تُوُفِّيَ عَلٰى اُوَيْسٍ اَرْبَعًا وَّ عِشْرِيْنَ خَتْمَةً وَثَلَاثًا وَّ عِشْرِيْنَ مُنْقَطِعَاتٍ وَرَوٰى اَيْضًا عَنْ ذَرٍّ وَالْاَثْرَمِ وَابْنِ الْفَتْحِ النَّحْوِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَرَوَى الْقِرَاءَةَ عَنْهُ عَرْضًا وَّ سِمَاعًا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَقْطِيْنِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ النَّقَّاشُ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْاَنْبَارِيِّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النَّحَّاسِ وَاَبُو الْفَرَجِ الشَّنْبُوْذِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِّنَ الْاَكَابِرِ وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ الْفَقِيْهُ نَصْرُ بْنُ قَاسِمِ بْنِ نَصْرِ بْنِ زِيَادٍ اَبُوْ لَيْثٍ الْفَرَائِضِيُّ الْحَنَفِيُّ هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ فِيْ نِسْبَتِهٖ كَمَا ذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ وَقَالَ اِنَّهٗ نَيْشَابُوْرِيُّ الْاَصْلِ سَمِعَ اَبَا لَيْثٍ الْفَرَاءَ رِيَّ وَاَبَا هَمَّامٍ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِيْ شَيْبَةَ وَغَيْرَهُمْ. وَرَوٰى عَنْهُ اَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِئُ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَنْبَكَ وَاَبُوْ حَفْصِ بْنُ شَاهِيْنَ وَغَيْرُهُمْ وَكَانَ ثِقَةً مَّأْمُوْنًا وَكَانَ فَرَائِضِيًّا كَبِيْرَ الْمَنْزِلَةِ فِي الْعِلْمِ فَقِيْهًا عَلٰى مَذْهَبِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ مُقْرِئًا جَلِيْلًا عَلٰى قِرَاءَةِ اَبِيْ عَمْرٍو وَقَرَءَ عَلٰى ابْنِ غَالِبٍ وَعَلٰى شُجَاعِ ابْنِ نَصْرٍ وَعَلٰى اَبِيْ عُمَرَ وَتُوُفِّيَ اَبُوْ لَيْثٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ لِسَبْعٍ بَقِيْنَ عَنْ رَبِيْعٍ الْاٰخِرِ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الرَّبَّانِيُّ الْفَقِيْهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْهِنْدُوَانِيُّ الْبَلْخِيُّ. قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ الْاَصْغَرُ تُوُفِّيَ بِبُخَارٰى وَكَانَ شَيْخَ الدِّيَارِ فِيْ زَمَانِهٖ. مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. قُلْتُ هُوَ اُسْتَاذُ الْفَقِيْهِ اَبِي اللَّيْثِ السَّمَرْقَنْدِيِّ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَيَرْوِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقِ اَبِي الْقَاسِمِ اَحْمَدَ بْنِ صَدَقَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ الْبَلْخِيِّ الْكِنْدِيِّ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِبَغْدَادَ وَصَاحِبُ الْاِمَامِ اَبِي الْحَسَنِ الْكَرْخِيِّ. قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ اِنْتَهَتْ اِلَيْهِ رِيَاسَةُ الْمَذْهَبِ وَكَانَ مَشْهُوْرًا بِالزُّهْدِ وَلَهٗ عِدَّةُ مُصَنَّفَاتٍ. مَاتَ سَنَةَ سَبْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْعَلَّامَةُ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَتْكِيٍّ الْحَنَفِيُّ الْحَاكِمُ بِنَيْشَابُوْرَ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّ سَبْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ الْاَدِيْبُ الْمَاهِرُ فِي الْفُنُوْنِ الْقَاضِيْ اَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّنُوْخِيُّ الْحَنَفِيُّ قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ مِنْ اَذْكِيَاءِ الْعَالَمِ مَشْهُوْرًا دِعَيَةِ الْاَشْعَارِ عَارِفًا بِالْكَلَامِ وَالنَّحْوِ. وَلَهٗ دِيْوَانُ الشِّعْرِ. وَيُقَالُ اِنَّهٗ حَفِظَ سِتَّ مِائَةِ بَيْتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ. مَاتَ سَنَةَ اِثْنَيْنِ وَاَرْبَعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. رَوٰى عَنْ مُحَمَّدِ

Marfat.com

بن عمر ان المرزبانی وغیرھم۔ ومنھما لمحسن بن علی بن ابی القاسم التنوخی
المقدم الذی یقول فیہ ابو عبد اللہ ؎

اذا ذکر القضاۃ وانت فیھم تحیرت الشباب علی الشیوخ

وله کتاب فرج بعد الشدۃ، ونشوان المحاضرۃ وکتاب المستجاد وديوان الشعر
اکبر من دیوان نسیبہ وسمع بالبصرۃ من ابی العباس الاسرم والصریفینی وطبقتھم
نزل بغداد وحدث بھا الی حین وفاتہ وله ولد کان فاضلا یصحب الی العلاء
المقری واخذ عنه کثیرا وکان یروی الشعر الکثیر وھم اھل بیت کلھم ادباء
ظرفاء فضلاء ھکذا فی تاریخ الیافعی۔ وتوفی سنۃ اربع وثمانین وثلاث
مائۃ۔ ومنھم ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراھیم السمرقندی تلمیذ الامام ابی حنیفۃ
الفقیہ وله ولد تلمیذ الامام ابی جعفر الھندوانی احد ائمۃ الاعلام، صاحب التصانیف
المفیدۃ وروی عن ابی جعفر وھو عن احمد بن عصمۃ وھو عن نصر بن یحیی و
ھو عن ابی مطیع تلمیذ الامام ابی حنیفۃ وعن ابیہ محمد بن ابراھیم وھو عن
ابی الحسن الفرغانی الفقیہ السمرقندی وھو عن ابی بکر الجوزجانی تلمیذ الامام
الربانی محمد بن الحسن الشیبانی وعن منصور بن جعفر ابی نصر الدبوسی الامام
المعروف وھو عن احمد بن عصمۃ وھو عن عیسی بن احمد وھو عن علی بن
عاصم تلمیذ الامام ابی حنیفۃ۔ وایضا یروی عن ابی القاسم عبد
الرحمن بن محمد عن فارس بن مردویہ عن محمد بن فضل عن علی بن عاصم
المذکور وایضا یروی عن محمد بن فضل وخلیل بن احمد وغیرھم من
العلماء۔ مات سنۃ خمسین او سبعین وثلاث مائۃ وروی عنه ابو القاسم
بن یوسف السمرقندی وغیرہ من الاعیان۔ ومنھم الفقیہ الحنفی ابو
القاسم النصر اباذی مات سنۃ سبعین وثلاث مائۃ۔ ومنھم الامام
النبیل ابو بکر احمد بن محمد اسماعیل صاحب الروایۃ والدرایۃ
الفقیہ الحنفی شیخ الامام الزندویستی صاحب روضۃ العلماء توفی سنۃ
اربع وثمانین وثلاث مائۃ ببخارا۔ ومنھم الولی الکبیر العارف الشھیر
ابو القاسم السمرقندی الفقیہ العالم الحنفی۔ وفی فصل الخطاب و

کان

Marfat.com

وَكَانَ الشَّيْخُ اَبُوالْقَاسِمِ الْحَكِيْمُ شَرِيْكَ الشَّيْخِ عَلَمَ الْهُدٰى رَئِيْسَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَبِىْ مَنْصُوْرِ الْمَاتُرِيْدِيِّ وَاصْطَحَبَا اِلٰى اَنْ فَرَّقَ الْمَوْتُ بَيْنَهُمَا وَقَدْ قَالُوْا فِىْ وَصْفِ الشَّيْخِ اَبِى الْقَاسِمِ الْحَكِيْمِ لَمْ يَكُنْ نَظَرُهٗ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الثَّرٰى اِلَّا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانَ مُعَامَلَتُهٗ مَعَ الْخَلْقِ طَلَبًا لِحُظُوْظِهِمْ دُوْنَ حَظِّهٖ۔ وَفِى الْاَنْسَابِ كَانَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَمِمَّنْ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ وَقَدْ دُوِّنَتْ حِكْمَتُهٗ وَانْتَشَرَ ذِكْرُهٗ فِىْ شَرْقِ الْاَرْضِ وَغَرْبِهَا۔ وَقَدْ تُوُفِّىَ فِى الْمُحَرَّمِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءِ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَاَرْبَعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ بِسَمَرْقَنْدَ وَدُفِنَ بِمَقْبَرَةِ حَاكَرْدِيْزَهٗ وَزُرْتُ قَبْرَهٗ مَرَّةً وَفِى التَّعَرُّفِ خَتَمَ الْبَابَ بِذِكْرِهٖ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ قُدْوَةُ اَئِمَّةِ الْاِسْلَامِ اَبُوالْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَقِيْهُ الْحَنَفِىُّ الْقُدُوْرِىُّ۔ قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِىُّ اِنْتَهَتْ اِلَيْهِ رِيَاسَةُ الْحَنَفِيَّةِ بِالْعِرَاقِ كَانَ حَسَنَ الْعِبَارَةِ فِى النَّظَرِ وَسَمِعَ الْحَدِيْثَ۔ رَوٰى عَنْهُ الْخَطِيْبُ اَبُوْبَكْرٍ الْقُدُوْرِىُّ نِسْبَةٌ اِلٰى عَمَلِ الْقُدُوْرِ۔ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ صَاحِبُ الْوِلَايَةِ الْفَقِيْهُ الْمُحَدِّثُ اَبُوْشُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ الْبُخَارِىُّ اُسْتَاذُ شَمْسِ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَانِىِّ تُوُفِّىَ سَنَةَ اَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوْبَكْرٍ الْخُوَارَزْمِىُّ۔ قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْاَثِيْرِ هُوَ اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْخُوَارَزْمِىُّ الْفَقِيْهُ الْاِمَامُ عَلٰى مَذْهَبِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ، سَكَنَ بَغْدَادَ وَسَمِعَ فِيْهَا مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ الشَّافِعِىِّ وَغَيْرِهٖ وَدَرَسَ الْفِقْهَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ اَحْمَدَ بْنِ عَلِىٍّ الرَّازِىِّ وَانْتَهَتْ اِلَيْهِ الرِّيَاسَةُ فِىْ مَذْهَبِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ۔ حَدَّثَ عَنْهُ اَبُوْبَكْرٍ الْبَرْقَانِىُّ كَانَ عَالِمًا حَسَنَ الْاِعْتِقَادِ جَمِيْلَ الطَّرِيْقَةِ۔ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّيْنِ۔ قَالَ ابْنُ الْاَثِيْرِ هُوَ الْقَاضِى الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىٍّ الْاَدْسَابَنْدِىُّ الْمَرْوَزِىُّ الْفَقِيْهُ عَلٰى مَذْهَبِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ لَهٗ ذِكْرٌ فِىْ مَنْ كَانَ عَلٰى رَأْسِ الْمِائَةِ الْخَامِسَةِ۔ وَمِنْهُمُ الْقَاضِىْ اَبُوالْهَيْثَمِ التَّمِيْمِىُّ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِخُرَاسَانَ، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْجُرْجَانِىُّ اَحَدُ الْاَعْلَامِ فِىْ مَذْهَبِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ اِمَامُ الْهُدٰى اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمَذِىُّ الْحَنَفِىُّ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّاَرْبَعِيْنَ

وَاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمْ عَلَى مَا اَظُنُّ الْحَافِظُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّازِيُّ۔ قَالَ الْمَكِّيُّ فِيْ كَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الْكِبَارِ عَابِدًا زَاهِدًا سَمِعَ مِنْ اَرْبَعَةِ اٰلَافِ شَيْخٍ كِبَارٍ رَأْسًا فِي الْقِرَاءَةِ وَالْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ، بَصِيْرًا بِمَذْهَبِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيِّ لٰكِنَّهُ مِنْ دُرُوْسِ الْمُعْتَزِلَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ كَذَا فِيْ تَارِيْخِ الْيَافِعِيِّ وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الْكَبِيْرُ اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ يُوْنُسَ تَلْمِيْذُ الْفَقِيْهِ اَبِي اللَّيْثِ السَّمَرْقَنْدِيِّ صَاحِبِ كِتَابِ الْبَهْجَةِ، فِيْ مَنَاقِبِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشَرَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ زَيْدٍ الدَّجُوْسِيُّ صَاحِبُ الْاَسْرَارِ وَالتَّقْوِيْمِ وَالْاَمَدِ الْاَقْصٰى وَغَيْرُهَا مِنَ التَّصَانِيْفِ الْجَلِيْلَةِ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِمَا وَرَاءَ النَّهْرِ قِيْلَ هُوَ اَوَّلُ مَنْ اَخْرَجَ الْخِلَافَ مَاتَ بِبُخَارَ عَنْ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ وَدُفِنَ بِقُرْبِ الْاِمَامِ اَبِيْ بَكْرٍ طَرْخَانَ۔ وَمِنْهُمْ قَاضِي الْقُضَاةِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّامَغَانِيُّ تَفَقَّهَ بِخُرَاسَانَ ثُمَّ بِبَغْدَادَ عَلَى الْقُدُوْرِيِّ سَمِعَ مِنَ الْقَدُوْرِيِّ وَجَمَاعَةٍ۔ كَانَ نَظِيْرَ اَبِيْ يُوْسُفَ فِي الْجَاهِ۔ وَدُفِنَ فِي الْقُبَّةِ اِلٰى جَنْبِ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّسَبْعِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ صَاعِدٍ اَبُوْ نَصْرٍ الْحَنَفِيُّ۔ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ شَيْخُ الْاِسْلَامِ۔ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَمَانِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاصِحِيُّ وَهُوَ عَصْرِيٌّ اَفْضَلُ الْحَنَفِيَّةِ وَاَعْرَفُهُمْ بِالْمَذْهَبِ وَاَوْجَهُهُمْ فِي الْمُنَاظَرَةِ مَعَ حَظٍّ وَّافِرٍ مِّنَ الْاَدَبِ وَالطِّبِّ، مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ اَوْ ثَمَانٍ وَّاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْعَالِمُ الْفَاضِلُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّطَالِقَانِيُّ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِبَلْخَ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الْمُذَكِّرُ الْاِمَامُ الْمُعَزُّ اَبُوْ مَالِكٍ نَصْرُ بْنُ حَمْدَةَ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ كِتَابِ اللَّطَائِفِ وَغَيْرِهِ مَاتَ سَنَةَ اِثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اِمَامُ الْاَئِمَّةِ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِمَا وَرَاءَ النَّهْرِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمُلَقَّبُ بِشَمْسِ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَانِيُّ اُسْتَاذُ فَخْرِ الْاِسْلَامِ السَّرْخَسِيِّ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ تِسْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْعَالِمُ الْمُقْتَدٰى قُدْوَةُ الْحَنَفِيَّةِ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الزَّوْزَنِيُّ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْقَوِيُّ اَبُوْ غَالِبٍ اَلْوَاسِطِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ الْخَالَةِ الْحَنَفِيُّ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدٌ السَّمْعَانِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ الْمُصَنَّفَاتِ۔ مَاتَ سَنَةَ

Marfat.com

تِسْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ اَبُوالْقَاسِمِ عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ بُرْهَانَ بِفَتْحِ الْبَاءِ النَّحْوِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ قَالَ الْخَطِيْبُ كَانَ مُتَضَلِّعًا بِعُلُوْمٍ كَثِيْرَةٍ مِّنْهَا النَّحْوُ وَاللُّغَةُ وَالنَّسَبُ وَلَهُ اُنْسٌ شَدِيْدٌ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ. كَانَ فَقِيْهًا حَنَفِيًّا. اَخَذَ الْكَلَامَ مِنْ اَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَمِنْهُمُ الْعَارِفُ الْكَبِيْرُ الْوَلِيُّ الشَّهِيْرُ عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ الْغَزْنَوِيُّ الْهُجْوِيْرِيُّ، صَاحِبُ كِتَابِ كَشْفِ الْمَحْجُوْبِ وَغَيْرِهٖ، قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ يَحْمِلُ شَخْصًا فِيْ حِجْرِهٖ كَمَا يُحْمَلُ الطِّفْلُ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ، اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِمَامُكَ وَاِمَامُ اَهْلِ دِيَارِكَ، مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ بِلَاهُوْرَ وَقَبْرُهٗ هُنَاكَ مَشْهُوْرٌ يُّزَارُ وَيُتَبَرَّكُ بِهٖ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْمُتَّقِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْاَزْرَقِيُّ الْفَقِيْهُ الْحَنَفِيُّ تِلْمِيْذُ الْحَلْوَانِيِّ مَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى وَثَمَانِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ اِمَامُ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ الْوَرِعُ الْكَامِلُ فَخْرُ الْاِسْلَامِ اَبُوالْحَسَنِ عَلِيٌّ الْبَزْدَوِيُّ صَاحِبُ الْاُصُوْلِ الْمَعْرُوْفِ وَالْمَحْصُوْلِ وَاللُّبَابِ تِلْمِيْذُ الْحَلْوَانِيِّ وَهُوَ اَخُ الْاِمَامِ صَدْرِ الْاِسْلَامِ. وَكَانَ فَخْرُ الْاِسْلَامِ يُكَنّٰى بِاَبِي الْعُسْرِ لِعُسْرِ كَلَامِهٖ وَاَخُوْهُ صَدْرُ الْاِسْلَامِ بِاَبِي الْيُسْرِ لِسُهُوْلَةِ كَلَامِهٖ. تُوُفِّيَ بِسَمَرْقَنْدَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ خَامِسَ رَجَبَ سَنَةَ اِثْنَيْنِ وَثَمَانِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ وَدُفِنَ بِجَانِبِ دَيْرِهٖ مِنْ ضِيَاعِ بُخَارَا. وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الْجَلِيْلُ الْاِمَامُ اَبُوْبَكْرٍ خُوَاهَرْزَادَهْ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَمَانِيْنَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوالْحَسَنِ يَحْيٰى بْنُ عَلِيٍّ الْبُخَارِيُّ الزَّنْدَوَسْتِيُّ. صَاحِبُ كِتَابِ دَوْحَةِ الْعُلَمَاءِ. رَوٰى عَنِ الْاِمَامِ اَبِيْ بَكْرٍ مُحَمَّدِ ابْنِ فَضْلٍ الْبُخَارِيِّ وَالْاِمَامِ اَبِيْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلَ وَغَيْرِهِمَا وَكَانَ فِيْ حُدُوْدِ سِتٍّ وَّخَمْسِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ. قَالَ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ عَلِيٍّ اَبُوالْفَضْلِ الْغَزْنَوِيُّ الْحَنَفِيُّ مُقْرِئٌ نَاقِلٌ مُفَسِّرٌ فَقِيْهٌ وُلِدَ سَنَةَ اِثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَسَمِعَ فِيْ صِغَرِهٖ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَاضِيْ مَارَسْتَانَ وَعَنْ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ خَيْرُوْنَ قَرَءَ الزَّوَائِدَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدٍ سِبْطِ الْخَيَّاطِ وَاَبِي الْكَرَمِ الشَّهْرَزُوْرِيِّ قَرَءَ عَلَيْهِ الْعَلَّامَتَانِ اَبُوالْحَسَنِ السَّخَاوِيُّ وَاَبُوْعُمَرَ بْنُ حَاجِبٍ، رَوٰى عَنْهُ الْكَمَالُ الضَّرِيْرُ وَالْحَافِظَانِ ابْنُ خَلِيْلٍ وَالضِّيَاءُ الْوَشِيْدُ الْعَطَّارُ، مَاتَ بِالْقَاهِرَةِ نِصْفَ رَبِيْعٍ الْاَوَّلِ سَنَةَ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْكَبِيْرُ الشَّانِ نَصْرُ اللّٰهِ. قَالَ

Marfat.com

الْجَزَرِيُّ نَصْرُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ مَنْصُوْرٍ اَبُوالْفَتْحِ بْنُ كَيَّالٍ الْوَاسِطِيُّ الْحَنَفِيُّ اُسْتَاذٌ عَارِفٌ فَقِيْهٌ اِمَامٌ قَرَءَ عَلَى ابْنِ شَرَّاقٍ بِوَاسِطَةٍ وَعَلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَارِعِ بِبَغْدَادَ وَرَوٰى الْقِرَاءَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الضَّبِّيِّ وَتَفَقَّهَ عَلَى الْقَاضِيْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْعَارِفِيِّ ثُمَّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ سَلَامَةَ الْمُنْجِيْ وَقَرَءَ الْخِلَافَ وَنَاظَرَ وَاَفْتٰى وَسَمِعَ مِنْ اَبِي الْقَاسِمِ الْحُصَيْنِ۔ وَلِيَ قَضَاءَ الْبَصْرَةِ ثُمَّ قَضَاءَ وَاسِطَ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ كَانَ ثِقَةً سَمِعْتُ مِنْهُ الْكَثِيْرَ۔ مَاتَ بِوَاسِطَ فِيْ جُمَادَى الْاُخْرٰى سَنَةَ سِتٍّ وَّثَمَانِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَّهُوَ فِيْ سَبْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَلَهٗ كِتَابٌ مُّفِيْدٌ فِي الشِّعْرِ۔ وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّسَفِيُّ الْمُلَقَّبُ بِمُفْتِيْ الثَّقَلَيْنِ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ وَاِمَامُ الْمِلَّةِ الْحَنَفِيِّ قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ يُقَالُ لَهٗ مِائَةُ مُصَنَّفٍ۔ مَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ عَنْ اَرْبَعٍ وَّثَمَانِيْنَ سَنَةً، وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الرَّبَّانِيُّ وَالْقُطْبُ الصَّمْدَانِيُّ اَبُوْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفُ بْنُ اَيُّوْبَ الْهَمْدَانِيُّ الْحَنَفِيُّ الْجَامِعُ بَيْنَ الطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ، صَاحِبُ الْمَقَامَاتِ الْفَاخِرَةِ الْعَلِيَّةِ الْمَعْرُوْفَةِ الْمَشْهُوْرَةِ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ عَنْ خَمْسٍ وَّتِسْعِيْنَ سَنَةً۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ السَّعِيْدُ الصَّدْرُ الشَّهِيْرُ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْعَالِيَةِ الشَّهِيْرَةِ الْجَلِيْلَةِ، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ جَارُ اللّٰهِ الزَّمَخْشَرِيُّ۔ قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْاَثِيْرِ هُوَ اَبُوالْقَاسِمِ مَحْمُوْدُ بْنُ عُمَرَ الزَّمَخْشَرِيُّ الْخَوَارَزْمِيُّ الْحَنَفِيُّ مَذْهَبًا، صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْعَجِيْبَةِ وَالتَّاْلِيْفَاتِ الْغَرِيْبَةِ، مِثْلُ الْفَائِقِ فِيْ غَرِيْبِ الْحَدِيْثِ وَالْكَشَّافِ فِيْ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ وَالْمُفَصَّلِ فِي النَّحْوِ وَلَهُ الْيَدُ الْبَاسِطَةُ وَاللِّسَانُ الْفَصِيْحُ فِيْ عُلُوْمِ الْاَدَبِ وَاِلَيْهِ انْتَهَتْ هٰذِهِ الْفَضَائِلُ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ۔ قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ عَاشَ اَحَدًا وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً مُّتْقِنًا فِي التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالنَّحْوِ وَاللُّغَةِ وَالْبَيَانِ اِمَامَ عَصْرِهٖ فِيْ فُنُوْنِهٖ وَلَهُ التَّصَانِيْفُ الْبَدِيْعَةُ الْكَثِيْرَةُ الْمُمْدُوْحَةُ الشَّهِيْرَةُ۔ عَدَّ بَعْضُهُمْ مِنْهَا نَحْوَ ثَلَاثِيْنَ مُصَنَّفًا فِي التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالدِّرَايَةِ وَعِلْمِ الْفَرَائِضِ وَالنَّحْوِ وَالْفِقْهِ وَاللُّغَةِ وَالْاَمْثَالِ وَالْاُصُوْلِ وَالْعَرُوْضِ وَالشِّعْرِ۔ وَكَانَ شُرُوْعُهٗ فِيْ تَاْلِيْفِ الْمُفَصَّلِ فِيْ غُرَّةِ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَغَ مِنْهُ فِيْ غُرَّةِ مُحَرَّمِ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَخَمْسِ مِائَةٍ۔ وَكَانَ قَدْ جَاوَرَ بِمَكَّةَ زَمَانًا فَصَارَ يُقَالُ لَهٗ

جَارُ اللّٰهِ لِذَا الِكَ حَتّٰى صَارَ هٰذَا اللَّقَبُ عَلَمًا عَلَيْهِ. وَكَانَتْ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ سَاقِطَةً وَكَانَ يَمْشِيْ فِيْ خَشَبٍ وَكَانَ سَبَبُ سُقُوْطِهَا اَنَّهٗ اَصَابَهٗ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ بَرْدٌ شَدِيْدٌ وَثَلْجٌ كَثِيْرٌ اِنْتَهٰى. قُلْتُ قُدَمَاءُ الْمُعْتَزِلَةِ اِنْتَحَلُوْا مَذْهَبَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَتَفَقَّهُوْا عَلٰى ذَالِكَ كَمَا فِيْ شَرْحِ الْمَوَاقِفِ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ قُدْوَةُ الْاَنَامِ الشَّيْخُ بُرْهَانُ الدِّيْنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ الصِّدِّيْقِيُّ الْمُرْغِيْنَانِيُّ صَاحِبُ الْكَرَامَاتِ وَالْمَقَامَاتِ مُصَنِّفُ الْهِدَايَةِ فِي الْفِقْهِ الَّتِيْ لَمْ تَكْتَحِلْ عَيْنُ الزَّمَانِ بِمِثْلِهَا. اِشْتَغَلَ اَئِمَّةُ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ بِشَرْحِهَا وَحَلِّهَا وَنَعْتِهَا. لَطَائِفُ اَسْرَارِهٖ تَحْتَ الْاِشَارَةِ مَحْجُوْبَةٌ وَدَقَائِقُهَا مَسْتُوْرَةٌ. مَاتَ بِسَمَرْقَنْدَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ. وَمِنْهُمْ اَبُو الْفَضْلِ التُّرْكُسْتَانِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِالْعِرَاقِ وَمُدَرِّسُ مُسْنَدِ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مَاتَ سَنَةَ عَشْرٍ وَّسِتِّ مِائَةٍ، كَذَا فِيْ تَارِيْخِ الْيَافِعِيِّ. قُلْتُ مَسَانِيْدُ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ الَّتِيْ رَوَاهَا اَكْثَرُ الْاَئِمَّةِ كَثِيْرَةٌ وَقَدْ جَمَعَ مِنْهَا بَعْضُ الْاَفَاضِلِ خَمْسَةَ عَشَرَ مُسْنَدًا وَّجَعَلَهَا مُسْنَدًا وَّاحِدًا مَعَ حَذْفِ الْاَسَانِيْدِ وَاَضَافَ اِلَيْهَا بَعْضَ مَنَاقِبِهٖ وَذَكَرَ جَمْعًا مِّنْ شُيُوْخِهٖ فَالْمُسْنَدُ الْاَوَّلُ نُسْخَةُ اَبِيْ يُوْسُفَ، وَالْمُسْنَدُ الثَّانِيْ نُسْخَةُ مُحَمَّدٍ وَالثَّالِثُ اَيْضًا لَهٗ وَهُوَ الْاٰثَارُ وَالْمُسْنَدُ الرَّابِعُ كَمُسْنَدِ الْخَامِسِ لِلْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ وَالْمُسْنَدُ السَّادِسُ لِلْحَارِثِيِّ وَالْمُسْنَدُ السَّابِعُ لِابْنِ خُسْرُوٍ وَالْمُسْنَدُ الثَّامِنُ لِابْنِ الْمُظَفَّرِ وَالْمُسْنَدُ التَّاسِعُ لِلْاَشْنَانِيِّ وَالْمُسْنَدُ الْعَاشِرُ لِطَلْحَةَ وَالْمُسْنَدُ الْحَادِيْ لِابْنِ الْقَاضِي الْمَرْشَانِيِّ وَالْمُسْنَدُ الثَّانِيْ عَشَرَ لِابْنِ خَلِيٍّ وَالْمُسْنَدُ الثَّالِثُ عَشَرَ لِابْنِ اَبِي الْعَوَّامِ وَالْمُسْنَدُ الرَّابِعُ عَشَرَ لِابْنِ عَدِيٍّ وَالْمُسْنَدُ الْخَامِسُ عَشَرَ لِاَبِيْ نُعَيْمٍ الْاَصْبَهَانِيِّ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ اَبُو الْفَتْحِ نَاصِرُ بْنُ اَبِي الْمَكَارِمِ الْمُطَرِّزِيُّ الْفَقِيْهُ النَّحْوِيُّ الْاَدِيْبُ الْحَنَفِيُّ الْخَوَارِزْمِيُّ. قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَتْ لَهٗ مَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ فِي النَّحْوِ وَاللُّغَةِ وَالشِّعْرِ وَاَنْوَاعِ الْاَدَبِ، قَرَءَ عَلٰى جَمَاعَةٍ وَّسَمِعَ الْحَدِيْثَ مِنْ طَائِفَةٍ وَكَانَ دَاْسًا فِي الْاِعْتِزَالِ دَاعِيًا اِلَيْهِ مُنْتَحِلًا مَّذْهَبَ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْفُرُوْعِ فَصِيْحًا نَاصِلًا فِي الْفِقْهِ لَهٗ عِدَّةُ تَصَانِيْفَ نَافِعَةٌ مِنْهَا شَرْحُ الْمَقَامَاتِ لِلْحَرِيْرِيِّ وَعَلٰى دِيْبَاجَتِهٖ مُفِيْدٌ مُحَصِّلٌ لِلْمَقْصُوْدِ وَلَهٗ كِتَابُ

Marfat.com

الْمُغْرِبِ تَكَلَّمَ فِي الْأَلْفَاظِ الَّتِي يَسْتَعْمِلُهَا الْفُقَهَاءُ مِنَ الْغَرِيبِ وَهُوَ لِلْحَنَفِيَّةِ
بِمَنْزِلَةِ كِتَابِ الْأَزْهَرِيِّ لِلشَّافِعِيِّ. وَمَا قَصَّرَ فِيهِ فَإِنَّهُ أَتَى جَامِعًا لِلْمَقَاصِدِ
وَلَهُ غَيْرُ ذَلِكَ، وَانْتَفَعَ النَّاسُ بِهِ وَبِكُتُبِهِ، وَدَخَلَ بَغْدَادَ حَاجًّا وَجَرَى
لَهُ هُنَاكَ مَبَاحِثُ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَيُقَالُ إِنَّهُ كَانَ يُخَاوِرُ مَعَ خَلِيفَةَ
الزَّمَخْشَرِيِّ وَالْمُطَرِّزِيِّ نِسْبَةً إِلَى مَنْ يُطَرِّزُ الثِّيَابَ وَيَرْقُمُهَا إِمَّا هُوَ أَوْ أَحَدُ
آبَائِهِ. انْتَهَى. مَاتَ سَنَةَ عَشْرٍ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْمَحْبُوبِيُّ الْفَقِيهُ
جَمَالُ الدِّينِ، مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الزَّاهِدُ
الْفَقِيهُ الْعَابِدُ مَوْلَانَا جَمَالُ الدِّينِ الْكَبِيرُ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ
وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ بَقِيَّةُ السَّلَفِ جَمَالُ الدِّينِ أَحْمَدُ الْحَصِيرِيُّ. وَفِي
فَصْلِ الْخِطَابِ، هُوَ مَدْفُونٌ فِي مَقْبَرَةِ دِمَشْقَ وَكَانَ أُسْتَاذَ مُلُوكِ الشَّامِ. وَكَانَ
افْتِتَاحُهُ إِمْلَاءَ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ عِنْدَ مَشْهَدِ بُرَيْدَةَ وَالْحَكَمِ صَاحِبَيْ
رَسُولِ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اخْتِتَامِ كِتَابِ شَرْحِ الْمَبْسُوطِ لِلشَّيْخِ
الْإِمَامِ الْأَجَلِّ الزَّاهِدِ شَمْسِ الْأَئِمَّةِ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَهْلٍ السَّرَخْسِيِّ فِي
يَوْمِ الْأَحَدِ لِعِشْرِينَ مِنَ الشَّهْرِ الْمُبَارَكِ رَجَبَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَ
الْمُمْلِي الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ نَاصِحُ الْأُمَّةِ حَافِظُ الدِّينِ الْبُخَارِيُّ. وَمِنْهُمْ
سُلْطَانُ الشَّامِ الْمَلِكُ الْكَامِلُ شَرَفُ الدِّينِ عِيسَى بْنُ أَيُّوبَ شَارِحُ الْجَامِعِ الْكَبِيرِ لِمُحَمَّدِ
بْنِ حَسَنٍ صَاحِبِ كِتَابِ الْمَنَاقِبِ لِلْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ، مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ
مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ كَمَالُ الدِّينِ مَحْمُودُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَصِيرِيُّ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِالشَّامِ
مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ شَمْسُ
الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّتَّارِ الْكُرْدُرِيُّ، مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ وَسِتِّ
مِائَةٍ عَنْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً. وَمِنْهُمُ الْفَقِيهُ أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَيْدِيُّ الْحَنَفِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ، كَانَ إِمَامًا فِي فَنِّ الْخِلَافِ وَهُوَ أَوَّلُ
مَنْ أَفْرَدَهُ بِالتَّصْنِيفِ وَمَنْ تَقَدَّمَهُ كَانَ يَمْزِجُهُ، وَمِنْ تَصَانِيفِهِ أَيْضًا كِتَابُ النَّفَائِسِ
اخْتَصَرَهُ شَمْسُ الدِّينِ أَحْمَدُ الشَّافِعِيُّ وَسَمَّاهُ عَرَائِسَ النَّفَائِسِ، وَكَانَ كَرِيمَ الْأَخْلَاقِ
كَثِيرَ التَّوَاضُعِ طَيِّبَ الْمُعَاشَرَةِ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ

Marfat.com

عِيْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ كَجَا اَبُو الرُّوْحِ سَيْفُ الدِّيْنِ الْحَلَبِيُّ ثُمَّ الْبَعْلَبَكِّيُّ الْحَنَفِيُّ. قَالَ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ مُقْرِئٌ مُجَوِّدٌ مَاهِرٌ بَدَاءَ السَّبْعَ بِحَلَبَ عَلَى الشَّيْخِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَاسِيِّ وَ بِدِمَشْقَ عَلَى السَّخَاوِيِّ سَنَةَ سِتٍّ وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ سِتِّ مَائَةٍ وَ تَوَلّٰى يَعْلَبَكَّ فَاَقْرَدَبِهَا وَ قَرَءَ عَلَيْهِ يُوْنُسُ بْنُ يُوْنُسَ الطُّنْبُوْرِيُّ وَ بَقِيَ اِلٰى مَا بَعْدَ تِسْعِيْنَ وَ سِتِّ مَائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَاسِيُّ. قَالَ فِيْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ اِمَامٌ كَبِيْرٌ اُسْتَاذٌ كَامِلٌ عَلَّامَةٌ. وُلِدَ بِفَاسَ بَعْدَ ثَمَانِيْنَ وَ خَمْسِ مِائَةٍ، قَرَءَ عَلٰى اَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ سَعِيْدٍ الشَّافِعِيِّ وَ اَبِيْ مُوْسَى بْنِ عِيْسَى الْمُقَدَّسِيِّ عَنْ قِرَاءَتِهِمَا عَلَى الشَّاطِبِيِّ وَ عَلَى الْقَاضِيْ يُوْسُفَ بْنِ رَافِعٍ وَ تَفَقَّهَ عَلٰى مَذْهَبِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ الذَّهَبِيُّ كَانَ اِمَامًا مُتْقِنًا ذَكِيًّا وَّاسِعَ الْعِلْمِ بَصِيْرًا بِالْقِرَاءَةِ وَ عِلَلِهَا مَشْهُوْدِهَا وَ شَاذِّهَا خَبِيْرًا بِاللُّغَةِ، مَلِيْحَ الْكِتَابَةِ وَافِرَ الْفَضَائِلِ. مُوَطَّأَ الْاَكْنَافِ كَثِيْرَ الدِّيَانَةِ مُحْتَشِمًا، اِنْتَهَتْ اِلَيْهِ رِيَاسَةُ الْقُرَّاءِ بِبَلْدَةِ حَلَبَ، اَخَذَ عَنْهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ مِنْهُمُ الشَّيْخُ بَهَاءُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ نَحَّاسٍ وَ الشَّيْخُ عَلِيُّ بْنُ الْمُنَجَّى وَ الشَّيْخُ بَدْرُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ التَّاوَنِيُّ وَ النَّاصِحُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ يُوْسُفَ وَ جَمَالُ الدِّيْنِ الظَّاهِرِيُّ وَ حَافِظٌ وَّ غَيْرُهُ. وَ شَرَحَهُ الشَّاطِبِيَّةَ فِيْ غَايَةِ الْحُسْنِ وَ كَانَ مِمَّنْ يَعْرِفُ الْكَلَامَ عَلٰى طَرِيْقَتِهِ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ الْاَشْعَرِيُّ. تُوُفِّيَ اَحَدَ الثَّابِيْنِ سَنَةَ سِتٍّ وَّ خَمْسِيْنَ وَ سِتِّ مَائَةٍ، وَ كَانَ جَنَازَتُهُ مَشْهُوْدَةً. وَ مِنْهُمُ الْمُحَقِّقُ الْكَامِلُ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الْقَاهِرِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ النَّارِفِيُّ الْحَلَبِيُّ الْحَنَفِيُّ. قَالَ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ اُسْتَاذٌ مَّاهِرٌ مُحَقِّقٌ كَامِلٌ وُلِدَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَ سِتِّ مِائَةٍ بِقَرْيَةِ نَادِفَ وَ لَزِمَ الْاِمَامَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْفَاسِيَّ حَتّٰى تَفَقَّهَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ وَ عِلَلَهَا وَ سَمِعَ مِنْهُ الْكَثِيْرَ وَ مِنَ الصَّاحِبِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَاقِيْ الصَّفَّارِ ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلٰى مِصْرَ ثُمَّ اَخَذَ اِتِّشَادَ الْحَافِ وَ اَخَذَ الشَّاطِبِيَّةَ عَنِ ابْنِ الْاَذْرَقِ وَ اسْتَشْهَرَ بِالْاِتْقَانِ وَ اَقْرَاءَ النَّاسَ دَهْرًا وَّ اَحْكَمَ الْعَرَبِيَّةَ وَ شَارَكَ اللُّغَةَ وَ الْحَدِيْثَ وَ قَدِمَ دِمَشْقَ بَعْدَ ثَمَانِيْنَ فَسَمِعَ مِنَ الْاِمَامِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ اَقْرَاءَ جَمَاعَةً ثُمَّ انْتَقَلَ اِلَى الْحَمَّادِ فَاَقْرَءَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ. قَالَ الذَّهَبِيُّ حَضَرْتُ عِنْدَهُ وَ كَتَبْتُ عَنْهُ وَ لَمْ اَنْشَطْ لِلْجَمْعِ عَلَيْهِ وَ كَانَ حَاذِقًا بِالْفَنِّ ثُمَّ انْتَقَلَ اِلٰى حَمَّادٍ يَقْرَءُ بِهِمَا وَ يُدَارِسُ اِلٰى اَنْ تُوُفِّيَ فِيْ رَمَضَانَ سَنَةَ

Marfat.com

خَمْسٍ وَّتِسْعِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ الْعَارِفُ مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ فَضْلِ الْمَعْرُوْفُ بِمَوْلَانَا جَمَالِ الدِّيْنِ السَّانْجِيُّ الْفَقِيْهُ الْحَنَفِيُّ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ۔ كَذَا فِيْ فَصْلِ الْخِطَابِ۔ وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ الْاَدِيْبُ الْفَقِيْهُ النَّجِيْبُ الْمُحَدِّثُ الْمُفِيْدُ الشَّيْخُ الْجَلِيْلُ الْاِمَامُ الرَّبَّانِيُّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّغَانِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْكَثِيْرَةِ الشَّهِيْرَةِ، مِنْهَا مَشَارِقُ الْاَنْوَارِ وَمَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ وَالْعُبَابُ وَاللُّبَابُ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ مِنْ ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً بِبَغْدَادَ۔ مَاتَ ثُمَّ نُقِلَ اِلٰى مَكَّةَ الْمُحَرَّمَةِ وَسَنَةِ۔ وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الْوَجِيْهُ بَدْرُ الدِّيْنِ الْكُرْدَرِيُّ مَاتَ سَنَةَ اَحَدٍ وَّخَمْسِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ الْمُؤَرِّخُ اَبُو الْمُظَفَّرِ يُوْسُفُ التُّرْكِيُّ الْحَنَفِيُّ، سِبْطُ ابْنِ الْجَوْزِيِّ صَاحِبُ التَّفْسِيْرِ وَشَرْحِ الْجَامِعِ وَمَقَامَاتِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَتَارِيْخِ مَرَّاتِ الزَّمَانِ، مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْجَلِيْلُ اَبُو الْحُسَيْنِ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمُعْطِيْ بْنِ عَبْدِ النُّوْرِ الزَّوَاوِيُّ الْفَقِيْهُ الْحَنَفِيُّ النَّحْوِيُّ صَاحِبُ الْاَلْفِيَّةِ۔ وَاَقْرَاءَ الْعَرَبِيَّةَ وَاَقَامَ بِدِمَشْقَ ثُمَّ بِمِصْرَ وَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَتُوُفِّيَ بِمِصْرَ وَكَانَ اَحَدَ اَئِمَّةِ عَصْرِهٖ فِي النَّحْوِ وَاللُّغَةِ اِشْتَغَلَ عَلَيْهِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ وَانْتَفَعُوْا بِهٖ وَصَنَّفَ تَصَانِيْفَ مُفِيْدَةً، تُوُفِّيَ بِهَا سَنَةَ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَدُفِنَ تُرْبَ تُرْبَةِ الْاِمَامِ الشَّافِعِيِّ وَقَبْرُهٗ هُنَالِكَ ظَاهِرٌ وَالزَّوَاوِيُّ نِسْبَةٌ اِلٰى زُوَاوَةَ وَهِيَ قَبِيْلَةٌ كَثِيْرَةٌ بِظَاهِرِ بِجَايَةَ، مِنْ اَعْمَالِ اَفْرِيْقِيَّةَ ذَاتُ بُطُوْنٍ وَّاَفْخَاذٍ، كَذَا فِيْ تَارِيْخِ الْيَافِعِيِّ۔ وَمِنْهُمُ الْعَالِمُ الْكَامِلُ اَبُو الْبَرَكَاتِ الْمُبَارَكُ بْنُ اَبِي الْفَتْحِ الْمُلَقَّبُ بِابْنِ الْمُسْتَوْفِي الْحَنَفِيُّ الْاَرْبَلِيُّ۔ قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ رَئِيْسًا جَلِيْلَ الْقَدْرِ كَثِيْرَ التَّوَاضُعِ وَاسِعَ الْكَرَمِ، لَمْ يَصِلْ اِلَى اَرْبَلَ اَحَدٌ مِّنَ الْفُضَلَاءِ اِلَّا وَبَادَرَ اِلٰى زِيَارَتِهٖ وَحَمَلَ اِلَيْهِ مَا يَلِيْقُ بِحَالِهٖ وَيَقْرُبُ اِلٰى قَلْبِهٖ بِكُلِّ طَرِيْقٍ، خُصُوْصًا اَرْبَابُ الْاَدَبِ، فَقَدْ كَانَ شَوْقُهُمْ لَدَيْهِ نَافِعًا وَّكَانَ جَمَّ الْفَضَائِلِ عَارِفًا بِعِدَّةِ فُنُوْنٍ، مِنْهَا الْحَدِيْثُ وَعُلُوْمُ الرِّجَالِ وَجَمِيْعُ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ، وَكَانَ اِمَامًا فِيْهِ وَكَانَ مَاهِرًا فِيْ فُنُوْنِ الْاَدَبِ مِنَ النَّحْوِ وَاللُّغَةِ وَالْعَرُوْضِ وَالْقَوَافِيْ وَعِلْمِ الْمَعَانِيْ وَاَشْعَارِ الْعَرَبِ وَاَخْبَارِهَا وَاَيَّامِهَا وَوَقَائِعِهَا وَاَمْثَالِهَا وَكَانَ بَارِعًا فِيْ عِلْمِ الدِّيْوَانِ وَحِسَابِهٖ وَضَبْطِ قَوَانِيْنِهٖ عَلَى الْاَوْضَاعِ الْمُعْتَبَرَةِ عِنْدَهُمْ۔

Marfat.com

اَلَّفَ تَارِيْخًا فِيْ اَرْبَعِ مُجَلَّدَاتٍ وَلَهٗ كِتَابٌ تَكَلَّمَ فِيْهِ عَلٰى اَبْيَاتِ الْمُفَصَّلِ مَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْفَقِيْهُ حَافِظُ الدِّيْنِ الْبُخَارِيُّ الصَّغِيْرُ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الْاِمَامُ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ السَّاعَاتِيِّ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ۔ قَالَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الذَّكَاءِ وَالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ الْخَطِّ، لَهٗ مُصَنَّفَاتٌ فِي الْفِقْهِ وَاُصُوْلِهٖ وَفِي الْاَدَبِ مُجَادَلَةٌ مُفِيْدَةٌ وَكَانَ مُدَرِّسًا بِطَائِفَتِهِ الْحَنَفِيَّةِ بِالْمُسْتَنْصِرِيَّةِ فِيْ بَغْدَادَ وَمَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ بُرْهَانُ الدِّيْنِ مُحَمَّدٌ النَّسَفِيُّ الْمُتَكَلِّمُ الْحَنَفِيُّ، مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَمَانِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَمِنْهُمُ الْمَلِكُ النَّاصِرُ دَاوٗدُ بْنُ مُعَظَّمِ بْنِ الْعَادِلِ صَاحِبُ الْكَرَكِ، اَجَازَ لَهٗ مُؤَيِّدُ الدِّيْنِ وَسَمِعَ بِبَغْدَادَ وَكَانَ حَنَفِيًّا فَاضِلًا مُنَاظِرًا ذَكِيًّا بَصِيْرًا بِالْاَدَبِ بَلِيْغَ النَّظْمِ مَلَكَ دِمَشْقَ بَعْدَ اَبِيْهِ ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْهُ عَمُّهُ الْاَشْرَفُ فَتَحَوَّلَ اِلٰى مَدِيْنَةِ الْكَرَكِ وَمَلَكَهَا اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّكَانَ جَوَادًا مُمَدَّحًا، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّخَمْسِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ۔ كَذَا فِيْ تَارِيْخِ الْيَافِعِيِّ۔ وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الْعُمَرُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ هِلَالٍ الْاَرْدَبِيُّ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الْوَرِعُ اَبُو الْعَلَاءِ مَحْمُوْدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْبُخَارِيُّ الْحَنَفِيُّ مَاتَ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ سَنَدُ الْمُحَقِّقِيْنَ وَبُرْهَانُ الْمُدَقِّقِيْنَ قُطْبُ الدِّيْنِ مَحْمُوْدُ بْنُ ضِيَاءِ الدِّيْنِ الشِّيْرَازِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْكَثِيْرَةِ وَالتَّوَالِيْفِ الشَّهِيْرَةِ فِيْ فُنُوْنِ الْعُلُوْمِ مِنَ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ تَلْمِيْذُ الْمُحَقِّقِ الطُّوْسِيِّ، مَاتَ بِتَبْرِيْزَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَسَبْعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْمُسْنِدُ الْعَالِمُ كَمَالُ الدِّيْنِ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْحَلَبِيُّ ابْنُ النَّحَّاسِ الْحَنَفِيُّ سَمِعَ ابْنَ يَعِيْشَ وَابْنَ مُهْرَةَ وَابْنَ رَوَاحَةَ، مَاتَ سَنَةَ عَشْرٍ وَّسَبْعِ مِائَةٍ فِيْ دِمَشْقَ عَنْ بِضْعٍ وَّسَبْعِيْنَ اَوْ ثَمَانِيْنَ كَذَا ذَكَرَهُ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ قَاضِي الْقُضَاةِ الْحَنَفِيُّ الْبَارِعُ الْعَلَّامَةُ الْمُنَاظِرُ، يُضْرَبُ بِذَكَائِهٖ وَمُنَاظَرَتِهٖ الْمَثَلُ، كَانَ اِمَامًا بَارِعًا مُتْقِنًا خَرَّجَ بِهِ الْاَصْحَابُ يُعْرَفُ الْمَذْهَبَيْنِ الْحَنَفِيَّ وَالشَّافِعِيَّ اَقْرَءَهُمَا وَصَنَّفَ فِيْهِمَا، وَاَمَّا الْاُصُوْلُ وَالْمَعْقُوْلُ فَتَفَرَّدَ وَفِيْهِمَا بِالْاِمَامَةِ، وَلَهٗ تَصَانِيْفُ مِنْهَا شَرْحُ الْغَايَةِ فِي الْفِقْهِ الشَّافِعِيِّ وَشَرْحُ مِنْهَاجِ الْبَيْضَاوِيِّ وَشَرْحُ الْمِصْبَاحِ

Marfat.com

وَالْاَمَالِیْ وَالتَّعَالِیْقِ وَدُلِّیَ بِتَبْرِیْزَ وَاَعْمَالِهَا اِلٰی اَنْ تُوُفِّیَ۔ وَکَانَ اُسْتَاذَ الْاُسْتَاذِیْنَ فِیْ وَقْتِهٖ، تُوُفِّیَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ شَمْسُ الدِّیْنِ مُحَمَّدٌ الْحَنَفِیُّ شَیْخُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرَبِیَّةِ، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّتِسْعِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمْ قَاضِی الْقُضَاةِ اَشْرَفُ الدِّیْنِ اَحْمَدُ الْحَنَفِیُّ۔ قَالَ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِیُّ کَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ اُسْتَاذًا، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّسَبْعِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الشَّیْخُ الْمُحَقِّقُ الْفَقِیْهُ الْحَنَفِیُّ فَخْرُ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عُثْمَانُ بْنُ عَلِیٍّ الزَّیْلَعِیُّ صَاحِبُ التَّبْیِیْنِ شَرْحِ الْکَنْزِ وَغَیْرِهٖ، مَاتَ بِالْقَاهِرَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ حَاوِی الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ، عُبَیْدُ اللّٰهِ صَدْرُ الشَّرِیْعَةِ صَاحِبُ التَّنْقِیْحِ وَالتَّوْضِیْحِ وَشَرْحِ الْوِقَایَةِ وَغَیْرِهَا مِنَ التَّصَانِیْفِ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ سَبْعٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الصَّلَاحِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصْرِیُّ تَقِیُّ الْمَعْرُوْفُ بِالْحَرِیْرِیِّ۔ قَالَ فِیْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ مُقْرِئٌ لَا بَاْسَ بِهٖ، وَلَهٗ بَعِیْدُ الْعِشْرِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ وَقَرَءَ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعَ عَلَی الشَّیْخِ اِبْرَاهِیْمَ الْعَسْکَرِیِّ وَسَمِعَ الْمُؤَطَّاَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَلِیَ اِمَامَ الْمَدْرَسَةِ الضَّرْغَتْمِشِیَّةِ وَبَاشَرَ الْقَضَاءَ تَصَدَّرَ لِلْاِقْرَاءِ، وَمَاتَ بَعْدَ ثَمَانِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ اَوْ قَرِیْبَ سَنَةِ تِسْعِیْنَ فِیْمَا اَظُنُّ۔ وَمِنْهُمُ الشَّیْخُ الْمُقْرِئُ بَدْرُ الدِّیْنِ الْحَنَفِیُّ اُسْتَاذُ الْعَلَّامَةِ الْجَزَرِیِّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّسَبْعِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْفَقِیْهُ الْکَبِیْرُ اُسْتَاذُ الْعُلَمَاءِ مَوْلَانَا حَمِیْدُ الدِّیْنِ الشَّاشِیُّ الْحَنَفِیُّ، مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ اَحَدٍ وَّثَمَانِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الشَّیْخُ الْمُکَرَّمُ الْمُعَظَّمُ الْهَادِیْ زَیْنُ الدِّیْنِ اَبُوْ بَکْرٍ التَّایْبَادِیُّ الْحَنَفِیُّ الْوَلِیُّ الشَّهِیْرُ الَّذِیْ قَالَ فِیْهِ قُطْبُ الْاَوْلِیَاءِ الشَّیْخُ بَهَاءُ الدِّیْنِ النَّقْشْبَنْدُ اَنَّهٗ وَصَلَ بِطَرِیْقِ الْعِلْمِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ حُکِیَ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ وَمِنْهُمُ الْعَالِمُ الْکَامِلُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْحَنَفِیُّ الزَّبِیْدِیُّ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَمَانِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ بْنُ طَاهِرٍ الْحَلَبِیُّ الْحَنَفِیُّ الشَّهِیْرُ بِابْنِ حَبِیْبٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَمَانِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْفَقِیْهُ ابْنُ الرَّمْنِیِّ صَاحِبُ عَالَمٍ مُدَرِّسٌ، اَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الشَّیْخِ صَدْرِ الدِّیْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مَنْصُوْرٍ وَبَرَعَ فِیْهِ وَشَارَکَ فِی الْعُلُوْمِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی الْقِرَاءَةِ وَهُوَ کَبِیْرٌ۔ تُوُفِّیَ شَهْرَ ذِی الْحِجَّةِ سَنَةَ اَحَدٍ وَّثَمَانِ مِائَةٍ کَهْلًا بِخَطِّ الشِّبْلِیَّةِ وَدُفِنَ بِالْقُرْبِ

مِنْ جَامِعِ الْاَقْرَاءِ۔ وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ قَالَ الْجَزَرِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَیْخُنَا الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ شَمْسُ الدِّیْنِ بْنُ الصَّائِغِ الْحَنَفِیُّ۔ سَاَلْتُ عَنْ مَّوْلِدِهٖ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ سَنَةُ اَرْبَعٍ وَّسَبْعِ مِائَةٍ بِالْقَاهِرَةِ۔ وَقَرَءَ الْقِرَاءَةَ اِفْرَادًا وَّجَمْعًا لِلسَّبْعَةِ وَالْعَشَرَةِ عَلَی الشَّیْخِ تَقِیِّ الدِّیْنِ الصَّائِغِ بَعْدَ الشَّیْخِ مُحَمَّدِ الْمِصْرِیِّ ثُمَّ الْعَرَبِیَّةَ عَلَی الشَّیْخِ ابْنِ حَیَّانَ وَاَخَذَ الْمَعَانِیَ وَالْبَیَانَ عَنِ الشَّیْخِ عَلَاءِ الدِّیْنِ الْقُوْنَوِیِّ وَالْقَاضِیْ جَلَالِ الدِّیْنِ الْقَزْوِیْنِیِّ وَاَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الْقَاضِیْ بُرْهَانِ الدِّیْنِ وَمَهَرَ فِی الْعُلُوْمِ وَدَقَّقَ وَتَقَدَّمَ فِی الْاٰدَابِ وَلَمْ یَکُنْ فِیْ زَمَنِهٖ حَنَفِیٌّ اَجْمَعَ مِنْهُ عِلْمًا وَّفَضْلًا وَّتَدْقِیْقًا وَّ فَهْمًا وَّ تَقْرِیْرًا وَّاٰدَابًا، وَرَحَلَ اِلٰی دِمَشْقَ فَسَمِعَ اَنَّهٗ تُوُفِّیَ فِیْ ثَمَانٍ وَّ سَبْعِ مِائَةٍ۔ وَلَمْ یُخْلَقْ بَعْدَهٗ مِثْلُهٗ وَدَرَسَ فِیْ عِدَّةِ اَمَاکِنَ وَوَلِیَ اِفْتَاءَ دَارِ الْعَدْلِ ثُمَّ قَضَاءَ الْعَسْکَرِ۔ وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ الْکَامِلُ مُحَسِّنُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الزَّنْجَبِیْلِیُّ الدِّمَشْقِیُّ الْحَنَفِیُّ النَّقِیْبُ مُدَرِّسُ الزَّنْجَبِیْلِیَّةِ وَلِیَ الْمَشْیَخَةَ الْکُبْرٰی بِالْعَادِلِیَّةِ بِدِمَشْقَ وَاَقْرَءَ بِهَا وَقَرَءَ عَلَیْهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَانِ وَلَمْ یُکْمِلْ وَتُوُفِّیَ سَنَةَ بِضْعٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ وَّمَوْلِدُهٗ بَعْدَ سِتِّیْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ مَوْلَانَا شَمْسُ الدِّیْنِ الْاَنْصَارِیُّ الْحَنَفِیُّ صَاحِبُ التَّصَانِیْفِ مِنْهَا کِتَابٌ فِیْ اُصُوْلِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَکِتَابٌ کَذَا فِیْ تَارِیْخِ مُشَاهِدَاةِ الْاَصْفِیَاءِ، مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِیْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الشَّیْخُ الزَّاهِدُ اَبُوْ یَزِیْدَ النَّوْرَانِیُّ مَاتَ بِهَا سَنَةَ اثْنَیْنِ وَسِتِّیْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ، وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ مُیَارَکْ شَاهْ الْقَاهِرِیُّ الْحَنَفِیُّ صَاحِبُ التَّصَانِیْفِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَیْنِ وَسِتِّیْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ سَنَةَ الْمُحَقِّقِیْنَ وَسَیِّدُ الْمُدَقِّقِیْنَ السَّیِّدُ شَرِیْفُ الْجُرْجَانِیُّ نَزِیْلُ سَمَرْقَنْدَ الْحَنَفِیُّ النَّقْشَبَنْدِیُّ، کَذَا سَمِعْتُ مِنْ بَعْضِ الثِّقَاتِ وَلَهٗ شَرْحُهٗ عَلَی السِّرَاجِیَّةِ عَلٰی فِقْهِ الْحَنَفِیَّةِ مَعَ الْبَرَاهِیْنِ۔ الْمُؤَیَّدَةِ لِلْمَذْهَبِ لَا کَتَدْوِیْحِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِیِّ وَاِنَّهٗ وَاِنْ کَانَ شَرْحًا لِاُصُوْلِ الْحَنَفِیَّةِ لٰکِنَّهٗ تَاْیِیْدٌ لِمَذْهَبِ الشَّافِعِیَّةِ مِنَ التَّعَرُّضِ لِلْاَدِلَّةِ الْحَنَفِیَّةِ وَهُوَ دَلِیْلٌ وَاضِحٌ عَلٰی کَوْنِ الشَّارِحِ شَافِعِیًّا وَذَالِكَ لَا یَخْفٰی عَلَی النَّاظِرِ فِی الْکِتَابَیْنِ۔ وَکَذَا لِكَ مَا وَقَعَ فِیْ ذَالِكَ، وَقَدْ تُوُفِّیَ الْعَلَّامَةُ سَعْدُ الدِّیْنِ مَسْعُوْدُ بْنُ عُمَرَ التَّفْتَازَانِیُّ عَنْ سَبْعِیْنَ سَنَةً بِسَمَرْقَنْدَ سَنَةَ اثْنَیْنِ وَتِسْعِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ

Marfat.com

وَتُوُفِّيَ الْعَلَّامَةُ سَنَدُ الْمُحَقِّقِيْنَ بِشِيْرَازَ سَنَةَ سِتَّ عَشَرَةَ وَثَمَانِ مِائَةٍ۔ وَ
فَضَائِلُ السَّيِّدِ الْمُحَقِّقِ اَشْهَرُ مِنْ اَنْ تُذْكَرَ وَنَوَالِيْفُهُ الْاَنِيْقَةُ الْبَلِيْغَةُ فِيْ فُنُوْنِ الْعُلُوْمِ
مِنَ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ وَالْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ وَاللُّغَةِ وَالْعَرَبِيَّةِ وَالْبَيَانِ وَالْاَدَبِيَّةِ
اَظْهَرُ مِنْ اَنْ تَخْفٰى جَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُحَصِّلِيْنَ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ ثُمَّ رَاَيْتُ فِيْ
طَبَقَاتِ الْحَنَفِيَّةِ فِيْ مَنَاقِبِهٖ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَيَنْكَشِفُ كَوْنُهٗ حَنَفِيًّا مُسْلِمًا، فَاَوْرَدْتُ
فَصْلًا مِنْهَا تَتْمِيْمًا لِلْفَائِدَةِ۔ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَهٗ مُؤَلَّفَاتٌ كَثِيْرَةٌ۔ مِنْهَا مَاهُوَ مَشْهُوْرٌ
مُتَدَاوَلٌ وَمِنْهَا مَالَيْسَ بِمُتَدَاوَلٍ وَمِنْهَا تَفْسِيْرُ الزَّهْرَاوَيْنِ وَشَرْحُ فَرَائِضِ السِّرَاجِيَّةِ
وَشَرْحُ الْوِقَايَةِ وَشَرْحُ الْمَوَاقِفِ وَشَرْحُ الْمِفْتَاحِ السَّكَّاكِيِّ وَالتَّذْكِرَةُ لِنَصِيْرِ الطُّوْسِيِّ وَ
الْمُخَمَّنِيَّةُ فِي الْهَيْئَةِ وَشَرْحُ الْكَافِيَةِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَلَهٗ مِنَ الْحَوَاشِيْ حَاشِيَةٌ عَلَى
الْكَشَّافِ وَالْمِشْكٰوةِ وَالْخُلَاصَةُ لِلطِّيْبِيِّ وَالْعَوَارِفُ وَحَاشِيَتُهٗ عَلَى الْهِدَايَةِ فِي الْفِقْهِ۔
وَوَقَفْتُ عَلٰى اَوَائِلِهٖ عَلٰى شَرْحِ التَّجْرِيْدِ لِلْاِصْفَهَانِيِّ وَعَلٰى شَرْحِ الطَّوَالِعِ وَعَلَى الْمَطَالِعِ
وَشَرْحِ الشَّمْسِيَّةِ عَلَى الْقُطْبِ الرَّازِيِّ وَعَلَى الْمُطَوَّلِ وَعَلَى الْمُخْتَصَرِ وَعَلٰى شَرْحِ هِدَايَةِ
الْحِكْمَةِ وَعَلٰى شَرْحِ حِكْمَةِ الْعَيْنِ وَعَلٰى حِكْمَةِ الْاِشْرَاقِ وَعَلَى التُّحْفَةِ وَعَلَى الرَّضِيِّ فِي
النَّحْوِ وَيُقَالُ اِنَّهٗ حَرَّرَ الرَّضِيَّ وَاسْتَخْلَصَهٗ مِنَ الْمُسَوَّدَةِ بَعْدَ اَنْ كَانَ فِيْهِ سُقْمٌ كَثِيْرًا
وَلَهٗ حَاشِيَةٌ عَلٰى شَرْحِ نُقُوْدَ كَارَدَ عَلَى الْمُتَوَسِّطِ وَعَلٰى تَلْخِيْصِ التَّلْخِيْصِ وَعَلٰى عَوَامِلِ
الْجُرْجَانِيِّ وَعَلٰى رِسَالَةِ الْوَضْعِ وَعَلٰى شَرْحِ الْاِشَارَاتِ لِلطُّوْسِيِّ وَعَلَى التَّلْوِيْحِ وَالتَّوْضِيْحِ
وَعَلٰى نِصَابِ الْفَارِسِيَّةِ وَعَلٰى اَشْكَالِ التَّاْسِيْسِ وَعَلٰى شَرْحِ الْعَضُدِ وَعَلٰى تَحْرِيْرِ اُقْلِيْدَسَ
لِلطُّوْسِيِّ وَعَلٰى قَصِيْدَةِ كَعْبِ بْنِ زُهَيْرٍ وَلَهٗ مُقَدِّمَةٌ فِي الصَّرْفِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَجْوِبَةُ
اَسْئِلَةِ السُّلْطَانِ سِكَنْدَرَ صَاحِبِ التَّبْرِيْزِ وَالرِّسَالَةُ الْوُجُوْدِيَّةُ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاُخْرٰى
لِلْوُجُوْدِ فِي الْوُجُوْدِ بِحَسَبِ الْقِسْمَةِ الْعَقْلِيَّةِ، وَاُخْرٰى فِيْ عِلْمِ الْحُرُوْفِ وَاُخْرٰى فِي
الصَّوْتِ وَاُخْرٰى فِيْ عِلْمِ الْاَدْوَارِ وَلَهُ الصُّغْرٰى وَالْكُبْرٰى فِي الْمَنْطِقِ وَهُمَا بِالْفَارِسِيَّةِ
عَرَّبَهُمَا وَلَدُهُ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ وَلَهٗ رِسَالَةٌ فِيْ مَنَاقِبِ خَوَاجَهْ بَهَاءِ الدِّيْنِ النَّقْشَبَنْدِ
وَرِسَالَةُ شُهُبِ الْبَيِّنَةِ فِي الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ (هست نیست) وَالْاُخْرٰى فِي الْاٰفَاقِ
وَالْاَنْفُسِ۔ ذَكَرَ لَهٗ هٰذِهِ الْمُؤَلَّفَاتِ الْحَافِظُ السَّخَاوِيُّ فِي الضَّوْءِ اللَّامِعِ، وَقَالَ كَانَ
اِمَامًا عَلَّامَةً زَاهِدًا وَّعَابِدًا فِي الذَّكَاءِ وَالْفَهْمِ وَطَلَاقَةِ الْعِبَارَةِ شَيْخًا اَبْيَضَ

Marfat.com

الْمُحِبَّةِ يَزْدَادُ فَصَاحَةً وَّبَلَاغَةً وَّعِبَارَتُهُ رَشِيقَةٌ وَمُوَنِّيَةٌ لِطُرُقِ الْمُنَاظِرَةِ وَالْمُبَاحَثَةِ وَالْاِحْتِجَاجِ ذَا عَقْلٍ تَامٍّ وَمُدَاوَمَةٍ عَلَى الْاِشْتِغَالِ وَالْاَشْغَالِ وَابْنُهُ مُحَمَّدٌ شَرَحَ فِي عِدَّةِ عُلُومٍ وَمَاتَ وَلَهُ مَبْلَغُ الْاَرْبَعِيْنَ وَعُمِّرَ وَالِدُهُ اِلٰى اَنْ صَارَ غَالِبُ فُضَلَاءِ الْبِلَادِ مِنْ جَمِيْعِ الْاَقْطَارِ مِنْ تَلَامِيْذِهٖ وَتَلَامِيْذِ تَلَامِيْذِهٖ وَقُوِّيَ كُتُبُهُ فِي الْمَدَارِسِ وَخَدَمَتْهُ الْعُلَمَاءُ وَاَقْبَلَ النَّاسُ عَلٰى كَلَامِهٖ لِقُرْبِهٖ مِنَ الْقُلُوْبِ بِسَنَانَتِهٖ وَجَزَالَتِهٖ بِحَيْثُ يُقَالُ كَلَامُ السَّيِّدِ سَيِّدُ الْكَلَامِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى كَافَّةِ الْعُلَمَاءِ اَجْمَعِيْنَ. اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ حَمَّادٌ الْمَارِدِنِيُّ الْحَنَفِيُّ شَارِحُ مُخْتَصَرِ ابْنِ الصَّلَاحِ فِي الْاُصُوْلِ وَالْحَدِيْثِ. مَاتَ سَنَةَ تِسْعَ عَشَرَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْوَلِيُّ الْكَامِلُ وَالْعَالِمُ الْفَاضِلُ الْاَمِيْرُ قِوَامُ الدِّيْنِ اِلْخَافِيُّ صَاحِبُ حُبُوْنِ الْمُحَاذِيْنِ مَاتَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ عَنْ سِتٍّ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَّفَضَائِلُهٗ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰى وَمَنَاقِبُهٗ اَشْهَرُ مِنْ اَنْ تُخْفٰى. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ الْوَاعِظُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّاذِلِيُّ الْحَنَفِيُّ، مَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ التَّمِيْمِيُّ الْاَسْكَنْدَرِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْجَلِيْلَةِ. مِنْهَا حَاشِيَةُ التَّفْسِيْرِ الْبَيْضَاوِيِّ وَالْمَوَاقِفِ وَالْعَضُدِيِّ وَالْمُطَوَّلِ وَشَرْحُ مُخْتَصَرِ الْوِقَايَةِ. مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ الْمُرْغَنِيُّ اَحْمَدُ الْحَلَبِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ كُنُوْنِ الْفِقْهِ وَغَيْرِهٖ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ وَ ثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ الْحَسَنُ الْجَلَبِيُّ النَّصَارِيُّ صَاحِبُ الْحَوَاشِي الْمُفِيْدَةِ الشَّهِيْرَةِ مِنْهَا حَاشِيَةُ الْمُطَوَّلِ وَالتَّلْوِيْحِ وَشَرْحُ الْمَوَاقِفِ، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَمَانِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ مَوْلَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ السَّمَرْقَنْدِيُّ صَاحِبُ حَاشِيَةِ التَّلْوِيْحِ وَمَطْلَعِ السَّعْدَيْنِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَمَانِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ الْحُسَيْنُ الْمُخْطِبُ وَالْعَلَّامَةُ اَحْمَدُ بْنُ جُنْدِيٍّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّ ثَمَانِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ اَحْمَدُ الشَّرْجِيُّ صَاحِبُ كِتَابِ الْفَوَائِدِ وَنُزْهَةِ الْاَحْبَابِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ الْكَرْكِيُّ اِبْرَاهِيْمُ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ حَاشِيَةِ التَّوْضِيْحِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَتِسْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ اِبْرَاهِيْمُ الطَّرَابُلُسِيُّ صَاحِبُ كِتَابِ الْاِسْعَافِ

Marfat.com

وَمَوَاهِبِ الرَّحْمٰنِ وَشَرْحِهَا الْمُسَمّٰى بِالْبُرْهَانِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَتِسْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ الْكَامِلُ ثِقَةُ الدِّيْنِ حَسَنُ الطَّرَابُلُسِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ كِتَابِ مُخْتَارِ الْاِخْتِيَارِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ وَتِسْعِ مِائَةٍ وَّمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ نَادِرَةُ الدَّهْرِ جَامِعُ الْمَنْقُوْلِ وَالْمَعْقُوْلِ مَوْلَانَا عَبْدُ الْعَلِيِّ الْبَرْجَنْدِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْجَلِيْلَةِ، مِنْهَا شَرْحُ التَّذْكِرَةِ وَشَرْحُ التَّحْرِيْرِ وَشَرْحُ الشَّمْسِيَّةِ وَشَرْحُ مُخْتَصَرِ الْوِقَايَةِ تَلْمِيْذُ الْفَاضِلِ الشَّيْرَازِيِّ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ التَّحْرِيْرُ مَوْلَانَا اَحْمَدُ الْجُنْدِيُّ صَاحِبُ التَّحْقِيْقَاتِ وَالتَّدْقِيْقَاتِ وَالتَّصَانِيْفِ الْبَدِيْعَةِ وَالتَّوَالِيْفِ الْعَجِيْبَةِ، مَاتَ بِسَمَرْقَنْدَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَتِسْعِ مِائَةٍ. وَاعْلَمْ اَنَّ مَثَلَ الْاَئِمَّةِ الْحَنَفِيَّةِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ يَرَاهَا النَّاظِرُ فِي الدُّجٰى لَا يُمْكِنُ اِحْصَاءُهُمْ وَيَسْتَحِيْلُ عَدُّهُمْ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْهُمْ لَيْسُوْا اِلَّا كَقَطْرَةٍ مِّنَ الْبَحْرِ الزَّاخِرِ اَوْ كَاَلْفٍ فِيْ بِلَادِ مَا وَرَآءِ النَّهْرِ وَبَدَخْشَانَ وَالْهِنْدِ وَالرُّوْمِ وَكَاشْغَرَ وَخَوَارَزْمَ وَبُخَارَا عَصْرًا عَصْرًا اُلُوْفٌ اُلُوْفٌ مِّنَ الْعُلَمَآءِ وَالْعُرَفَآءِ يُوْجَدُوْنَ وَيُفْتُوْنَ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ. وَهٰآ اَنَا اَذْكُرُ بَعْضًا مِّنْ اَكَابِرِ الْاَوْلِيَآءِ بِمَا وَرَآءَ النَّهْرِ وَالْهِنْدِ وَاٰخِرُ الرِّسَالَةِ حِيْنَئِذٍ. فَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الرَّبَّانِيُّ الْقُطْبُ الصَّمَدَانِيُّ عَبْدُ الْخَالِقِ الْغِجْدُوَانِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ رَئِيْسُ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ الْمَعْرُوْفَةِ بِسِلْسِلَةِ خَوَاجَهَا قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ. مَنَاقِبُهٗ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰى وَمَعَارِفُهٗ اَشْهَرُ مِنْ اَنْ تُخْفٰى. وَهُوَ مُرِيْدُ الشَّيْخِ الْاِمَامِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفَ الْهَمْدَانِيِّ قُدِّسَ سِرُّهٗ قَدْ مَرَّ ذِكْرُهٗ، شَيْخُ الْاَوْلِيَآءِ الْكِبَارِ مِنْهُمُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ خَوَاجَهْ عَارِفُ الرِّيْوَكَرِيُّ، وَخَوَاجَهْ اَحْمَدُ الصِّدِّيْقِيُّ وَخَوَاجَهْ اَوْلِيَا كَلَانْ، وَمِنْهُمُ الْوَلِيُّ الْمَشْهُوْرُ خَوَاجَهْ مَحْمُوْدُ الْمُنْجِيْرُ فَغْنَوِيُّ مُرِيْدُ الشَّيْخِ الرِّيْوَكَرِيِّ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْجَلِيْلُ الْوَلِيُّ النَّبِيْلُ ذُو الْمَقَامَاتِ وَالْكَرَامَاتِ خَوَاجَهْ عَلِيٌّ الرَّامِيْتَنِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِهٖ عَزِيْزَانْ هُوَ مُرِيْدُ الشَّيْخِ مَحْمُوْدِ الْمُنْجِيْرِ الْفَغْنَوِيِّ الْمَذْكُوْرِ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْقُدْوَةُ خَوَاجَهْ مُحَمَّدٌ بَابَاءُ السَّمَاسِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ مُرِيْدُ الشَّيْخِ الرَّامِيْتَنِيِّ الْمَذْكُوْرِ. وَمِنْهُمُ السَّيِّدُ ذُو الْكَمَالِ وَالْاِكْمَالِ اَمِيْرْ كَلَالْ مُرِيْدُ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَابَاءِ الْمَذْكُوْرِ وَشَيْخُ قُطْبُ الْاَوْلِيَآءِ اِمَامُ الْعُرَفَآءِ بِهَآءُ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ الْمَعْرُوْفُ بِنَقْشْبَنْدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُوُفِّيَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ قُطْبُ الْاٰفَاقِ وَالْوَلِيُّ

Marfat.com

عَلَى الْاِطْلَاقِ حُجَّةُ الْاَوْلِيَاءِ وَبُرْهَانُ الْعُرَفَاءِ وَالْاَذْكِيَاءِ الَّذِيْ هُوَ مَعْرُوْفٌ بِنَقْشَبَنْدَ الْبُخَارِيِّ قُدِّسَ سِرُّهٗ، مَقَامَاتُهُ الْجَلِيْلَةُ الرَّفِيْعَةُ مِمَّا عَجَزَ الْعُقُوْلُ عَنْ وَّصْفِهٖ وَكَلَّتِ الْاَلْسُنُ عَنْ بَيَانِهٖ۔ تُوُفِّيَ بِبُخَارَا يَوْمَ اثْنَيْنِ، ثَلَاثَ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ، سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ عَنْ ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً۔ وَمِنْهُمُ الْقُطْبُ الْاَبْرَارُ الْوَلِيُّ الْمُخْتَارُ عَلَاءُ الدِّيْنِ عَطَّارٌ مُحَمَّدُ الْبُخَارِيُّ مُرِيْدُ الشَّيْخِ الْاِمَامِ بَهَاءِ الدِّيْنِ النَّقْشَبَنْدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ۔ كَانَ مِنْ اَكَابِرِ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ تُوُفِّيَ فِيْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ الْمُوَفِّيَةِ عِشْرِيْنَ مِنْ رَّجَبٍ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَّمَرْقَدُهُ الْمُنَوَّرُ بِصَفَانِيَان۔ وَمِنْهُمْ قُدْوَةُ الْعُرَفَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ، وَاُسْوَةُ الْعُلَمَاءِ الْمُدَقِّقِيْنَ، سَنَدُ الْمُحَدِّثِيْنَ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْحَافِظِيُّ الْبُخَارِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِهٖ يَارْسَا قُدِّسَ سِرُّهٗ مِنْ اَكَابِرِ اَصْحَابِ الشَّيْخِ الْاِمَامِ بَهَاءِ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ النَّقْشَبَنْدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَلَهٗ تَصْنِيْفَاتٌ جَلِيْلَةٌ مِّنْهَا فَصْلُ الْخِطَابِ وَالتُّحْفَيْقَاتُ وَالْفُصُوْلُ السِّتَّةُ وَالتَّقْرِيْرُ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ الطَّيِّبَةِ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ۔ وَمِنْهُمُ الْوَلِيُّ ابْنُ الْوَلِيِّ حَافِظُ الدِّيْنِ اَبُوْنَصْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَارْسَا الْبُخَارِيُّ كَانَ جَامِعًا بَيْنَ عِلْمِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ نَادِيًا عَلٰى اَسْرَارِ الْحَقِيْقَةِ، تُوُفِّيَ فِيْ شُهُوْرِ سَنَةِ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَقَبْرُهُ الْمُبَارَكُ فِيْ بَلْخَ۔ وَمِنْهُمْ شَجَرَةُ الْوَلَايَةِ وَثَمَرَةُ الْهِدَايَةِ الْعَارِفُ ابْنُ الْعَارِفِ حَسَنُ بْنُ عَلَاءِ الدِّيْنِ الْعَطَّارُ كَانَ صَاحِبَ الْاَحْوَالِ الْغَرِيْبَةِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَجِيْبَةِ الْعَالِيَةِ، تُوُفِّيَ فِيْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ لَيْلَةَ عِيْدِ الْاَضْحٰى سَنَةَ سِتٍّ وَّعِشْرِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ بِبَشِيْرَاذَ وَنُقِلَ اِلٰى صَفَانِيَانِ عِنْدَ اَبِيْهِ قُدِّسَ سِرُّهٗ۔ وَمِنْهُمُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ مَوْلَانَا يَعْقُوْبُ الْجَرْخِيُّ مِنْ اَصْحَابِ الْاِمَامِ خَوَاجَه بَهَاءِ الدِّيْنِ النَّقْشَبَنْدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَوَصَلَ اِلٰى دَرَجَاتِ الْكَمَالِ عِنْدَ الْاِمَامِ خَوَاجَه عَلَاءِ الدِّيْنِ الْعَطَّارِ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَهُوَ شَيْخُ اِمَامِنَا الشَّيْخِ نَاصِرِ الدِّيْنِ خَوَاجَه عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُلَقَّبِ بِخَوَاجَه اَحْرَارَ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْمُحَقِّقُ قُدْوَةُ الْعُرَفَاءِ مَوْلَانَا نِظَامُ الدِّيْنِ الْخَامُوْشُ مُحْيِي الْمِلَّةِ وَالدِّيْنِ الْعَطَّارُ قُدِّسَ سِرُّهٗ كَانَ صَاحِبَ تَصَرُّفَاتٍ عَظِيْمَةٍ وَّمَقَامَاتٍ سَنِيَّةٍ حَسَنَةٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ كَمَا قِيْلَ۔ وَكَانَ السَّيِّدُ السَّنَدُ الْعَلَّامَةُ الْمُحَقِّقُ سَيِّدُ شَرِيْفٌ وَمَنْ

اَصْحَابِہٖ وَمُرِیْدِیْہِ۔ وَمِنْھُمُ الشَّیْخُ الْکَامِلُ مَوْلَانَا سَعْدُ الدِّیْنِ الْکَاشْغَرِیُّ قُدِّسَ سِرُّہٗ وَقَدْ تُوُفِّیَ مَوْلَانَا سَعْدُ الدِّیْنِ فِیْ اَثْنَآءِ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ، یَوْمَ السَّابِعِ مِنْ جُمَادِی الْاُخْرٰی سَنَۃَ سِتٍّ وَّثَمَانِیْنَ وَثَمَانِ مِائَۃٍ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مکتوب نود و ہشتم بنام ابوالحسن محمد ہادی نواسۂ خود اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؎

ہر چہ جز عشق خدا اِحسن است گر شکر خوردن بود جاں کندن است

وَفَّقَکَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی وَنَجَّاکَ مِمَّا یَمْنَعُکَ مِنَ الْوُصُوْلِ اِلَی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب نہم بنام خواجہ محمد معصوم برادر خود را اظہار اشتیاق و حزن فراق۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اشتیاق وحزن فراق را کہ دامن گیر ایں حقیر ضعیف است چساں شرح دہد کہ شب و روز در الم میدارد ؎

حدیث شوق ندانستہ ام کہ تا چند است ہمیں قدر کہ دلم سخت آرزومند است

دو کلمہ در باب اشیاء در یوزۂ دولت لقاء کہ وابستہ بسفر ایں دیار است سابقاً رفتہ است ہمیوارہ چشم انتظار در راہ است۔ کدام ساعت باشد کہ نوید قدوم شریف مسرت بخش ایں شکستہ گردد ؎

عجبے نیست اگر زندہ شود جان عزیز چوں ازاں یار جدا ماندہ پیامے برسد

استخارہ اگر موافقت نمود ظاہر است کہ اختیار ایں سفر مے فرمایند۔ ہر چند بر اہل انقطاع وحلاوت از تصور ایں سفر گرہ عظیم وارد مے شود۔ دیگر چہار روز است کہ بادشاہ عجیب تاکید و اہتمام مے فرماید، خود طبیخ تیار ساختہ مے فرستند۔ امید کہ مادۂ امراض در چند روز منحسم گردد۔ واز راہ ضعف کہ در طبیعت است مفصلاً شرح طبقات را چساں شرح دہد۔ اللہ تعالےٰ ہر کس را مراد برساند۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔

مکتوب صدم بنام خواجہ محمد معصوم مذکور در اشارہ بسفر آخرت بَعْدَ ذَالِکَ بِاَیَّامٍ قَلِیْلَۃٍ۔

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؎

گر بماندیم زندہ بر دو زیم — دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمیریم عذر ما بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

تَمَّ مَکَاتِیْبُ خَازِنِ الرَّحْمَۃِ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

پاکستان ٹائمز پریس لاہور